

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مِنْ مَوْجِبِ بَيْنِ بَيْنِ بَيْنِ بَيْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مِنْ مَوْجِبِ بَيْنِ بَيْنِ بَيْنِ بَيْنِ

مِنْ مَوْجِبِ بَيْنِ بَيْنِ بَيْنِ بَيْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مِنْ مَوْجِبِ بَيْنِ بَيْنِ بَيْنِ بَيْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مِنْ مَوْجِبِ بَيْنِ بَيْنِ بَيْنِ بَيْنِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح امیر المومنین عیوب الدین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

ہوں میں انکشت نماز سیر سحر خضر
تیغ مصرع سی قلم او سلو کری طبع رسا
اوج اینی طبیعت کا ہم ہونچا ہی
جو ہر نطق کی تھری ہو ہی ہن پوش
سخن پاک مرطبتی ہن حوران جنان
ہوتی ہن کافسہ زانو سی دم فکر سخن
کیا تعجب جو مری نطق کی شیر نی سی

روز افزون ہی جوشل مہ نو کسہم
شاخ طوبی مری خامہ سی مقابل گو
طائر سدرہ سی ہی طائر مضمون تر
کان میں بل میں لطن صدق میں گہر
شست و شو کر کی زبانون کو آب کوثر
منفعل حاجم جسم و آئینہ اسکندر
نیشکر سان فی خامہ سی نخل آبی شکر

وصف میں اپنی طبیعت کی پٹھوں کے مطلع
ہوں میں اک بان فصاحت کا جہنم
شبکو بھی کلبہ احزان میں مجھی فکر سخن
ناگمان عقل فی اگر کہا خاشوش سحر
سرگری پاؤں پہ کٹکڑے کہیں مثل چراغ
شاخ طوبی کی کمان اور کمان تیرا قلم
باغ فردوس کمان اور کلام میں
ہو گیا ایسا تو مفرو عیاذاً باللہ
ہوئی ہی تیری زبان ہر درانی میں
اہل سینہ کہ تیری کری کا کفیر
تک کہا اوس سی ٹینی کہ خوش انی نادان
سخت نادان ہی تو نام ہی تیرا عقل
فخری میج کا اوں شاہان کی جھکو

گوئیں اپنی ثنا اپنی زبان سی بہتر
ہی بلاغت مری دریای سخن کا گھر
چند شعر اپنی تعلی کی جو لکھی ایک
اپنی تعریف زبان سی نہیں کرنا بہتر
رکھی زہار قدم حدی نہ اپنی باہر
طاہرہ سدرہ کمان طاہرہ مضمون کی ہر
کمان مضمون شراب کے کمان آگے بہتر
دین و دنیا کی سر ہونیں کھتا ہی جب
کہیں جلبنی نہ لگی شمع کی صورت یکسر
مرتبہ تیری تکبر کا گیا حد سے گذر
رزم عشاق سی زہار سنین تجھ کو خبر
زنگی جس شکل سی کافور کھی نام پر
ذات سی جکی منور ہی چہرہ خضر

خضر صحرامی شریعت مدح حضرت
مقصود آیه تطهیر لمرضات الله
روی مطلع حق قافیہ بیت الله
انت منی کا پیبر فی کیا جبکہ خطا
والی ہی او سکی امامت علی لاو
بارہا او سکو پیبر فی کہا خیر شر
وارث رتبہ محبوب ہے ہی بیشک
وہ دل جان نبی یعنی علی عمر
سوج زن سنی میں ہی شن شامی پو
کسطح نام نہ مشہور ترا ہوید
ولمیں ہی تیر ہی سراپا میں کچا
مدح تجھے شہ سجاہ کی کب مجھ ہی
ہاں مگر کہ پر تہی یاد دہر ہی ہو

مطلع

مطلع

مہر کردون امامت حدوت میں کا گھر
اسد بیشہ قدرت شائع فر
ساخت علم خدا سب متین و او
مرتبہ او سکی امامت کا کھلا ہر ل
کردون اک مطلع تازہ شہی نام لبت
اسمیں ہی شک حبیبی مدح ان
وصی ختم رسل نوح بقول الله
منخرن جو دو کرم شافع روز حشر
او مطلع پرمیون جہر رمل کا ہو گھر
چیر ڈالا ہی شہام مدین تو فی اثر
گر چہ یہ بات مری حوصلی سی ہی
تیر انداز رسول اور ناخوان
نخشہ وسعت می گویانی کو کبریا

چ

بان سحر حلبی آتجہ مقصد چل
 چڑھون وہ مطلع روشن میں تیرے
 قبلہ اہل تسنن نور خدا کا منظر
 تیری ہی نور سی ظلمات جہان ہی
 تیری چہرے کی خبر وی بی کو نظر
 صاف ملتا ہی تیری خسی جو روی
 حسن یوسف فی تری نور میں پنی
 ہی جبین آئینہ نور تجلی بے شک
 خود ہی فرق مبارک پہ نمایان
 ابرو و ناک ہی جو اک خط الف بنی کا
 ایک انگشت سی مانس پہ پیسہ گویا
 نور ہی آیہ و اسرار کا عارض عیان
 لوح محفوظ ہی رخ اور قلم ہی کامل

مطلع

او ہم خامہ کو اس اہ میں اجلان کر
 جسکے اگی پہ نخل مطح محسوس
 صدق کعبہ ایمان کا تو کیتا گوہر
 اسی خورشید کی ذری ہن دیشم و قمر
 پر تو خسی تری دو نوچان ہن نور
 تیری تصویر کا گردہ تھا جہان میں مگر
 لمحہ محسوس طح کہ روشن ہی قمر
 چین پشانی ہر اک و کش موج کوثر
 جسطح ہو مہ کامل پہ چمکتا آستہ
 صان اوس سی عیان ہی تو ہی باور کر
 حسن حیدر سی ہو مجبوزہ شوق قمر
 زلف و لیل کی تفسیر ہی خاری پر
 حال عالم ہی عیان اوسہ خط زیر اور

خستہ کٹ تھنہ آئی مری مضمون کوئی
 گردن پاک ہی اک شمع شبستان صفا
 قوت بازوی احمدیہ بازوی قوی
 زیب تن ہی جو تری وہ زرہ دلی
 ہمتن چشم زرہ ہی پی نظار حسن
 ہاتھ مضمی ید اللہ ہین ماشاء اللہ
 آستین ہای ید اللہ ہین تری ستانے
 پنچہ وہ جس سی کہ خورشید کا پنچہ کا
 کاٹ تلوار کا کیا تیری لکھون چھید
 جامی جل خرمین ہستی عدد دم بھری
 کاٹی بس ایک اشاری میں ماند خیا
 پر بچپائی نہ جو اوس در زمین پر جری
 شب بکھویرین ج طرح نجوم رخشان

وصف گراوین ہن پاک کا ہو نظر
 نور فانور کی تفسیری یا ستراسہ
 سینہ ہی مخزن اسرارِ خدای اکبر
 حلقون کی چشمون سی ہوا ہی مہی نظر
 بسکہ ہی جسم ترانوہ خدا کا مظهر
 ید قدرت سی ڈہلا سانچی مین جسم انور
 چار آئینے تری حفظ خدای اکبر
 قبضے مین جکے کہ ہی قبضہ شمشیر
 جب صف جنگ مین کھنچے تو آویں
 برق سان لشکرِ اعدائے ہر سامی سر
 لاکھ مرکب چار آئینہ و خود و سپہ
 پھر بنی جان کا نہ باقی رہی عالم اشیر
 یون تری تیغ دوسرین مین جگتی ہو

ہی یہ چالاک و سبکدوش تھے تراحمی کی قوت
 اس صفا سی ہ گدز جای گلی ہی او
 جب صف جنگ میں تو نعرہ بکیری
 جلوہ گر تھے میں جیسے نرمان ہوسر
 ہی وہ پر گیری تری تیر کی انفس
 ہاتھ میں تیری جو نیزہ ہر میان جگاہ
 شمع احمد کی تری دست سی ہی شہ
 زیران ہی تری گلگون سبک کا شہ
 کیا کروں تیر کیا اوس شک صبا کی بیان
 کرہ ماری مانند شہاب ثاقب
 یہ نہیں جلوہ نامشام کو گرو و سپہ سال
 میں نعل او کی اگر ہونے پی است حکام
 تیر گر ماری تو اعدا پہ اوٹھا کر ہوار

ماری تلوار جو گردن پہ عدو کی جا کر
 سر جدا پہلے ہو مقتول کو چھپی ہو خبر
 سینہ پٹ جای عدو کا دھن و شوق ہو
 خوف سی جان عدو جسم سی کر جای سفر
 طائر روح عدو کو پی پر وار ہی بہ
 شکل خرابال خوارج کا مشبک ہو جا کر
 پایداری ترقی منوسی ہی من کو کیہ
 دل دل برق تک حوروش و باد سیر
 جنبش باد سی طحای غمان او کی اگر
 گدزی اور لای نہ گرمی عجمی قاتل ہی
 نعل اک او سکا اگر لای فلک خضر پہ
 ٹھری کب نقش قدم او سکا زمین کی
 پہونچی یہ جلد وہ بر باد کن باد سحر

لگنی پائی نہ ابھی سینہ اعدا پر تیر
 جلدی کباو کی احاطہ میں سخن کی
 تھو تھنی خوشہ پروین ہی تو خط شعاع
 بات کچھ ہونہ کی تیری سراپا میں شہا
 میں تو کیا کاشی حسان عجم بالمشک
 متحرزات تیری ہی بہ نبی مرسل
 مرتبہ تجکو دیا ہی وہ خدا نے شاہا
 طلب مثل ترا وہر میں ہی فرض محال
 دیکھیے چشم بصیرت ہی تو آیا لولاک
 یعنی ہی نور تر نور نبی سے واحد
 روح تم دونوں کی ہی ایک گوین قابل
 کند ہی طبع مری انہیں یار می سخن
 تجھ سے تائید کا طالب بن علی عمران

جا کی تو تیغ سی پہلی کری او سکوبی سر
 بند ہو سکتی نہیں مٹھی میں باد صرصر
 ماہ ذوال اگر ہیں تو ہیں ستم قرص قمر
 طول گو مینے دیا حد سخن سے باہر
 ماعرفاک سی ہیں مدح میں تیری رخ
 مدح کر سکتا نہیں جسکی کوئی خبر داؤ
 جھجھ ساہن در عالی پہ تیری شمس قمر
 یعنی چھوہ ہی تر نور خدا کے اکبر
 شان میں تیری ہی نور خدا کی
 کلیہ پر تیری مدح کی ہے مد نظر
 انکھیں دو جیسے کہ ظاہر میں ہیں اور
 ہی قلم ماتھے میں انگشت ششم سی بدتر
 لطف کر مجھ پہ تو ای باد شہ جن و شہر

اگرین منہ کرون اور دل منہ تیری
 سنجہ نہ دلی نور کھلے سر پہ
 بنجیلا سچی ہوئی تجھے لک کی لک
 تیری باعث سی ہوئی توبہ آدم قبول
 نور تھا تیرا شاہا صلب خلیل اللہین
 تھا زہن نام سر اور زبان نیوس
 دھت داودین آہن نہ کبھی تانوا
 نام تھا تیرا سلیمان کنی لکین پرتوش
 واسطہ دی کی تیرا جبکہ طلب کی اولاد
 تیرا الفت فی تری ایسا دیا موسیٰ کو
 نام گھنٹا سر اور زبان عیسا
 شب معراج جو کی گیر نی فی بفلک
 کیا عدالت کا تری حال بیان محبوب

پٹھ ہون مطلع کہ نخل حب صحیفین گہر
 پاؤں تو فی جور کہا دوش نبی کی پو
 تیرا حسان ہی ہر ایک نبی پر یک
 کشتی نوح بھی تیری سبب یا حید
 ڈھیر چھو لو نجا بھلا آگ نہوتی کنوکر
 شکم حوت سی زندہ کل ایا بھر
 تیری الفت کا اگر دل میں کھاوا اثر
 اس سبب او سکول سلطنت جن و بشر
 دیا بھی ساختانی ذکر یا کو سپر
 ہم سخن طور پہ خالق سی ہوا وہ جا کر
 لب جان بخش میں باقی زہی لکشی
 دیکھا تعب فی تماشا وہ بروی تیر
 باقی عالم میں نہیں اب ہی نہا ہی کاش

محبت تاک میں ہی ہو پ میں ٹھکانی
 دخل کیا ظلم کسی پر ہو تری ہیست
 چاند فی ظلم جو کرتی ہی کمان کی او
 بس کہ مشورہ میں خونریز جی ہم پہ
 حال بلبل پہ جویر جی سی گل نہتہا
 بان سحر روک لی اب تو سنجامہ کی غنا
 جب تک گلشن عالم رہی شاہد اب
 رہی جب تک کہ زمین فریش برای دم
 ناز مانے میں رہے شعر و سخن کا چرچا
 رہی سر نہ سخن میرا میان فصحا
 دلکی جو میری مطالب ہیں آتش تپا
 تھوڑی سی پاؤں نجف میں پی دفن میں
 ہو برومند زیارتی تری جلد سحر

نمی کھلتی مین اس رسی غیب کی باہر
 شیر سے کچھ آہو مین رکھتا ہی خط
 منصف بس اسی پادشہ میں تہا جی
 تیغ ابرو ہی علم چشم تبار کی او
 لال منہ کرتی ہی بس سیلی باد صرصر
 ختم کر مدح یہ اشعار دعائیہ پر
 جب تک الفت بلبل کا رہی گل میں انہر
 سقف جب تک ہی آئینہ چرخ خضر
 طبع جب تک کہ سوی ملک سخن ہو ہر
 بخش وسعت مری گویائی کو حد ہی
 نخل امید عدد و کار ہی ہر گشت
 تابش خشر کو دامن ظلم ہو سہرہ
 بھر شاہ شہدا اپنا ہی زائر کر

قصیدہ در مدح امام ثانی عشر محمد ابن الحسن علیہ السلام

<p>میں نشاط سی ہر جام گل ہی لال ز ر شکوہ لہی نذر کوہین ساری نہال چمن سنہ سہمت گل جابی بہر استقبال جلوس برج شرف میں کیا بجا ہوا کمال فیض پہ ہی خسرو بہار مہال صدف کی مسنین میں قطر ہاں ہی زلال عوض سموم کی چلنے لگی دیوہ شمال ہزار رنگ سی شکر محول الاحوال قیام میں ہی ہر اک نخل اہل زینت ہال پھلوں سی سجہ بکف ہی ہر اک شیخ ہال سو برگ باری خم ہی پائے نگ لال چمن میں خرمین گلہاں ہی کروٹہ خیال</p>	<p>نواں ساتی نور و زسی چمن ہی نہال بہار خلعت نور و زکرتی ہی تقسیم صلو کو حکم ہی فصل بہار اتی ہے شکر سی حوت کی نکلا جو یوسف رشید نثار ہاں ہی زر گل سی گنج باد آورد ہوا ہی جوش طراوتی جہان ہوا خزان گئی چنستا نین اب بہار آئی زبان برگ گل فتنہ ہی کرتی ادا شمر سجود میں ہیں اور کو عین شاخین اوٹھا کی ہاتھ برامی عاہی نخل چار ہر اک شیخ جو تھی کرت شل تیر شہاب نہم نہروں میں آیب سیکو نہا جوش</p>
---	--

سہا ارض کی طنیت میں بکے جو چہرہ
 بسان دست کربان گنج گوہر شش
 عیان ہی خاک سی جوش ہمارا آئندہ
 گلونی صحن گلستان ہی شک عارض
 نہاد باد طراوسی بکے ہی معمور
 طبع نبض جو دیکھے جوانی کی شخص
 شفق سی چرخ نی اوڑھی ہی شاکی گلزار
 مجموع لالہ گل باغ پر نہیں موقوف
 ہی رشک من گلچین ہر ایک ہنر دشت
 ہی رشک سینہ شہباز ابرسی رخ چرخ
 نہیں جا بیان عکس آتش گل سی
 ہی خواب باز میں سبرہ چین کی دہن
 لکھون جو ریشہ دوانی رنگ فیض ہار

نہمیر خاک دنیوی تھی تھا جو مال مال
 لٹاتی نقرہ وزر ہی ہزار لٹا تھا
 ہی شیشہ وار زمین بکے نہ نام مال
 پری کھٹکالی حجاب فی پریاں
 پھین نہ دووہ اگر ایک لمحہ بھی اٹھال
 پری زدہ ہی بتائی جو کئی کھوئی
 زمین کی دوش اپ چار باغ ہی مال
 زمین تمام ہی لطف بہار نمی شمال
 ہی غیرت سید گل فروش ہر کوہ وال
 نخل کن دم طاؤس میں گلونی حبال
 یہ پڑ گئی ہیں لب جو باہر تھال
 ادب نمی وہ جنیان ہی موج باد شہل
 قلم ہوشاخ گل اور غیرت گل گل نال

دل نہ کیا ہی بہار نے نگین
 ہی خوش سبزہ و گل سی پیکرِ گلستان
 ہی زور زگلن یہ بخش ساعد شاخ
 زبان بلبلی شیدا ہے یہ مطالع تر
 نہیں ہی غشقیہ پیاں پو نہیال
 مزاج نازک گل سی ہی بلبلو کو جو خوش
 ہمیشہ لالی کی کھل سی سرکھاتی ہین
 و فور نشو و نما ہی یہ خوش نامیہ سے
 نہیں ہی قمر قمر آسمان چ جلوہ نما
 نہیں لالہستان و شقائق و نعمان
 قوامی لایہ سی ہی ہین یہ بالیدہ
 نمودی تخم شمر گلی ہی سنگ خار آ
 ہی بکدیشہ دوانی قوامی میہ کی

مطالع

ہی غیرت رگ گل ہرلم کی جوبل
 کہ خاک و قشت ہی سبز سرخ و جبال
 ہی شاخ سنبل تر پامی وین خلخال
 عروس باغ کا ختم ہی کھیکر جبال
 بہارنی پی خط تر اوڑامی جبال
 بسان غنچہ زبان سوال بوسہ ہی لال
 کہ تانہ انوسی ہو سر و کوئی کرخت لال
 کہ دانہ گرتے ہی اک شاخ ہوا ہی بال
 یہ پیل ابر کی رنگی گئی ہی شک لال
 خزان کی خون سی نگین ہی ہی شیش جبال
 کہ آسمان کو سمجھتی ہی سبزہ پامال
 نہیں لالہ خود و نقاب وی جبال
 سپند آگ پہ ہوتا ہی سبز و تر فی الحال

ہی دشت و رانگی رشک نذر زمین
 خرابی ہو گئی فیض بہاری آباد
 الف کی طرح سی جس شاخ کا تھا ہشتا
 بنا ہی الف سر و بان سنبھل تر
 یہ لک نہ رہا گل ہر طرف ہی کفن
 قوانی میہ فی خشک و ترین دخل کیا
 عجب نہیں جو یہی ہی عروج نشو و نما
 زبس ہوا میں تری ہی ہو گلاب قلم
 بنا ہی شاخ سر و ن گوزن دست چنا
 نیام شاخ سی ہی تیغ برگ بید علم
 نہیں کچھ شگین فون کی بوجہ سی خن
 ہی تختہ زر و خیل کا رخصت کی گشت
 جیاسی میں متبسم جگامی سر و خنچے

زبان جاری متقا کہک آسالا
 ہی تو وہ تو وہ گل نہ چاہی نہ گال
 ہی با گل سی لچک نہم وہ صورت
 ہی دامن گل عارض میں سپر خال
 کہ سنگر زین پہ ہی عالم زمر و آل
 دل عقیق سی سر و شجر کی ہی مثال
 شجر عقیق کی بھی برگ باری میں نہال
 گلاب شاخون کو دیکر قشایہی خال
 ہین برگ باری خمدار شاخ غمال
 کر گی فصل ہاران خزان کا استیصال
 کہا وہ کھینچے کی مشق کر رہی نہال
 شگونی سی ہین نکالی ہین دین نہال
 ہین غش میں خاک گل سنتی نہال

نیم برگ کی جنبش می می ہی تال	بزمینج تو بلبل ہی نغمہ خوان قمری
ہزار رنگ کی لاتی سہی انگ ابکی سال	بہار کھیلتی ہوئی ہی وہوم نمی اس
ہوا اڑاتی ہی ہر خطہ رنگ گل سی ال	ہی ست شاخ پہ سوزن شگونی سی کافر
یہ رنگ مھر کی پکاری سی یا ڈی ال	نہیں ہی چشم شفق سی پھر نی سرخ
بہار لالی کی چہر سی مل ہی گل ال	غبار کاکل بتل ہی بی غیر شان
درخون مین مین نیان زگیان کونہ خیال	یہ قسمی مین پھر نی نگ ہی ہر سہو
ہو غدا لب جسی سنکی خرم و خوشحال	کرون غزل ہ بہار یی سحر موزون

غزل

چمن مین مست بزرگ صبا پھر نچو شحال	بہار باغ ہی ساقی پلا شراب صال
کہ تیر موتا ہی لالی کا رنگ وقت زوال	اوتار نشہ کا کرتا ہی روی ساقی سرخ
نہیں ہی پاس جو ساقی آفتاب جمال	کبا بت تا ہی دل دیکھ کر شراب کا رنگ
مین باغ و ہر مین شاید ہون غنچہ تامل	ہزار گل ہون شگفتہ پل نہیں کھلتا
ہون تیر و نخت سی مین سیر شام ملال	ہی فیض صبح بہار ان سی گر نہ شب کمال

کیونکہ جن کو کب بختِ سیاہی میں نہاد
 اوسے سرِ بھلا کیا گلوں کی کھلنی سے
 کری گزیرہ مجھ تیرہ بخت سی ہر خیر
 جو سوی باغِ خرامان ہوں وہ سہی قامت
 مقابل اوس سے معنی رخِ رشید ماہِ کائنات
 رہا میں ای سحر امید وصل پر جیتا
 تھر کا شاخ سی گر ہی کبھی پھسلا پاؤں
 ہی سیرِ باغ کا از بسکہ حیران کو شوق
 بہم عاشق و مشتوق میں تو الفت ہی
 جو گوش گل سی سنبہ باغِ نالِ لبیب
 لکھوں وہ مطلعِ نگین کہ دیکھ کر جکو
 ستارہ زیرِ شکوفہ ہوئی زبکہ نہال
 ہوں یہ تو قلمون ہی کہ زانغ کی تصویر

کہ خال یا رکارتہا ہی میدی لمیں خال
 کہ جسکے لمیں کھٹکتا ہوں خارِ نرجسِ طلال
 پر اوس پر کیا نچھوڑو گھاسا یہ دنِ بال
 تو دور کس آئی ہر کس سے ہر استقبال
 جہان میں خلق ہوئی وہی نظرِ وہاں
 و گرنہ ایک نفسِ نیت سحر میں ہی محال
 تو ماتھوں ماتھوں اسی لیتی ہی گمانِ بال
 اوڑانی و سرگلستان فی خوشنودی کا
 کہ آفتاب سی شبنم ہی بھرہ یا بصال
 لمو یہ وی کہ ہو جا ہی چشمِ نرگسِ لال
 بہار کو نظر آئی بہار نو کا جمال
 ہی شکِ چرخِ ملکوتی رخِ زمینِ مال
 جو کھینچیں صفحہ پہ طائوس کی تہی مال

این پست و حرکت ہی اوج نشود نما
 سپهر سامونی بالیدگی سی سیکر بل
 فسان چرخ کی رگڑی بجائی گردش
 شعاع مہر روی جان ہی مقلوب
 تیری بختیہ کار و نکو ہی فردہ ریا
 نہ کس طرح سے ہو عالم تمام شکست
 ہی او کا صحر جی نہال باغ سول
 ہی پارہ جگر پاک بضعہ احمد
 سرورینہ سرور ریاض مرتضوی
 نہو گراو کے تھوڑی پست گرم بہا
 نہو جوان خن تدبیر او کا عقدہ کشا
 بسان حیدر صفدر ہی فزون پس
 زبان پراو کی ہن مثل سوانح خمی

کہ ہر خیا ہی چتر آسمان ہی تخت مثال
 کہ سبزہ فلک بزم چہر ہی ہن غوال
 بسان تیغ ہونی آبدار تیغ جبال
 ہی انغ شب تکا شیل مرغ زرین
 کہ زیر خاک گئی دہو جمدہ اعمال
 نسیم عدلی ہی دنی من ہی مالا مال
 بہار گلشن ایمان خدیو تخت جلال
 ہنر بہشتیہ قدرت کا آئین چکال
 بہار باغ رسول معین متعال
 کبھی نہ کر کے فوج خزان کا استیصال
 صبا سی غنچون کی حل ہون عقدہ کشال
 نمونہ اثر قہر ایزد متعال
 تمام صورت حال فرمودہ استقبال

نظیر او سکا زمانی من بعد جد و پد
 پیر ہون ہ مطلع روشن او کی حیرت من
 ہی جاشین علی زیب تحت جاہ و جلال
 حرام و ممنون پراو کے ہی نظارہ
 محب خاص مرا ہی یاد میں او کے
 ہر ایک حور جان فہ ننگال کی سر
 لکھی مہامی عدلیہ جواب نامہ پہ ہے
 عریضہ لکھتا ہی جو مو عقیقہ کیش
 سخی ہی ایسا کہ بخشے اوسے خطا و متن
 لکھو جان جت زربخشے امام کا میں
 عطا ہو درہم و دینار ماہ و مہر ملک
 لکھو جج و صف کف دست گنج گوہر بخش
 سخاوت او کی ہی تجنیف نہ منور ہی

مطلع

ہی چشم اہن بصرت میں عین خضر محال
 کری جو مطلع خورشید حشر کو پایاں
 ہی او کی ذات سی میں ہی شگال
 نیم غلمہ ہی حلقہ سستون حلال
 نیم خلد کی آتی ہی بہرستہ قبال
 اشارہ کرتی ہی او کھتی تھا حال تنال
 کنگے خاک نیکر من نہ نہ ہاں
 وہ شکلات کا ہوتا ہی بگیان حلال
 جو مشکنا فہ کا اگر کری فقیر سوال
 قلم ہواک فی زیرین طلائع آہو نال
 طلب کی جو فقیر اس سخی ہی لکھیاں
 قلم نہوا بر گہر بار نقطے عقد لال
 کہ جسن من سخی خالی ہی من کیال

اتر ہی اوسکی مسرت پاک کا ایسا
 خدا کا غزن اسرار ہی ہبشک ریب
 بجی تھی ہاتھ میں اوسکے گہر دم اثیا
 ملی ہی ادا کو شجاعت علی معشہ میں
 جو کانہ میں ان ایک جسم دل ہو کر
 بسان کچھ ہوا زن ہوا اس طرح میں
 کرو نہیں اوجہ ہو بدن زرد و منہ ہوشک
 قدم نہ بی مدد غیر اٹھیں بسان قلم
 نگاہ گرم کری قہری جو دشمن پہ
 گدختہ ہو یہ آہن خمیر تک بہ جائے
 ہر ایک تیغ سی یونچ ہریش ہون دور
 نہیب نسل علی اگر کری ہا میدائین
 عمو صبح سنی جیسے قرار فوج نجوم

کہ خاک رہی دُریر زہای شاگد سفل
 بنی کسطح سی اعجاز میں ہی ست کمال
 کف بنی میں کیا سنگ زردی جو تھل
 بنای کفر میں ڈالی نہ کسطح زلزال
 مقابل اوسکی ہون گاہی ان شت قبال
 جولی نیام سی ہ تیغ ذوالفقار مثال
 زبان چو خوس ہر ایک خون گرفتہ کی لال
 ہر ایک تیغ پکڑے نیام صورت نال
 وہ خشک چو بی آب تیغ ہونی الہا
 جو تیغ چو چھی کوئی ہاتھ میں جلی مال
 کہ سانپ کچلی دیا ہی سطح سٹی ال
 تو دست بیزن تانسی چٹ پری پال
 ہوا اوسکی ہیت کرب ہی صفت اطل

سخاہ قمر سے دیکھی جو آسمان کی طرف
 رقم کروں وہ صفت میں اب اسکی مطلع
 جو آئی ہو کی مسک وہ ہر چرخ جمال
 کمان کی حلقے میں کھینچیں وہ جو او جمال
 جو سہم تیر کا او کی فلک تلک پہونچی
 کمان ہی توں اجل کمان ہی ہر اچکا
 وہ آبدار لکھون اور ایک مطلع تر
 جو او سکاتیر علی سو می شکر ابطال
 علم جو تیغ دو سر مثل لام الف وہ می
 صفت میں تیغ کی او کی پیون ہر مطلع
 کہی جو میان سی وہ آبدار برقی شمال
 اوٹھائی ہاتھ جو وہ کر کے تیغ تیز علم
 کمرچوہ کی اگر عکس تیغ تیز تر ہے

مطلع

مطلع

مطلع

تو ترک چرخ بھی ہتیار ہاتھ ہی ڈال
 کہ جسکے دائری میں سب کو ایک اقبال
 بسان شہر ہون کو رویدہ جمال
 ہی سب توں میں سب میں شہر کو بہر خیال
 تو محروماہ شبک ہر صوبہ غمال
 ہر اک خدنگ میں قضا کو وہی جمال
 کہ جبکی مصرع موزون ہر ایک جمال
 بدنی روح عدو کی بھر استقبال
 دو ماہودال کے مانند قدر ستم ذوال
 کہ جبکی خاک سپہ ہو ہر ایک دشمن آل
 فرار خوف سی کہ جانیں مثل فیل جمال
 تو زیر حوت ہو گا و زمین ہانی الی
 شرار رنگ میں جم جائیں جو مہر جمال

اگر نہ کاہی نہ دانی منہ میں ہے
 پڑی فلک تو یوں کاٹ کر گل آئی
 کرنی ہزاروی قدرت جو وقت ملے
 نہایت حوت کی بکتر میں دوڑ کر کھڑا
 جو چہرہ کی یادانی قصہ خیر
 بزرگ غنچہ پیر مردہ شاخ سدرہ پہ
 کرو نہیں سکی اگر باد پا کا وصف شستا
 بکشل آپ مجسم ہو اسی عرصہ یاد
 خیال آتا ہی مجھ کو جو وصف کا او سکے
 بجاہی ہو کو جوانی ذیو النجاح کہوں
 خزانہ کا او سکے ہی نام تیر شہاب
 اگر تارہ و نہارہ وار دُم کو کہوں
 جو لطف جو خوبی نیکو او کی نسبت دُن

پناہ کوہ کو او س تیغ سی ہی سخت
 کہ تیغ برق سی جسی قلم ہوا بر کی دہا
 بزرگ بحر ہوا جام صبح میں نہ ازل
 اسد حل سی کری امن کی حکمہ کا سوال
 اور آئی برش تیغ علی کا دلین خیال
 ہجوم خوسای پنی سمیٹ لی پرواہ
 زبان ہن میں ہو فیض طرب بق شال
 کہ او کی سارہ کو بھی ہم ہی اونی سکی
 زبان ہی کہتی کہ اس صلہ کو لسنی خیال
 فلک خام ہی ہر بق تک براتصال
 فلک پ عکس سم نعل کا ہی بد و بال
 شعاع مہر سی روشن کہ قتل مال
 تو ناخوشی ہی شفتہ اسکا ہر حال

عجز رفت او طراتی چلین بجای غبار
 دم خرامم سم نعل دیکھی جو وہ کئے
 دو چند ہوتا رمل سی کہیں بطی ایہ
 جو او کی باگ و ٹھاکر وہ شہسوار جہا
 نکلنی پائی نہ ترکش سنی ناوک لرو
 وہ اتنی عرصہ میں باندہ موج صرصرند
 جو وقت حبت کری آسان کو زیر قدم
 لب ہلال سی لی بوسہ رکاب چہر
 جو منج نعل سی وجہ قطب تشبہ
 سوار ہو کی جو پھیری شہسوار او
 ادھر تو موج روانی باد جہان ہو
 وہ تیر کام ہی ہنگام حبت و خیر آیا
 جو فی اشل ہو عدو سر زین و زین

جو عورین کھیلد وہ دلفریب کی لچا
 رکاب محروخا نین قطرہ زن ہی لال
 ندیتی گرمہ کامل کو او کی سم نہی شال
 عدو کو اپنی کرنی تیر مار کھیا ل
 ہنوز شانی سی او تری پچھری شال
 یزنگ سبزہ صف اشقیاکری مال
 تو اہل عالم بالا کو ہو سوز کمال
 قمر سو داغ جو دیکھی سم او کی بدر
 تو ماہ سی ہو وہ دہ چند گرم استحال
 صبا کی دلمین اور او کی ہم جی کابل
 یہ شرق و غرب سی پھرتی باجوب و مال
 جسکی گرد کو پہنچی اعلان غلام
 ہوا کی قتل مالکیت ہا ہا ہا

یہ ہاتھ قبضہ نہ کھلاؤ سی کرتی تھنیر
 کبھی نہ ایک جب بھی نیام شمشیر
 زبیں ہی گرم تھاپو مدام مثل صبا
 غرضکہ مع و شامی خواب صاحب
 زبان احمد مل ہی اکی شاہ حال
 نہان ہو جیسی کہ خوشید زیر امن اب
 کتاب جتسی ہی اثبات غیبت شدین
 طہور جب وہ کر گیا خلاصہ ایجاد
 کوئی نہو گا زیادہ شکر و نسی بول
 ضعیف ہونگی یہ دی کہ نوک خن
 نگاہ قہری دکھی جو شکرہ کیا قت
 کر گیا عدل سی خدا و خلق کو صلاح
 خوشی ہی خست کتان ماستاب ہنی گا

نکالی دھنن میں سی جلال تنجہال
 کھڑا ہو سر نہ داو خن نگرفتہ کی فی الحال
 تخنلی میں ہی او کی شکل ہی شکل
 ادا ہو محبتی کیا ہی مرنے باکی مجا
 کہ او میں لی کا ہی ملح انیر و تعال
 وہ چشم خلق سی نہان ہی اسطر الحال
 حدیث رحبت او کی ظہور پر ہی ال
 زمانہ عدل سی ہو جائیگا یا لا مال
 فقیر حاکم جابر کو کچھ سمجھیں گے مال
 ہر اک پلنگ نکالی گا خار پای غزال
 کر گیا کامل ہر بدین شائہ چکال
 کسی کی دل میں کسی ہی کچھ ہیگا ملال
 کر گئی جانب مجروح چاندنی نہ خیال

یہ امر ونہی سی محو رہو گار نہ مین
 جدا کر نیکی گلو صوت خوش سی یون تجر
 خمین مین مین سائین کی گنج قارو
 سوای زہد و عبادت نہو کاشتگی
 پھر نیکی ملت شیاطین پی کف فیس
 فروغ مذہب حق ہو گا خوش جان
 وہ عصر محاکو بھی جلد سی یا خدا کھلا
 کروں رکاب طفرات سب این سکی
 بہت سی مدت غائب مین کی سنجی
 کہ اب حضوری مولا مین عرض کر ^{مطلب}
 شہا فلک فی نہایت محی ستایا ہی
 بان عقرب جرارہ نشین مین ^{عدو}
 ہر ایک سمت سی ہی جاو نہا خوش خوش

محرمات سی طبع جہان کو ہو گا مال
 کہ تاز لفت سی بل حبشی نہ ڈالی کمال
 کر گی خشت سر خرم سی می نہا کا سوال
 خدا کا فضل یہ بند و نہ ہو گا شامل
 رہی گی و سوسہ کر نیکی اک کج نہ جمال
 نہو گی ظلمت کفر و نفاق ذرہ مثال
 یہ آرزو ہی کہ بھون امام مین جمال
 جہاوت کرا عدسی بدل خوشحال
 یہ وقت ہی سحر بدلی و شکستہ مثال
 ہی اس قصید کی کہنی کا عرض حال
 زمانہ مستعد کہنی ہی بقصد جدال
 اب تو نیکی کا دشمنی اک نفس ہی چین جمال
 تمام روی زمین ظلم سی ہی لال مال

کوئی بچاؤ کی صورت نظر نہیں آتی	مگر یہ فضل ترا مجھ خیرین کی شامل حال
شہابِ روح جناب محمد عربی	بروح شاہ نجف حیدر ستودہ خیال
بروح سیدہ پاک بضعتہ احمد	بروح طہر سبطین شاہ وحی متعال
بروح پاک تمامی امہ نجبا	بحق جملہ شہیدانِ شت رزم و قتال
جو مومنین ہیں مری دست وہ ہیں مسرور	عد و مرجی منافق ہیں سب ہو پناہ
مراسپی جو دسے غلامِ حضرت کا	رہی جہان میں سلامت مدام با اقبال
عطا ہو عمر خضر او سکویا امام زمان	کہ او سکی سائہ دولت میں پیونہ اطفال

گلِ نجوم میں جب تک کہ زیب گلشنِ حیرخ

گلِ مراد سی دامن ہوا و سکا مالا مال

محسنِ برہنیت بندہ ملا محسن کاشی علیہ الرحمہ

السلام ای ہا وچ و شختہ المریلین

السلام ای نو بخش شمسہ عرشین

آسمان غر و تمکین آفتاب داد و دین

السلام ای قوت بازوی ختم المرسلین	السلام ای ذات پاکت زیور عرش برین
السلام ای انصار عیسه گردون نشین	السلام ای سایات خورشید العالمین
آسمان عنده تو یکمین آفتاب داد و دین	
السلام ای شهسوار دوش ختم المرسلین	السلام ای رب عرش و زینت خلد برین
السلام ای نفس پیغمبر ابرام المتقین	السلام ای سایات خورشید العالمین
آسمان عنده تو یکمین آفتاب داد و دین	
پایه خلق و لطف کی بین اک چرخ برشت خلد	نکست گیسوی او کی بین چرخ برشت خلد
بهفت ووزخ حکم من قبضه بین کنیشت خلد	مفتی هر جایه و قمر خواجه هرشت خلد
داود هرشربت عظم امیر المومنین	
منظوم اکرام انیزه مطلع انوار غریب	عروۃ الوثقیای دین گلدرتیه گلزار غریب
شارح تاویل قرآن مخبر اسرار غریب	مقصد تنزیل بلیغ مرکز اسرار غریب
مطلع تیلوه شاه مقطع جبل المتین	
ویده علم یقین آئینه دار کو کشف	و اصل حق چهره آرای نگار کو کشف

مالک و قلم صورت نگار کو کشف عالم علم لدنی شہسوار کو کشف

ناصر حق نفس پیبر امام المتقین

ما حی آثار بدعت وافع بیدار خلق مرح ارباب حاجت منبع امداد خلق
 ہی فقط لولاک کافی بھر شہاد خلق صورت معنی فطرت باعث ایجاد خلق

بہترین نسل آدم نفس خیر المسلمین

تاجدار انت منی شہسوار لافتا جسکی اک ضربت دو عالم کی عبادت سوا
 آخر سبج شرف ماہ سپھر ارتضا صاحب یوفون بالندرا آفتاب انما

قرۃ العین لعمک زائش روح الامین

گھر میں خالق کی ہوا پیدا وہ شاہ جان دوش احمد چڑھا اللہ ری اوج قدر و شان
 رونق عرش برین نیت وہ کون بگنا در جہان راہ شمت چون جانی جہان

برزین از روی فرحت آسانی بر زمین

جو شرف فیض تری ہی شہر و محزون سبکدشت شش حبت ہی باغ و مامون
 ابرجت سی ہی صبی ریح مسکون از عطائی ست فیاض تو گر دودن

وزیر یاض نہ بہت طبع تو رضوانِ شیعین

شور ہی حشمت کا تیری قاف سی قیاب

کر کی کتب بی ادھر سے خضر انحراف

جہم سر محکوم ہی تاج سلیمان بی گراف

کاتب یوان امرت موسیٰ دریا شگاف

پردہ دار بامِ قصر عیسیٰ گردون نشین

گردہ تصویر تیرا روی میف کو کہون

نقشبند کاف و نون از بد فطرت نکون

جلوہ تیری حسن کا ہی مہرِ شری نون

کون ہی خبرِ مصطفیٰ کس سی تجھی شبیہ نون

ناکشیدہ چون مہِ خار تو نقشِ مبین

گوہِ طاعات سی مملو رہا دامنِ عمر

ناشنیدہ از زمانِ محدث تا پایانِ عمر

خوف حق سی بکیرہ وی دیدہ گرا یمن

صبر و شکر و زہد و تقویٰ تھا مہرِ سامن

بی رضای حق ز تو حرفی کرا اما کاتبین

عالمِ ایجاد میں ہی متمتع تیری مثال

مثل تو چون شبہ از دور ہمہ عالمِ محال

یا علی فوق المراتب ہی ترا جاہِ حلال

ہمسری کی تجھے مخلوقات کو کب ہی محال

در بود ممکن نہ الا رحمتہ للعالمین

آنکه از اسرار او محرم رسول الله بود	زود پیش نه بر او این عزم رسول الله بود
از سر و شادیش خرم رسول الله بود	وز مال خاطرش در غم رسول الله بود

آنکه مدحش خدا بدم رسول الله بود
گر کسی به تاشش باشد هم رسول الله بود

بند دوم

تیری امج قدر تک کب بشکر و تس	همیشه شباز به سستی نین هرگز گیس
کیون نه تیری محب که خلد و ضوان	ای بغیر از مصطفی نابوده همتا کسی

بسته بر مهر تو ایند و مهر حور العین و بس

هی طبع الاثره هشی ساستی باسک	چرتی بین مرضی کی همه به سیج یایی
حوت خاور کی شکم شی پیش خوشتر تک	مهره مهر از گلوی صبح بر بار و فلک

گر نه از مهت براید صبح صادق نفس

عوش هی نمون کال دل و جلوه تخی می	فروش طلس کاخ امج جا به بین بین سپهر
گر سها کودی در آرتو تو به خوشید مهر	کیست با قدرت پهر حیت بارانی مهر

این ز قدرت ستار و آن رایت مقتبس

همری گردون کرتی منته کجای تو محضر	ظرف تو کرلی و ده پید جلوی پای تو محضر
آسمان تو مقابل رو برو آئی تو محضر	کیست با قدرت پھر صیت بارائی تو محضر

این ز قدرت ستار و آن رایت مقتبس

هوشع محضر گرو مکیان خود جاہ	کمکشان جادو کتب تن بی اشتباہ
پیش و پس فتح و ظفر ہوا اس لطیف آک	کاروان سالار جاہت چون آہنگ آہ

چرخ را بردست پیش آہنگ بند چون

مخمر حسان واک ضرب چین بکار	ہوش و ڈری بھرم کا گشتا پھر گفتم
بمستدل ہی امو رب قید ہی سفندار	باشکوہ صولت و دان نیاید و شہار

در پر غمخامی مغرب کی شکوہ اردو گس

وہ دلاوری تو شیر شہید عید منات	ناخن بیربان مرگ ہی شمشیر صاف
ہی تن سیرغ کو عرشہ میان کوہ کاٹ	ضرب دست تو گردن دان بدی مہناٹ

منع روشن سگمان از بیم شکستہ قفس

تو بن گزین می ی باوقار چنبد	دانه کنجی به لوند اور البرزاک سپند
آسمان کنش هواک مونگ قافی سنبند	و شکوہت را بنیران معانی کربشند

از رخت کم آید بوقبیل از یک عرس

کیا بیان ہو یا علی ہی جو دیر لاتند	ہل اتنی سی ہی گواہی اتماسی ہی سند
موجود و جوش بہت کا کہیوں جذبہ	گردل دریا عطایت موج کبر دون نہ

لجہ گردون دران گردان ناید همچو خس

خوہم خیرین پایای لقب کرا رکا	ورد تھاجر بل کا جنگا حدین لافتا
کیا بجلالتی شجاعت کا بیان ہوتا	انداز میدان مردانیت جوی را

از رہ مروی عثمان از دست بر باید فرس

تو لا آتہا بنی کی توفی ہر خاک بدو	بھاگی انصار و حما جرمین کثری روز بدو
سکتہ دشمن کو تحیری ہوا ہی خیر صمد	نشر شمشیر شران و می شران نہند

چون طبیب مرگ گیر و ناعدا جان رحس

شکر جہن کو اکب کی طرح ہو بی شہما	آومی درون ہا فرون ہون کا ہزار
----------------------------------	-------------------------------

برق سان گرا تا تھ میں لیکر تو اذوالفقار
از میان شرق میدان برای محروار

رایت دولت ز پیش و آیت نصرت ز پس

تو سلیمان شان ہی شاہا اور ہوا تیرا
دیو جن کی تاب کیا پہنچا سکین گز گز
ننگ چھرو کی اڑین دشت سی گانی بند
خلق تفت قلم کر آن در سہر تابند

از سر مردی نیار داب میدان تو کس

سرچن رچی چکی برق تیغ آبدار
کب کی جتنا کرنی رکت مرکب کوچا
سڑھین بال و پیر بریدہ جبریل نامدار
در ہم دبر ہم صفین مع الہام کی پکا

صورتے گرد و مجسم فتح گوید آشکار

لافتا الا علی لاسیف الا ذوالفقار

بند سوم

ایسی ہی فتح از تیغ تو شہر یافتہ
صا دم سلام از نام تو جہر یافتہ
آسمان از عکس ویت ماہ و آخر یافتہ
ای سپہ عصمت از قوت تو زیور یافتہ

آفتاب از سایہ چہر تو فخر یافتہ

هی غمی کونین بین تیرا گداخی کسار

خاک ہی اکیرا پسنگد را می شکار

هی مس قلب و سیهان زر کامل عیا

از بخار در گم چرخ احترام شکار

کیساگر نفسه گوگردا حرم یافت

کیون به تو شاه یکتا بهیال و بی

نفس پیغمبر بم نور خلاق اهل

جنه بی همسر مو تیرا سی تامل کمال

بر امید مثل ویت دست تقاسزل

نقشه بار بست لیکن چو تو کمتر یافته

پیشتر دست کرم کاتیری کما کجی ن

بهری گشت جهان و ابیان کن فغان

فیض تیرا سحاب نو بهاری کمان

انکه بخت را بدیا که نسبت بکمان

شجره دست ترا در یای انحر یافت

یانی اهل صلت دم زمانای زده

بوده در ماسوی الله کوس کتایمی زده

پای تنغا به تخت و تاج دارائی زده

انکه اندر آفرینش لاف بالائی زده

رفعت را ز آفرینش پایه بر ترا یافت

صعوه به تیری مدوسی شمی عاجز نو

امج گیر عرش علی با علو متسیاز

ده هیامیج شان ترا ای بادشاه فرزند
باز قدرت هر کجا بال حلاکت کرده باز

طائران سدره را در زیر شهپر یافت

جوش فیض تر به تیری قلزم حانین
آب گوهرین جاب آب ماهو به جریح کو
نه نشین گوهر هفت هر کوکب پر نور
روز فتح البان آب بردست دریا بار تو

نسر طائر افلاک چون بطش ناور یافت

ای یارنده فوق ایدیم نه کیون تیر است
هزار بردست قوی باز و کودی تو شکست
وارث خاتم سی تو قدر سلیمان تجسبت
هر که محرم مهر تو بر صنم جان نقش بست

مخزن دل را چو کان زر تو نگر یافت

کی گدای حاجت زرد آتش
خاک درگاه تو شل کبیا گرد آشته
دولت کونین در صف خود اکثر آتش
هر که دست حاجت خود پیش تو برد آتش

دست خود را تا قیامت حاجت آور یافت

روح هر جسم لطیف و اطهر ای نو خدا
کس بین پی جلوه حق کون هی هم ترا
عرش پر کرتا تھا تو بیح و مجید
با صفای گوهر پاک تو ضوان سالها

خاک نجلت جبرئیل آب کو شریافتہ

حق فی فرمایا تجھی نفس سولی ہی مقتدا
مین علی سیمین علی محسبی محمد فی کما
معنی لولاک سی روشن تر اوج بہ ہوا
ساتی کو تر نہ چندان مہج باشد ہر ترا

ای ز تو دریای فطرت کان گوہر یافتہ

حق فی کی تجہیر سیابات ای مدگار
فخری احمد کا تو ای یکہ تاز معرکہ
ذوالفقار اللہ فی بخشی نبی فی ظہار
باجداد مصطفیٰ ای تو یکرود شہ

وز خدا و مصطفیٰ شمشیر و دختر یافتہ

وسطہ و یکتر امانگی دعا آدم فی حب
پھر علی حواسی در توبہ ہوئی مقبول
کیون ہو فرمان تو اللہ و تامل و فوف
علت غامی پیدائش ہی تعالیٰ نسب

گر نبودی ذات پاکت آفرینش سبب
تا آبد حواس ترون بودی و آدم غرب

بند چہارم

ای چمن آرمی مین سرمد و ان مصطفیٰ
ابر رحمت آبیار بوستان مصطفیٰ

صورت نفس و دم و روح روان مصطفی

ای منظم کعبه صل از بیان مصطفی

قبله دنیا و دین جان جهان مصطفی

ای امام و پیشوای پیروان مصطفی

شمع رونق بخش نبرم و دوام مصطفی

رکن کاخ دین مقام قدر و نشان مصطفی

ای منظم کعبه صل از بیان مصطفی

قبله دنیا و دین جان جهان مصطفی

خون اسرار حق صندوق سینه بگمان

اور زبان گو یا کلید قفل اسرار نهان

خبر صادق کی چوسی بارها تونی زبان

از نفوذ گوهری لبالب شد زبان

تا نهادی لب بصورت بردمان مصطفی

یا علی ہی فروش سی تا عیش تراش

تیرانور یک ہی نور خند ای مقتدر

گوهرین پہلی خلافت غاصبان الہوس

ای باحقاق بعد از مصطفی غیر از کس

تا نهادہ پای تمکین بر مکان مصطفی

ای یم الله آبیار گلشن ایمان ہی تو

دی بساط خاک کو خون و عیش و شہو

کس عرق زیر سی خنجا باغ کو بین ناگ

تینت ان ابریت دریا دل کو فتح البنا

تازه دار و زاب نصرت بوستان مصطفی

عرش عظمی ہی تیر پایه تخت بلند	تجسی جبریل امین محبت من بخت بلند
باب شمس علم چمبر امام احمد	بهروان عالم تحقیق روی برده اند

بی زمین بوس درت برستان مصطفی

آسمان در جستجوی مثل تو هرگز نشناخت	دست قدرت خست یکسانی بی قدرت تو با
نیرایان فوج زدم لرزه روی تو یافت	تا پس شمع دین پر نور شد هرگز نیافت

از تو روشن تر همه بر آسمان مصطفی

دوش احمد پر چرخ پاکبند تو بی ای حق پرست	رتبه ہی تیرا دو بالا عرش اعلی و بیستی
هی ترا کون مکان بی امکان کن بد	رفعت بالا ای مکان رت نامکن

و ر بود ممکن بودت در و توان مصطفی

نجسایت خوان و اقصای این چنین کی قسم	لکن موسی تا آبل مندی بی حشمت
و عمل و سخنان و اعمال سان یک علم	گرچه در عالم با قبال تو نشا کرده ام

انچه حسان کرد و زری در زمان مصطفی

ہر شہر سی کیا ہو تیری منقبت یا بحسن

کون جانی تیرا تہہ جز خدا فی و لمنن

مقرب ہوں اپنی بے غلی کا کیا میرا سخن

لاف ملجی دران حضرت نمی آرم دن

ای شاخوان تو اینداز زبان مصطفیٰ

انس و جن و ملکین لکھن شین کی صوف جو

ہفت دریا روشنائی اور قلم نخل بنو

ہر سر مو تن پہ ہو گو تا قیامت مدح گو

از زبان خلق بر نیاید صفات ذات تو

وہر براید ہم براید از زبان مصطفیٰ

ذات پاکت نظم انوار لطف از دست

اشکارا بر دل پاک تو اسرار خفیت

رامی تو آئینہ صورت نمای مخولیت

عوض حاجت بر تو حاجت نیت نیلانی کہ

حال احصا ص من اندر خاندان مصطفیٰ

اندون ملج تیرا ہی بلا میں مبتلا

چار جانب سچی نرغہ و شمعون کا ہوا

ناگوارا غیر کی امداد ہی دل کو شہا

منت خرقم بجان آورد لطف کن مرا

واربان از منت خرقم بجان مصطفیٰ

نا تو ان گردید از جو فلک بازوی من

نیت غیر از نیکی ایس ہم ہاوی من

بست لطفت اندرین دو بلا داروی من

باز آور باز آب رفته را در جوی من

روی جمت بر شتابی کام جانجوی من

حریت جان پیر یک نظر کن سوی من

بند پنجم

مسند ارشاد جایت یا امیر المومنین

جان فدای خاک پایت یا امیر المومنین

فرض بر عالم ولایت یا امیر المومنین

ای ستوده مرصعات یا امیر المومنین

خوانده نفس معطیات یا امیر المومنین

محرور روی دشمنی گزاف دو خند

ابر نیسان بحر فیض عام سی ہی بهره مند

پیر مخفی عطایا هی خلق و خالق گوی

خازان کان دریا کیش پر ساختند

روز بازار سخایت یا امیر المومنین

بحر جود و رحمتی کنی کوه سیان کی

جوش ابر فیض فی عمان کونج جادر و مد

پاره آتش نبط ایدست الله اعلم

بسکه لعل اندر دل کان خاک بر سبکند

از کف دریا عطایت یا امیر المومنین

انس و جان و ملائک و جن و تنها زیر حکم
هون و ستان و کش کوین و تنها زیر حکم

شش جت هی لی راستی تا زیر حکم
گردان هر آورده سر بازیر حکم

بازوی زور آزایت یا امیر المؤمنین

تجسبی بیت الله فی پایا شرف ای پاک زانو
فصل گل مین آبی بلبل و باغ بولی هوکشا

باغ محفل مین ترخی هست هی خت نییاد
از نسیم باد نوروزی نشاید کرد یاد

پیش خلق جان فرایت یا امیر المؤمنین

حق فی بخشای تجبی و ربه جمعی لا کس
بحث کی تجسی نصاری کوی پیوده پس

مخبرات انبیاء یک قلم هی و ترس
انچه عیسی از نفس مسکیر و فری و پس

از لب مخبر نایت یا امیر المؤمنین

عش غلم سی کسین ارفع تری هی بارگاه
کوئی کیا جانی تری ربه کوی شیراله

مین یزدت فوق آیدیم و کوه خاکی
با همه بالاشتی عقل کل نابرده راه

زیر شاد روان رایت یا امیر المؤمنین

قصه محران سی واقف هی هر و بشیر

گفتگو کی تیری بعد مین خدای بسیر

خبر خدا معلوم کسکو تیری رتبہ کا مقرر
گر بدی بالا ترا ز عرش بین جامی کر

گفتے کما نجات جایت یا امیر المومنین

تیری مدحی کا کلب انسان کچھ ہی دترس
طاہر ادراک کی جلتی ہین پر پانچس
دعوی مدحت کر کین شاعران الہی
مح کر شائستہ ذات تو با یکدخت و لب

کیست تا گوید شہادت یا امیر المومنین

مصحف با طاق ہی تو حسین نہیں کچھ شہباز
عالم تاویل قرآن ہی تو ہی اسی شیر آہ
خبر صادق ہماری مدعا کا ہی گواہ
انچہ تو شائستہ آنی ز روی غر و جاہ

کس کا اند خبر خدایت یا امیر المومنین

بیشمار اوصاف تیری ہین فضائل کا
جمع ہو سکتی ہین گولا کا کھجی جد و کہ
کاشفی حسان سبجان فی نیابی حکمی حد
خاطر محزون من شوریدہ خاطر کی کند

توصف ذات کبرایت یا امیر المومنین

تیری مداحوں کو خبر آسمان کا کیا عالم
شمع سان گرہ سڑی تو بھی شہنشاہ قیوم
ہی صلہ حسن قبول اسکا امام باکرم
ماہمہ زرد گرہ لطف گدائی می کنم

ای همه شاهان گداخت یا امیر المومنین

دانم آقای جهان مقدار و عمارت را

تا جدار فقر گویم کفش بر دوارت را

جلوه بخش طور دانم نور خسارت را

غیرت موسی شمارم جمع زوارت را

فهم انسانی چه داند قدرت کارت را

کافریش به تابد بار مفتد ارت را

بند ششم

محشر عکس کعب گوی گریان شماست

عش و کرسی سنان فرش ایوان شماست

سر خط لوح و قلم طغرائی یوان شماست

ایکه فرمان اقتضا موقوف فرمان شماست

دور دوران فلک دوری دوران شماست

عشش بر در که تو خاکبوسی آر زوت

کوثر و نسیم را از عکس و شیشه آر زوت

روز محشر حلو به زانو آران وی نکوت

آفتابی کلسان گور سایه اقبال آوت

پرتوی از لعل گوی گریان شماست

پیش جودت آبروی گوهر باقیست

رتبه اکسیر خاک اندر کف فیضیت

فیض عالی طرفیت خانی آری ملیت

چشمه کزوی محیط آفرینش قطره است

رشته نازلبه دریای احسان شهاب است

بحر خضر پیش جود چشمه آری نیست

چرخش و فلک سقف و جدار آری نیست

عشایر قدرت خاکساری نیست

انچه از وی عالم امکان غبار آری نیست

صورت ده چندان کنی زارکان شهاب است

قبله عالم همی تیری مولد سی حم

بهر اوج دین رکها محض نوبت پر قدم

رتبه هی تیراد و بالا رفت عشاق سی

نسبت قدر تر با اوج گردون چن کم

ز انکه اوج او خضیض فرش ایوان شهاب است

تجلی ذرات جهان حق می کیا روز است

کیون نه روزی سان حق پرست پرست

سفر جهان نگر گسترده هی بالا است

انچه گردون را بدو چشم جهان بین نیست

بجز دو قرص نیست آنهم فضل خوان شهاب است

کسی کا کیا مرتبه نی جو سرفرازی

عش کا کیا طرف عالی حوصله کو تیری

نخوت نعت اگر عشق کی دل مین می

قبیله نه چرخ را چون دانه بر چنیز رجا

مرغ تعظیمی که آن بر بام ایوان شہادت

ذات پاکت منظر حق بود جود و سخا
نیمہ پرنور تو گنجینہ علم حست

نائب ایزد توئی محکوم حکمت ماسوا
ہر گھر کا نذر ضمیر کان امکان قصدا

صورت اطہار آن موقوف فرمان شہادت

یا علی مشکک شامی خلق و مدوح آلہ
ہند میں مدح تیرا ہی سحر شام گاہ

مع خوان ہی مختتم گاتان میں این شاہ
بندہ بیچارہ کاشی از دوع جان و

روز و شب در خطہ آمل شاخوان شہادت

یا علی ہو کیون تیر فی ات عالی بتیل
انبیا کی ناصر اور اہل مصیبت کی کفیل

توازل سی ہی علیم علم علام جلیل
پیر مکتب خانہ ابداع یعنی جبریل

باہمہ دہن و ذکا طفل دبستان شہادت

در گروہ انبیاء و ابریت شوکتی ست
از لوازمی حمد و ربوبیت در شان ایت

د حضور کبریات طرفہ قدر و عزتی ست
ہر کجا در مجمع قرآن خدا را ایت

از کمال فضل و رحمت خاص در شان شہادت

اینی فرزندون کا قصد شمنشا جہان	ان گاہ اطف سی کردی مجھی ہی غمناز
دور ہون دل سچ نہ دیکل می حیران	بر در دولت سرت روی خاک نیاز

با دل پر در بر امید دران شماست

ای دل شوریدہ تا کی شوق عیسان	حب نیامی فی میل دوزمان دشتن
یا امیر المومنین می باید ایمان دشتن	خواستن و مطلب دل خشم جان دشتن

در دپنهان پیش دران چند توان دشتن
عاقلی نبود ز دران در دپنهان دشتن

بست ہستم

یا علی اللہ ہی تیر غلو چشام	تیرا روضہ کعبہ سان ہی سجد گاہ چشام
کتنی ہی روح خلیل اللہ یہ صبح و شام	تا نجف شد آفتاب دین دولت مقام

خاک او دار و شرف بر زمزم بیت الحرام

وہ زمین ہی مشرق انوار رب العالمین	مخرن علم خدا و مدفن جبل المتین
رتبہ بین ممتاز ہی بیت المقدس کعبین	کعبہ صلت بشکستہ دار باب یقین

زانکه وارد عروۃ الوثقیٰ می‌وی تمام

جب چرخ بادوش نبی پیری امام اوسین
جلوه نور خدا رونق فرای ملک و

هنگوی معراج ایمان تا عرش برین
آفتاب سمان دین امیر المومنین

والی ملک ولایت حاکم دارالسلام

ساقی انها حجت باده نوش جام حمی
منظر اسرار قدرت وقف قسام حمی

حاکم ملک شریعت کاشف ابهام حمی
مبطل بنیاد بدعت منشی احکام حمی

قاضی ملک شریعت وافع کفر و ظلام

تیری پیدایش کی بحث سحر می ربانین
تو نهوتا تو نهوتا جلوه کون و مکان

هین طفیلی تیری سب خلق زمین آسمان
سایه لطفت بمافعی گزین بودی و جهان

صورتی بودی جهان از روی منی با تمام

عش سی هی تیر اقصا جافعت بین هم
جلوه نور خدا هی ای امام محترم

هی دید بضایا سنی شریعت شریعت قدیم
بر سپهر احترام آفتاب ذره کم

برزین حشامت ذره خورشید احترام

ای شه دنیا و دین کس سحر تیری نیست
جو گدای تیری در کای سکنه مرز

روکش بال هاهی تیر اطل عافیت
باشکوه شقه دستار و کینست

تاج جمشیدی چه تخت سلیمانی کدم

انبیاسی تو ہی فضل تو فی کی سبکی مرد
رتبه ده تیری غلامو نکاهی شریحه

هین تیری محکوم باد و جن از تو وام د
انچه در تحظیم و تمکین سلیمان میرود

اندکی بود آئیم از تمکین سلیمان تو وام

حاکم عادل ہی تو ای خسر عالم پناه
جانشین صاحب لاک ہی بی اشتباه

فخری عرش برین کای هو جو فرش بارگاه
ای سریر سروری آورده از جاده تو جا

وی جهان آفرینش برده از نام تو نام

عش عظم سحر قمع اشران سحر بارگاه
آج دین بخش شهان گیتی شان عالم پناه

شمسه خورشید خان قبه پر نور ماه
ای سحر سروری آورده از جاده تو جا

وی جهان آفرینش برده از نام تو نام

تیر همه آفرینش مین نهین پیاده هوا

ذات تیری جلوه جلال کبریا

چرخ سحی کوین هدیت سی تری یاضی	تیر تدبیر ترا پیوسته تقدیر قضا
نهد از روی ادب بیرون فرمان تو گام	
ای دیدار انت منی ہی کلام مصطفی مثل احمد انبیاسی ہی تیر ارتبه سوا	بار با تجکوبی فی لحک لحمی کسا نسبت با سائر انسان خطا باشد خطا
گوهر پاکیزه جوهر اچ نسبت با رحنام	
نور خالق کا ہی جلوہ نور شاہ انبیا دو نوین اک نور پی ادوئی کوید	نور احمد سی ہی شتق صاف نور فضا مثل تو جز مصطفیٰ صوت نہ بند عقل
معنی یان مانیت روشن وال سلام	
قاسم نار و جان ہی تو امام المتقین ہی مجنون کاتری مشتاق رضوان	ساقی کو شری نور و قیامت ہا یقین دید کو غلمان کھڑی منظر ہین عین
زائران روضات را برد حیدرین میرسد آواز طبیبم فاد خلوا ما خالدین	

قصیدہ در مدح بادشاہ حجاز حضرت سلطان عالم محمد و اعلیٰ شاہ عالم

جشن نوروز ہی پھر انجمن آرای چین	جلوہ افروز بہ ہوی شاہد نسیم
زنگے پور پرخین نازش انجمن غائبی	پھول اترامی اگر تی ہنچانان چین
زنگس باغ ملاقی نہیں نخوت سی آنکھ	سرخ ہنچ مکت حسن سی خنچو کی دہن
ہر روش محل کا ہی کو تصدق کعبی	نرم و نازک ہی رہیں سبرہ صحن گلشن
روہی ہر برگ گل تر پہ ہی شبنم کی بہا	کہ جڑی لوح پہ یا قوت کی ہنچ بدین
جلوہ شعلہ بی دودہر اک پھول ہی	شمع گلرزیہ تو ہر شاخ ہی تھالی ہن لگن
نکت گل سی معطر ہی مانع عالم	عطر گل مین ہی بسا ارض سما کا دامن
پیچ دل کھاتا ہی ہر پتہ کی نظاری	ہی آل آؤیز رہیں کاکل سنبل کی کشن
پر تو لالہ و گل سی شفقتی ہے یہ ہوا	کبھی سادہ نظر آیانہ فلک کا دامن
ہر تہی پتون سی نہیں رنگے مرد سبز	سرخ و آگی گل ترکی نہیں بل مین
مہرہ پڑھون مطلع روشن کہ ہوشل خاتم	ماہ نویسی فلک انگشت تحیرید ہن
اوج پر ہی یہ رہیں عروس گلشن	گل زنگس ہمیشہ تارونہ ہی چٹکان

ہر روش جھاڑ کا جلوہ ہی ابر گلشن
 سایہ لالہ و گل رنگ نیالا یا ہے
 پھولا جامہ میں سمانہ میں شاہد باغ
 سیم سادہ گل نسرن کی حیات باغ
 جوش گل باغ اپر فصل نہیں موقوف
 کوہ سرسبز ہوئی رنغ ہوئی غیرت باغ
 رنگی و رنہدی میں ارب و کش سبز باغ
 سایہ کوئل کا زمین پر دم طیران چڑھی
 ہی نسیم سحری میں دم عیسے کا اثر
 طبع تک ہی اثر باد بہاری ساری
 شمع کی گل سی ہی بجی گل شہبازی
 تار بارش میں مسلسل صفت ساگر
 ننگ و نخت اب میں لطافت سی جواہر میں

پھول تو نہیں نہیں سبز کنول میں روشن
 سودہ بل بل بدیشان ہی عبا گلشن
 دیکھ کر آئینہ نھر میں اپنا جوہر
 جعفری گیندی کی رنگت یہ صدی کن
 دیکھو فیض ابر بہار کا جہان میں گلشن
 دھیر پھولوں کی بیا با نہیں میں خرمین
 غیرت طوطی و طاؤس میں ہی رنغ و رن
 سبر سبر کی طرح سی ہو بیک ختم و
 گل پر مردہ شکفتہ میں میان گلشن
 گل مضمون میں بھر دی میں دامن
 عطر نری صبا کا ہی جلوہ روشن
 سحرہ ہی بہر رخ تازہ عروسان چمن
 چار دیو انہ میں مانع سیر گلشن

کوہ تک سبزہ نور سی ہوئی مینا کا
 مردہ دل و جدین میں رہی رہتی رہا
 قوت نامیہ ہی نشوونما پر مصروف
 دست گلچین ہوئی شل پل نینا گل
 کیا عجب لطف ہے سی چمن محفل میں
 گنہ نخل سیدہ سی ہون پیدائش میں
 دایہ باد بہاری کو ہے منظر نظر
 سائبان برگ ہنسیں ہیں گوارہ شاخ
 سیکہ فصل بہاری ہی جہان میں رنج
 در و دروئی سی طلا کا ہی جو بازار کسا
 خشک ہون شک سی جاوہر ہون مطلع
 قطری شبنم کی ہوئی حسن فراہی گلشن
 بسکہ جان بخش ہو ہی صفت باد صبح

جوش گل سی ہی نہی میں صفحہ تصویر چمن
 زائد خشک ہوئی بادہ کش تر و من
 سبزہ رانج سر کوہ پہی سافین
 گل گل شاخ سی کلی جو یک چشم زد
 شمع کی گل سی ہوید ہو بہار سن
 برگ و گل میں ہونہاں شاخ شکستہ تن
 ہر روش پرورش و رحمت طفل چمن
 آج جو عکس شگوفہ سی بنی نہر لبین
 بسکہ ہر طبع ہوئی رنگ خان کی دامن
 کیا عجب گرز مسکوک کا اوٹھ جا ہی چمن
 نظم کرتا ہون نہی طرزی مضمون کہن
 زیب آور و دندان سی ہن چمن کی دامن
 کوئی اس فصل میں پتھر چوہا سی ہن

مطلع

ق

جو شکر رنگ نی کلنی کہی ہو دم
 قوت نامیہ گر ریشہ دوانی رکھا
 کیا عجب سرخ اوگی نخل بزرگ دریا
 اصل شجاریں ہی جوشن ہو کا حال
 ہو کی کل شاخ سی باہرین نکلی پیچھے
 قوت نامیہ فی سبکہ ہی بلیدہ کیا
 ہی ایہ فراطراوت کی جو چٹکی سی باہر
 ابر ہی لطف ترشح ہی ہو دلکش
 آب سی نگ چمن ہو ماہی افروختہ تر
 دو دو کرتا ہی سر شعلہ رطوبت باری
 بسکہ ہر سہم میں ہی خرو طوبت کو جو
 کیا عجب جو ہر فولاد بنین سرچشمہ
 سنگ خار میں یہ نرمی ہی کہ مانند خمیر

ت

جلوہ گر روی ہوا پر ہو وہ جگنو بن
 تری باد کرمی فیض طراوت روشن
 دال دین منقل آتش میں جو خیمہ زار
 مدد نامیہ ہی بخش رہا چرخ کمن
 بطن گلبن میں جوانی تھی اطفائ چمن
 خارستون میں دلچتباہی فلک کا
 کیا عجب پست سی باوم کی ٹہکی رگوں
 بوی گل ہوش بازنگ چمن تو شکن
 ابر تر آتش گل پر ہی چھڑکتا رگوں
 کہ چراغ آب میں ہمیت روغن روشن
 ہر شجر صورت فوارہ ہی شجاعت فلک
 ہو روان جد دل شمشیر میں آہن
 کاسہ گریاتھہ سی جی تیشہ بنالین برتن

اسقدر جوش طوبت فی لطافت شبی
 بسکہ معدوم سیوت ہی تجب کیا ہی
 خلعت شب ہی کم نور برباد یوں دن کا
 وارستہ نہیں شکوہ فلک اخضر ہی
 ترا بد خشک کی تقوی کا خدا حافظ ہی
 اس سحر گل جام بکف غنچہ گلابی در دست
 الغرض دیکھ کی جو ش گل و زنگہا
 ناگمان پڑ گئی اک چاند کی ٹکڑی نگاہ
 نہ شہی عشوہ گرمی آفت جانی شوخی
 نگر سی سوئی گل تر بجہ لرت نگران
 قاتل خلق خدا حبش شمع آبرو
 رات بھگی عوق شرم میں دبی وہ بال
 چاند سورج فی کیا شب کو تیرا میں طلوع

موم سی نرم ہوا جسم سیف آہن
 بال نشیہ میں آئی جو لگائی کو گئی
 یا مین رار میں حسن گات ہر گ سون
 تار ی انکو ر کی دانی میں تو خوش نہیں
 نہ کہ زندان جگر سوختہ تر دین
 بلبلین نغمہ سر لطف ہوا تو نہیں
 ہو کی حیران لگا کر فی میں گلگشت چمن
 ہو گئیں جلوہ رخا سی آنکھیں روشن
 گل رخ سیر قدی نوش لبی غمچہ ہن
 شوخی سی دیدہ نگر گس طیرت چشمن
 خرمن ہستی عاشق نہ نگہ برق فلک
 آنکھ سورج کی جھپک جامی و چہرہ
 سر پہ تیرا صبح کی بیان ہو چمن

طره مقش کا جوڑی پہ نیا طره ہی
 زلفین لہراتی نہیں چاند سی خاران
 روکش اختر تابان ہی سحر ہی افشا
 چشم قمان سی نکیون آنکھ خراپی کس
 جسطرح کرینہ ناوک ٹمرگان دراز
 غمزہ چشم غضب عشوہ ابروقت
 کان کی بجلی سی ناخن بجا کر ہی نہ نو
 دُر دندان ہیں یا موتی کی گلیاں ہیں
 نوکر گنجائش خندہ نہیں تنگی گنی ب
 وصف آدب دندان لب لعلین کے
 عرق شرم میں ہیں خوش آب و ہوا
 سرمہ دیدہ بینش ہی سواد گیسو
 جلوہ گر کچ نہ سخا نہیں ان خیر خا

ساپ بیٹھا شب تاریک میں ٹیٹھی لکھی
 کہ جھکی اداک قلع شیر بہ ہیں دہان
 نصف خورشید درخشان ہی جہن
 کیون وحشت سی میں کہ چکاری ہیں
 دل مشبک ہوں کلھی میں پرچیں رو رہ
 عینت نہ نگہ گرم قیامت چہن
 خرمن ماہ پہ بالابہی بلا برق فگن
 لب ہیں برگ گل تر غنچہ گل تنگ ہیں
 غنچہ سان چہن تبسم سی ہی لب سرچ
 کرتا ہوں مطلع نگین میں مضامین
 آتش شعلہ سی نگار ہی ہر لعلین
 نور عینین بصیرت ہی مایض گرو
 چاہہ خشک ہیں ہی گویا مہ مقنع رو

مطلع

رنگ پان پھوٹ نکلتا ہی صفائی دیکھو
 شمع روشن ہنگام شعلہ ہی رخ دودھی زلف
 رخ روشن مین ہی خوشید درخشاں کا فروغ
 خرمین ماہ مین ہی دانہ انجم کی بہا
 طوق چھپا کھلی ہیکل ہی گلی مین بیا
 گھیر ہی گوری ہی ہر ایک گول کلائی ہی
 او کی ساعدی نہ نو کی کلائی اوتری
 شاخ گل وار کلائی کی ہی پورنی بہا
 وہ درویش کی خوبی چھپا سیدہ کی
 او بھری و بھری تیر و تیر سخت نیلی پنا
 جلوہ کرٹ چھپا آئینہ اس کی کرتی
 بھن کی کرتی ہی جو چکا شکم صفا کا
 وصف مین نہ شکم کی وہ لکھون مطلع صفا

نی گلگون کی گلابی ہی، گوری گرون
 آنکھیں بادام مین پستہ ہی مین سب
 روکش خط شعاعی ہی پوٹی کی کرن
 حلقہ رطوق مرصع نہیں نہ یب گرد
 خوشنما بازوون پر نورتن کے روشن
 شمع کی جسکی صباحت جھکا دی گرد
 پنچہ فی پھیر دیا پنچہ مہر روشن
 چوڑیاں مینی کی ہیری کی کرٹی اورنگ
 گات پر نوک تو انگلیا کا نرالا جو بن
 گدرا گدرا وہ شکم نرم وہ محل سابدن
 جسطح چاندیہ ہوا برتنک سافکن
 چاندنی موندہ پہ لیا اتر تنکا دا من
 دیکھا جیسو پھرک جاجی ساں اہل سخن

مثل آئینہ شک صاف ہی شفاف بن
 چشم حیران کو ملا موسیٰ کا نہ سراغ
 قوت و اہمہ فی گرچہ بدقت سوار
 اگی اب جوش حیا سی نہیں با کلام
 بند شلوار میں لچھون کا نہیں جلوہ
 بند شلوار میں زیر کمر جلوہ نما
 ساق پاشمع سطور میں مشعل نور
 زیب پاسبی ہی اوس مہ کی جڑاؤ باز
 حسن بیل ہی ہر عضو ہنک سگ سی
 جلوہ نور جو دکھاتا گئی آنکھ چپ
 جوش حریت سی بادیر تلک میں بخود
 متفکر مجھے پایا تو بہ گرم ادا
 بولی کیوں ششدر حیران ہی ہنہو

ناف ہی جو ہر آنیہ ویا عکس فتن
 موگانی پہ کمرانڈ ہی بصرنی تہن
 کیا انگشت مژہ سی بانسارہ میں
 صفت ناف ہوئی محو خموشی بند
 ذوق ذہب میں ہن دیہ و عقد تریارو
 ہی سر گنج نہان مار دو سر کا
 ید بیضا کی طرح دونوں کھپا روشن
 کہ نہو جکی بہا حاصل بحر و معدن
 سر سی پاتک بھی ہلا نور کی سنج
 پڑ گئی غرور دیدہ یہ قرہ کی چلن
 مثل تصویرہ مہلق رہا یاری سخن
 مسکرا کر مستکلم ہوئی وہ غنچہ بد
 سوچ میں ریشمی بنی جلی ہی دن

تنب یا مینی یہ او جانندی مگر کہ چہ
 خلق اللہ فی اسی بھی کمی میں بند
 دیکھا آنکھوں فی کم کا فونے سنا انداز
 ہنسکے وہ بولی مجھ فی نہیں چاہا
 سار جی نہ ہوئی طالب ہم انکو ہوئی غنہ
 نام و لت ہی مرا ہوں میں کینراوش کی
 اتر فیض سی ہی جوش گل و سبرہ تر
 دستگیر خفا و ادرس مطلوب مان
 نائب حمدی بن ظل خلدیہ طیل
 رای انور ہی ز بس شمع ہدایت افروز
 مالک فروریہ و جہر شہید
 طہر شہر و احمد علی او گل افروز
 برہ کمی فیت و تنویر سریر و کلیل

غرق حیرت ہوں کیوں کینراوش میں تن
 تر پر فرادہ ہی یا چہ ہی اسی شک میں
 نوع انسان میں تو ممکن نہیں یا چہ
 میں ہوں مطیع جہان تابع سلطان زمین
 جان کس طرح دل خلق ہی میرا سکھ
 عدل سی جکی ہوئی شت چل شک میں
 بیخراں لطف سی و کی جہان گلشن
 تکیہ گاہ غر با کف ہر آوارہ وطن
 حافظ شرع پیوستہ تہ جائہ شکن
 صاف ظلمت کدہ ہند ہو ہی روشن
 صاحب شوکت کبھی و عزم ہمیں
 جاہ میں شک سکند ہی سلیمان میں
 آسمان تخت ہی خورشید رخسان گرز

جنتی اوصاف تمیذ میں ابوسمین ہر پنج
 اہمیت نبوی کا ہی زیور ہر پیر و
 حق نہ کس طرح سی ہوں ظل خدا کی حرکت
 گلشن خلق سی او کی اگر آجای سیم
 شاہ خلق کی ہوزلف اگر غالبہ بار
 چشم بد و عجب حسن خدائی بخشا
 خواب میں بکھتی یوسف بھی اگر حضرت کو
 انور ابروی سے نوسی تراش زخم
 حسین سلف دم عیسیٰ دل حید پایا
 سامنی آئی میں نخلت شیش و پنج کری
 متقی آپ ہی تقویٰ ہی شعار اُمر
 عہد میں او کی ہی معرزم نہا ہی جو جو
 خشک ہوتا ہی گل تاک میں خون باوہ

بنا خلاق پسندیدہ کا سینہ مخزن
 حسن اطوار تو افعال میں مستحسن
 سایہ شخص کا ہی تالیخ افعال بدن
 گل تصویر میں نہکت نسرین و سمن
 خاک ہو مہر کی خوشبو عفت نشان
 شرم سی آنکھ ملا تا نہیں جہر و شن
 پھارتی اپنی گریبان کعبان دامن
 چہرہ بدرسی نقش کفن پاروشن
 علم ادب سے ملا عمر خضر خلق حسن
 گر ہو ہر ہفت سی آرتہ بانوی خلق
 محمود خاں شاہ و سپہ سرور علی
 بسکہ ہی محتسب امرہ ہر ہفت غنم
 دفر زسی نہو وطن غنم کبتن

پر پروانه تک شمع جلای کیا تاب
 بسکه بخوف من کم زوزیر دستون
 او کھ گیا خلق سی نو یاد و فغان کا چرا
 پاؤں پھیلا کی من جنگل من مسافر سونے
 نام کو کیسے جناب احدی فی بخشا
 ملک آباد ہی آسودہ عسیت ہی تمام
 و سلطان نیاسلسہ عدل بند با
 حمید ہونندہ جاوید حازم کی بعد
 او کھ گیا خلق سی یہ ہم خلاف عدو
 محمد شہ روح فراعزل ہی جان بخش جان
 او کی طیت سی یہ ہمین پیر
 این جہان خدایت کی گردن گرفت
 صفت خود من او کی یہ پیر ہون مطلع

سی شب دوزوہ سرگرم ہوا ملک
 شیر منی شست من بزم نہیں کی تین
 صحبت آب من کرتی نہیں آتش شون
 خطرہ دزد کسی کو ہی نہ خوف رہن
 اثر حرز یانی و دعائی جوشن
 روز و شب ہستی مہین و ف دعام درد
 زنگ خوردہ ہوئی کسری کی فہم
 آجیوان کا اثر کتہا ہی آب آہن
 کوئی عالم من نہیں غیر تان محمد
 عہد حشیت صفت کس کو خجف مردن
 شکون صدق من گھر کا گ برن
 پیر ہوا نہ صدق گوہر سلطان شہن
 جکا ہر لفظ کرین زیور گوشت اس سخن

مطلع
ق

سوئی مانگی تو غایت ہو و سی بحرین
 اوس سخی سی جو کری کوئی فقیر کی سوا
 اس قدر موتیو سی پاٹ دی و سی لکھ
 جعفر برکت و حاتم مومن و شین
 قاف سی قاف تک اوسکی شجاعت کی
 لرزی مین بصیفت ہی تن ابطال حال
 فی اہل اوس سی اگر باہمیہ و نہایت
 ہاتھ پر لیکے کھلون کبیح دی سٹکے
 مثل شطرنج اوسی بازیچہ کہ طفلان سے
 گروہ میدان مین ہو سرگرم خندان
 گزرماری وہ اگر کسکی دیوسی ار
 سایہ گزڑی حبیب ملی خاک مین وہ
 حملہ آور ہو اگر کھینچ کی تیغ بران

آل تمنا طلب مل یہ ہو ملک مین
 جوشش قلم احسان سی بیک چشم زن
 پھونچی قوارہ صفت آب گہر تار گن
 دام لہن اوسکی غلاموسی سخاوت کا چلن
 شور صوت کردہ ارض تلخ کھن
 ہی زرہ اور جہلم پیرین و برقع زن
 روز پیکار مقابل ہو کوئی روئین تن
 کوئی سالم نہ ہی محوہ نشت و گردن
 رزم یہ یہ ہو ویا مہ کہ جنگ نشین
 چار آئینون مین ماتد زرہ ہن و زن
 ہڈیان کمر مہ ہن ویا مہ کہ جنگ نشین
 خم ہو ہدیت سی سرگردن گرد گردن

غار میں بھاگ کی ہو جانہاں پور
 برسی سی نکل آئی چاک کر بجلی
 دم خا کر رہی سدرہ بخار شکر
 زیران او کی ہی وہ ابرش ضرر
 بقرار کی ہی ہو تیار جہان نخل خال -
 اچلا ہٹ کی وہ رفتار جو دیکھی طاؤس
 سو م کا سایہ دم رفتار جو چھٹی پہ پڑے
 پہی یقین صورت طاؤس کی اور جا
 بدر میں کاسم نعل میں بند لال
 او کی ہاتھی کی جوشا کوئی لکھی تعریف
 طور ہی نیل سے تیر ہو بیانی کا
 او کی نگہ ہونی مستک پہ کیا جو تیرا
 نعل بلان کی چھری ہو ہی ہاں

گر پڑی خوف سی گھبرا کی کنوینچین
 یون اوتر جاتی ہی شمشیر میان شین
 زندہ در گور ہوئی خاک میں دگر دشمن
 اترک برق سیر کو کھل خوش گردن
 خواب میں گر کھجی اکب کا کڑا ہو آسن
 دم و بار ہو گر زیران نہ اوٹھائی و
 تازیانی کی گمان سے ہ پریش تو سن
 پر پر واز نہیں بن کی دونوں من
 مہر تابان رخ اکب ہی یال و سکی کہ
 ہو سیاہی سر میدان قلم کجلی بن
 سایہ پڑ جائی تو ہوں دیکھ اعلیٰ شن
 قلعہ کوہ پہ لالہ کا شگفتہ ہی چمن
 دم رفتار عرق ریز جو ہوتا ہی بن

جلوه گرای نظراو کی جو تنک کا چنچ
 حلقی چوڑو کی زمین جلوه نماد ہوین
 ہو سوار یمن جو وہ ابر سیر کو شکوہ
 سب کہیں طور ہو اموسی عمر کا مقام
 وہ طبیعت اوسی موزون خدی بخشنی
 وہ مقرر ہی پین او سکا جو جھوٹا پانی
 سکہ ہی کشور مینی من ابا و سکا جاری
 ہوتی اس عصر میں گرانوری خاتنی
 ہو تلمذ حبسی اوس شد کامل حصول
 ہی طلائی نہر کا ند کامل کا عیار
 وہ مکان رشک غرق کئی اوسی تعمیر
 رشک خورشید ہی ہر سرج طلائی کا
 ہی یہ ہر روز پرستان میں پر یو کی دعا

ناز اپنی نہ نو پر نہ کری چرخ کھن
 ساعد سیمبران مین مین طلائی کنگریں
 جلوه گر ہو دج زرین چوین سلطان
 چرخ چارم یہ سیحانی کیا ہی سکن
 نثرین نظم کا ہی لطف نہیں حاجی کھن
 گنگ گویا ہو روان صاف زبان الکن
 قاف سی قاف تک نہ نیکن ملک سخن
 جانتی فخر وہ شاگردی خاقان مین
 مستند جانتی مین ایکا کا لام سخن
 قدردان شعرا نکتہ شناس ہر فن
 شان جلی ہی طلائی سی پر تو کھن
 جلی نظار مینی ان کو مینی ری شو
 یارب اک شب ہو پر تجا د سلطان سکن

روشنی کا ہو بیان لطف زبانی کنوکر
 ہر طرف شعلہ بی دو و نظر آتی ہیں
 جلوہ روشنی بنی سرسبز ہو
 تم دروہام عمارت پہ جو ہیں جلوہ فرو
 اوسکی کس حسن کا تعمیر کیا قیصر باغ
 بی خزان اوسکی چمن میں صفت خلہ
 رشک طوبی میں خزان کشیدہ میت
 پانی ہی نہر کا اس تہ شیریں اور صاف
 عطر بنیاری بی اور نافہ کشا بادیم
 گل سرین و سن پر ہی اردن کی چک
 قصر سلطان بی شہنشاہ سلطان قاصد
 کوٹھی اس حسن سی حضرت فی سخی جلیبی
 ای سحر زوک لی ابدی جہر فی نہان

شام سی بنی کنوکر موتی میں لکھن رو
 باغ کی چمن سی تا گوشتہ ماب گلشن
 جرج اخضر پہ کہیں رنگ میں اجا چمن
 رات بھر ثابت و سیار پہ چن چکان
 کہ نظر او کا نہیں و م سی لی تا ارمن
 شہر باغ ارم کا ہی ہر گناہ شکن
 غیرت حور جان حن عروسان چمن
 چشمہ شہد کہون او سکودیا نہرین
 نکمت افزا گل ترشک فشان خاک چمن
 کمکشان ہیں شین جرج مگو گلشن
 چتر کوئی نہر سر الوان پہ نہو سایہ گلن
 بیاہ کی رات ہو آرتہ زیور سی دلہن
 ہیبت نہ سی سر مونہن یا رسی سخن

مع خایان شهنشہ نو سچا رہی دا
 کہتی آمین مین ملک دای آبی باد بولیں
 یا آبی ہی جتیک کہ مرہ و مھر مین نو
 جب تلک بر بہاری ہی مین ہو ستر
 تا مالیت ملا نہ کی رہی قائم نس
 منفرد شیب مین تا قطرہ بار آبی ہو
 مستقل ارض کی طغیت مین جتیک کہ کو
 آب مین تاکہ برودت ہی ہو مین تری
 تاکہ تشکدہ و مسجد و تاجانہ رہے
 تا موزن کا ہو گلدرتہ مسجد قیام
 تر زبان خطبہ شہ سخی بن مبار خطیب
 یک قلم قبضہ مین ہو شام سی بی تا شام
 شرقی غرب تلک تحت حکومت ہو جان

نہ کہ امی سچا ان تیری بان الکن
 ماتمہ اوٹھا سوئی فلک و عاہو تن
 تا مضایح کو اکب سی فلک ہو روشن
 تر و تازہ رہی جتیک کہ زمانی کاچن
 چار عنقریب تین تاربطہ چرخ کھن
 بار و رعل سی جتیک کہ ہو طین بدن
 تا شب روز ہو حرف حرکت چرخ کھن
 خاک مین مین ہو آتش رتی ہا خشک
 دہر مین سجدہ کہ گبر و مسلمان و شمن
 تا مین شاخ کی ممبر چلیبان چن
 او کی سکے کار متاع ہی تا قاف چن
 سدر زریں رنگین رہم سی لی تا چن
 زیر و بان ہو زمین ہند سی ہی تا چن

سہ سہاؤں میں ہر ایک کو سامیہ فگن	دہ ہزار فزون ہی بیش طریح جاہ حلال
نہر ہر شہر سے ہر عشرت چمن	باغ عالم میں بھلا بھولا رہی نخل مراد
فوت تاب تو ان قسمت اعضاء بد	صحت و صافیت تازہ نصیب تن جان
صفحہ دہری حکام و نشان دشمن	صورت خوف غلط کر لک تقدیر کی
تیغ زن گرز گر صف شکن شیر فگن	ای سنجین شاہ فلک تخت و جوان دلالت
ناقد نقد نہر صیر فی سیم سخن	جو ہری دُرغنی و عیار دانش
دل من اند و من دانم و دانند دل	اس قصید میں جو ہی سنی عورت زری کی

ہدیہ مور سلیمان نے کیا جیسے قبول

کیا تعجب جو پذیرا ہو یہ بی ربط سخن



بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والبرية
والبحر والسموات والارض والجنات
والنيران والجنة والنار والجنة والنار

والجنة والنار والجنة والنار
والجنة والنار والجنة والنار
والجنة والنار والجنة والنار
والجنة والنار والجنة والنار

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والبرية
والبحر والسموات والارض والجنات
والنيران والجنة والنار والجنة والنار

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والبرية
والبحر والسموات والارض والجنات
والنيران والجنة والنار والجنة والنار

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والبرية
والبحر والسموات والارض والجنات
والنيران والجنة والنار والجنة والنار

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والبرية
والبحر والسموات والارض والجنات
والنيران والجنة والنار والجنة والنار

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والبرية
والبحر والسموات والارض والجنات
والنيران والجنة والنار والجنة والنار

بسم الله الرحمن الرحيم

فکر ہو لا کھ نہ بان سہی سہی کیتانی کا
صاعقہ حسن ہی رخسار خود آرائی کا
حسن اعجاز ہی وس کا فرسائی کا
لاکھ آئینوں میں اک شکل نظر آتی ہی
لوتجانی ہی تری چہرہ روشن کی نقاب
شوخی چشم سیہ دکھتی ہیں وحشت میں
یار بن صحبت اغیار ملال افزا ہے

سے جو ہر بہر ہو کو جو گویائی کا
شعلہ منظور ہی جسدہ تری کیتانی کا
لب نجش کو دعویٰ ہی سچائی کا
حیرت آگین ہی تماشا تری کیتانی کا
حوصلہ پست ہی موسیٰ تماشائی کا
شوق کسکو ہی برم آہو صحرائی کا
بی سبب دل نہیں شتاق تہنائی کا

دل تری زلف سلسل کا گرفتار ہوا
 آگیا سنگدہون پر دل نازک بہیت
 گل کھلایا تیرے عشق فی آی پر نشین
 دور و دراپنی بھی خوشن کی خبر ہو جاتی
 گور نہ کچھ تیری رفتار تو آنکھیں کھل گئیں
 تیری رفتار کا اندازا وڑتا ہی تدر و
 نقشہ رکھر ہوا ماتھی پہ سجدی کا نشان
 شانہ و آئینہ اب ہاتھ سے چھٹا ہتی نہیں
 ہی جو ہر عضو بدن رخ فرا و جاش
 جو وہر ملکات نظم کی بہین زیر نگین
 لا ایلیل کی زبان نا طق طوطی کا ہونہ
 فروہی یار تہی زلف و اما عالمین
 نزع میں شک سیجا کہیں جان بخشی کر

سلسلہ ملکیا نیچیر سے سو دانی کا
 لو گیا ایشاں سی شیشہ مری سو دانی کا
 ہر زبان پر ہی فسانہ مری سو دانی کا
 پاس ہوتا نہ اگر یار کی سو دانی کا
 کرو پامین ہی اثر سر نہ مینائی کا
 سرو قامت سی سبق پڑھتا ہی عنائی کا
 دربت پر جو رہا شغل جبین سانی کا
 خود نمائی سی بڑھا شوق خود دانی کا
 قطع قد پر تری جامہ ہی سیجائی کا
 زیر مضمون پہ ہی سک مری گویائی کا
 ذکر کر ہو مری رنگیں گویائی کا
 دعویٰ ہی چہرہ بی مثل کو مینائی کا
 دم لبون پر ہی عیادت کی تمنائی کا

قتل کس کا ہی دوسری چشم کو دیکھیں

۴۴

حاکم ہی در سینه مژگان کو نہٹ مانی

ہی بہت شہسوار مال ہی بی

نامہ نو کر نہیں اس قافیہ بیانی کا

غلام دل سنیوں اور خسرو حجازی کا

ہندہ جا جو تاشب وصل بوسہ بی کا

فرغ چاہی اگر سو غشق بازی کا

بساط چرخ بنی کعبتین ستیاری

سیح سی بھی تپ عشق کا علاج نہو

سجن تمام نہو شام روز محشر تک

لکھانی کمیسی بد آموزنی یہ چیانہ

کبھی تو عشق حقیقی سنی نقل ہوگی

ہوا بدل گئی کچھ اندون بنانی کی

رونگوہین سمجھتے فروغ کا ہاٹ

فلک پناہ ہے جسکی کیت بازی کا

یاد یار کو وقفہ زبان درازی کا

بسان شمع رہی شغل جانگدازی کا

جو شوق ہو بت ہو شین کو نہو بازی کا

عبث طلبیے دعویٰ ہی چارہ بازی کا

بیان کروں جو شبہ کی درازی کا

سبق بھلا دیا کج حرف و بازی کا

ضرور شغل ہے الفت مجازی کا

نظر حسن ہو قیج جلیبازی کا

کمال جانتی ہیں نقص جو بازی کا

دیا جنون فی جلد	کھلی ہین وانع نقش ہیخت عینا
کہ مگر	بگاہ کعبہ ابروی یار پر ہی منے
سہی ہین تیغ بازی کا	جو چھدی ہین تپتی ہین کسین شگینے
ادانہ شکریہ خالق کی کار سازی کا	جو بال بال زبان مجھ دین پہ بندہ کی
خدا کو ناز ہی زمیندہ بی نیازی کا	کھو سہ مجھ کے بتوا دوعامی اس کو نسا

سحر ہی غیرت از رنگ چین مراد یوں
 پڑا ب تلک نہیں عوی سخن طرازی کا

خضر راہ حق امام رہنما پیدا ہوا	مردہ ایدل ہدم خیر الورا پیدا ہوا
میر کوثر شافع روز جزا پیدا ہوا	عاصیوں کی مغفرت کا سلسلا پیدا ہوا
ہو گیا روشن جہان بدر الدجی پیدا ہوا	غلیبی ہی کعبہ میں صی مصطفیٰ پیدا ہوا
کون بیت اللہ میں تیری سوا پیدا ہوا	تکدویش میں اللہ کی گھر کا تجھی نالک کھو
ساتھ اپنی لیکلی زہری ہا پیدا ہوا	یورپیائی فقر کو تخت سلیمان کر دیا
آفتاب آسمان مہت را پیدا ہوا	دور عالم سی ہوئی ہی ظلمت کفر و فساد

بحر عالم سی کنارہ گر کیا طوفان کفر
 منکشف کیونکر نہ تہ پہلے قدرت کفر
 واہی مہیت کجا جگہ ہستی یقین
 ذوالفقار اندھنی بخشی تو ہاتھ کجا
 جابد میں توئی کہیں سیاحت تیغ و سر
 روی حمد مانڈ کیا کی غنیمت سوسر
 بطن مادر میں کیا کرتا تھا تعظیم رسول
 سنگ اسود بوسہ اہل دین کیونکر
 بولی احمد جب بنی تیری ولادت کی خبر
 ہنسکے کہتی تھی ابو طالب احمد بابا
 ہو گئی پامال کبت دشمن و خصال

کشتی دین حرا کا ناخدا پیدا ہوا
 صحت ناطق زبان مصطفیٰ پیدا ہوا
 گر تیری بت بیکدری میں ازلا پیدا ہوا
 واسطی ہارون کی کوئی کا عصا پیدا ہوا
 قدرت حق سی نشان لانا قتا پیدا ہوا
 مبتلا ہی شق محبوب خدا پیدا ہوا
 تو ازل ہی محبوبِ سلیم و رضا پیدا ہوا
 جسکے پہلو میں عیسیٰ بی بہا پیدا ہوا
 خاندانِ خاصِ رب دوسرا پیدا ہوا
 نابصر حق قوت بازو مرا پیدا ہوا
 بیشہ بطحی میں جبرائیل خدا پیدا ہوا

اسی سحر کسنی نیت کی سہنی سجدہ کیا

مثل حیدر کب خود و سرا پیدا ہوا

سچی تولد صاحبِ معراج کی داما د کا
گزر بہر تو فی طوق گردنِ خال کیا
تیرے سینے میں سچاں سنی تو آگے ہوا
کو بھی چادر پر کیا ہو سکرانِ صحیف
ہی بلاتاویل ہم پہلوی قرآنِ مجید

غلافِ حور و ملک
میں ہوا فولا د کا
خاتمہ ہوا بہیہ ای مولا خدا کی بار
دہر میں نسل سلیمان تو ہی حاکم باد کا
حق فی کیا رتبہ بڑھایا ہی تمی شاد کا

ہم پر روح القدس ہی طائرِ مضمونِ سحر
دل مرا شاگرد ہی جبریل کی استاد کا

جب در سلطانِ عالم پر گذار ہو گیا
اوس سکندر جاہ کی دستک گذار ہو گیا
پر تو رخ سی منور گو شوارا ہو گیا
شب جو مستانی ہے وہ بزم آرا ہو گیا
بال کے جلوہ گر چہرہ تمھارا ہو گیا
جلوہ گر جس شب وہ مہرِ عالم آرا ہو گیا

امج پر اقبال کا اپنی ستار ہو گیا
جسکا ہر دربان چشم میں شک آرا ہو گیا
جلوہ گر خورشید کی پہلو میں آرا ہو گیا
چاند کا ہیدہ ہوا آتنا کہ مارا ہو گیا
ہٹ گئی کافی گھٹا چاند شکار ہو گیا
ماہ کی منزلِ سیانہ ہمارا ہو گیا

جب لڑائی آنکھ خیم دل ہمارا ہو گیا
 سرمہ تم وہی فی قتال فاقسار ہو گیا
 چشم کا جب تیغ ابرو کو اشار ہو گیا
 مضطرب دل سوز الفت سہا را ہو گیا
 آشنا نہ کو تو مارا خشک لب سبکی گھا
 اسی مہوس نہ لگو خط شعلہ و سی عشق
 چھوٹ نکلا جامہ باریک سی رنگ بڑ
 دیکھتی ہم گہنی عیارنی دل لی لیا
 ہر لب بخشش ہی ہر شہینہ آب حیات
 کیا رگ گل سی ہی میر خست تن کا تار پٹو
 اپنی سوانی کا باعث ہو گئی طفلان
 آنکھ لڑتی ہی پانی چل گئی تیز نگاہ
 تادم مردن نچھوڑا سایہ آسا تیرا ساتھ

بر چھی دن تر چھی نگاہوں کا اشار
 جو جسم تیغ نگہ آہ نکھارا ہو گیا
 دیکھنا اک وار زمین و آسمان را ہو گیا
 گرم ہتیا بی تبت آتش سی پارا ہو گیا
 بستھے انہی آشنا واجب کنار ہو گیا
 آگ پر قائم یہاں بوٹی سی پارا ہو گیا
 آپ فی جو جو چھپا یا آشکارا ہو گیا
 قہر و زوریدہ گاہوں کا اشار ہو گیا
 خال شکنین خضر کی آنکھوں کا اشار ہو گیا
 ایب بہا آئی گریبان پارا پارا ہو گیا
 چشم ترسی راز الفت آشکارا ہو گیا
 چشم و شرکان میں مجھ کو اشار ہو گیا
 اسی پریر و جان سی سیانا گوارا ہو گیا

شک گیا جب تو شمع کے چہرے پر بزم نقاب
 حشر کرتا ہی یہ کہنا آپ کا بالائی آ
 میری آنکھوں میں اب جمع ج زن عمارت
 دل ہوا ہی جلوہ گاہ یادِ سزا و گنا
 ہی دل حیرن میں خیال و سنبہ خط کا مقام

پردی آنکھوں پر پڑی شک کا نظارہ ہو گیا
 لوسوانہ میں یہ صحنہ شک کا ہو گیا
 فوج کا طوفان و بارہ آشکارا ہو گیا
 ہی قیامت کعبہ میں داخل ضرور ہو گیا
 اشیان طوطی کا آمینہ ہمارا ہو گیا

تو لگی ہی اتنا دوس کا بجاست سی سحر
 زہرہ جسکے کان کا ہر گوشوارا ہو گیا

شک گلشن گل مضمونی ہی میوان اپنا
 منہ دکھائی جو وہ شک تباہان اپنا
 خود فروشی پہ ہو کر یوسف مران اپنا
 اوسنی کھلایا جو شب گیسو چپان اپنا
 غیرت مہر ہی داغ غمِ بے مہر و
 لبِ بخشش نہیں بنگ سی سی آگاہ

بنجران باغِ جهان میں ہی گلستان اپنا
 پاک ناز گلستان کی ہو گریبان اپنا
 نذرِ بیعت کرم، دل مہ کنعان اپنا
 جوش سودانی کیا حلقِ سیان اپنا
 کیون نہور شک و سحر کی گریبان اپنا
 وودِ ظلمات سی ہی شبنمِ حیوان اپنا

زینتی بین حشرت دیداریدن شکست
بروشن آن چشمی قلندر اشک هم
سینه گشایش نظر سارا جهان تیره و
حسرت وصل بین ناشاد و چو هر سیم

که بی آنکھ نمین رکادم شب بجران اپنا
سطح بحر دم گریه بی دلمان اپنا
رخ جو بالونمین کیا یارنی نهان اپنا
دل سی افسوس نکلا کوئی اران اپنا

ای سحر غم نمین جاہل کونہین قدر اگر
مرتبه دان ہی ہر اک مرد بخندان اپنا

وہ پریرہ کچھ مری کشتن جو مہمان ہو گیا
پان سنی نگین ہوئی جسد ملبہ بخش یا
دماغ پر از بل و ٹھانی دماغ ہجر یارین
چاند سا چہرہ جو بالونمین چچا کیا
ایک جو بوسہ بوسہ یوسف ہرل عزیز
کر کی اسکیان عالم سبے زیر نگین
شکستہ روا لاشب وصلت صفای حسن

کلبہ اخزان مراقصہ سلیمان ہو گیا
خون غیرت سی دل لعل خشان ہو گیا
سینہ سوزان مر لاشک گستان ہو گیا
شام پیدا ہو گئی خوشید نہان ہو گیا
چاہ مین و سکی زلینا ماہ کنعان ہو گیا
اپنی عہد حسن مین تو بھی سلیمان ہو گیا
تینج عریان اپنی حق مین جسم عریان ہو گیا

ہر شمع کی شمع میں ہم تھا

ایک بت کیو سہمی برباد ایمان ہو گیا

روز و شب مع علی ابن ابی طالب میں

تو سحر ہندوستان کا اب تو حسان ہو گیا

ہر جہاں میں جہنم سی فروزاں گھر ہو گیا

سرخ جو بی پروہ ترا اسی مہر انور ہو گیا

جلوہ فرما صبح کو ٹھی پر جو دلبر ہو گیا

دانی کامی تب یا ساقی پیمان شکن

خار خارجہ گلروسی جو کاوشن لکھتی

لہا کی بالین تاکہ شب پھلی پاؤں چھری

عکس زنی انتظار و عذوبیلا دین

تعلو روی شمع وقت بی لکھو اگوی

لکھ لکھ شمع سیکھ لی جو لکھ یا

لکھ لکھ سنی نگہانی کی ہوئی حال سجا

ساغر می آفتاب و ز محشر ہو گیا

رات پروں کا گمان مجھ کو سر ہو گیا

مغرب و سد م شرق خورشید خاں ہو گیا

جب ہماری عمر کا لبر زیر ساغر ہو گیا

رات کو ہزار بستر خار بستر ہو گیا

جاگ کر خوابیدہ پھر اپنا مقدر ہو گیا

منہ دکھایا جب جب عہد برابر ہو گیا

سینہ صد چاک سوز غم سی مجھ ہو گیا

شب فسون عاشقی کالی کا منہ ہو گیا

جب ان جلقوم پر قاتل کا خنجر ہو گیا

بوسہ کہہ شیریں سی ہوا ز اہل مرض
 کو فی صورت اصطفائی کی نظر آتی ہے
 حشر کو ہو گا گریبان گیر قاتل منہ
 وصف می مہروش سی نگہ تیری نقطہ
 مشکنا فی عقد ہانہی امشکین میں مگر
 ہجر میں ہی لکی کاوش سی گل جاگو گز
 سیر ہفت اقلیم کرتا ہو جان بین چشم

تپ کو نافع شربت قہر مگر ہو گیا
 ہی تجیر آئینہ رو کیوں کہہ رہ گیا
 خون ناحق سی ترا دامن اگر تر ہو گیا
 غیرت خط شاعی خط مسطر ہو گیا
 جب کھلا جوڑا جہان سہارا معنی ہو گیا
 موی شمر کان کا تصور نوک نشتر ہو گیا
 جام حبشیدی می گلگون کلسا غر ہو گیا

بھول جانیکا سحر سب سختی ایا ہم جبر
 وصل مہر و ایک شب بھی کر سیر ہو گیا

مہر جب بن لافروز صنم کا چمکا
 جل گیا آتش غیرت سی سہیل مینی
 آگ کی مہر رخ روشن کی تو جھپکی ہلک
 چشم تیرا فلک زبان جو شہی قشکا

مثلِ نور شید دیا ذریٰ کو چمک چمکا
 شب تیرا جو بیا گوشِ حسن چمکا
 کیا ڈراتا رہی محبت تیرا پار کو چمکا
 اختر سخت غزالانِ حرم کا چمکا

شیرینی پیچہ خوشید شفق میں رہا
 رشک سحر زدہ ہوا رنگ مہر
 دماغ سودا کی سوا چھ نہوا ہلکھو
 ہو بخیر و برکت کی دین شکست
 بی اثر ہو گیا تسخیر کا عامل کی عمل
 شمع روشن کو ہوا خانہ زندان فانی
 ہو گئی جنتِ رحم کی جہان سی نابود

شام کو دست خانی جو صنم کا چمکا
 دماغ دل جبکہ تری کشتہ غم کا چمکا
 لاکھ بازار تری لطف کرم کا چمکا
 نقشِ جبرِ خاک پر اوس کے قدم کا چمکا
 نقشِ عالم میں جو دنیا و درم کا چمکا
 نور کرتی سی جواوس کے شکم کا چمکا
 عصر میں تیری یہ باز دستم کا چمکا

شمع سان آہ کٹی اپنی شب عیش سحر
 دماغ دل عین جوانی میں صنم کا چمکا

جب ہنسایا رمی بخت کا آخر چمکا
 دماغ سی بخت و دل ار کا آخر چمکا
 رفت کی بایں میں چھوڑ دیا چمکا
 خال وں ماہ کی رخسار پہ کیونکر چمکا

جلوہ گوہر دندان سی مرا گھر چمکا
 نورِ خورشید قیامت سی مرا گھر چمکا
 روزِ محشر شبِ یلدا کی برابر چمکا
 کسطحِ عارضِ خورشید پہ آخر چمکا

نور عارض سی تری کان گاوہر چمکا
 صلیب سحر تھا کاجوز میں چمکا
 دُر گوشا و سکا تہ زلف مغنہ چمکا
 پردہ شرم میں نور رخ دلبر چمکا
 خرم بستی عاشق پہ گری بجلی سی
 ناخن تیغ سی عقد میانی لفت کے
 آگ جبینی کی بھڑکی تو پوچھیں گے
 چاندنی پھیلی جو خسار میں شمس کے
 صبح باہن اکم تو فی جو کی جلوہ گری
 کامل عشق ہو نہیں آنکھ چھپکنی کی
 رست بازو نہ ستم کر کی کجوں کی ہی نمود
 طوط پر برق تجلی کو چمکتے دیکھ
 عکس خسار نور سی بسان نور شید

روز روشن میں بجائے حیر کا گھر چمکا
 ذرہ خاک ہر اک صورت اختر چمکا
 جامی حیرت ہی کہ ظلمات میں اختر چمکا
 لکڑہا ابر تنک میں مہ انور چمکا
 نور دندان تری ہنسنی میں جو دلبر چمکا
 نیچہ یار کا جدم مری سر پر چمکا
 سوز آتش سی ہر اک وزن مجھ چمکا
 روزن خانہ ہر اک صورت اختر چمکا
 تاری مہ دو مہوئی مہر منور چمکا
 سامی میری ڈرائی کو نہ خیر چمکا
 قتل سی میری تری تیغ کا جو چمکا
 شب جو تو زری یار کی سر پر چمکا
 دست ساتی میں لہا کا ساغ چمکا

دول جلاصل بہاری سی چمن میں اپنا

سویا لیا تیرا چہری سی ہٹی ات نقاب

شوخی چشم کی بھی یاد آتی ہے

لالہ داغ غنم ہجر سمندر چمکا

طالع دیدہ بیدار کا اختر چمکا

میری آگ کی نہ فلک دیدہ اختر چمکا

سویا اک شب جو مری ساتھ وہ مہر تو تھر

چا دریاہ کی صورت مرا بستر چمکا

جو طوفانِ دل بکھر اشک چشم تر ہوتا

اوجھا ہرین چمن کی رنگو کی صحبت میں

نہیں چلوں تاپا پیر میں مثل گل بلبل

لب شیریں پر او کی جان شیریں بنی جان کی

شربت کی صد نوشی بستی جان شوق کی

گھاوی گن گن کو کہن فی کوہ کی دل میں

نمایاں سو سنی کرتی سیلین جلد کا عالم

نمایاں آسمان اوسمیں بزرگ نیلہ فرتوتا

کہ بے ندل کی کبھی فنی ون ہی دوسرے

جو وہ شک چمن میں مری گھر آنکر ہوتا

مگر وہ خسر و خوابان نہیں مطلق خبر ہوتا

تصور کرتا اب اس اسی بتات خبر ہوتا

کہ ہر اک سنگ سی آج تک پیدا شہر ہوتا

کہ نوریاہ جیسی ابر سی ہی جلوہ گر ہوتا

سحر لکھتا اگر وصف لب شیریں جانان کو

سیاہی شہد ہوتی خامہ شک شکہ ہوتا

شور محشر زاہی جلوہ وی پر تنویر کا
 غیر ممکن ہی نظارہ روی پر تنویر کا
 کیون نہوں مداح یوں شاہ باتوقیر کا
 سیمبر گلاب فی کا تری کشتہ ہونین
 رخ جوڑی سی ہوا جن صنم قتال خلق
 میری سحری اور او سکی کچھ کنگین دلی
 مہر مغاہی تری تلوار چھ گروا
 یا زخوش قد کی محبت کا شری نخل
 رہت بازو نکو تواضع ہی کونکی جانگزا
 دیکھ کر تلوار تیری ہاتھ میں جھکتی ہیں سر
 تیغ تیری ہی علم ہم سر جھکانی ہیں کھڑی
 قتل قاصد کو کیا خط چار کر چھکوا دیا

آفتاب حشر خاکاہی تری تصویر کا
 لن ترانی ترجمہ ہی یار کی تقریر کا
 جو کہ ہی باعث ورود آیت طہیر کا
 خاک میں میری کیونکر ہوا اثر کسیر کا
 چاٹ کر خون کا شری نہ ہو گیا شہیر کا
 چشم حیران بگیا جو ہر اک شمشیر کا
 محض خون ہی مرا جو ہر تری شمشیر کا
 سرو سی عاشق کو حاصل پھل ہوا شمشیر کا
 واسطی انسان کی جھکنا تہر ہی شمشیر کا
 ہی مگر محراب کعبہ خم تری شمشیر کا
 کیا سبب ہے کہ یہاں قتل میں تاجیر کا
 تھا یہی پانچ ہمارے شوق کی تحریر کا

فواد رومی عجاوب ترخ حسن ای عیسی نفس
 نام نہم پر پین ہر جولی تہو ہی قتل
 سنج گر پینا ہی جوڑا بر منع چشم زخم
 خویق کر بگیا دل چشم سیلاب بیل
 جسم میں پتو ہین اپنی خدنگ ناز چشم
 کاشن زخم عاشق پہ ہی جوش بہا
 نوری تیری ہوا رومی میں محسوس چرخ
 جو کہ ہی مشوق عاشق کش مہ پاتا ہی را
 جلد لی آکر خبر صیاد عرصہ تنگ ہے
 جہیانی کی بہت لیکن ایوہ بیت نام
 چھر کوئی دیوانہ مجنون کا ہوا قائم مقام
 خار غل ملوک گریبان کر باہمی صفت میں
 زلف چھوئی سن فکرم کہ باتھہ ایسکرتے

ہر وہان زخم سی اک شور ہی تکبیر کا
 خوب اثر ہی واہ اپنی آہ کی تاثیر کا
 خون اب صدقہ اوتار و عاشق دلگیر کا
 ہی تسلی کی لمبی سینی میں پکیان تیر کا
 ہی گمان ہر استخوان پر رکش پر تیر کا
 گل جو ہی سو فار تو غنچہ ہی پکان تیر کا
 پایا ہر ذری فی رتبہ محضر پر تنویر کا
 خلق پر روشن ہی قصہ شمع او گلگیر کا
 مضطرب ہی لب پر دم جان باب نچھ کا
 مٹ نہیں سکتا مٹانی ہی لکھا تقیر کا
 شور بر پار و زوشے ہشت میں نچھ کا
 دور وہن بانوں کو حلقہ بنا زنجیر کا
 ہون ترا مجرم خطا پر حکم دی تغیر کا

پاس دارو کی جاتی ہیں پر پوش و ڈگر
 بیکجا پرست کو سیر کھلتی اپنی ہونکے
 خط کی لکھی سی بڑھی کتانی رخ کی نشان
 خط کی کچھ روی کتابی کو تیری حاجت نہین

بگلیا نقش درم شاید عمل تسخیر کا
 بوی پیرا ہن ہر با شہ پشتم کی توڑ کا
 مصحف و می منم محتاج تھا تفسیر کا
 مصحف ناطق بجلد محتاج کیا تفسیر کا

ای سحر پیش کلام ناسخ معجز بیان

ہو گیا منسوخ دیوان میرزا امیر کا

دیتا ہی طاقت جوان کو زور اسی پیر کا
 قتل کرتا ہی اشارہ ابرو بینی پیر کا
 دل ہی یہ پابند شوق کا کل بی پیر کا
 کیون نہو پیر و نکی صحبت سے جوان کو گریز
 صبح ہو سطح سی یارب شبتا رفاق
 رنگ نہتی عارضی ہی خاک ساری چھا
 پر تو مہر آب بین ہی پاکہ شیشے میں پر

سخت ہو جتنی کمان بڑھتا ہی تلخیر کا
 یہ کمان اسی ترکمان ہی کام کرتی تیر کا
 خود یہ سودائی ہی جو یا خانہ زنجیر کا
 رنم نہیں پوشیدہ آغوش کمان ہی تیر کا
 ناز شبگیر میں جلوہ نہیں تاثیر کا
 خاک ہی خاک کا باخا کی ہی تن تصویر کا
 یا ہی عکس آمینہ میں ایروس می ترنور کا

جسنی دیکھا ہوں ہی نورانی مسخر ہو گیا
 کہتی ہیں ہم مہر خطابت کی ماہر
 جس موقع میں تیری وہی نور کی شیشیہ
 چرخ سہانی جو مانگی عاشق پر گشت
 کیا جھڑی سرت کی نہقان پیش آبرا
 سخت دل آید اور ہند پھوٹی بھلتی نہیں
 وحشت دل نئی کمالی پازوں آتی ہی ہا
 مار زلفت یار کا کا ما کہی بچتا نہیں
 اسی فسوگر تیرے ہی لہو نہیں نہیں وہی صبح
 جلوہ گر خشت دل سوزان ہی خاکریز
 صرف ریزی بان ہر دم ہی وقت گفتگو
 صحت تصویر اوس آئینہ کی بزم میں
 اسی جنون ہمت کش طوق سلاسل کر پڑا

تیری ماتحتی کی لکیر نقش ہی تسخیر کا
 چین پیشانی ہی طغراسر خطا تقدیر کا
 ہوید برضیاسی روشن ہر ورق تصویر کا
 ابرسی قوس سحر برسانی باران تیر کا
 ہی یقین ویدہ ہو داند ملک بخیر کا
 دانہ رویدہ کبھی کچھ نہیں نہ بخیر کا
 غل ہو اصحر این بر پانا لہ زنجیر کا
 دل مقرر یاک و فسوکی نہیں تاثیر کا
 بیچ میں دو سانپوں کے رکھا ہی کاشیر کا
 ہر ملک پر اب ہی عالم نوک انگشیر کا
 سلاک گو ہر سلسلہ ہی یا کی تقریر کا
 سکتہ وحیرت میں ہوں یا را نہیں تقریر کا
 بار اوٹھا یا تھا نہ منت کی کہی بخیر کا

شاکل و شرمیل و شاق بسوز و گداز

آئی کب شکوہ زبان شمع پر گلگیر کا

جان می راہِ خدایین بعبتِ فاسق نہ کی

امی سحر کیا حوصلہ تھا حضرت شمع کا

نازنازہ مری دلدازنی ایسا دیکھا

تھیں تسکین بھی بان سی کچھ ارشاد کیا

باغ میں یاد جو تیراوت آزاد کیا

لب جو ہمیں جو وصفِ قد آزاد کیا

فاتحہ میں بھی بھولی سی کبھی یاد کیا

ہمیں گلشن میں جو نظارہ شمشاد کیا

طوقِ قمری سی ہی ہر سر جو چینِ حلقہ بکھڑا

تو سن ناز سر قبر کیا گرم غمٹاں

تو ملا جسکو زمانے سے ہوا بیگانہ

واہ مری تیری برتن نام نہ رکھی کا لیا

جسکا دل ہاتھ میں آیا اوسے پہچان کیا

جھوٹی دھند بھی صاحب نے بدل شاد کیا

سر و کو ہمیں تری راہ میں آزاد کیا

بندہ قمری کو کیا سر و کو آزاد کیا

ایک دن صبح کا عاشق کی دل شاد کیا

آپ کے قامت موزوں کب بہت یاد کیا

آپ نے بند غلامی سی کب آزاد کیا

مرنی پر چند سی مری خاک کو برا کیا

خود فراموش ہوا جسنی تجھی یاد کیا

سر خر و تو نے جہاں خنجر جلا دیا

داغ لالہ کی کہین پستی غلامی کا
 ہونے کا کہ خود اہم مصیبت میں چھٹا
 دشت ہوئیں کہ مرنے کی سزا سننا
 جب کہ کا تہ تہیرنی نقشہ تیرا
 یاد و خواب میں تلوت سبب تکین ہے
 بے باہم ہونے کیوں زائل سی حق

سرواں بندہ ہی نامی گل تر آزار کیا
 کبھی آزر دہ نہ سینے دل عیا کیا
 پھر مری نالہ و فریادنی آباد کیا
 انگھون سی مطلع ابر و تپہ عیا کیا
 سوئے یوسف سہوا سلی ہی یاد کیا
 مجھ کو دیوانہ کیا تجھ کو پر نیا کیا

پرہیز زلف اوٹھایا رخ جانان سیحمر
 آج مشاطہ نمی کیا ہی مرا جی شاد کیا

منہ چھپاؤ گی تو سامان قصا ہو جا
 جاوہ گر گر یوسف شیرین ادا ہو جا
 تو آئیگا تو ویران میں کدا ہو جا
 شوخی ز بقار می وی جلاتا ہی نہ
 گر پڑا عکس و دندان گلی کی ہار پر

اس او این کام عاشق کا ادا ہو جا
 موت کی تمنی میں مصری کا ادا ہو جا
 ساقیادست سبب دست عا ہو جا
 رفتہ رفتہ ز عمر میں اپنی خدا ہو جا
 یاسمن کا پھول ہر اک موتیا ہو جا

آنکھ تو بچسی چو آنکھ بوائی پر وہ نشین
 دست رنگین پر اگر تیغ نگرہ پر جانگی
 یار کی دھنک اپنی بھی کبھی ہو چنگی خان
 جاتی ہی اک خلق عاشق جنازی کو
 قتل کیون کرتا ہی مجھ کو قاتل پر وہ نشین
 درد و فراق میں نہ ہاتھ آنیگا اگر تریاق و خل
 ہجر میں بیکار ہی شخص تیری طبیعت
 اک نظر ہم دیکھنی آئی تھی اسی آئینہ
 دیکھ اسی مشاطہ اوس کا فر کی جوڑ کونہ
 نقل کی جا بوسہ لب بہ لذت باکھا
 طائر رنگ چمن پرواز پر طیار ہے
 رخ کسی پر وہ اوٹھائیگا وہ شمع بزم
 نزع میں جب یاد آئیگی لب خاشاک

دیکھ میرا راز الفتنہ بہر بلا ہو جائیگا
 مرغ بسمل طائر رنگ حنا ہو جائیگا
 گر سانی پر یہ سخت نارسا ہو جائیگا
 دو قدم ساتھ لوگی تم بھی تو کیا ہو جائیگا
 خون ناحق گر کیا رسوا سوا ہو جائیگا
 زہر کھا لینا مری حق میں نہ ہو جائیگا
 درو سر این نام صندل سیوا ہو جائیگا
 یہ نہ سمجھی تھی کہ دل یوں مبتلا ہو جائیگا
 بالونکا کھانا مری حق میں بلا ہو جائیگا
 یہ نہ سمجھی تھی کہ ساقی بد مزہ ہو جائیگا
 توجو آیا سوی گلشن یہ ہوا ہو جائیگا
 مثل پروانہ دل عاشق بھرا ہو جائیگا
 زہر تلخی فنا آب بہت ہو جائیگا

تارِ نظارہ تکرلی رخ پر ہی پیا نقش
 دم ہی کتا ایک دم کہ ہو لپٹتے
 سلطنت پر ہی عبت ان تابدار و ناکو
 باز غم اور گردشِ چشم صنم سی ہجر
 سینہ پر انو دہر گیا کہنا چکر بیت نیل
 موت آئینہ ہو گا لجنہ حیرت میں غرق
 بھول جانے کی گیدڑ بھکیاں جاتری
 جب نہرِ بشتیہ قدرت سی چاہو نگا

ق

لوٹ کر دم بن ترنگی میں فنا ہو جا
 تم نہا ہو گی تو اسی جانِ تم نہا ہو جا
 قصرِ عشرت ایک دن نام سرا ہو جا
 استخوان ہر ایک پکر سر مرہ سا ہو جا
 فوج کی دم دل کا جمل مدعا ہو جا
 تجھ سی جو اکبار صورت آشنا ہو جا
 دیکھ لینا ایک دم میں کیا سی کیا ہو جا
 شیر کا پنجہ مرادست دعا ہو جا

خاکِ پلکوں سی بہار نیکی نخت کی امی سحر
 راہِ جزا لطفِ شاہِ لاقا ہو جائیگا

کنوین عشق ہو جو جگانے لگا
 مری دیدہ ترسی آنے لگا
 فلکِ خون جو مجبور و لائے لگا

مرا چاہ کا دل اوٹھانے لگا
 عوضِ شکست کی ابتو خونِ بگر
 دل جو مجھ سی چھو نچا تھا کیا چشمِ زخم

خانی جو یاد آئی اور گل کی تھتھ
 ہمیں جس انگریزی پر وبال ہے
 شب ہجر جان مین مانند شمع
 مکتبہ ہو اچھ روہ آئینہ رو
 دل حسرت آگین دیدار کا
 تصویر جو ساتی کا آیا مجھے
 جھپکنی لگی چشمِ نجمِ فلک
 تجھی چاہی خون سی نگ ای نگا

لو چشم تر سی بہ ہنس لگا
 وہ بت چٹکیوں پر اوڑانی لگا
 مجھے سوزِ فرقت جلائی لگا
 ہمیں خاک مین پھیل لگا
 خیالِ حسنم دل بٹائی لگا
 تھی جام آنکھیں کھائی لگا
 وہ سہ شب جو آنکھیں لڑائی لگا
 خدا ہاتھ مین کیوں لگائی لگا

سحر اب مرا سینہ واعن دار
 گلستان کا عالم دکھائی لگا

نا تو ان ہجر صنم مین یہ تن زار ہوا
 کیا ہی رسوا سر ہر کوچہ و بازار ہوا
 صل گر لب سی تری نہ فصل ای بایر ہوا

طوبی گردن سی گراں حلقہ زنا ہوا
 جو تری وصل کا اپنی شوح طلبکار ہوا
 صاف دان تو نہیں خجل گوہر شجائے ہوا

دوای قسمت گل بدنی می کشی شریب
 خونی که آنو لگی هر شیم جرات رو
 و لگو کس ماه کی زلفون کا تصور آیا
 و لکنی انون نئی ننگ کی مکلفانی بیا
 سر کی جانیکا نین غم محبی می جان جیا
 خوش شاق شهادت کا ہو جسم میں جو
 لیکل دل کی کیسکی بھی کبھی دلاری
 رخ پر جب می نظارہ سی جاعی رق

دوست پناہی سمجھی نہ دل زار ہوا
 خندہ زدن خم پر جہدم لب سے فار ہوا
 روز روشن مری آنکھوں میں شب ہوا
 لدا حسد کہ سینہ مرا گلزار ہوا
 سرویا جی تری اوہین سروا ہوا
 لیے تلوار جو وہ شونخ نمودار ہوا
 نام کو نام ترا خلق میں لدا ہوا
 کیا عجب با تھہ پر گرزنگ حنا بار ہوا

تیر شکر گان جگر خستہ سی نکلا جو سحر
 سوزن سینہ ہر اک دیدہ خونبار ہوا

جوروش کلبہ اخزان میں جو ہمان ہوا
 داغ دل سینہ میں مہر گز نہیں نہان ہوا
 اگر چہ اگر سو می گلستان ہوا

گھر مرا شک و روضہ رضوان ہوا
 لعل تچہ کی جگر سی ہی نمایان ہوا
 دامن برگ میں گل شرم سی نہان ہوا

صبح بی پروہ جو باغِ نرِ جہان ہوتا
 رونقِ باغِ جو شمشادِ خرامان ہوتا
 یار کا دستِ خنائی جو نمایان ہوتا
 صبح بی پروہ جو وہ یارِ خرامان ہوتا
 دسترس ہوتا جو دیوانہ قد کا تیر
 سوزشِ شکِ سی بل سی ہی جانتا
 ہوتی صد فی مہِ خسار پہ ذراتِ نجوم
 ہکو کرتا جو طلبِ یارِ دمِ آرایش
 آئینہ دیدہ حیران سی کھاتی او کو
 شعلہ رو تجھسی اگر کو نہ لگائی ہوتی
 کفر و اسلام دکھاتا جو وہ لہجہ
 ملتی عاشق کو تری مثلِ خضرِ عرابہ
 بارِ سری جو سبکبارِ مجھی کر دیتا

ق

محرمِ منتِ رکتان چاکِ گریبان ہوتا
 دارِ قمری کو ہر اک سرِ و گستان ہوتا
 غرقِ خونِ پختہِ خورشیدِ دستان ہوتا
 محرمِ پروانہِ شمعِ رخِ جہان ہوتا
 سحرِ حشر کا صد چاکِ گریبان ہوتا
 شمعِ روین جو تری ملی تھ سی پچان ہوتا
 شبِ حسین پتری گر علوہِ نشان ہوتا
 دوسری کانہ گذرِ پھر سی عنوان ہوتا
 شانہ زلفون کانہ ہر پنجہِ مکران ہوتا
 دماغِ سرِ پر نہ عیانِ شمع کی عنوان ہوتا
 بندہِ عشق ہر اک گبر و مسلمان ہوتا
 گر نصیبِ بدمِ خنجرِ بران ہوتا
 مجہ پراسی خنجرِ قاتل تو را حلق ہوتا

ہون نہ وحشی گہری قبر پر زیبائی اگر
سوچتی مجھ کو اگر ہی کوئی تدبیر صالح
جوروش مارنوی غیبر کو تو محفل میں
یار کی تگنی کی لائق وہ ترازو ہو
نا توانی نہ اگر ساسلہ پا ہوتی
مسکن کو کہن قیس ہوا تھا برآ
خط سبز و لب جابخش فی مارا ہو
ہو تاسو دانی نہ مشہودین شفته مزاج

آہو دشت کی آنکھوں سی چراغان ہوتا
دست تقدیر سی ہا سب سامان ہوتا
سنتی ہین خلد میں داخل نہیں طیان ہوتا
محرم و مہ سی جوہر اک پلہ میں ان ہوتا
خانہ زنجیر و سلاسل کا نہ ویران ہوتا
ہمے آباد نہ گریہ و بیابان ہوتا
زہر و تریاق نہ کیونکر مہین کیان ہوتا
گر نہ دل شیفۃ زلف پریشان ہوتا

سحر اکسیر ہی خاک در جہان نل کو

میرا آئینہ ہی اس خاک سی تابان ہوتا

اوس گلبدن چاک کا جب کر چل گیا
وہ ترک سامنی جو اکڑ کر نکل گیا
ہر چند دل ہوا صفت شانہ چاک چا

طاؤس شرم کھا کی چین سی نکل گیا
اک خنجر ستم مری گردن پہ چل گیا
لیکن اب تلک تری گسیو کا بل گیا

کی شب جو او کی ساعیدین سی مہری
 وان یب چشم سرمہ ہی یان شہری بان
 اندر ہی تجلی رخسار آتشین
 تھا تیری چشم ست کا جو عاشق اسی پر
 اب مصفیہ گیرستان میں لطف گیا
 بات تو کی تیری آج صفا جو کھائی
 دیوانہ ہرزہ گرد جو رکھا ہی لہرا
 جب بی نقاب آیا نظر حسن شمع و
 اسی بحر حسن آج یہ گریبان مضطر
 زلفوں کا عشق ہی دل پرداغ میں بھرا
 برق صفای گوہر ہندان سے و غیل
 موتی انھیں سمجھو کہ ہیں آبی تمام
 مژدہ شہید ناز کہ تھا کسوٹی پر

ق

شمع زبان دراز کا اندام گل گیا
 آبی لبائیں ان ہی سیان یوں چل گیا
 سنگ نما طور کی مانند جل گیا
 دیوانہ ہو کی جانب صحرا چل گیا
 آتی خزان چمن کا وہ نقشہ بدل گیا
 مثل تگرگ سیپ میں موتی پھل گیا
 کس وز گھر میں آکی میں بی محل گیا
 مرغ نگاہ صورت پروانہ جل گیا
 کوچی میں تیری سیل صفت سے بھل گیا
 طاووس کے مار پیہ کو نکل گیا
 دل ہر صدق کا تعزین مہا کی جل گیا
 کھایا یہ نہر رشک کے اندام چل گیا
 لیکر سپر کی پھول سڑی کی چل گیا

صبح وصال جان بن ہی گل کئی

یہ آتش تپ ہی تیغ پر کہ بار بار

رخصت کج حرف و کئی جو مہر ہی گل کیا

پاسی نگاہ جوش صفائی پس گیا

آہ سحر جو ہو گی شراب مثل برق

سُن لہجہ پر گنسبہ افلاک جل گیا

زنگین گل سی ہنسی زک بن سرخ ترا

مسی مانی سی او داہٹ ہی لب لعلین ترا

عشق میں کسکی ہی تیرے زور زار اگی گفام

دو دین شعلہ ہی یا ابر سیہ میں بجلے

نصف شب پھر شفق چرخ پر مچھ جال

پچ ٹپکی کی تیری پچ میں لاتی ہن مجھے

فرش مخمل چو سو یا تو چھجی کاٹھی سے

برگ گل سی لب لعلین ہن لطیف نازک

غنچہ لالہ ہی گویا دہن سرخ ترا

بن گیا غنچہ سو سن ہن سرخ ترا

زعفران اریہو کیون چمن سرخ ترا

اوودی جوڑی سی عیاں بدن سرخ ترا

ہوا عریان جو دم خواب تن سرخ ترا

خون کرتا ہی مرا پر ہن سرخ ترا

نرم و نازک ہی ایسی گل بن سرخ ترا

تنگ و رنگین ہی کلی سنی ہن سرخ ترا

خون لالہ صفت خاک سیل و مٹی کا سحر

سحر خرو و سحر کو کر گیا کفن سحر ترا

دلِ سندان سحر چھوڑا زلف چپا نہیں بنا
 مگر کئی لکین بھیساول غش غم با نہیں بنا
 اہل دنیا کو نہیں ہرگز امور میں میں
 ہو سکی کتب ز فوسل تو ایسی دستِ جنوں
 یادِ شمرگانِ مازیا کی غمزی جو تھے
 لامکان تک غشِ کامل فی ہین ہونچا
 سنگباران کو نہیں کتا ہی چرخ اب چنوں
 وقفِ عالم کر دیا تو فی می گل رنگ کو
 خاک ہو کر بھی پایا چین حبسِ بزمین
 جزو لاینفکِ معنیِ محبت کی کشش
 پھول جھڑتی تھی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی
 تن ہا پکتا تپتے کی نورہ رسی با

مثل یوسف چاہ سنی کھلاتو نہ انجمن بنا
 خاک ہو کر جسمِ حیات کو ہی جان میں بنا
 کب ہا کا پر بھلا اوراقِ قرآن میں بنا
 تار تک باقی نہ اپنی حبیبِ ایمان میں بنا
 خارِ غم کیا کیا خالِش از فرگاہِ نہیں بنا
 کوہِ پر فرما دو مجھ کو بیابان میں بنا
 کوئی تھیر کر نہیں ایمان طفلان میں بنا
 ساقیا میں خشک لبِ فصلِ ہار نہیں بنا
 گرو باد آسا میں سر گشتہ بیابان میں بنا
 جای پکیان ملتا راتیرِ شمرگان میں بنا
 میان تماشا چھلچھلے کا آہ سوزا نہیں بنا
 موسمِ گرما میانِ فصلِ زمستان میں بنا

مرگش بخت بد بخشش بدین جایزیم

خاکسای بدین بلا تبه یه سوز عشق

خون دل ویا تصبیر درین خفاکی با تبه کی

بوش آری نه کی چاه نخلان بدین

جب غبار اپنا اوٹھا چشم سینا بدین

پنجه مر جان کا عالم سرخ مرگان بدین

محرورش غیر من سی بنوایا کیا زلفین سحر

دم او بختایان شب یک سحر انین

روز روشن وصل ہی ساقی شک جو کا

ہون اگر سر گرم صفت او سر پہ نور کا

کشتہ ہون تیغ تجلی رخ پر نور کا

آشنائی سی لکھون صفت او سر پہ نور کا

محر عارض مانع میں چپکے ہی کس محمو کا

وصف ہی لب پر جو حسن عارض پر نور کا

دل سے پیش عشق ہون اک محسر اپنا نور کا

مست بخون ہون نگاہ ساتی محمو کا

بادہ کہ پہنچا چاہی فروس کی نگہ کا

جلوہ ہو میری قلم پر شاخ نخل طور کا

نخل ماتم پر میری جلوہ ہی نخل طور کا

ہو مر کب وہ سین گرد وودہ چراغ طور کا

گل ہر کب عقد پر دین خم شہ ہی انگو کا

منہ میں ہی جامی بان شعلہ چراغ طور کا

ہی دل حانناز پر روانہ چراغ طور کا

ہی دل پر آبلہ یاغوش ہی انگو کا

چونک منجی اچھی تھنکار خاک لک
 دیکھا ز قمار تیر کی ریش بین ناکی کر
 تلخی جان کن کسان اس ترش گوئی ہی
 خستہ جان پھر کی لی نزع میں اگر خبر
 شمع کو عشق میں دینے تن شمع نشان
 ہی بی غلط صفا حال آب آتش سپند
 زخم دل بھرا ہی وسکا جلوہ حسن
 نامک یوں اس شک محروماہ موتی
 خاک چھا ہو ترا مجروح شمشیر فراق
 وصل میں ہوتا ہی بک اپنا مثال صبح
 ناتھ پڑھنی کو آیا قبر عاشق کی طرف
 کیا عجب گستاخ آہ سے آتش کا ہو
 ہنسی میں ثابت قدم آہ و فغا میں جان جا

نالہ پر شور تھا میرا کہ جیسے صورت کا
 پھونکنا لایم ہی ہنگام قہر میں سو کا
 جان شیریں سی تھی جی کھٹاری بنجور کا
 دم تنگ یا ہی جینی سی تری رنجور کا
 ہی یقین حجابی چھا ہر دم کا فو کا
 واہ رفاغزل نگہ بان حب طح کا فو کا
 فائدہ بخشا نکالے مرہم کا فو کا
 حکمشان میں ہی یہ جلوہ انجم پر نور کا
 شک کا عالم فی وقت میں شب بچور کا
 جب خیال تا ہی فرقت کی شب بچور کا
 شکر ایزد کفر ٹوٹا اوس بت مغرور کا
 ابر مردہ ہو جو عینہ دماغ کی اسور کا
 دیکھا تلو می کو تیر ہی منہ کی چون کا

شک گلگون گنجی بنی عاشق کی کج
 بر لبی لب لعل کجکجا جرس یارین
 نوک ترکان پر چرخ می جت جگر آشتا
 کملی کلمه کفر کاسو لی چرخ می پنی بلا
 پرتو نشان کج ستاری مانک خانو کجکشان
 پریزی ہی مثل کتان اپنا لباس کج
 لی جو انگرانی کھڑی ہو کر تو پیدا گیا
 ہر جگہ گنگ ناز ترکان استعد و لمین و سا
 مانکاجب بوسہ لب شیریں کج مارا تیرنا
 گل اگر خستار یابان ہیں تو غنچہ ہی ہن
 دور باش لب تہانی فی فی ٹرنی دی نگا
 کیوں دل لعل کجک دید کا ہو منتظر
 ہر جگہ کجکجا جرس یارین محبت دور ہو

رنگ می سی سرخ ساغر ہو گیا بلور کا
 ہم ہر گاہ دل کی نالوں پیدا ہی ہو کا
 دیکھ لین حق بین تماشا دار اور نصو کا
 تھا کینہ دار بازی کام تھا منصو کا
 عکس ہی خوشید تیری چہرہ پر نور کا
 چاندنی جلوہ ہی گویا اوس رخ پر نور کا
 گرد او کی چاند سی کھڑی کمال نور کا
 بنگیا ہی سینہ صد چاک گھر زبور کا
 شہد ہاتھ آیا جو کھایا بیشتر زبور کا
 یار کا سینہ قن میوہ ہی نخل طور کا
 ہو گیا د شوار موسیٰ کو نظارہ نور کا
 شام کی جانب گار تہا ہی جی فرود کا
 شربت دیدار در مان تہی ہی رنجور کا

جب کیا اوس خوشی نئی خند وند
یا چشم یارین دین دمان چشم
هی قصود لکو چشم مست ساقی کا دم
لی خبر جلدی کہ عرصہ تنگ ہی نفس
گھر کو تیری کمیون عاشق حبت لیا
تیری رخ کی آگئی ہی شہتہ گو کہ

برق سی چمکی ہوا ہر سمت تمام نور کا
آنسو وندین بیان اشہی باہر عالم کا
دیدہ پر خون ہی ساغر بادہ انور کا
دم لبون پر آ رہا ہی تب ہی بخور کا
روزن دیوار پر عالم ہی چشم حور کا
دھونی رضوان کوثر و تسنیم منہ حور کا

انت متنی شان حیدرین پیمبرنی کہا
ای سحر اس بات پر اجماع ہی جمہور کا

عالم ہی کشتہ ناوک ترکان یار کا
دل ہی مریض نرگس ہمایار کا
کشتہ ہون تیر غمزہ چشمان یار کا
آشفته سر ہون لب پریشان یار کا
چمکا جواشک عاشق دندان یار کا

ابر وین ہی اشہر شرف و الفقار کا
زیبا عصا ہی سرمہ ونبالہ دار کا
اک صید ہون وحشی مردم شکار کا
ہر داغ سینہ نافہ ہی مشک تار کا
منہ زرد ہو گئی لکھ آجہ بیکار کا

رخ پنهین ہی جلوہ خط مشکبار کا
 برت پہ ہو گد جو مری شہسوار کا
 عالم لکھون گچہ شبنم خسار کا
 مدہ چو منی مین بوسہ لیا زلف یار کا
 ہی قہر رخ پہ جلوہ خط مشکبار کا
 مانند گل بہار مین کھستی ہین خمر تن
 تیر مژہ کی زخمون جاری ہی جو خون
 کو چہ چمن ہی می داغ تن ہین گل
 سمجھو نہ گرد باد جو اوٹھتا ہی شبنم
 ز قمار کی خیال بنی موتی ہین گوی لال
 مجھ ناتوان کو کو چہ سی اپنی نہ دور کر
 اسی چرخ پایال حوادث نہ کر مجھے
 ہر یک کو عشق فی معدوم یہ کیا

مسکن ہی روم ہین سپہ زنگبار کا
 پہونچی دماغ عرش پہ میری غبار کا
 کاغذ پہ شک ہو جلوہ صبح بہار کا
 ہم کو حلب مین باج ملا زنگبار کا
 لشکر محیطا روم پہ ہی زنگبار کا
 پانی ہی تیری تیغ مین کیا آبشار کا
 سینہ ہمارا سنگ بنا آبشار کا
 عالم ہی آنسو تون مین ہی آبشار کا
 گزشتہ ہی غبار کسی بہت راز کا
 محتاج پای یار نہیں ہی مکار کا
 ہون خار تیری باغ ہمیشہ بہار کا
 پیسا ہوا ہون گردش چشم نگار کا
 ملتا نہیں نشان مری جسم نزار کا

کسی خانی ہاتھ چنی فاتحہ دھرا
 آیا ہی فاتحہ کو جو وہ طہنسل لارو
 کرتا ہی تیری لہٹ معنبر سی ہمسری
 رہتی ہی آنکھ شام سنی صبح سوئی
 وہ گل نہ تو سیر گلستان ہی جانگزا
 ہر شاخ گل ہی پاپ تو پتی زبان بار
 آتا ہی کوی حور میں موی قیہ پھر
 گل نقش پاسبی غنچہ قالین ہوئی تمام
 بن تیری سیر باغ عقوبت سی کم
 پانی میں طوفان لگائی شری نے
 انگر حباب شعلہ حوالہ تھے بجنور

ق

ق

یا قوت ناب سنگ بنا ہی مزار کا
 گلہ زری چپ پراغ ہمار ہی مزار کا
 کیونکر نہ منہ سیاہ ہو مشک تار کا
 اندری و فورتی نہ تھنسا رکا
 دندان مار داند ہے ہر اک انار کا
 غنچہ مری نگاہ میں چھا لا ہی مار کا
 کیونکر ہوا بہشت میں پھر دخل مار کا
 مقدم ترا قدم ہی نہیم بجا رکا
 ہر سر و پر گمان ہی مجھی نسل دار کا
 سایہ پڑا جو بحر پہ رنگ نگار کا
 تھا مچھلیوں کی آنکھ میں جلوہ شہر کا

مداح ہون جو حیدر صفدر کا امی سحر

ہی خامہ دوسرین اثر ذوالفقار کا

ہر اک گسیہ خواجہ دل ہی صاف و مصحف کا
 اثر تو دیکھنا سب کے فریب چشم جادو کا
 جہان ہی ست تیری کامل مشکین کے شہو کا
 خالق تک شو ہی سن لہ عنبر نیر کی بو کا
 کھڑی بال کھولی سر کی وہ تاش کا پر کا
 کشاکش مین غن عشق چشم و لب مین کہنی کیا
 ہوئی جب کہ مضمون سیر ہفت اقلیم کی
 سدا مرغ نگاہ مردم ان اچھسی دیکھے
 نہ نو کی طرح اوٹھتی ہی فوگلی مہربین تجہ
 تہ محراب برو چشم جان عین کہہ ہی
 ہوئی خوشبو گہر تک لہ عنبر نیر مین بسکر
 فرغ آفتاب رین پر نور دیکھو تو
 چو مین چین دیکھی اوس سرور عینا

قرہ خط خفی بیت جمہری سطر ابرو کا
 کہ سیر سامری غمزہ ہی اوس کا فری ابرو کا
 مناسب اگر جوڑی کو کہی نافہ آہو کا
 تری جوڑی کی آگی ہی چکارا نافہ ہو کا
 لٹین کجھری پریشان یا دھوان ہی شعلہ کا
 اسی عجاہر نازا اور اوسنی عوی ہی جا کا
 کہ رشک جامِ حرم ہی صاف کا سہنی نانو کا
 کبھی خالی نیا یا طارون سے دام گسیو کا
 ہلالی ہی لقب قاتل تہی شمشیر ابرو کا
 بعینہ سنگ سود خال ہی بڑکی پہلو کا
 بناہر گو شوارہ اسی سمنبر دستہ شہو کا
 بنا تار شعاع مہر ہر اک بال گسیو کا
 کہاں ہمسامنا لالہ تہی کاشین نج کا

لو کھا کر زلف قد سنبل اسی لچھا و سرتی
 نظر میں ہیں جو کان حسن کے سلاکت و نہا
 اسی جلی ہی و کون بعد رت یاد آیا
 تجھی کیا آئینہ کی ہی بھلا اسی جبین حاجت
 ترخی انہو کا بے لفت میں بس چھپ چھپا پنا
 تلوامہ مہراج حسن تو جی بخشا شرف ایسا
 سر ترکان ہی ہر دم خون کے قطری کشتی
 نہ دی تو خیال سر مکہ تہ ابرو بت بین
 ہر اک مصرعہ ہونچر و لکوا و تہر و نشتر
 تلو کی ہی کیا حاجت نہ بانا انانیت
 مہینا بھر اسی پر مہتاب گھٹائی

ملانی آنکھ نہ گس سی زبان غنیمہ پر حقو کا
 دوشان ابرو ترکان ہی بندہ جاتی تارنسو کا
 سحاب چشم سی کہد و نہ ٹوٹی تارنسو کا
 کہد و بصرت نہا ہر آئینہ ہی تیری انو کا
 دیکھنوں ہی می پر نہ نشین ہر قطرہ انو کا
 کہد نہ کارہ کامل بنگیا آپہ ترازو کا
 کھٹکتا ہی جگر میں نار جگر سر گلور کا
 قیامت ہی اگر مسکن ہوا کعبہ میں بند کا
 بندہ جی جس بیت میں مضمون ترکان انو کا
 سبق پڑھتی نہیں قلم ہی کوئی بضیہ میں کو کا
 کہ شاید ایک دن ہو شاہ تیری ابرو کا

نہ کی انجام پر آغاز الفت میں نظر مطلق

کیا دل ہاتھ سی آخر سحر زیہات میں چو کا

سجده گاه شیخ طاق سجد ابرو هوا
 چشم و خال عین سی جبهه هم پلوت هوا
 مشکسا اسد بجهای گل سنبل گیسو هوا
 ہی قیامت مصر جسته قامت کی شرح
 دیکل اک بوسه رض چشم کا کھیا جوت
 او چلا اوں اف شبکا کین طیرت الله شوق
 عین قت مین جو یار وئی تشنایا
 خطر گل سی کم نین خسار نگین کا ق
 هر جهر این بس ہی موشی اسینه مرا
 پهنسکیا دام محبت مین دل موشی شست
 او کھیا آغوش مئی حیرت جان جیکه ہا
 ہو گیا اہل صباحت کا چراغ عقل گل
 نور عارض فی بنایا کان کہ بالون کو چند

بر زمین ہندوی خال بایر کا ہندو هوا
 نافہ آہوی چین ہر سلقہ گیسو هوا
 گوشوارہ کان کا بسکر گل شہو هوا
 مطلع نور شید محشر مطلع ابرو هوا
 بطل اعجاز لب پنجش سی جادو هوا
 آہ شہار کا شب ہر جگہ ہو هوا
 بنگیا انگرہ جادو آنکھ سی آنسو هوا
 کان کا تپا بربک بر گل خوشبو هوا
 روزن دیوار رشک یدہ آہو هوا
 حلقہ گیسو کھنڈ گردن آہو هوا
 آہ ہمد اشک منوس دہم پلو هوا
 نیم مین شب جلوہ گر حیات پیکر تو هوا
 صبح کتا را گلی مین بایر کی جگہ ہو هوا

تا ز نظاره سیای من بسته همتی نفس
 کیون آن افزون حسن داند آن گری سخی
 بهر گشته پاکای قنادگی من دستگیر
 بیا اهو کل دل هوا آزاد عشق انجام کام
 جو سپاهی ہی کم نیت بی کسی گهتاهی شوق

رشته جان از زمین تیری مگر کامو هوا
 عین خوبی ہی اگر در نجف من مو هوا
 قوت بازو در دلداری کار بازو هوا
 جب سین آغاز ہو کر یار چارابر مو هوا
 ہی بجاد دل کو جو عشق کا کل وابر مو هوا

ای سحر شوق نجف من جب اگر این من زار
 جسم لا عنبر مو هوا در نجف آنسو هوا

عشق دہان تنگ صنم دل نشین هوا
 معان ہماری گھر جو وہ مہربین هوا
 آنکھوں کی نور بخش جو بروی حسین هوا
 پر تو فگن جو مہر جمال حسین هوا
 رونق فرا جو بام پہ وہ مہربین هوا
 مرقوم بکہ وصف قدنا زمین هوا

غما اس شایانہ میں غزلت گزین هوا
 صحن بکان ہین فلک چارمین هوا
 حلقہ سواد چشم کا مہربین هوا
 آئینہ کسب نور سی ماہ مبین هوا
 محو در چرخ جلوہ گاروخی مین هوا
 خامہ بزرگ شاخ تریا سیمین هوا

حیران جو روی روشن پرده نشین ہوا
 لکھتا ہوں خال و کتانی کی شرح حسن
 دنیا رہ لائیکا بیعانہ کو فلک
 سمجھا وہاں گور کو میں کام اڑو یا
 شیریں آبِ خضر سی تلخی نزع ہے
 ہو گا نہ کیوں نظارہ گلشن سی دل کو خوا
 بیٹھا کنار بحر تو دانتوں کی عکس سے
 کھجا جو اوسکی نگاہانی کا مینی و صف
 عشقِ قن فی کس کو حجابانی نہیں
 آج ایک شہر نشین کی عصمت میں جخل
 ناحق یہ طعن کر کہ میں امی اہر سفیہ
 آئینہ جمالِ حقیقت مجاہدی
 شیریں امی تہ ہن شہر سی سزین

مانند مدحاق میں محسوس ہوا
 دانای رمز عشق ہوا لکھتا چہن ہوا
 مائل جو خود فروشی پہ وہ مہین ہوا
 دل کو خیال زلف جو زیریں ہوا
 مہمان جو وہ سیح دم واپسین ہوا
 ہمراہ باغ میں جو نہ وہ مازنین ہوا
 ہر سنگریزہ غیرت و دشمن ہوا
 ہر صفحہ رشک برگ گل یا مین ہوا
 کس مبتلا می لاف کو سو نہین ہوا
 گدہ حجاب بام پہ زہر جبین ہوا
 عشق صنم سی کامل ایمان دین ہوا
 میں فیضِ قربت سی خد اکی ورن ہوا
 خال سیاہ لب گس انگبین ہوا

دیکھی وفاق و محبتانِ جهانِ دلا

کسکے عتابِ چشم کو غمِ شکازی

ابتو مرا سخن تجھے عینِ یقین ہوا

زاع کمان چرخِ ہی گشتِ لکھن

تسخیرِ شہرِ شہر بھی لازم ہی اسی سحر

ملکِ مینِ نظم تو زیرِ نگین ہوا

کیا گوئی گریبان کو تسارِ صبح صادق

طیبہ ذکر کیا بقراط و جالینوس کا

نکیون چاک گریا نہیں جو صبحِ صبح کا

خوش آئی خاکِ نظارہ یا حسین شقائق کا

اثرِ ترجمہ گاہِ گرمِ مین پایا صوغ کا

گمانِ گردِ سیاہ پر ہی نوحِ صبحِ صبح کا

نتیجہ یاس و کامی ہی یاسِ مینِ شقائق کا

جہانِ مین سر و ہو ہزارِ مہرِ مینِ شقائق کا

و کی لیلی سی مجھنِ مینِ پیری عذرا کا

گلابی اک بیاضِ نوحِ شیدِ باطوق کا

سیحانہ مین ممکن ہوا اور دِ عاشق کا

صبحِ مہرِ ش کا واعِ افستِ نوحِ شقائق کا

خطِ معارض کے سویدِ مینِ واعِ واع کا

جلایا مارِ و لا برِ ش نی جسطِ و بکھا

ہر اک دہِ بنا کو کفِ واعِ مہرِ عارض کا

پنیا بزرگِ عیش و بارِ حبتِ باغِ عالمین

زلیخا نامِ یوسف پھر مینِ کھی اگر کو

ہو شہدِ نازی شیرین کی جی فراد کا کھٹا

تصور میں ہر خیال خط تری کی کتابی کی
 سہ سہ نڈان میں ام شمس کل و زو
 ہر تہ کھانج دل پر ہی پاشی کے شک نشان
 انھی خرقہ رسا کو پس ز اہر پارہ پارہ ہو
 بہ بندگی ہی گنگلی بخوابی ویسی ہی ہی تیر
 نکالانا ممشو قان سالک و نئی فتر

ہو ہی حفظ نسخہ اندون کنز الدقائق کا
 و کھا کر ہی جی شکست و خیر عیاشی کا
 نمک خم جگر پر ہی سپید صبح صادق کا
 کہ اس پر دین قہن تو ہوئے کج حورق کا
 گل رنگس میں عالم ہی بعینہ چشم عاشق کا
 مٹایا نام میں اسی خون عشاق سابق کا

سحر سی ہم تخلص اس کا پہلی ہو یہ کیا چکے
 عیان ہی فرق روشن صبح کا ذاب صادق کا

جب بنی نقاب چاند سا رخسار ہو گیا
 جب ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہو گیا
 سن بایں جیسوہ رخسار ہو گیا
 جس کے صبح پہ نمودار ہو گیا
 وہ غنچہ لب جو کھل گیا ہو گیا

تار اہر ایک روزن دیوار ہو گیا
 ہر فاختہ کو سر و چین ار ہو گیا
 مطلع عنندل کا طبع انوار ہو گیا
 سر سبز اور حسن کا گلزار ہو گیا
 مجروح خار رشک لزار ہو گیا

ساقی بغیر بادہ کشتی خواب ہو گئی
 شب سکون پاکی خواب میں پیچھے رہی
 شیریں ہن کہ بھر میں ہی تلخ کام چلا
 کب پام ہوا ہمی بہت سبز رنگ بند
 وحشت میں آگئی جونج حوروش کی پائے
 اندری ہجوم حبیبان ترک حتم
 منتقار کبک ہین سر قرغان خنج نشان
 باران ہی جوش اشک گھٹا دو واہ گرم
 جوش بکاسی پروہ ہر اک میری آنکھ کا
 دو صورتیں شفا کی ہین ہو وصل یا وصل
 عین فی سس عشق میں این بسین تلخ کام
 گل کھانی سا جسم رپوس گل سی چھو
 اس قید خسی ای چھرائی تو چھوٹی دل

سنو کوس ہم سے خا پڑنما ہو گیا
 سویا چار بخت وہ بہت ناچ ہو گیا
 دل رفتہ رفتہ زیت ہی بڑا ہو گیا
 کافر اگرچہ عاشق بیت دار ہو گیا
 گلزار حسد وادی پر خار ہو گیا
 اب ہند رشک خلع و نور خار ہو گیا
 انگر ہر ایک بخت نال ار ہو گیا
 نالہ ہر ایک برق شراب ہو گیا
 بارش میں شک بر گھر بار ہو گیا
 ملک غم و غم کو صدمہ ہو گیا
 دل میرا بتوزیت سے رشتہ کا
 گلہ ستہ داغون میں خنجر ہو گیا
 زنجیر و طوق میں کھنجر کا ہر تار ہو گیا

خوش جنون میں سر کج چوکا ہی جا بجا
 سہ پہر پہچان نہ شے ابرونی چاک چاک
 میں خوش گاہ بارنگ رخ مرا
 از نس ملا ہی خاک میر عیاش کا لہو
 تاراج ملک دل کو جو یا قشون عشق
 بیار چشم یار کا اللہ ری زو ضعف
 ہنس کر سوال پل پر کی شب نہیں
 آغوش سی جو وہ بت گل و جدا ہوا
 صاحب جھوٹی وعدہ کیا خاک و پل
 جو ہر تھی سہ پہر تیرے عشق کس طرح
 رخصت ہار کی تاثیر کبھی لی
 سینہ میں گسست محبت فی دی لگا

اب لالہ زار و امن کسار ہو گیا
 شرکان کا تیر دل سی مری پار ہو گیا
 کاہیہ بے مثل کاو تن زار ہو گیا
 گلگون غبار کو چہ دلدار ہو گیا
 دم میں لوامی عقل نگو نسا ہو گیا
 اب آنکھ کھولنا مجھے دشوار ہو گیا
 انکار میں کتنا یہ امتدار ہو گیا
 بے رحمی کا رستم حلقہ زار ہو گیا
 یہ اتفاق تو ہمیں سو بار ہو گیا
 دل بہ تملای طرہ طرار ہو گیا
 رونا غبار خاطر دلدار ہو گیا
 اب شعلہ ریز دیدہ خونبار ہو گیا

تہہ سینہ بھی سحر جان میں کسی برق طوک

موسیٰ کی طرح طالب ویدار ہو گیا

دو دو جانو ز جہنم شب بھران ہی گشتا
 بھیکے بال و سنی چوڑی مجھ ہی کھلا
 ظلمت و سکی ہی جہانگیر آنکھوں میں
 شعلہ رو بہ تن ہی سب بات جلداتی ہی
 پانچ لاکھ فی بخشی ہی مہی کو نیت
 ہجر جانان میں سید پوش ہون اور تار ہون
 اوس سہیل مینیوش فی نقاب لٹی ہی
 کس سہیست کا دیکھا مہی آلودہ ہون
 سلک نہان کا ترعی مہی برق تابا
 برق نگشت تحیر ہی حضور زندان
 چشم گرین ہی سحاب آنکھ کئی وری گاہ
 کسکے بالون کا پڑا عکس جو بے نکست

برق سان جابی تقاطع شہر مہی گشتا
 تازہ تر ہی تپاشا کہ دُشمن مہی گشتا
 کمتر از مرد مکتبہ پید گریان ہی گشتا
 ہی شر برق طپان و دیشان ہی گشتا
 شفق شام ہی کیا دست گریان ہی گشتا
 بجلی ہی آد مری گوشہ دلمان ہی گشتا
 کیا عجب شوش گر کا جو طوفان ہی گشتا
 غرق بحر عرق شرم ہی گریان ہی گشتا
 مہر شہر گیسو چھو چھو چھو ہی گشتا
 روبرو رقص ہم اشک مہی گشتا
 مژدہ اشک فغان مہی گشتا
 آج دکھ مہی گشتا چپان ہی گشتا

وزیر لاف او کی گزین ہی سبکی کی چپ
 سخن کا سہ کف مبدہ گریبان کے حصو
 فیض جاری ہی زمانہ میں مستون کا
 خندہ برق ہی نظر وین میں صبح و
 لب جاش صنم پرین میں سی کی ہر
 تاک کی نشو و نما کی تجھی ہتی ہی تاک
 تو فی بخشی شب بقت کی سیاہی کو

برق بیتاب ہر زان ہی گزیران ہی گھٹا
 اور وریوزہ گرچہ شرکان ہی گھٹا
 چمن آرای جہان رشک مباران ہی گھٹا
 کلفت الگین صفت شام غریبان ہی گھٹا
 آب حیوان کو چھپائی تہ دامان ہی گھٹا
 گردن بادہ کشان پتر احسان ہی گھٹا
 رشک ظلمات مرا کلبہ اخزان ہی گھٹا

سحر اکثر ہی سیکارون کی ہمت عالی
 سبز ہی کشت جہان منبع احسان ہی گھٹا

مستقل شہر شرق چھریا اولٹا
 چشم در خسار صنم رہن ایمان جو ہو
 جان جان جلیہ میں چھریا تم اٹھکی علی
 سو گیا صحن چمن میں جو وہ سر گلو

صبح او س ماہ فی منہ سی جو دوٹا اولٹا
 دیر کعبہ ہوا زاہر فی مصلّا اولٹا
 دل ہوا سینہ میں بیتاب کلیجا اولٹا
 گل سیم سحری فی یہ کھلایا اولٹا

تر و ہر گل ہو از گس کی ہونی آنکھ سنیہ

اچھا ہوتا نہیں جاتری آنکھوں کا

الفت پر نشین ہی جو چھپانی ^{منظور}

الفت قیس میں کچھ جذب کا تہو جو اثر

میکشی فرقت ساقی میں ہونی مجھ پر

سیدھی باتوں کا جویر ہا میں تہی خوا

بخت برگشتہ فی اک طرفہ اثر دکھایا

اکیسا پشت و شکم او سکا ہی شفا ^{لطیف}

غیر کرتی ہر خطا ہوتی ہو اپنوں سے خفا

راہ گھر کی مری کتر کی نکل جاتی ہیں

آپ بی مہر مہ ماہ مگر مجھ سے مدام

جس طرف لگتی ابرو ہونی اک خلق شہید

کیون نہواں مول کوئی ز فام شوق

پھول سی منہ سے جو شبنم کا وہ چٹا اولٹا

یہ وہ جادو ہی کسی سے نہیں جاتا اولٹا

آکی لب تک مری پھر تانہ ہی لانا اولٹا

نا تو لیلی کا سو خج پھر آتا اولٹا

شیشہ سا غریب پڑا دیسی سیدھا اولٹا

کچھ یاد ہی ہی دستور تھا را اولٹا

گھر تک جا کی مری یا پھر آیا اولٹا

ورنہ صاف آئینہ دیکھا نہیں سیدھا اولٹا

یہ کالہی نیا آپ نے غصا اولٹا

پھر کھلتی ہیں لکڑی ^{پہچان} پہچان

ہو فانی کا لکھتا ہی مچکا اولٹا

یہ مجھ کاٹ میری ^{پہچان} پہچان سیدھا اولٹا

زر کو دیکھو تو نظر آتا ہی زر کا اولٹا

شاعری کا نہیں دعویٰ ہے محکم گوین
نظم کر لیتا ہی مضمون کو فی سیدھا لیا

کیا تذکرہ دوا کا دیکھا اثر دعا کا
دل ہی شہید ابرو ہتی ہر آن آنسو
نہ آکر ابرو و لہلہ سطر گیسو
سینہ پہ داغ غم کی جرتان میں چھپ
ہی دخت ز کوستی جنت استغیث
زیبا ہی ماہ پیکر تاری ہون جاگتی ہر
سر سبز غنچہ یار و کیا پیش سیہو
بلکشت ہر سطر گیسو بویہن بیت
کبر و غرور عابد ہی بی ثبات و زائد
زاہد نہ بول چہ پیکر انہیں جب ارا
قیامت ہی ہجہ قیامت خوشید خضر صورت

غم ہجر دلیر کا پیغام ہی قضا کا
کیا دیکھا خون بہا تو اس لعل بی بہا کا
مقصد ہی گردن و لہلہ سطر گیسو کا
منہ نہیں جنم کی جہان ہی اکا
پتہ ہی کہنے باقی ہون چنگ کا
بنو انین آپ یور خورشید کی ظلم کا
اک مشت پیرا کو دعویٰ ہی کہیا کا
ایمان ہی مصحف و اوس مارید لقا کا
زہد و ریای زاہد ہی نقش لوریا کا
بت کو کیا جو سجدہ مجرم نہیں غدا کا
نقد ہی پیش خدمت نہ شہر اکا

دل اف سی لگانا کالی کا ہر کھانا
 یا قوت لعل خندان سدا گہرین بند
 شرب لعل تارنی نشان ابرو دلال خندان
 دیکھا جو آنکھ بھر کی چسلی قدم نظر کے
 شمشاد قد ہی رخ گل لب غنچہ زلف سنبل
 زیبا ہی بدرسیما گریاہ نو بو کنٹھا
 غنبری سارا بدبو او مشک خندان آہو
 حیرت سی شناہون تصویر نگیا ہوں
 دل مین ہی تو سایا آنکھوں مین تیرا جلو

ہی موت کا بہانا اور سامنا بلا کا
 پنجہ ہی شک مرجان محتاج کیا خانا کا
 آمینہ ماہ تابان رخسار پڑیا کا
 چہرہ سپیمبر کی کیا جوش ہی غا کا
 پروین ہی بی تامل ستہ تری قبا کا
 ہی غیرت ثریا دستہ تری قبا کا
 گر لانی بوی گیسو حسان ہی صبا کا
 مقتول بی صدا ہوں کس چشم تیرا سا کا
 القدرت نی کیسا گھیرا ہی گھر خدا کا

ہونٹوں پہ دم ہی میرا ہمنسا نہیں چنیا

ایجان سحر ہی مرا یہ وقت ہی دعا کا

کشتہ ہی عالم کمان ابرو کی تیرا زکا
 شہر بلا جہل ہی پر خدنگ ناوکا

چرخ تک شہر ہر چہ تی کی تیرا انداز کا
 مرغ جان ہی صید میرے ترک تیرا انداز کا

بدی نقش پاوس مهر چرخ ناز کا
 وصل بھی جانسو نہ ہی اوس شمعِ زہم کا
 کب ہی یہ ہنگام امی بخت سیما کا
 کنسی کی سیرچن جواڑ گئی ہل کی
 قتل کرتا ہی نگہ سی یار زندہ بات
 دفع بیاری آنکھوں کی ہونی بہت
 سچ فرقت سی ضعیف از بسکہ ہی پنا
 چھڑتی تارِ گرجاں ہی مضربِ انا
 خون عاشق گردن عاشق پہ ہی شمع
 یا مالِ قصہ جان ہون شہید باز ہون
 نامہ بر پھونچای کیا نامہ مراجعہ تک
 بازہ دون مال کو تو لہن اگر کہتو شوق
 جی کو کاہش ہی تن لا غری ہی پناہ کا

چاندنی ہی نام ہی اک فرشتہ پناہ کا
 روکش پروانہ ہی دل عاشق جانبا کا
 دم لبون پر آ رہا ہی عاشق جانبا کا
 برگ گلبن پر گمان ہی شہر شہباز کا
 ہی کبھی جادو کا دعویٰ اور بھی عجا کا
 عیسیٰ کب عبت عوی ہی کون عجا کا
 طبع ہونا سازا گری نام کوئی ساز کا
 ران کھا دیتا ہی کھٹکایا کی آواز کا
 خونہا واجب نہیں پروانہ جانبا کا
 دجلہ ہون شمع کی شعلہ آواز کا
 سخت برگشتہ ہی شمع عاشق جانبا کا
 قطع ہو بازو سی شتہ قوت پرواز کا
 دل پہ جادو چل گیا کس ختم ہون کا

ہی بان تنگ غنچہ لفت بل چہ کل
شعبہ پروانہ ورت ساز ہی شخیا
مصرعہ حبشہ قد فرد ہی کیا اوس کا
پیتا چلتا ہی ل ہر کام پریر قسم
نقش پای یاری سیاری تعویذ مزا
کچھ بھی ہوتا شیر اگر اسی دودہ دو در
دل عشق تار زلف سی ہی شستہ بر پامع
ولین سپتہ ہین تیر ناز کی پر گرین
چکلیون پر ہی وراتی فندق شستیا
تم تباقی ہو ہوا جستہ ہی لفت نگار
چکلیان لیتی ہین لکین نیمہ نقش ونگا
حق سبحانہ تجھی کہی پری یا حورین
ابو قاتل کشیدہ ہر کین سیدہ چشم ناز

ناز بوسہ ہی اوس سر پر اپنا زکا
پروہ دل نگیا ہی پروہ بخت باز کا
سایا اک مودن ہی طلع میری سر واز کا
حشر کرتا ہی بیا عالم حسرت نام کا
پامیال ناز ہون قسا کی انداز کا
کروی منہ کا لاکھ تفرقہ انداز کا
طاثر پاند کو یا را نہیں پرواز کا
منع جان کو ان پروں تھک پرواز کا
پیتا ہی دل کبھی عالم حسرت نام کا
طاثر نگ خواہون دخل کیا پرواز کا
جامہ چین فی حن یا جوڑائی پرواز کا
آدمی دیکھا نہیں لیجان اس انداز کا
کچھ مقرر ہی کر شمتہ غمہ غمت ار کا

دشتِ حُشت میں جس قدر موز کا چنا
عشقِ ابرو خوش گلو میں فی ہونی نامی گلو
خطِ کالایار فی سہ پہر کشتِ حسن ہے
مصرعہ قد تھا قیامت بیتِ ابرو درو تھی
تیری یوانی کا اڑ کوں نہیں شکل سراغ
کیونچون سخنِ لبِ نسیمِ گرم
پردہ الفت بدین کی تا ہی تم عشاق

بید مجنون پر گمان ہوتا ہی ہے زبان کا
کان کا پردہ ہر اک پردہ ہی گویا ساز کا
زہری عشاق کو انجام اس آغاز کا
حاشیہ خط فی لکھا تازہ کتابِ ناز کا
راہِ میری سلسلہ زنجیر کی آواز کا
مرغِ آتشخوار ہون میں شعلہ آواز کا
ای میلِ نادان عبتِ عمومی لہی سے

بنکے پر دانہ فدا اوس شمع و پر ہو گیا
حوصلہ دیکھا سحر تیری دلِ جانِ باز کا

عشقِ ابرو میں ہی دل زخمی شمشیر جدا
قتل کرتا ہی کوئی اور کوئی تشریف جدا
سکری تن سے بہت سی بت بی پیر جدا
سببِ نیت ہی نظارہ حسنِ جاس

یادِ مگر کان میں جگر ہی دہن تیر جدا
جرمِ الفت کی نہا نہ سی ہی تغذیہ جدا
قاتلِ اب ہاتھ سی کو قبضہ شمشیر جدا
آنکھوں سے ہوتی ہی کب یار کی تصویر جدا

کالیان ہی کی جی و نو کو جلا دیتا
 تیری پیار واپسی کی گردن کو فکر
 کاسے مہرین ہی شربت نیار بھرا
 سائمی شمع سخن خط میں ہی لکھا سونا
 سنگ پر تیری گڑا ہی یہاں تک تھا
 تیری یوانی فی زندانی مجانی ہی
 طوق العین میں لاتی ہیں گان ننگار
 وصل کی فکر میں سحر ہی او منظر
 طوق منت نہیں گردن سی بڑھایا او
 شدت ضعف فی اسد رجب چھوٹا
 تیری ناوکا ہی شتاق جرات لیا
 ہجر و پیش ہی وصال جان سی واک
 بسمل از دم ترع ہی شتاق جلال

ق

ہی سیماسی لب یار کی تقریر جدا
 ہر سخن چش نظر رہتی ہی تدبیر جدا
 کاغذ سخن شفق میں ہی طباشیر جدا
 سب سے تقریر جدا سب ہی تحریر جدا
 کہ ہوا لوح حسین ہی خط تقدیر جدا
 شہری غل کا جدا مالہ زنجیر جدا
 گرچہ زہ کی بھی ہوتی نہیں یہ تیر جدا
 اپنی تدبیر ہی خواہش تقدیر جدا
 اپنی گردن سی ہو کیا طوق گلوگیر جدا
 طوق گردن سی نہیں حلقہ زنجیر جدا
 حلق ہی شہ آب دہم شیر جدا
 جسم سی روح کو اب کرتی ہی تقدیر جدا
 اکیدم اور نہ تو ادم تکبیر جدا

مطمان خون خدا بکجوبنین طفل مزاج

زخم دلپری هر روز نمک پاشی می چوب

آفتاب است که سبب خیا کرتی

کردی یار جوان ای فلک سپهر جدا

مشک افشان بی جدائی کی شب تیر جدا

مهر سی چهره روشن کی بی تنویر جدا

آرزوی که زمین لازم و ملزوم مدام

نه سحر سی هوا گهی کجی تنویر جدا

بیاد

که حکم دیکانیم هجر یار سونی کا

طلائی پر تو رخ سی ہی رنگ لفت سی

یہ رنگ فیض ہی عکس کفت نگارین سے

خزان کو خزان سی باغ حسن میں ایڑ

خیال ہر تاشی تاید وہ خواب میں آجی

پلنگ محکوم پلنگ درندہ بنجانے

ز بس میں کشتہ رنگ طلائی جانان

بتہا کی تونی بنایا ہی چشمہ خورشید

عبث خیال ہی امی چشم زار سونی کا

ہر ایک بال ہی گویا کہ تار سونی کا

کہ خاک زیر قدم ہی غبار سونی کا

شتاب کان سی پتا اوار سونی کا

یہ ہی سبب میسل منہار سونی کا

جو ہو خیال شب ہجر یار سونی کا

اوٹھیکا خاک سی میری غبار سونی کا

ہی آب حوض کہ پانی ہی یار سونی کا

نہ لیٹو سر نہ کی لو اب میں چھیر نہ کیا
 عزیز و جاں لو جب کہ میں کھانچتے
 گلیمیں واکے نہیں تو منہ پہ منہ کدی
 میں جاگتا ہوں بجلائی کوئی مروت
 بنا لین اہل امارت عمارت زرد و سیم
 یہ تیر ہی چنپی رنگت فی شرمسار کیا
 کران دپٹی کی تیر ہی ام رہتی ہی یا
 کہو نہ تم کہ نہیں سچو ہم بھی شب تجہ

نکالو مجھ سے دل ہی غبار سوئی کا
 کیا باہر شہر نہ ٹوٹے گا تا سوئی کا
 منہ بہوت شبت ساتھ یا سوئی کا
 ارادہ کرتی ہو تم بار بار سوئی کا
 مگر بنے گا نہ ہرگز خوار سوئی کا
 کو منہ خفیہ ہوا ایک بار سوئی کا
 ہمارے ل میں کھٹکتا ہی خوار سوئی کا
 بھرا ہی کھو نہیں اتنا خوار سوئی کا

دیندا نیکی تاج امی سحر شب ہجر
 خیال شام سی کیچے ہزار سوئی کا

دیکھنا قسمت میں اپنی شبت خوش نکال
 مائل صید فگنی جب بت سفاک تھا
 ہجر میں لکو قرار امی احت جان خاک تھا

وقت خست نہ کھلیا تو جھگڑا پاک تھا
 منع جان عشق بازان بستہ فراق تھا
 جوش وقت تھا گریبان باد میں خاک تھا

پرده عینا سی با بهر آفتی ہی مین لی اوترا
 سخت سموم الفت تھی منظور آکيو
 یو ایا کی جب سہ سی تھی ہکنار
 کس آتش کس کی حل کلی تہو تھا بکاب
 کیا نکات ہی آئی رات کجہری ہی منید
 کپری چاڑی کچکار و مل نہر کو بیجا
 کیون برید سہ کی مرقد مین سری کھ
 ہجیر حسن سی پانی ہوا خون جگر

ق

دخت زہر پر بسکہ مدت ہی گاتی اکر تھا
 ورنہ عیسی تھی مہ لبخال سیہ پاک تھا
 و لکو کچھ ہرگز نہ خوف گردش افلاک تھا
 ساقیا بن تیری لطف نیکسار غی ک تھا
 گرچہ ہم کی وہ گل پہنی ہوی شاک تھا
 مین کتان کی شکو کیا پہنی ہو شاک تھا
 تاکہ بعد از فنا بھی مین سو تی پاک تھا
 جوش طوفان امر نہریدہ مناک تھا

کیون سحر کھی نہ باغ خلد مین صبح بہا
 جیتی جی وہ جان شلہ صاحب لاک تھا

باہم کعبہ سی مین سمجھا کہ مسیحا اوترا
 دوش سی با جو منزل پین پہونچا اوترا
 مثل شمع سحری پد رکا چہر اوترا

اپنی کوٹھی سی چوہہ دلبر رننا اوترا
 تن ہی سر یار کی کوچی مین ہارا اوترا
 شب کو مخرج جان سے نقاب کھی جب

آج کسی رخ پر نویسی اولیٰ ہی نقاب
 رخ پر اوس شکم کی جو پری صبح گھا
 واہ ری جوشن اکلت کہ دم منت لب
 تن لاغر کومری چاہی باریک کھن
 چشمہ حسن پر ای یار نہیں خط سپا
 کہنیوں سے تری کٹواؤ گھا اٹھائی نقا
 حیرت حسن پری سی پری لکھو حق
 رگہنی غصہ سے ہم نقش قدم کی صورت
 خون کوچی مین سی ایکٹ مانہ کا ہوا
 گو بہت عشق ز سجدان کنوین جھنگا
 سر کمان سی تو بیڑا ہوا عاشق کا پا
 ہجر ساتی مین ہوئی بادہ کشی خواہی غیا
 کیا نراکت ہی جو پنی بھی پھونکے ہا

ماہ کا منہ منہ آتا ہی جواو ترا و ترا
 تن خورشید سی تاشام نہ لرزا و ترا
 بوجہ سی شانہ کی اوس کا شانہ اوترا
 مجھ دینی ڈال کوئی ہو جو دریا اوترا
 لشکر زنگ ہی اگر لب دریا اوترا
 نہ قلم سی تری و من کا جو نقش اوترا
 بیجا بی مین بدن سی جو دوپٹا اوترا
 قافلہ منزل مقصود کو پہونچا اوترا
 سحر جوڑا نہ ترا سی گل عنا اوترا
 سہری لکین تری چاہ کا سودا اوترا
 تیغ کی گھاٹ سی میں عشق کا دیا اوترا
 طاق پر سی کمی جام نہ شہشا اوترا
 کھائی سوبل کمر پانی شانا اوترا

آج بالظہر آتا نہیں مگر کب کے کرو

نفل کی جالب شیریں کا مجھی بوسہ

ظہر غنائی اور استہارہ طاعت کوئی

مھر و شکرانہ سی شاید تری بالا اور

ساقیا منہ کا مزا ہی مری اور اور

کبک سی کتبہ ی رقتار کا چھاپا اور

سیک بھینک پھینک پیری فی سحر می شیر

شب بوسہ ہو گئی تب نشہ ہمارا اور

تجھ ہی نہ اور ہم ہی کبھی بیویا سنا

شرح عتاب یار نہ تو قاصد سنا

کہتی ہو تجھ سا آدمی کھانا نہ تھا سنا

تعریف ہر خشک لب نہ اہل سنا

سو دہی اک کریم سی باز احشرین

ہی جان بلب مریض تمنای گفتگو

جہان ہون سوئی ادنیٰ بہت بجالا اور

پلیا سوال بوسہ لب پر جواب تلخ

تعریف غیر کی سنی اپنا کلام سنا

بیجا ہجر کو نہ پیام قضا سنا

کیا تمنی میرے حال کو کچھ ہی کیا سنا

رکھتا ہی بوری کی شرابوریا سنا

واعظانہ ہکو قصہ روز جزا سنا

دو باتیں جا کی اسی بت نا آشنا سنا

اہل وطن معاف ہو میرا کہا سنا

کیا میں نے بد زبان کہا تو فی کیا سنا

غیرت سی ڈر گیارخ لعل مر جانک
 سنتے ہو سب جہان کے قصہ کہانیا
 جی رسم تھا مگر نہ با ضبط یار کو
 مین فی کہا جو قصہ در شوق فراق
 رکھی ہر عورت سگ جانان کیوا
 کہنی لگا مین جال دل زار تو کھسا
 تمہی سبب جو باتیں سناتی ہو باز
 انصاف کر کرو تو یہ کچھ ظلم کم نہیں

تیری لبون کا وصف جو امی نہ لکھنا
 لیکن درد دل کامری جبرائیل
 رونی لگا جو حال مری موت کا
 بولی کہ یہ فلسفہ تو ہی بلا ہر سنا
 کھانا نہ پڑیوں کو مری ہی ہر سنا
 سر پھر گیا خموش ہو بس بس سنا
 کچھ میری بھی بان سبب بھلا سنا
 کرتی ہو باتیں غیر سی مجھ کو سنا

اتنی نہیں مجال سحر کی جو دی جو
 بان بان حضور اکبر فی جو کچھ کھانا

باغ مین جام بکف ہر گل خندان آیا
 وہ سہی قد جو پی سیر گلستان آیا
 جانفزا لالہ لب پر خطا ریحان آیا

شرہ امی بادہ کشان موسم باران آیا
 غل ہوا قمر یون مین سر و خرامان آیا
 خضر فرحان طرف چشمہ حیوان آیا

ایک حالت پہ نظر بحر و بیابان آیا
 شام کو جب مری گھر وہ تباہان آیا
 قصد بدش بہ جو ہی ایر بہاران آیا
 ہوگا اکگلشن خو بنی نیاز گاہ آیا
 انتظار خط قاتل مین یہ محویت ہے
 سنگدل اہی پاپوش جنوں اشت
 دردمند و کج تاسف تری مقتول ہے
 دماغ چھپک کی نہیں صحیف عارض ہے
 ہی دم جان شکنی وعدہ خلافی تاکہی
 قطع کر ڈال کہیں شیشہ آمیزہ صلا
 اک جہان لکی چلا نقد دل جان غنہ
 ناخدا ترست بت سنگدل ترسانی
 یکسی پر مری سب اپنی پرانی آرو

ق

اس برس لبر لہی حبیب مین طوفان آیا
 صبح کا صاف نظر چاک گریان آیا
 نہیں دیکھا ہی مری شک کا طوفان آیا
 سر و قد کی گل رخ پر خطریان آیا
 تیر آیا تو کہا قاصد جانان آیا
 آیا جو طفل بھری سنگ سی امان آیا
 زخم پیکان سی ہی انگشت بندان آیا
 ختم آیت کی نشانی ہی نمایان آیا
 دم لبون پر مرا اسی دوران آیا
 تنگ جینی سی ترغماش ہجران آیا
 خود فروشی پہ جو وہ یوسف نران آیا
 رحم عاشق پہ نہ بجو کسی عنوان آیا
 ہاتھ ملتا ہوا ہر گہر و سلمان آیا

دفع خورشید قیامت ہی قلعہ نامانی صوم	عشق ہمراہ لیمی حشر کا سامان آیا
تیر باران ہی مٹی تہہ تہہ پر بارش	ہلو کیا کام اگر موسم باران آیا
ہی یہ تقریر ویا سحر ہی یا ہی عجز	جو گیا ہو کی ترابندہ احسان آیا

رتبہ حیدر کرار کی منکر ہین جو لوگ

اسی سحر کیا وہ نہیں قائل قرآن آیا

ہجر کی شب لگ کر آتش فشان ہو جا گیا	تاری نگاری تو مجھ آسمان ہو جا گیا
برق دش کن جو پردہ سی عیان ہو جا گیا	مصر و امان قیامت میں نہان ہو جا گیا
طوطی خط کا لب و رخ جب کان ہو جا گیا	خطہ مصر و حلب ہندوستان ہو جا گیا
وصف ابر و جب اوقت بیان ہو جا گیا	آتشکار جو ہر تنغ زبان ہو جا گیا
وار و دشمن جو وہ سر و چان ہو جا گیا	سر و شل سایہ سبزی میں نہان ہو جا گیا
وہ سمندر باغ میں ہو گا اگر گرم ادا	سر و بازار بہار بوستان ہو جا گیا
شرم سی پیر و ہو کر غنچی ہو جائی گل	رنگ بو کی طرح نظر و سحر نہان ہو جا گیا
ہمسری اگر قریب ہو اوس کو ہی خیال	خنجر قائل سلامت امتحان ہو جا گیا

اشک آہ نشین کھلانگی جوش اثر
 نالہ پونچائی گلا سحر زندگی سی جلدیا
 چشم طوفان اوج کھلانگی اوج جوش
 دہم دم آنکھوں میں اک جوش طوفان
 جب بکروجی ہوئی حاصل ملی معراج
 مثل برگ کاہہ محکوم ہر خطا موج ہوا
 خود فروشی پری پائل سیف ہر غنچہ

گل نشین ہو جائیگی خاک آسمان ہو جائیگا
 کشتی عمر روان کو بادبان ہو جائیگا
 موج پر غلطان جاب آسمان ہو جائیگا
 جسطرح رخ پھر گما دیاروان ہو جائیگا
 غم نہیں کاہیدہ جسم ناتوان ہو جائیگا
 بھر اوج بام جانان نردبان ہو جائیگا
 نرخی کالای محبت اب گران ہو جائیگا

ابتدائی اور سحر مشہور ہی جادو طراز
 رفتہ رفتہ شاعر معجز بیان ہو جائیگا

داخل اپنی نظم میں نہیں مگھن جسود کا
 دیکھو شکوفہ سبزہ خط کی نمود کا
 موسم ہی وی یار پہ خط کی نمود کا
 کفر انحراف ہی نسیم ابروی یاد

شیطان کو چرخ پر نہیں بارِ صعود کا
 طرہ ہی گرد شعلہ کی بالہ ہی دود کا
 نیزنگ ہی دورنگی چرخ کبود کا
 بندہ مقرر ہی کعبہ کی جانب سجد کا

کاوس کی طیرسی وہ گرتا نہیں کی بھل
غزہ عبت ہی ہستی ناپایدار پر
اعلیٰ کو نفع دست فرومایہ نہیں
طینت جو پاک ہو تو نہیں عیب جو با
سودا ہی لاف سرسبز جب ہی ترم
ساتی دامن شیشہ رمی کی ہی پیروی
کاہل بنا ہی دیدہ حوران حسد کا
تیری رخ صبیح پہ خط بسو گزین
عالی ہم کو منفعت ایسی نہیں پسند
رخ سی نہیں بٹاتا ہی لفون کو شمر
کردی اشارہ ناخر ابروسی غنچہ لب

کرتا ہی جو فلک پہ ارادہ صعود کا
آخر مال ایک ہی نابود و بود کا
پونجی کب آفتاب کو پانی ہنود کا
مریم پہ فقرانہ چسلا کچھ ہیود کا
عاشق کو کیا خیال یاں ویرود کا
مستی مین مشغلہ ہی کوع و سجود کا
رتبہ تو دیکھنا مری آہون کی دود کا
مسکن ہوا فرنگ حش کی جہود کا
نقصان غیر ہو جو سب اپنی سود کا
شعلہ سی قطع سلسلہ ہوتا ہی جود کا
ہوہو بامی طور عقدہ دل کی کشود کا

دشمن اگر جہان ہو تو کب ہی سحر لوبا

کافی فقط ہی فضل خدای دود کا

ہر سہرہ کنگان ہو ترا ہونہیں سکتا
 چاہو جسی مارو جسی جی چاہی جلاؤ
 ہر جان کی طرح لال بھوکا ہوتی ہی با
 سیرت بھی بڑا حسن ہی صوت فی کو
 کتب زبان دست کی آتی ہی سکتا
 نیکی مین ملک ہی تو بدی مین ہی پیا
 رخ طائر دل کا طرف کوی صنم ہی
 دل غشق خط بن بنیافسردہ ہی انھیں
 تدبیر سی رد ہونہ سکی کلفت تقدیر
 ہرین عاشق و معشوق جہم لاہور مارو
 آجی جی خوش تر تاشنہ دیدا
 ناخوش لعل ہن باریسی انھیں
 کمر ہاتھ لگانی نہیں مٹی ہو میر جان

ہم پہلو خوشید سنا ہونہیں سکتا
 کیا تم سی بتو نام خدا ہونہیں سکتا
 سر سبز کبھی رنگ خدا ہونہیں سکتا
 تصویر سی ہونا زاد ہونہیں سکتا
 ہم سی کبھی دشمن کا گلا ہونہیں سکتا
 کیا حضرت انسان سی بھلا ہونہیں سکتا
 کعبہ سی پھری قبلہ نا ہونہیں سکتا
 یہ مزرع پتر مردہ ہر ہونہیں سکتا
 جیکہ سپر تیغ قضا ہونہیں سکتا
 جو ہر یہ عرض سی ہو جدا ہونہیں سکتا
 دیکھی طرف آب بقا ہونہیں سکتا
 سر سبز تر آب بقا ہونہیں سکتا
 کیا دور سی بوسہ بھی عطا ہونہیں سکتا

بچتا نہیں تیرا کاجستی قاتل کی نگہ فی
 وہ دشمن جانی ہی محبت کا برابر ہو
 جنجال ہوا دام تری لف کا صیاد
 دل غنچت تصویر بنا عشق و بہن
 لب بند متی ہیں اندری سو کی علامت
 کیا انس ہی مجھ کو مرض عشق تیاں سے
 کیا نام کیا عشق کا بدنام زحینا
 گو بزم می و لطف شب ہی ساقی

یہ تیرا نشانہ سی خطا ہو نہیں سکتا
 ظاہر مریں بھی میں اس خطا ہو نہیں سکتا
 ایسا ہی پھنسا دل کہ رہا ہو نہیں سکتا
 یہ عقدہ لاجل کبھی وا ہو نہیں سکتا
 ہونٹوں سی مرا ہونٹ جدا ہو نہیں سکتا
 خالق سی طلبگار شفا ہو نہیں سکتا
 محبوب سزاوار جفا ہو نہیں سکتا
 پرہیز گزک بوسہ مرا ہو نہیں سکتا

اپنا یہ عقیدہ ہی سحر غیب رہا ہے
 بندہ کا کوئی عقدہ کشا ہو نہیں سکتا

دل شوق شعلا رخسار دلبر اوڑ گیا
 جب ہو اسی پردہ رخسار دلبر اوڑ گیا
 سینہ میں ٹھہرا سو آتش فرقت سی دل

شمع پر ہوئی کو پر دانہ جھڑا اوڑ گیا
 شرم سی رنگ رخ خورشید انور اوڑ گیا
 قطرہ سیاب تھا بیتاب ہو کر اوڑ گیا

طبع عالم میں محرم ہی کجی مانند تیغ
 میری خون گرم شیخ عبد بنی حبیب تیغ
 شیریں خون فی طائر رنگ کو پر پو
 تاجر کا شن پی گلگشت کیا جب گل
 جب لکھا بیتابی نل کو تو فرط شوق
 جستجوی محروم شیری کہ میری خاک کا
 رنگ رخ کو پر ملی ہوا پس پری کی ہر
 در ملک آئینہ وہ آئینہ رو پر وہ نشین
 آنکھیں بتا صبح جب ترک تیر فلک اٹھا
 سہم سہی تیر شہ کی سرسبز پہن فلک
 دلی رنج و غم کی کہ مجھ ہی گام
 ہونین وہ عشق مجسم تو پہلو سی اٹھا
 ای پری و کجی جو تیری یاد پاک کی جست خنجر

رہت بازی کا گردن سی جو ہر
 صورت اسپند ہر جوہر چمک کر اڑ گیا
 منع بریان جابی حیرت کہ کیونکر اڑ گیا
 طائر رنگ خرابس کی ششدر اڑ گیا
 خود بخود نامہ مرا بنکر کہو ترا اڑ گیا
 ذرہ ذرہ کر یک شتاب بنکر اڑ گیا
 جب کچھ دل چھدم منہ سخی فرا اڑ گیا
 شہرہ چرس ملحت اکا گھر گھر اڑ گیا
 فسر طائر ہو کی بیتاب آسمان پر اڑ گیا
 بال و پر خط شعاعی سی اگا کر اڑ گیا
 کیا بیش کا خنجر قاتل سی جو ہر اڑ گیا
 جان کا آرام امی حسن مصور اڑ گیا
 چڑھ گیا دم سہی ہوش و بصیرت اڑ گیا

دیکھ کر کوچہ میں مجھ کو ناز سی اوسنی کہا
 قید الفت میں بن مثل طائر شستہ پیا
 تھا ہوا می شعلہ رخسار میں گرم شپا
 جلوہ رنگ صبح مہر و شمس کیا جوتا
 شب جوا بر موی مشکین مہر غرض ہٹا

کیون پڑا رہتا ہی تو یان کیا ترا گراؤ گیا
 گر پڑا فورا او لچک دے و قدم گراؤ گیا
 آہ کی ہمارا دل مانندہ گراؤ گیا
 چہرہ سی نور مرقا فربس گراؤ گیا
 غنبر سارای شب کا فربس گراؤ گیا

نا تو انی فی یہ کا امید کیا محکوسہ
 جب ہوا آئی تو میں ہمراہ بستر اوڑ گیا

بگڑا ہی کچھ ایسا وہ ستگر نہیں ملتا
 چہرہ سی کبھی ماہ منور نہیں ملتا
 تدبیر کرو لاکھ مگر ز نہیں ملتا
 ہوں جان بلند و جدائی کی تعب سے
 بھیجوں کہے قاصد کرسیانی نہیں ملتا
 نسبت جو تری کا کل شکین سی ہنستے

میں اوسکو جو ملتا ہوں تو خیر نہیں ملتا
 ایک اوسکی دُر گوش سی آخر نہیں ملتا
 کاوش سی بجز رزق مقدر نہیں ملتا
 جی چھوٹ گیا ہی جو دل نہیں ملتا
 وہ نہیں ملتا ہی کہو تر نہیں ملتا
 ابے تیوں کے مول بھی غنبر نہیں ملتا

لکھو کون مجھی سنگ جیشت میں لگانی
 چھینٹا تھیں سجاتی ہیں چاکا ہر
 ہر جانی ہو مثل مستہ خانہ برانداز
 آئی کہ شر باروہ یہ ہاتھ نہ آیا
 گرد پس محل ہے نہ آواز جرس
 فرقت میں تن ارہو اسو کھ کی کٹا
 بیتاب ہوں جی چھوٹ گیا یارسی چھٹکے
 جس چیز کی تو ہوش ہو وہ لمبائی ہی آخر
 بجلی ہی ہنپتی ہو جلائی کو ہمارے
 صورت نہ دھاما کچھ ہو چھین
 جی ہر صفت آئینہ دل صاف نہ
 منظر شکست دل نازک ہی گرای شوخ
 ساتی گزک بوسہ جو دیتا نہیں ہکو

انا م کو بھی شہر میں پتھر نہیں ملتا
 دریای محبت کا شناور نہیں ملتا
 دو دن بھی مہینوں کہی گھر پرین ملتا
 ہیہات فلک خاک میں جلا کر نہیں ملتا
 مجھوں کو تری اکبر فی رہ نہیں ملتا
 ہی خار کہ وہ شک گل تر نہیں ملتا
 دل برین ٹپتا ہی کہ دہ نہیں ملتا
 اک عاشق صادق بخت نہیں ملتا
 کیا اور کوئی آپ کو زیور نہیں ملتا
 صاف آئینہ رو کچھ ہی کہ نہیں ملتا
 حق بین نہیں ہو تاکوئی جو نہیں ملتا
 کدہ می سخن سخت جو پتھر نہیں ملتا
 مدت ہوئی لب سی اسباغ نہیں ملتا

اوس گل کی سوا کوئی کسی کا نہیں طالب
 رکھیں سر شوریدہ کو ہم پانوں کے
 کیوں سوزنمان کی جلتا ہی ہوا
 ہوتا ہی جہاں یہ روزبر ایک آہن
 انہی ست جنوں ہجر میں کہ دشمن چاک

بلبل گل گلستان میں کہیں پر نہیں ملتا
 عالم میں کوئی آپ کا ہم نہیں ملتا
 وہ شمع جو اغیار سی چمک نہیں ملتا
 چتون سی آہی فتنہ محشر نہیں ملتا
 بیہات گریبان سحر گر نہیں ملتا

انصاف طلب کس سی سحر ہوں غیبی
 دنیا میں کوئی صاحب جو ہر نہیں ملتا

دیکھی چاٹی لہو کس عاشق ناکام کا
 پست ایسا ہی ستارہ بخت نافر جام کا
 طبع عالی کو بجا ہی ادعا الہام کا
 و نشین کیا ہو تصور ہر بت محو کام کا
 دلربا بی خال ہی سبز رخ کلفام کا
 باندہ لایا غیب کے پردہ سی مضمون کمر کا

منہ کھلا ہی آج قاتل تیغ خوان آشام کا
 عمر بھر جلوہ ندیکھا جبین کی بام کا
 مرغ معنی ہی نل سی صیدی کا
 میری کعبہ میں گداز نکسند اس کا
 صید ہر مرغ نگہ بی دانہ ہی اس نام کا
 آج غنقا ہو گیا ہی صید میری نام کا

کھل گئی کہ حقیقت دان بی عشق محو
 جلوتہ لہجہ کی کج اوشان کے درون
 رنگ یک رنگی جو پیدا ہو مٹی ہو جا
 آفتہ نے ہر ہی لہریں ہی تیرہ
 ہو چلا آغا خط پرنش اوس رخسار پر
 چہرہ پر نور زیر حلقہ ہامی لٹ ہے
 آج اوج بخت سی ہی شس پر اپنا دماغ
 پیس ڈالا اگر دوش چشم صنم فی دل مرا
 زلف شکون میں رخ پر نور ہی صبح
 مرنی ہیں ایندین و کا کل مرین چان
 تلخ لہجہ گئی ہی لی خبر جلد ہی مسج
 تیری چشم شوخ فی ایسا گریا آنکھ سی
 تیری چشم مست میں سہ کی نیالی

بنی کہند و ز زبان کیجا تا شام کا
 حسن چمکاریزہ جو ہر تی صمی صمام کا
 حرون و یک عین من نور سم ہی غام کا
 جو ہی مانند نگین نیامین جو نام کا
 صبح کا بھولا نہ آیا وقت پہونچا شام کا
 مرغ زرین فلک کیا صید اس نام کا
 ہو گیا معراج زینہ اوس صنم کی لہم کا
 کیا کروں شکوہ جفا کی کوشل نام کا
 دونوں جانب ہی برابر فاصلہ شام کا
 کب تک وعدہ ہو گیا روز صبح و شام کا
 ہو چکا ہی کام تیری عاشق ناکام کا
 کوڑیوں سی نرخ ارزان ہو گیا با دام کا
 مروجہ بیار تھامی ہیں عصالہ دام کا

زلف کی لٹا گئی جب چشم مست یار
 روح پرورد کیون اب و قاتل کے شیریں کلام
 ایک عالم نرگس بیار کا بیار ہے
 زلف میں تیر جی مہلی پہلی پہلی وریں
 تیر نئی لہو کی کشاکش فی کیا ہی دم خفا
 متصل عجز ساقی سی مہن شمع و آفتاب
 دیکھ کر تصویر اپنی بڑھ گیا اوس بت کا
 ہی بہار گلشن عالم تو اسی شکستِ جن
 زلف سنبل چشم نرگس چہ گل نسرين
 ٹھنڈی آہوں سے نکلتا ہی سینہ کا بخار
 مین کبھی مٹھی نگاہین اور کبھی ہی چشم
 دستگا نہفت ہی گرچہ ہی بی آب و

ق

شاخ سنبل سی شکوفہ کھل گیا بوم کا
 جانفزا ہی زہر مٹھا تلخی خوش نام کا
 ہاتھ مین پیر و جوان کی ہی عصا بوم کا
 طائر دل تھا ہمارا مرغ پای و طوطا کا
 صید لاغر ہون بوجھ دیکھ کا دوسرے کا
 ساعدی مین ساغرا دہ کلفام کا
 ہاتھ شل کلک یار بخت ہو رسام کا
 بوستان پیش یا ض حسن ہی کس کام کا
 عطر گلزار ای سمنبر ہی عرق اندام کا
 پھر کہاں گری جو درہم دم کھلی خام کا
 گاہ شیرین ہی ملا گلی تلخ اس کا
 حسن بی پردہ ہی گویا آئینہ حجام کا

پڑہ بدل کر بحر مطلع آبدار ایسا بحر

جس سی ہوتا بندہ جو ہر فکر کی مصداق

اپر کو تیری شہر قہی کیا قتل عام کا
 ہونہون فی تیری خون کیا خاص عام کا
 آئی چہار دشت و جبل پہن مہر دین
 اساقی کی ترش بات فی وی طرفہ چا
 اغیار بد قماش سی کھیلاد جو گنجفہ
 شتاق و سکی دید کا مثل کلیم ہون
 کھدتی ہی ٹٹ جابی مینہ دل شکستہ ہون
 ہونانہ مین توقیس کو ملتی کبھی نہ قبر
 بندہ نواز آپ جو محسبی ہوی خفا
 مجکو کیا شیریں رہ شیریناز سے
 میناوس سی سطح ارنی کا کروں سوال
 تو مجکو بات بات مین دیا ہی گالیان

منہ مکھیتی نہیں سپر ہی نیام کا
 دم بند ہی سچ علیہ السلام کا
 وی جام سا قیامی یا قوت فام کا
 مینخوش مزا ہوا البشیرین کلام کا
 ولادیا حضور فی دل اس غلام کا
 رتبہ بلند طور سی ہی جسکی بام کا
 کندہ اگر نگین ہو کوئی میر غنی م کا
 کرتا ہی دفن امام ہی مردہ امام کا
 کہی تو کچھ قصور بھی آخر غلام کا
 جوہر کھلانہ یا رتھاری حسام کا
 یارانہ ہو کلیم کو جس سے کلام کا
 او بد زبان یہ کیا ہی طریقہ کلام کا

پنختہ ہو جب کہ زلف سی کچھ سلسلہ ہے

ساقی بنو راہدہ بر سر روز جام

قاصد جو حال خطا میں رقم ہونہ ہے صحیح

پہنچتی ہماری ونی کہ ہستی ہی خلق سب

کیا اعتبار ہی ابھی سودا ہی خام کا

ہی وصل یا میکش شیریں کلام کا

کیا اعتبار او کی زبانی پیام کا

طوفان ہی یہ نوح علیہ السلام کا

کیونکر کریں نہ شکر سخن آفرین سحر

شہرہ ہی دور دور ہماری کلام کا

ہر اک نخل ترہ فی خوشہ سخت جگر پیا

جلال تل گلاب خشک کان کو بھی پیا

تلاطم میں ہمیشہ بحر اشک ختم تر پیا

بتحی یوسف بہتر ہمیں ای شاکہ پیا

تری ہونٹوں پر برق نذران جلو گر پیا

روان ہر نخل سوسر شک ختم تر پیا

گلستان میں یا حین کو مہیا می سفر پیا

یہ ہمیں باغ عشق سر و گلروسی شہر پیا

بس ای عشق تباں اپنی کمی کو خوب پیا

مری ہوں نے کیا باد مغنا لک اشہر پیا

کہ بوی پیر ہر گاتیری جلسہ میں شہر پیا

بہر شان زمین کو غرق آب گہر پیا

کہ لعل آتشین کو تشنہ آب گہر پیا

گلون کو دوستہ دستہ اسی صبا باندھی پیا

مری گرویش جو دیکھی غفلت کی گریز گری ^{سک}
بجنگ یا خفتگان خاک کو سودا قاست
کب جہش نعلی ہری عجاوہ سیاحت
یہ جس فیماز و شوخی کب چین و چین ^{منہ}
ہو جہش طعن غم و من سحر معانی
ہوای کعبہ دل جلوہ گاہ حسن محبوبان
بنی با قوت سودہ خاک نقش پای نگین
نہ سایہ بھی ہمارے ساتھ پہنچا و شربت
سر رہ بید آسا سر زانو می تفک کر ہون
یہ نکتہ یاد رکھ اید کہ رحمت ہی عین
پر زانو نہیں میندہ نخوت خاک رس
بسان مشک می مخفی نہ یکھار از لطف
ترقی کمال اس عصرین نقص و منزل ہی

تھک کو مبتلا می علت و روان سپایا
ہماری نالوں نے صور قیامت کا اثر پایا
خطا بروسی و شن معجز شوق القمر پایا
زلا و ہنگ تیرے سے اسی شکم پایا
جو ضمیر ہمیں پایا روشن لوبی تری پایا
قیامت ہی بتوں نے پھر خدا کی گھر پایا
غبار راہ میں کمال الجواہر کا اثر پایا
بگو لون کو رہ گشتگی میں ہم سفر پایا
نہ بار تو شہ آیا ہاتھ نہ برگ سفر پایا
سفر کو طائر باطن میں ہر شکل سقر پایا
لانا ک کو بھی ہمیں جہا پیش لبہ پایا
صبا کی طرح اسی گل عشق کو بھی ^{در} پایا
بسان بدہر کامل کو پھر تی و تیر پایا

صدای جنبش پا ترجمہ ہی تم باذنی کا
 قصد یک شب میں لکھنا ہی سمجھتے
 چڑھیا نیزہ پر عاشق قمار کی قاتل
 خدائی بنی زیادہ کم دیا میں سکی تھیں
 کمر نایاب نمون ہی اگر مصراع پست کا
 ہوئی آہ فلک پیا جو گرم صاعقہ بار
 خرابات جہان غفلت سزا جی عیبت
 جوا و سلفی ملک حسن تک پہونچا خطمی
 نہ دیکھا روی صحت در دمنان محبت
 تصور صورت معدوم کا ان نقش طلی
 ہون کو پیکر ناقص ہے دعویٰ خدائی کا
 پر مرغ نگاہ مردمان کیونکر نہ جلیا
 طلافی ہو گئی چہرہ کی نگہت دل کا پی

ق

تری ٹھوکر سی اعجاز میسحا جلو گر پایا
 ہزار افسوس شمع آسانہ ہر تارہ سر پایا
 مبارک ابو نخل زرد کو بارور پایا
 سراپا ایک ہی اک عضو کو زمینہ پایا
 مطول لٹ ہاتھ آئی زبان مختصر پایا
 زبان برق پہنچی الامان الحذر پایا
 جسی دیکھا چشم غور مست بنیخبر پایا
 خدا یک سیماں کا تجھی می نامہ بر پایا
 دو اکو بی اثر پایا دعا کو بی اثر پایا
 بہت سی دوشگانی کی مضمون کم پایا
 کی کو بی دہن پایا کی کو بی کمر پایا
 ہمیشہ آتش رنگ خنا کو شعلہ ور پایا
 خواص کی سیر کا الفت میں تری سیر پایا

اسیدِ اوج ہی اختر کی فیض طبع عالی سی

ہمارا شاعری میں بہت ہی گواہی سحر پایا

خدا کی ہونیں ایک پر نشین مہر پر
مری جو ست ساقی کی صراحی اگر گرن کا
اے ہوا ہون ہجر میں می میان یارسی لائے
گل دانغ جگر سی ہی بہار سینہ سوزا
ہوئی گو سو کھ کاٹا چھو کو گلی ویا
کری تقلید اگر معشوق کی عاشق تو زیبا
بتان سنگدل کی عشق میں کی جتیا ہو
پھنسا زلفوں میں جب رخوت کی چشم فضا
یہ عشق بازین میں وضعیفتا تو ان این
نہیں شام ہی نمون او پس صبح حبسا
کس رخ شید کی عشق میں یو اند تیرا ہو

دل سوزان ہی پروانہ چراغ زیر فہن کا
کڑا خشت سرخم سی ہی زیا او کی فہن کا
ارادہ وزن یو اجا نامین ہی مسکن کا
گھلا چاک گریبان عجب از گلشن کا
تن لائے ہمارا خار ہی یو گلشن کا
وہان مونی کا گناہی تو ان یو آہن کا
خداوند از برون ایسا نہو احوال شہن کا
اندھیر سیات میں ہی کھنکا نو و ہن کا
پڑی تن کا اگر سر تو سمجھوں بوجھ من کا
گل خورشید کی پھونڈیں لا چھو ل سون کا
شعلہ مہر ہی تار چاک جیٹا من کا

چمک دین گریزی تری آبا بنم خشان
جلالچی من جان برق حسن می خشان
یکسلی عارضه لبان کی مینج صفت کلمتی
قدونخ کی تصویرین چمن گریز نالی
منور گهری سراسر قدونخ کی تجلی
اوٹھائی پانچی اوسنی تونو ساق پاکچا
اسیر چاه غم عشق تباں دین دین نہیں تنہا

پڑی کر عکس دوی بحر پر چنار روشن کا
ہی بیاسنگ سر نہ ہو جو پتھر اپنی بد فن کا
قلم پر ہو گیا جلوہ سرا یا شمع روشن کا
اورین قمری کی بڑیاں بند ہو مریں کا
منو نہ ہی ترساج کج کان اوی مین کا
بڑھابی پردہ فانوس جلوہ شمع روشن کا
منیرہ کی محبت دین ہو کیا حال نین کا

پکارون معرکہ دین کیون نہ حیدر کو سحر نیرم
خدانی نام دین ابو کی اثر بخشا ہی جوشن کا

تیر مگر کان فی دل فکار کیا
ضبط و نریا دواہ یار کیا
محب کو بچرم سنگسار کیا
تجاربے شوق تجھے ملنے کا

تینخ کا ابرو وان فی کار کیا
ہمنے یہ جبر اختیار کیا
کیا غضب امی ستم شعار کیا
گور سے ابو کو ہنکار کیا

خون لکھی ہر سسج جامی حنا
 تیری رشتہ نگاہی قیامت زرا
 گنتی بھولا ہنسا بارودہ شوخ
 دندن کی شہ کی چکا
 تنکے سے ہون یادہ کاہیدہ
 نہ گئی گوش گل تلک آواز
 جب مردن بھی ارہین آنکھیں
 مر گئے ہم مگر چٹا کے لہو
 ایک گلرو کے سوزِ وقت مین
 چھوڑ کر کا کلون کو گالون پر
 پیچ مین لائی زلف کھلا کر

کیون نہ تلوون کو امی نگار کیا
 جب چلا حشر آشکار کیا
 میری داغون کا جب شمار کیا
 دل مضطرب کو بھرا کیا
 تپ دوری فی یہ نزار کیا
 شور بیل فی گوہر کیا
 اس وقت رتیر انتظار کیا
 تیغ و تال کو آبدار کیا
 سینہ داغون سی لالہ زار کیا
 اک بلا سے ہمیں دوجا کیا
 مہبت لاکس بلا مین یار کیا

رات بھر اسی سحرِ نہایت دانی
 صبح تک انتظار کیا

آیا رہ ہو کی مین جو وطن ہی نکل گیا
فرقت مین قیدی پنج و محن ہی نکل گیا
دم کیا ہو ای شوق مین جس نے نکل گیا
زلفین اوٹھائیں رخ جمی اوٹھ شکان
دیکھا جواب کی کاکل چرچن کا چ پوتا
آیا وہ لالہ رو تو ہو ہر انگ گل ہوا
سوئے غم فراق صبیحان ہی بعد رگ
بی آج نگاہ لے لے بدان ہو کی صفا
بی جرم ہو گیا ہر طرف ناک بلا
حیران ہی اک جان ترنی نقشہ کو دیکھ کر
غائب ہو اجنا زہ سی کیا جسم زار
سوز و رن ہی قبر مین بیتاب مل ہوا
دیکھا جو ای صبا مری سر و پیچ کو

کمانا سا اک قیسے کے ترن ہی نکل گیا
گھبرا کی مرغ روح بدن ہی نکل گیا
مشت غبار صاف کفن ہی نکل گیا
غن پر گیا کہ چاہا کہ سن ہی نکل گیا
بل شاخ آہوان غن ہی نکل گیا
پر روی مین ہو کی صاف چہن ہی نکل گیا
کافور ہو کی جسم کفن ہی نکل گیا
مبوقی عدن ہی لعل مین ہی نکل گیا
کون آ کی کوئی تیر من گن ہی نکل گیا
کیا نقش کاکل طسغ نکلن ہی نکل گیا
اک تار تھا کہ چاک کفن ہی نکل گیا
سیاہ و جیب کفن ہی نکل گیا
کبر صفا و داغ سمن سے نکل گیا

دی سوز و غم زلف میانشق فی لہجہ

خندان شادمانی کجیا پیرایہ عمر

ایستاد و کعبہ کا جو دیکھا خرام نام

ہمراہ آہ دل بھی بدن ہی نکل گیا

شعلہ سا اک عدم کو دہن ہی نکل گیا

طاؤس منقسل ہو چمن ہی نکل گیا

غربت کی شام چپا گئی نظر و نہیں آج

نورِ سحر سواد وطن سے نکل گیا

جب یہ لکھی تری وہ آرام جان جدا

کیا پھر گئی ہوا ہی جانِ حبسِ مایہ

چشمِ پراب جام ہی ساقی کی ہجرین

غصہ میں اسکو پاکی گئی خدیش زبان

غیر و بک اقرار پہلی دل میں چکیا

کس کس کی ٹھین کرتی ہر تیش و طعن باز

عالم کشیدہ جسکی سب تھجا زہی نصیب

گھر تک تمھاری کیا گئی ہم چور بن گئے

جلتا جگر جدا ہی دل ناتوان جدا

دشمن مری زمین ہی جدا آسمان جدا

لیتی صراحیان میں پڑی چکیاں جدا

مہرِ سکوت بگئی قفلِ زبان جدا

ناخن ہی گوشت کرتی ہی لکمی زبان جدا

ناصر جدا رقیب جدا داستان جدا

بی وجہ کھنچ رہا ہی وہ ابرو کمان جدا

بظن جدا رقیب میں تم بدمکان جدا

ساحل یہ پایہ آجو گیاروی جگر حسن
 قصہ ہی اپنا و حق و مجنون ہی نخر
 و کچھ فسون آہ شہر بار و چشم تر
 باندہ صاہی جو را یار فی زنج اونی کالی بال
 ممنون لائری ہی تھارا اہیر لعل
 اقرار بی ثبات ہی انکار بی ثبات
 کیا جذب شوق ہی دہن خم میں ہی
 ہم عاشقوں کا طائر باطن ہی ایک سا
 اک مدد میں کی جلوۂ عارض کی تباہی
 جوش قلوب فی پیر کین سال کر دیا
 جلتی ہین بزم یار میں خاموش مثل شمع
 ششدر ہوا ہون کتہ حیرت ہی ہجرت
 کہنی ہین ہی زبان قابو میں ہاتھ پائوں

دریا بہا ویا لب آب رہی چنگل حب
 ان سب کہانیوں سی رہی بہستان چن
 انگر فشان جدا ہونین گونہ نشان جدا
 شعلہ سی ہو گیا ہی ہمت کر دھو گیا
 پائوں ٹہنی صلی ہو کی ہونین پیران جدا
 ہی ہی نہیں نہیں سی ہوئی کئی ان جدا
 مثل زبان ہونی نہ سر موشان جدا
 مثل منافقان نہیں دل سی بان جدا
 ہی تار تار جیب بزرگ کتان جدا
 دودن سی ہو گیا ہی جو وہ نوجوان جدا
 ہلجاسی گرزبان تو ہونوک زبان جدا
 اک ہفتہ سی ہوا ہی جو وہ لسان جدا
 مضطرب و مجک رہی جدا جسم و جان جدا

ابرو سی برٹ چکابی نہیں کہ شہ نقاب
 سینہ سی تیر ناز نگہ پار ہو گئے
 مدت پر آئی کہ گئے ہکو بڑا بھلا
 جنون ہی بھول سی نہ خیہ پی
 منفقو دیکھ لی ہی دورنگی ہی وزی
 بد مغز مین بصورت بادام تو امان

نہی جگر جدا ہی دل خون چکان جدا
 قربان سی ہوئی نہ تمھاری کمان جدا
 انعام دی گئی وہ جدا ارخان جدا
 ہلکا ہوا نگاہ مین طوق کران جدا
 ہی ل سی فرد فرد بشر کی زبان جدا
 ظاہر ملا ہی باطن اہل جان جدا

کچھ اور اس نین مین تگا پو کر و سحر
 پراس غزل کا رنگ ہو اسی مہربان جدا

ہین نخل بند حسن کی گلکاریاں جدا
 انگھین ہیش کبار جدا دل طپان جدا
 عالم فریب ہی گل خسار و سروت
 آمد ہی میری گلخ نازک دماغ کے
 ممکن نہیں کہ سایہ جفت ساتھ چھوڑوں

ہر پھول کی بھاری ہی مایاں خزان جدا
 نالان جرس جدا ہی آواں کا رون جدا
 شوریدہ بلبلین مین جدا قمران جدا
 بلبل کہیں چمن سی بنا آشیان جدا
 تا ہونہ روح جسم سی ایجاں جان جدا

قمری کہان درخت کہان قد دلرا
 دل جلوہ گاہ نور خدا زادہ ہی صفا
 خط خضری تو ہر لب جان بخش ہی سحر
 ہی نقص چھوٹ حائین جو دہل ملی ہو
 ہین رو باغ میں رخ رنگین کی سا
 بلبین پھول سنگ چمن بی ثبات
 سفاک زما تو کبھی تیغ کی برش
 مشک و عیر سی ہنین پاتی کسید طرح
 دونوں کا ایک حال ہی کس کو دھونڈ
 اللہ ری سوز دل کہ ہوائی کی طرح
 مقراض بہر شستہ الفت ہی سخت با
 پھینکے زمین پہ یار جو ناخن تیرا شکر
 اسی باغبان ہی فصل ہار بخد اسی

سرچھین الگ ہی وہ سر چھان جدا
 اس مختصر مکان ہی نہیں لامکان جدا
 آب تقاسمی کب ہی لعاب بان جدا
 مہل ہو لفظ جب ہو خط تو اما جدا
 لالہ جدا گلاب جدا ارغوان جدا
 یان کب بہار گل سی ہی خزان جدا
 عاشق ہو ہوا اموس سی م امتحان جدا
 سب ہی بوئی کا کل عنبر نشان جدا
 پنهان کمر جدا ہی دہن بی نشان جدا
 ہوتی ہین آہ گرم سی چنگاریاں جدا
 کر دیتی ہی ملی ہوئی دل کو زبان جدا
 ہر دہری ہو ایک مہ نوعیان جدا
 بیل کا شاخ گل سی نہ کر آشیان جدا

سودا معاملات جهان کا ہی پر ضرر

خالی خیال یہی ہوتا نہیں ہی دل

نیز نگ حسن باری کی مفتون بہن چشم و دل

تہی وہ لالہ روتو بہر اک گل سفید ہو

اس چار سو دین سودی کب ہی بان جدا

ہوتا نہیں بلکین سی کبھی یہ مکان جدا

ہر رنگ میں ہی جلوہ عیان نہ نہان جدا

بو کی طرح ہو رنگ رخ گلستان جدا

منا نہیں ہی ڈھنگ کسی سی مرا سحر

بندش جدا ہی رنگ جدا ہی بان جدا

جگر جدا کیا شعلہ کوئی عیان نہ اوٹھا

یہ دست ظلم لب لباب ہم یہ داستان اوٹھا

مجھی یہ ڈہری کہ صدمہ ہاتھ کو پہونچے

یہ ناز کی ہی کہ ہنگام ناوک اندازی

یہ رکھی بہن سگ جانان کیو اٹلی مینے

وہ ناتوان ہوں کہ مرنے پہ بھی او کی تہ

نہ شاک چشم کی مانند دیکھ کر تج کو

چراغ عمر تو گل ہو گیا دھوان نہ اوٹھا

ہمیں تو کوچہ سی انی کشان کشان اوٹھا

تو میری قتل کو تلو ا جان جان اوٹھا

ہزار زور کیا چلے کمان نہ اوٹھا

ہمارے خدا میری استخوان اوٹھا

غبار خاک سی بھی میرا دستان اوٹھا

نہیں یہ جب گرا پھر نہ تو ان اوٹھا

پڑا ہونگا کناری نہ مجھ کو دی تکلیف

جہن ہی موسم گل میں قہباغبان اوٹھا

نسلک نسلک کے جلا سونٹیں دہوے سحر

یجھانی آتش دل کوئی مہربان اوٹھا

کیا بندہ مجھی حسن بتان کا

اکرونا سارا بھولا سہ گولشن

کیا پامال دل کو کیوں مری جان

یہ فتنہ جان ہی اور باز حشوت

نہیں یہ مانگ فرق مہ جبین پر

لب زخم متنسا ہو گئے دوا

گھلامو قوت کر خاموش خاموش

نہایت ہی مزاج یار نازک

خبر لی جلد امی رشک سیجا

بندہ او نہ اچھا ہوا آسمان کا

جو دیکھا قدر مری سہ و روان کا

قصہ سہلانہ تھا اس بی زبان کا

نہیں خطرہ مجھی سود و زیان کا

عیان ہی خط فلک پر کہکشان کا

خیال آیا جو اوس گل کی دھان کا

دل نالان یہ چھب گڑا ہی کھان کا

نہ ترک جانی کہیں دل بد گمان کا

کہ اتر حال ہی اس نمیان کا

سنا کر یہ غزل لی دلو سے

سمجھ جمع ہے بیان اہل بیان کا

اوجھا جو پردہ رخ مہر و شمع کا نور بڑھا
 فقط نہ شعلی کی بڑھنی سی اک غروب بڑھا
 زبان چرب بہت کر رہی ہی شمع درآ
 چراغ بزم ہوتا انفعال سی خاموش
 ہی گرد مہر کی ہالہ دلیل خونریزی
 ملایا خاک میں بی اعتنائیوں نی تری
 گھر مشابہ دندان یار میں تو کیسا
 لڑیں جو ساقی مہوش کی آنکھ سی بین
 نقاب سی اوٹھانی جو صبح اوس نے
 ہوئی ہی گوہر نایاب جس صدق و صفا
 قمر کو ہی مری خورشید سی کیا ست
 بہار آئی ابھی ہی برنگ سیل و نہا

مروغ ماہ گھٹا اوپر چراغ طور بڑھا
 کہ جتنی ریش بڑھی اہد و کان نور بڑھا
 کمال اسکو صباحت کا ہی غروب بڑھا
 نقاب چھوڑے روشن سی ای غیور بڑھا
 گلی کی طوق کو خورشید و ضرور بڑھا
 غبار خاطر نازک نہ بی تصور بڑھا
 کبھی نہ قدر میں الماس سی بلور بڑھا
 دو چند جام می ناب سی سرور بڑھا
 نہ آفتاب کا حدائق سی نور بڑھا
 ریا کا گرم ہی بازار رخ نور بڑھا
 کبھی گھٹا کبھی دو چاروں کو نور بڑھا
 غم فراق گھٹا و وصل کا سرور بڑھا

تو کیا اور انیکا اوس شکست کا طرز نام
دو چار ہوتی ہی قاتل کی چڑھ گئی تیرے
گرا قدم پہ چوبین اہ میلن سی پا کر

نہ اپنی حدی قدم کبک بی شعور بڑھا
الہی خیر کہ قہرت غیور بڑھنا
تو کس اداسی وہ بت لکھی دوردور بڑھا

سحر یہ رہن میان ہین اجیاط ہی شرط
زیادہ ربط بتوں سی نہ بی شعور بڑھا

تفس مین نالون سی مطلب یہ سہر بڑھنا
نہ لوج دل سی ہوا منو نقش الفت یا
نہین میان لب سرخ دہت ہوتی
ہر ایک آہ گزرتی ہی چرخ انصر سے
بتوں کی شعلہ عارض ہون و خطین نہان
جلانی کیون مجھی شعلہ و کی آتش ہجر
مین بدست کر و کا کبھی نہ بیعت شیخ
کھین بھی تیر ہی بی یاری کمان چلتا

بہار مین چھٹی ساتھ مصفیرون کا
کھین مٹا ہی لکھا ماتھی کی لکیر وں کا
ہی وجہ لعل خیشان ہین جلوہ ہیرن کا
خیال کبھی پتہ جاری تیر وں کا
الہی سرد ہو بازاران شریرون کا
کہ شور نالون مین تفس کی ہی مصفیرون کا
جوان ست نگر کس طرح ہو پیر وں کا
جوان ہی کون جو محتاج ہو پیر وں کا

نہ بوسہ مینی مین تکرار کر شہ خوان

او بھارا و بھار کی آماوہ فراق کیا

ہین عضو عضوین پوشتہ بسکہ ناو کنا

شکستہ زنگ سر اسید پریشان ہین

بہا ہی تری کوچہ کی ہتھکڑی لکش

سوال رو نہیں کرتی سخی فقیر وں کا

خدا بڑا کری ای بت تری شیر وں کا

ہر استخوان مرا ترکش نہا ہی تیرون کا

نشان ہی یہ تری لفت کی ہیر وں کا

کہ پانون او ڈھ نہیں سکتا ہی لکیر وں کا

سحر نزار کئی زمرہ عنادل نے

یہ ڈھنگ آیا مری کلک کی صریر وں کا

چشمہ ہی اس کفن میں سی ملا سبیل کا

سد رہی بڑہ سکانہ قدم حیریل کا

ترتیب میں ہر حربیدہ ہو ستر کی یل کا

زینبندہ مورچیل ہی پر حیریل کا

زینبندہ ہی عصا مجھی ستر کی یل کا

سایہ پڑی پلک پت جو ستر کی یل کا

شیرین ہی سب کچا فراق وں چیل کا

ہی عرش جلوہ گاہ ہمارے کفیل کا

کشتہ ہون تیغ غم پر چشم کھیل کا

طلحہ ہا ہی چتر شہ بی دل کا

بیاز نا توان ہون وہ چشم کھیل کا

ہتھکڑی ناز کی ہونایاں خط کبود

چین تبسم لب شیرین ہی جانفزا
پچیدہ مثل موج رگین دیکھ بحر سن
دشت جنون مین یاد خط بنسناکھی
روز حساب لیکھا خدا ای توحسنا
قابل تجھی مطرب قاص چاہیے
طینت کا اپنی آب تو اضع سی بھیج
ساکن خیال لہری چشم پر اب مین
ظاہر مین ہی نماز خدا و لمین تب کی
ہر روز ہی جو وعدہ فردا پر خیال
دل لیکیا وہ سحر بانی مہی بات مین
صبح شرب صبا چلا کاروان سر
غافل جو صرف کر لیا اپنا وہی مال
موت کی گل پہ قطرہ شبنم کی ہی بہا

لہرایا موجب دیکھ کی مین سبیل کا
دم ہی حساب چشم مین اب اس علیل کا
پیر و پو خضر سری رفیق سبیل کا
عاشق کا خون یہ ہی نہیں پانی سبیل کا
نغمہ ہی نال رقص پناستیل کا
و منا بھی ایک تنہا ہی تیغ اکیل کا
یوسف کو شوق سیر ہی مای نیل کا
زاہر یہ گھٹا ماتھی پھیکا ہی نیل کا
فردا ہی شر و عہد ہی کیا تجھ محیل کا
نادان چل گیا ہی فسوان مین محیل کا
بانگ خروس شور ہی کوس حیل کا
قسمت مین غیر کی ہی فینہ بخیل کا
اوس گل کی ناک مین نہین جلوہ ہی کھیل کا

ہی ملک ل جنود ہوس کا فرو دکاہ

نگین فروں ہی نیچہ مرجان سی لالہ

دل ہی تڑپتا ماہی بی آب کی طرح

کعبہ پقبضہ ہو گیا اصحاب نبیل کا

شاہ خانی ہاتھ میں مندان نبیل کا

لہر لایا داتا ہی حبیبی جمیل کا

چھوٹا ہی عیش باغ کلیجا ہی داغ داغ

جلوہ کہاں سحر وہ تباہ جمیل کا

آج او سکو یہاں خراب دیکھا

خورشید تہ سحاب دیکھا

بیدار ہوں یا ہی خواب دیکھا

پانی پانی گلاب دیکھا

گتے ہوئی آفتاب دیکھا

ظلمات میں آفتاب دیکھا

پانی میں گھلا شہاب دیکھا

گلزنگ ہر اک جباب دیکھا

کل جسکو بجاہ و آب دیکھا

رخ او سکا پس نقاب دیکھا

گھر میری وہ یوسف آیا ایدل

مسکی جو تری پسینہ کی بو

اندھیر کیا نمود خط نے

بالون میں چھپایا یارنی منہ

وہ غنچہ دہن جو کل نہ پایا

جو مہنچ تھی ایک شاخ گل تھی

تھی پیش نظر سہار گلشن
 کل وصل تھا آج ہجر ایدل
 بی یار ہوا ہی گھر جہنم
 لطف شب وصل کیا بیان ہو
 پردی مین چھپے جھلک کھا کر
 اوس بت کو کیا نہ رام ایدل
 موقوف نہیں مت دو دہن پر
 دنیا ہی عجب سراسر امی عبرت
 جو تخت نشین تھی آہن کو ق
 پایا نہ نشان گور بھرام
 اوس بت کی مزاج کی خبر لا
 اب سخیل مراد بار لایا
 چھاتی پر سانپ لوٹتے ہیں

دریا مین گھلا گلاب دیکھنا
 تقدیر کا انقلاب دیکھنا
 جاتا نہیں یہ عذاب دیکھنا
 گویا گونگے فی خواب دیکھنا
 ایجان نیا حجاب دیکھنا
 دیکھنا ترا اضطراب دیکھنا
 ہر عضو کو لا جواب دیکھنا
 کیا کیا نہیں انقلاب دیکھنا
 محتاج فروش خواب دیکھنا
 طاق کسری خراب دیکھنا
 دیکھنا آقا صد شتاب دیکھنا
 جو بن پہ ترا شباب دیکھنا
 کس زلف کا پیچ و تاب دیکھنا

چہرہ پہ گلال رنگ لایا
 وہ چشم ہی گرم ترکست ز می
 ہوتا ہی تکت لبخیم کا مال
 سیدھی باتوں میں اٹھتا ہے
 تب ہو مری سوز دل سی آگاہ
 اول منزل ہی گورتا ریک
 ناچار سا فرع دم کو

غرق شفق آفتاب دیکھا
 معمورۂ دل خراب دیکھا
 اوقات نہ کر خرابے کھا
 اولٹا تیرا عتاب دیکھا
 گر آگ پہ ہو کباب دیکھا
 اس رہ کا نیا حساب دیکھا
 کرتے ہوئے پاتراب دیکھا

دیوان سحر کی کل جو کی سیر
 ہر شعر کو لا جواب دیکھا

نکالی کیونجے جد یا ربل ہر لعل کا فر کا
 گزر مضمون عالی تک نہ ہو طبع قاصر کا
 ہی عشق زلف قد و نرس ہی شفقہ طار کا
 پچھو سوزش عشق لب و دندان فدائی کا

چلی کیا اثر دہ موسیٰ کی آگنی مار ساحر کا
 کہ شاخ سدرہ ہو کیونکر نشینِ نظر کا
 نشین کبھی ہر ویشان کم کردہ طائر کا
 دل پر آئکہ پر ہی گمان عفت جواہر کا

دل و دین گیتی و چشم قنارین پرین

تریش و کیون مست ناز و جو طراحت

بنای صفحہ اک خوش فیض می شوی

رخ پر نور کا اندری فیض ضیائی

کتاب عمر فرسودہ ہی با دہیستہ

قص میں جسم کی روح مجرد کو خوش

گیا دل جانب لبر بامین مضطر و شد

لب جان بخش کرتی ہیں شہید چشم کو زندہ

منور ملک سکین دم میں تیر شہاب آسا

ششمرکز کی شکرت نقطہ غیر اختر

خط کیا ہمنی کی زاہد اگر صوت پرستی کی

کمر ہو یاد میں تیرا نصیب غنیمت نسبت کیا

لگا کرنی جو شوق خط مرآت شش کار کالہ

گنا اسباب منزل کی قرین اگر مسافر کا

شراب بلنی سی نمک کی ہو گئی سر کا

اشعاع مہر ہی جواں ہی ملک مٹو کا

بناتر م قمر ہر ایک پردہ چشم ناظر کا

کھلا جاتا ہی شیرازہ سا اجڑا غمی صر کا

کہ زندان ہی حاطہ چار دیوار غماص کا

نہایت شاق ہی خاطر کو چھٹنا یا شاطر کا

چلی معجز نما کی رو برو کیا زور ساحر کا

لکھون گرد و صفت خوش شید و کی خاد کا

ہلال بد بیان روشن ہو ہر حلقہ دوار کا

جہان ہی علم اسباب میں پابند طائر کا

نہیں ممکن کہ یکساں حکم ہو معدوم ناد کا

ہوا جویش آتش بنگ خاسی یہ فوٹائر کا

زماہ پر زبان ملک تھی ساری نقا خط
ہوئیں روشن مری نکھتی تھی گئی سواری

بزرگ شعلہ جو الہ ہر حلقہ دو ان کا
غبار راہ میں پایا اثر کھل اوجا کھ

سحر عیب ہنر نظر سیری انسان کا ظاہر
وقار شعری کھلتا ہی رتبہ کد شاعر

جلوہ فرما بام پر جب وہ منور ہوا
رات کو بی پردہ جب مہر رخ دلبر ہوا
جب قابل شعلہ زوی پری پکیر ہوا
جلوہ گر عکس مہر عارض دلبر ہوا
وہ ہوا آخر ہوا دل لب بخشش میں
عشوہ فنا زابر و دگر گان کا جب لکھنے لگا
نام روشن ہوئے اور کجا بانی غریب جو میں
خواوی پر خار و دشت میں بھلا کیا دل خضر
اوس کی کئی لک سے سو میں میں شید و

نور میں کتر سہاسی نیر اکبر ہوا
عفت در پر وین مئی بالامہ نو ہوا
آئینہ جل جل کے دانغ رشک نئی ہوا
آئینہ حیرت سی مہ اختر ہر اک جو ہر ہوا
یان دم عسی چراغ عمر کو صر ہوا
حرف نشتر بنگنی مصرع ہر اک خضر ہوا
کب ہر اک آئینہ گر تمام سکندر ہوا
جو بگو لا خاک سیا وٹھا مار مہر ہوا
قامت خم گشتہ خاتم دانغ عمر فسر ہوا

موی شربا به نو بجلی شریا گوشوار
 اسقدر ہی جوش وقت لٹخ کی کاؤ
 عاشق گزشتہ تیری یاد میں انجی چہ
 یاد مرگان ہی جو ہر شب اپنی لکھنوار
 فرش محل مثل سوزن لگی کاوش سہی
 برق ندان ہی سہی لید ہینڈو سی عیا
 جو گرا آنسو کا قطرہ ہو گیا درخچ
 ہجر ساقی میں می گلگون کوسمجھ میں
 خار کیا کیا گل فی کھانی تو جو آتیا
 ہو گیا کا نور ای خورشید رو تیر می حضور
 خود فروشی پر جو آیار شک یسعیان
 کر دیا اوس ماہ فی صحن مکان کو آسمان
 ہر قدم پر مثل شاخ گل حکمتی ہی کمر

عقد پروین سلک بالامہ انور ہوا
 دامن شب اور گریبان سحر تک ہوا
 اپنی جامہ سی بربک بوی گل باہر ہوا
 ق کیا فقط ہر تار میں لپٹ کو خنجر ہوا
 رونگٹا ہر ایک جسم زار کو نشتر ہوا
 آب حیوان پر وہ ظلمات سی باہر ہوا
 مو کمر کی عشق میں اپنا تن لاغر ہوا
 کائنہ سر جام شیشہ قامت بی سر ہوا
 داغ داغ امی ماہ کیا کیا لالہ احمد ہوا
 شعلہ نور شمع کی پرواز کو شہیر ہوا
 گل دشمن کھیت ہر پنجہ شمع نہر ہوا
 جو گرا چٹ کر تار کفش کا اختر ہوا
 بار جسم نازنین کو بچو لو ان کو زور ہوا

بشانه آسایغ قاتل کو کیا نداندا
عکس عارض بی یونی تیغ بلالی ماه نو
باته دریامین شهرت جوی و هوئی
بنگیا رشک شریر قطر هر اک منج بر

باته کا دورا مگر موسی تن لاغر هوا
اخترا بنده هر اک سفته جوهر هوا
پانی دین آتش نشان گنا کیس هوا
شعله جواله گرداب و حباب انگر هوا

شعرین لکھا جو مینی وصف شاه و نقار
اسی سحر تیغ زبان کیوا سلی جو سہوا

بتا تو کونسا اب تازہ نگار آریا
ہر ایک نخل ہنکد گلون کا ہار آریا
مرنگی کان پہ جو پیدل تو ای نگار آریا
نکل کی آکھ سہی مسوثرہ ملک آری
صنم فی تیغ میں کیسے میان شوبہ کر
یہ سوئی چین سی اک ات دل چاہے
خیال شوخی قاتل فی کھو دیا آرام

کہ ہمسے شیشہ دل تیری غبار آریا
ہزار شک کہ پھر موسم بہار آریا
تری مزاج میں کب سی نیکار آریا
سر شک چشم کا منصور سوی مار آریا
جلایہ رشک سی ہر چھوٹ کو بخار آریا
جو درد سری فراغت ملی بخار آریا
حد میں بھنی ہمیں اکیدم تار آریا

گیا مین شت کی جانب تو پیشوائی کو
مجھ کو اٹھا کی جو غیر ہنسی گم صحبت
تصویر رخ گلر و جوباغ مین گذرا
گیا جوباغ مین گلگشت کو وہ سر سہی

جنون کو ساتھ لی قیاس کا غبار آیا
ہنیں ہی لائق محفل یہ دلفگار آیا
ہر ایک بھول نظر مین بسان خا کیا
چمن لی طبع سبق زری کی نثار آیا

تمام رات سحر شکر سار یا کیا
سحر ہوئی یہ نہ اب تک وہ عذا کیا

چشم سی کیون نہ کرین خون جگر ہم پیدا
تیغ او میں کی برش مین جو کری خم پیدا
اشک شوراب جو کری نیدہ پر خم پیدا
تیغ الفت سی جگر ریش ہو ہی ہم پیدا
صاف ہی گریہ مولو دسی ہم پیدا
گردش چشم سی کیون غمہ ابرو ہونہ تر
سر کو ہمہ سہی قامت زون ہنیں بہت

پھر ہوا تیغ کف ماہ محرم پیدا
ناز خونریزی کی جو بہ کری ہر دم پیدا
کعبہ ہی کوی صنم او میں ہوزم پیدا
غم لی ساتھ ہو ہی مثل سپر غم پیدا
کہ پی مرگ صدا فسیل ہی ہم پیدا
جب چڑھی سان پہ تلواری تو ہو دم پیدا
پہلی کر لی روشن ناز و چم چشم پیدا

معصیت نہ تو ایمان سی نہ خوف غیب
 جان بنی لطف کی حلقہ بندین کی بھی کوشش
 غیر سی کم سخن بزم میں شہر ہی شہوخ
 زخمی تیغ تغافل نہوں سرکشی حراج
 کشتہ شرم ہو نہیں اک بت ترسانی کا
 لبہ بخشش میں تقریر حجاب آلودہ
 کس طرح مجھسی محبت ہو پر زیادوں کو
 کیا مقابل ہو تری چہرہ نورانی سے
 رخ روشن سی جواو میں کی مٹی لطف دراز
 کیا کہوں حال شب وصل کی کوتاہی کا
 خاتمہ و آئینہ دجام سی باقی ہی نشان
 کسر کشوسن لوز بر دستون کا آخر کوئل
 گرز سی کرتا تھا کل دیو کو پونہ زمین

ق

کون پازنہ کو چھٹی جو نہوسم پیدا
 مہرہ مارین اننی کا ہو اسم پیدا
 چکی جلیبی کو ہوی شمع صفت ہم پیدا
 یہ وہ ماسور ہی جبکا نہیں ہم پیدا
 چاہی خاک سی ہو سب ہم پیدا
 بات اولیٰ ہی میحاسی ہو مریم پیدا
 آگ سے خلق ہیں وہ خاک سی دم پیدا
 حسن صورت تو کو مری نیر اعظم پیدا
 شب یلداسی ہو انیر اعظم پیدا
 چاند سی پہلی ہو انیر اعظم پیدا
 نہ سلیمان سکندر ہی اب جم پیدا
 سوچ اس بات کا دل میں کہ واکم پیدا
 آج ہیہات نہیں تربت رستم پیدا

شونخی چشم پرزاد ہی وحشت مین جو یا
جلوه گر چاند مین تباری هو می اللہ
کیونہ اسی جان جهان تو ہو غر زدل خلق
کلماتش جهان کا ہی نقش ثمنی
سپر تیر جوادش دل پر داغ رہا
شاہ لولاک مین یون علت غائی جہا

ق

اپنی سایہ سی بھی صحرائین ہوا رم پیدا
رخ پر افشان سی ہوا اور ہی عالم پیدا
منہر خوبی مین ہوا توجہ ساحین کم پیدا
فخر کیا ہی ہو ہی پست جو مقدم پیدا
کیا عجب خاک سی میری ہو سپر غم پیدا
جسطح لفظ ہو معنی سی منت دم پیدا

ای سحر ربہ احد سی ہی نسبت کسو

پہلی چہرہ بظاہر ہو ہی دم پیدا

پانی کی طرح سی نہ اسی راگیان بہا
ہمراہ اشک آہ دل خون چکان بہا
ای چشم تر زمین بہا آسمان بہا
کیا آب و تاب ہی لب و دندان یار پر
گر موج زن سر شک در یابی چشم سے

قاتل تری شہید کا خون ہی گران بہا
کیا راگیان بہا ہی لعل گران بہا
پست مع بلند و ہر کانام و نشان بہا
وہ لعل بی بہا بین میو تی گران بہا
مثل حباب بحر پھر آسمان بہا

تشبیہ کیا تری رخ روشن سی نیکی
طوفان نوح ابرقرہ سی ہی خوشن
ملبوس جسم رخ نگارین ہر منی ست ہما
وہو فی جزالت خالیہ بلاوس گارنی
یوں میل اشک مین ل پر داغ کی ہی
بی آبرو کیا تری منتون کی آبنے
روئی جو پھوٹ پھوٹ کی باونکی پہ
جب دل بھر آیا نگہ سی آنسو کل پر
لگتی ہی چوٹ ملین کلام و شریست
ہر دم بہا بہا کی امور و مان چشم

سوج مین ہی کہان یہ ضیا او کہان
آنسو جهان وان ہوی یاروان بہا
سفاک آج خون کی تو ندیان بہا
عنبہ بنا جو کھت سر آب وان بہا
جیسی چراغ دین سر آب وان بہا
دُر پانی ہو کی شالہ صفت جان بہا
فیض قدم می شت مین بھر وان بہا
لبر نریو چکا تو چھلک کر کہو ان بہا
دیتا ہی جوی خون دم تنغ زبان بہا
تمنے تو اپنا آپ ویا خانمان بہا

طوفان نوح و ہر مین پیدا ہوا

آنکھوں سی میری اشک دیدیا جان بہا

مور و منج و بلائی ناگہانی دل ہوا

جسے چشم و کامل دلدار پر مائل ہوا

عشق کا شاکہ نہ فریاد تھی جرجرس کا
 اگر کی پہل خاک پر صیاد فی چھوڑا مجھ
 بہر کسب نور اوس خسار عالم تاب سے
 اشک کی جالی ہو گرا شمع گان ہی ہوا
 ہی خرابات جہان مہمان سر آگاہ تہ
 آ کی دنیا میں گناہوں سے بھر ادا مان حص
 قتل کرتی ہی ادا کر دیتی سفاک فی

باعث سچ و قلیق نکاحین ہوئیں یاد دل ہوا
 صید لاغر تھانہ میں قمر اک کی قلاب ہوا
 پہنچے خورشید پیش کف سائل ہوا
 لکری لکری خیر بروی کج سی دل ہوا
 ہوشیاری اوسنی کی دنیا جی خان ہوا
 جزذامت خرمن سہی کی کیا حاصل ہوا
 خون سی نگین باتھ دیکھی غم نہا حاصل ہوا

گالیان میں شکرین لب فی ترش ہو کر سحر
 کیا مزرہ ہی ایک بوسہ کا جو میں سائل ہوا

لکھون گرو صفت اوسکی دوشن کی تجلی کا
 پڑا ہی عکس آئینہ میں کس برق تجلی کا
 ستارہ ہی ہر اک ویزہ ماہ نویسی تجلی کا
 ترش و تلخ گوہر اک ملیح شکرین لب سے

ورق خورشید تو ہر سطر پر عالم ہو تجلی کا
 کف شامہ میں جلوہ ہستی کی تجلی کا
 فرغ معر عارضی نہی ثریا بنگیا ٹیکا
 نکیون ہون نت کھنکھو ہون دل ہو خوش چکا

چلی جادو طرازی کیا سو کج طبیعت کی
گماشتی کی لمبی لکھنی آنکھیں نانی میں
جب سنی پان چھاپھ نکلے پیک کی
بڑھاتے نگہ کا کاٹ جب سر نہ دیا
چراغ نشان بستی پیشانی کی ابرو خمیدہ
نکل سکتی نہیں مچھلی تریابی کی حلقہ
شب یک وقت جا بگڑا ہی جہین توجہ
گھر کتنی ہو دلا کی عوض کیا ویست
تواضع سی کمال صاحبان اوج بڑھتا

سخن اعجاز اثر ہی ملک دیو تپان سی
بندھا تا نظر سی لطف آنکھ کی تلی کا
گلی میں لطف ہی صبا سی گلگون کی گلانی کا
اسی دورانہ سمجھو گل گاہی نہ سرو ہی کا
ستارہ چاہی جو ہر ہوا سی تیغ ہلالی کا
کہیں گردانہ ان نہوین تباہی مچلی کا
ستاروں پر گمان تباہی مجھو خیم فعی کا
طریقہ ہی ہی ایجان عاشق کی تسلی کا
سبب مجھنا نظر آیا نہ فو کی ترقی کا

مشک ل کو کرتا ہی سحر سر کا ونبال
سری ہی ناوک لہور کی پھل ہی چھی کا

ساری رات انگاروں پر چھی لٹا تھا
خاک میں ملایا تھا کانٹوں پر لٹا تھا

حور چھنی تجہ بن کیا قلع و گلیا تھا
سر مرہ ساقرہ فی شبانہ گل کھلایا تھا

عکس می روشن سی کیا فرغ پتیا
 پنجه خواب تہ تازہ رنگ لایا تھا
 شب جو رو روشن پر سیو کاسیا تھا
 رات در دوری فی استدر تیا تھا
 شعلہ روجوستانہ سجا بیا تھا
 صبح تک ہمیکہ آنکھ شب جوتو نہ آیا تھا
 لب پہ پان کا لاکھا شوخ فی جمایا تھا
 آفتابا چہرہ کسی شب کھایا تھا
 خواب میں اینخانی حسن یہ نیایا تھا

آفتابا قی فی جام کو بنایا تھا
 زخم کی طرح ہدم خون مجھی ولایا تھا
 ابرنی تہ دامن چاند کو چسپایا تھا
 جوش بقراری سی دم لبون کیا تھا
 شمع کو محفل شک سی جلایا تھا
 سخت خفتہ فی محکورات بھر جکایا تھا
 دماغ لالہ فی گل فی خار شک کھایا تھا
 چھتے پھر قی تھی تار می فی منہ چسپایا تھا
 مثل تیری یوسف کو حق فی کر نیایا تھا

عبرتم سحر واپر پیشوں کی چھایا تھا

چشم جام میں ساقی خون می بھرایا تھا

اگر بوق نذرانی پر وہ مہر زمین ہوتا
 روان گشت میں گدہ نازنین شرمگین ہوتا

تو بان خانہ اوسکار شک پنہ چا ہوتا
 لجا کو کی طرح پڑمردہ نخل یاہین ہوتا

مری پہلو میں گرد لب مرا می غمشین ہوتا
 تنہا ہوتا جو چہچہ از میں بیدم وین ہوتا
 درو زندان جو لعل لب سنی کھلاتا و ہوتا
 قرار بقراران ہی میجای مریضیاں
 کتان آسا گر بیان سحر کی ٹکڑی ہو جا
 صفت میں خیال کے لکھہ ہا چید ہوتا
 میں لکھتا حال اب سنگدل کی سختگوئی کا
 کشش سی عشق کی نہ خوش گرا لکھتا
 صبا حش کی لیتا اگر چمن میں تیری چہرہ
 قد بالا کو تیری می کھکھرا سی گل کستان میں
 دل بی عشق جسکا دیکھتا ہوں دیکھتا ہوں
 اسی میدان میں سخت جان ہر دگر ہوتا

تو کار میگو بھلا میں قدر زار و خیر ہوتا
 دشمن شیر زبان ہر خط چین چین ہوتا
 جو گرتا قطرہ اشک شمع کا در شین ہوتا
 ہماری درو می افتت نہیں ہوتا نہیں ہوتا
 جو محان غریبان شام سہی ہر صبح ہوتا
 مری شعرا میں کس طرح دخل نکلتے چین ہوتا
 دوات بیضہ فولاد و خامہ آمین ہوتا
 مجھ میشت مصیبت غیرت خلد برین ہوتا
 یقین ہی ای گل تر زرد روی یابین ہوتا
 جو غیرت سر و کو ہوتی تو پوچھو نازین ہوتا
 شربت اس گھر کا بیت کہ جب سکھین ہوتا
 مرا گھر ایک شب آرا نگاہ نازنین ہوتا

خدا کو ای سحر مینی انھیں باتوں سی چپا

کہ چاہا اوسکا ہوتا ہی مرا چاہا نہیں تھا

تصور سلک ان کا جو دلمین باری ہو پیدا
 حیدرین گر خیال کیسے دلدار ہو پیدا
 ہوا میں خاک جل کر عشق میں کس نشین ہو
 جو روی شمع و کا محک و روغن خیال آئی
 وہ دوہری بات کہتا ہے ال و ال چسپ
 جو منصور نگاہ دست کی آنکھوں کی طرح جان
 زبس ہی قلعہ یاد چشم جانان کیا تعجب ہے
 میں دیوانہ ہوا ہوں و سکی چشم سر لکین کا
 لب نہ خم مناسبی صدا تکبیر کی آئے
 دل پر داغ و چشم ترا اتر پانا جو دکھلائی
 منور ہو میں آنکھ میں نور سی ہم تیرہ بختوں کی
 وہ مجرم ہوں راوہ کر کہ وقت بکارتی

گری جو شک کا قطرہ در شہوار ہو پیدا
 فرشتہ قبر کا پش کوشک مار ہو پیدا
 عجب کیا خاک سی میری جو جوتیار ہو پیدا
 جگر سی شعلہ دل سی آہ انبشار ہو پیدا
 کہہ ہی قرار پیدا ہو کہہ ہی انکار ہو پیدا
 ہر اک موی ثمرہ نظر و نہیں مثل دار ہو پیدا
 حد پر جامی سبزہ نرگس بیمار ہو پیدا
 غل و زنجیر سی کیونکر بھلا جھنکار ہو پیدا
 جو وہ معجز نمالی ہاتھ میں تلوار ہو پیدا
 کہیں نہر نیلایان ہوں کہیں گلزار ہو پیدا
 الہی بام پر چل دی کیسی لدا ہو پیدا
 لب ہر خم سی آواز استغفار ہو پیدا

یہ عقدہ حل کرو نیاں سکی تھیں اچھی
 نشانی کی لی بھی وہی دیکھو نہ کاکھو
 تصویر دہشتوں کا نہو گرا بر کی دین
 تصویر می گلہ کا جو آئی نایغ میں
 تصویر ات کو اس ماہر کو دلیں گرا آئی

جو رفر عاشقی کا محرم اسرار ہو پید
 جو دل میں اس پر ہی کی حشر دیدار ہو پید
 نہ پھر قطرہ سی او سکی گوہر شہوار ہو پید
 رگ گل میری نظر و نہیں بیان خار ہو پید
 ہر اک سینہ کا روزن صبا و اختر وار ہو پید

کہا ہم آرزو میں اسی سحر اس کی لائیں
 ہمارا کوئی بھی عاشق جو غیر تار ہو پید

عشق کا بندہ ہر اک گبر و سلمان ہوا
 شور بہار ان ہوا جوش کلاسا مان ہوا
 زلف کا سودا ہوا باد یہ پیمپا ہوا
 ہی غم فرقت فروں جوش پی اشک خون
 طائر مجنون کی گھبراں ہوئی سرسبز
 دوزخ و جہنمی رہا چشم سی دریا ہوا

حسن ترا اسی صنم بہن ایسا ہوا
 چاک گریبان ہوا قصد بیابان ہوا
 جان پہ صدمہ ہوا حال پیران ہوا
 دامن شت خون سطحی عمان ہوا
 حلقہ ہر موی سر کن جیوان ہوا
 سطحی ریت لازم مرا گوشہ دامن ہوا

۱۰
رہچی نکہ تیری یار کرتی ہی رچھی کا
بد رہی رخ شام بال طوق گریبان بلال
جسم ہوا ناتوان طاققت جنبش کہان
عاشق رشک چرخ چا جو میں خستہ بن
یاد خط و زلف کی باغ میں جب آگئی
وانتوں سی ای سنگدل دشمن ہنجل
دست ہر جبین کی جو رقم ہر کہین
وقت سخن جیب سی گوہر دندان کھلے
مصرعہ جربہ تھامت معزوت
تجکو بھلا قاتلاتیغ کی حاجت ہی کیا
زلف جو رخ پر کھلی شلم نمایان ہوئی
جسکو نشانی تری ملگنی انگشت تری
تیری جدائی ہی شاق دشمن جان شنیقا

دل میں نہیں کہے سازنا وکثر کان ہوا
کو کتب سبج جمال گوئی گریبان ہوا
طوق گریان سی گریان طوق گریبان ہوا
زنگ میں ہر زاغ تن لالہ لغمان ہوا
خازنظر میں مری سنبھل وریحان ہوا
لب سی تری منفعل لعل خیشان ہوا
رشک سچہ برین عافیہ دیوان ہوا
رشک سی تاری جلی نور درخشان ہوا
سر و جو تجکو کہا خلق کو ہدیہ ہوا
خلق کی آئی قضا جبکہ تو عریان ہوا
رات عیان ہو گئی مصر جو پنهان ہوا
رتہ میں وہ امی پری شک سلیمان ہوا
تجوسی ہوا جب فراق موکلیاں ہوا

رشک و گل ہر گال غیرت سنبل پیل
 دست خنابستہ چربی پڑی ہی نظر
 رخ سی جو پر وہ اوٹھا چاند سا چہرہ کھلا
 آبلے پا قطرہ زن بین جو نہ خواستہ
 تو فی کیا رخ نہان مجھ پہ گرا آسمان
 دیکھ کر ای گل تجھی غنچوں کی ہلکی
 حسن کلو سوزیا کر تباہی دل اغدار
 جنبش پاکی صدا دیتی تھی مروی ہلا
 جلوہ شمع عذاب کہ ہو آتش کا
 دیکھ کی ہو تجھ کو دنگ بے بیت چین رنگ

ہو گا چین پا پال جب تو خرامان ہوا
 پنجہ شمر گان مرا پنجہ مر جان ہوا
 مثل کتان صبح کا چاک گریبان ہوا
 غیرت صحن چین شست کا دامن ہوا
 ماہی بی آب سان خاک پٹھان ہوا
 بند مری سامنی مرغ گلستان ہوا
 آنکھ ہوئی جب چار جان نقصان ہوا
 غلغلہ حشر اوٹھا جب خرامان ہوا
 دیکھ کی پروانہ وار دل مرا تو بان ہوا
 حسن خط و خال مرنگ نہر لبان ہوا

صبح وہ رشک تو اوٹھ گیا جب سحر

چاک برنگ سحر اپنا گریبان ہوا

مہروش گھری دم صبح جو باہر نکلا

آفتابی لپی خورشید برابر نکلا

دوست سمجھی تھی سو دشمن بھی بد نکلا
 او کی آتی ہی حسین چھپنی لگی چارٹر
 جو مقابل ہوا اون چاندی خیلوں سے
 سنکی آگد تری پھولانہ سیلا عاشق
 ایک دم بھر کی ملاقات میں کیا کیا
 کس قدر منتظری ہی تری امی عذرا
 دو دم تکیر کیا پوسہ کا قاتل سی سوال
 ہاتھ قبضہ تک کتی ہی ہو قتل جہا
 گھا گیا بات کو حیلہ سی وہ بکلائی کی
 وسعت رحمت خالق نی کیا پاک حساب
 مین تو کیا پھر ہون بہرام فلک تری کر
 یاد مرگان نی تری جان لی میری تو
 پایا احمد فی ید اللہ کا ہر ستار و کو

دم جان بخش مسیحا دم خنجر نکلا
 تازی معدوم ہوئی مہر منور نکلا
 ماہ اک لکریک شتاب سی کتر نکلا
 صورت حکمت گل حابہ سی باجر نکلا
 کوئی ارمان نہ امی شوخ ستار نکلا
 کھلی آنکھیں ہر دم تن سی جو باہر نکلا
 نہ سخن اور زباں سی نہ خنجر نکلا
 نیچو میل سی قاتل کا نہ باہر نکلا
 وعدہ وصل نہ منہ سی کھی باہر نکلا
 حشر میں میری گناہوں کا جو دفتر نکلا
 تیری کوچہ سی جو نکلا بھی تو دے نکلا
 رک جان پر جو پڑا ڈوب کی نشتر نکلا
 ہاتھ معراج میں پروی سی جو باہر نکلا

اسی سحر نقطہ پیکار کی صورت نام مجھ

مقدم دائرہ عشق سی باہر نکلا

روتی روتی چشم فی طوفان بپا کر دیا
جلوہ رخ فی ہر اک موتی کو تار کر دیا
حل کو وحشی اور مجھی پابند سوار کر دیا
پان کھا کر سرخ ہر دندان بپا کر دیا
غنج لب تعنی حسن کا رنگ پھیکا کر دیا
سرخ تر بار بکلم سی لب نازک ہو
دل ہی سحر بکیران عشق کامل محیط
پُر کیا شیریں کی جانب نوشین کا عکس
ای طبع اتنی ترش روئی تری اچھی نہیں
حسن گر اللہ فی تجھ کو دیا اسی گلبدن
جو کوئی آیا تو لی مٹی کہا فی عشق کی

ابر دریا بار کو پانی سی پستلا کر دیا
عقد در کو غیرت عقد ثریا کر دیا
چشم افسون ساز فی کیا جانی کیا کر دیا
تو فی اسی ناقہ دروان موتی کا منہ کھا کر دیا
سیو تی گل کو کیا لالی کو کینہ کر دیا
سایہ زلف سیہ رنگ سیلا کر دیا
قدرت حق دیکھنا قطر می دریا کر دیا
ملیتی لیتی ہاتھ میں لہو کو میٹھا کر دیا
زندگی سی جی ہر اک عاشق کا کٹھا کر دیا
مثل میل عشق میری نال میں پیدا کر دیا
تمنی مجھ کو اپنی بیگانی میں سوا کر دیا

ہو کیا زندہ دل مردہ مرا کاتین
اس قدر رویا میں دیوانہ فراق شمع
کالی کالی اپنی آنکھوں کو دکھا کر د

تمنی اس ہونٹوں سی اعجاز مسیحا کر دیا
دشت کو غیرت دہ دامن دریا کر دیا
تونی اسی خوش چشم آہو کو چکا کر دیا

مچکوا لفت میں نہیں نیا وافیہا کا ہوا
اسی سحر کیا جانی اس شوخ فی کیا کر دیا

محفل یار میں جانا ہمیں کسان ہوگا
سرخ جواو سن ماہ کا پر و سی نمایاں ہوگا
اپنا بی برگی غربت میں سیان ہوگا
ہم جو روئنگی تری و سطلی ای شکست
مست لفت سی پو کی طرح ہونگی آبر
منہدی ہاتھوں میں اگر اپنی لگانی تو
حشر میں لوگ کا عوض جا بردی کا
مردی سمجھنے کے زمانے میں قیامت آئی

وانع جب سر عیان شمع کی عنوان ہوگا
اپنا مانند کتان چاک گریبان ہوگا
خضر رہ ہر شجر سبز بیابان ہوگا
جوش گریہ سی عیان نوح کا طوفان ہوگا
خطا سی خس پوش جو چاہے رنخ ان ہوگا
تیری گردن چپہ نم خون مسلمان ہوگا
ایجنون ہاتھ مرا تیرا گریبان ہوگا
تم جلوگی تو عیان حشر کا سامان ہوگا

ریشک یوسف جو مرا مصر میں جا
 روز تیرا جو سلامت ہے جنوں کا کو
 کب تک عہد شکن و زکا تیرا میر
 و کچھ پائیگا نہ مجھ کو فی عاشق قاتل

مشرقی مثل لیں خامہ کفان ہوگا
 چاک ان ہاتھوں سے و اماں بیاں ہوگا
 وعدہ چول مفا بھی کسی عنوان ہوگا
 قتل کر کی تو مجھی خوب پشیمان ہوگا

پروہ ابرین شرما کی چپی گنی بجلی
 اسی سحر برق صفت یا جو خندان ہوگا

کمند زلف میں نل ترک شہسوار بندھا
 جو شب تصور دندان صاف یا بندھا
 رولایا آپ فی صورت کھا کی ویا
 سدا رہی یوہین راق و زو شب تیر
 تری فراق میں چکا کمر سی بھر سفر
 کمان کمان نہ گئی فکرا آسمان ہیا
 قصور عشق کرو غوا یا نہ او و مجھے

مبارک آپ کی فراق میں شکار بندھا
 بندھا جو گوہر مضمون نہ آبدار بندھا
 کھلی جو خواب سے آنکھ آنسو کا مار بندھا
 نہ اس کتاب کا شیرازہ زینہا بندھا
 ہزار بار کھلا اور ہزار بار بندھا
 کمر کا یار کی مضمون نہ ایک بار بندھا
 کھرا ہون پر سی مثل گناہ کار بندھا

کیسی ہمسی نہ برآئی بعد مرگ مراد

وہ چاہے پھر نہ کھلا جو سر مرزا بندھا

فراق یار میں ٹوٹا نہ صبح محشر تک

سحر چشب کو مری آنسوؤں کا تار بندھا

قصہ تھاجہ شب ان شک نجم ثاقب کا

و کھاؤں گے میں جلوہ آفتاب ثاقب کا

وہ محفل میں جہاں حیدر چینی لگی ہر

وہ مہ گھڑی نکلتا ہی نہ بند قطب کا

نہیں قطری پسینی کی رخ تابان جلانے

کر و گھا امتحان میں اپنی ورد لبر کی انکا

زحل غیر سیئہ مشتری ہ ماہ تابان ہے

معاصل ہی شیطنچ کی فرزین بدیت سے

ہمارا نام لیکر شعر میں اہل زبان کہتے

خدا آسان کر دیتا ہی شکل اپنی بند کی

نہ خوش آ یا چین چشک فی کزنا کو کب کا

نقاب چہرہ خور ہو گیا بن صبح کا و کب کا

قدم کب مھر کی آگی رہتی بت کب کا

منجم کس طرح قائل ہو نہیں سیر کو اکب کا

منجم و کچھ جرم مہر میں جلوہ کو اکب کا

کوئی مجھ کو سکھا دے قاعدہ مطلوب کا

اثر ثابت ہی سعد و نحس سی کثر کو اکب کا

کبھی مغلوب بھی ہوتا نظر آیا ہی غالب کا

صفا بان تک گیا شہر ہمارے فخر صفا کا

وہی ہی مزد جو کرتا نہیں شکوہ تو کب کا

نہ کیون مضمون عجائب ہوں نہ فکری نہ عقلی
سحر بندہ ہوں اور سکا جو کہ منظر عجائب کا

برخ منور جانان تہ نقاب رہا
ہمیشہ آتش فرقت سی دل کباب رہا
ہمیشہ زلف کی سود میں پیچ و تاب رہا
شب وصال بھی نوبت ثبات کی کافی
نہ جب گناہ کا یار رہا ہوا تباہ
رہی مدام عنایت سقیب پر او سکی
مین بی ثبات ہا یوں محیط عالم مین
رہی جہکائی ہوئی سرور و کس صورت
شب فراق مین تڑپا کیا مین تیرے
پڑا نہ چین جوانی مین بی حینون کے
ہمیشہ علم محبت ہی کو کیا تحصیل

ہمیشہ ابر کی پردی مین آفتاب رہا
بسان نبض تب غم سی اضطراب رہا
پہنسا بلا مین دل خانمان خراب رہا
اوہر تو خوف رہا اور سطر حجاب رہا
رہا مدام سیست تاشاب رہا
ہمیشہ یار کا مین مورد عتاب رہا
کہ جیسی سحر مین دم بھر کوئی حباب رہا
غضب تو یہی شب وصال بھی رہا
برنگ پارہ سحاب اضطراب رہا
مرا شاب مری جان کو عذاب رہا
بغل مین دلی ہوئی عشق کی کتاب رہا

دکھایا کل ترک جو اونسی پھول ساخ
نظر جو آگنی لبہای سحر یار او کو
بہشت میں بھی وان بڑی اب کمی

و فور شرم سی گلشن میں آب تاب رہا
ہمیشہ خون سجدر رشک سی شہاب رہا
تجملی شراب سی کیون ابد چہنار رہا

سحر نہ کیون مجھی عادت ہو خاکساری

انزل سی بندہ عشق ابو تراب رسا

کیا موزوں جو دواوس و قد کی ہونچکا
نقاہت بدل غریبیا تیری مغفون کا
پیر و تیری یوانی کی ایسی نون نون
نباہی سیکدہ ماتمکدہ ساتی گلرون
دل خم جوش میں ہی ٹپتی ہیں ست جھلٹی
ہجوم گریہ سی اک فوج کا طوفان بایں
مہربانی الفت کہ آنکھ کا کبھی نا تو جو سیلی کا
کسی لیلی ادکی عشق میں جونی ہی جان سینے

ق

ہی شک سرو ہر صرع مری شہار موزوں کا
کہ رشک برا دسی سایہ ہی شاخ بید مخزون کا
کہ ہی نچیر کی کڑویں پہ عالم چشم چرخ کا
صدای قافل منیا بنا ہی نالہ مخزون کا
می گلگون کی سانگریہ عالم چشم چرخ کا
مری آنکھون پہ عالم ہو گیا جیون سیون کا
عبار او ٹھکرا پس مل چلا تربت سی مجنون کا
مری تربت پایہ چاہی ہی بید مخزون کا

بسر ہوتا ہی گے یاوین دی منور کی
 اگر گزشتہ یہی تمھاری چشم قمان سے
 پھر دیر تیری لغو کا بوجھ ترا می سے
 جو تو او شہسو حسن آتا ہی مری گھر پر

مصورات بھر رہا ہی او کی زلفوں کا
 صنوبر میں تپا ملتا ہی کچھ کچھ قد و زون کا
 پیچھا انوں نے کیا اگر بہت حجاز بہت چھو
 نہ تو نعل نبتا ہی نہیں پر تیری گلگون کا

سحر حق نی کیا ہی صفا و سکی چشم و ابرو کا
 کلام اللہ میں آیا ہی سورہ صا و کا نون کا

قرابہ جبرین ابی شک مہدین کب تھا
 خوشی کا ہجر میں سامان بن آگلی کب تھا
 ہر ایک معی ثرہ نگیار گ یا قوت
 بچا لیا لب بخش کی تصور نے
 می ولای علی حسی خمیری طینت
 گھٹایہ نور قریب ہے بی نقاب ہوا
 ملاکلی سی نہ افسوس نہ مہ خوبے

کہ رات بھر شرفشان ہر ایک کب تھا
 ہلال عید مہدین شک نش عجب تھا
 رو لانا ہجر میں خون پہ تصور تھا
 ہمیں فراق میں جینی کا آسرا کب تھا
 ازل سے اودنا و ان میں نہ شہر تھا
 کہ جہنم ماہ پہ سب کو گمان کو کب تھا
 نہ عید کو بھی برایا جمل نہ طلب تھا

<p>تو لکھنؤ پہ گمان سواؤ نہخت تھا کہ نو صبح سی روشن غبار ہو کر تھا ہجوم درہی حال اپنا ورنہ بیگ تھا چمک میں ہر درو ندان مثالی کو کر تھا</p>	<p>وہ ماہ بام پہ جب سحباب آتا تھا سوار کون ہوا چاندنی کی سیر کو تھا امید وصل پہ کافی ہی سچا رہی تھا سی نی شب یز یا حسن شکستہ کو تھا</p>
---	--

میں اوس سدرس اول کا ہوں سحر مراح

کہہ جبریل امین جس کا طفل مکتب تھا

جسم نزار رشتہ بستہ بربنا دیا
 ہر اشک آبدار کو گوہر بربنا دیا
 گلبرگ ترکو لالہ آہر بربنا دیا
 دل کو پسند سینہ کو محرم بربنا دیا
 کیا دل غور سے تجھ پر بربنا دیا
 ہجر ستمی آہ کو نشہ بربنا دیا
 جنسی کہ میری ترک کو خنجر بربنا دیا

ایسا تپ فراق فی لا غربنا دیا
 رویا جو یاد کر کی میں زندان صبا دیا
 رنگ سی سی سرخ لبون کی ہوئی بیا
 اک شعلہ رو نگار کی سوز فراق فی
 اوس بت پہ کچھ اثر نہ کیا اپنی آہ نے
 کرتی ہی کاوشیں گ جان سی اصد
 خون جہان کی حشر کو ہی اوس سے بڑا دیا

ساقی بی اپنی باتھ سی مجھ کو دیتی تھی

بھی گل چین من تیری رخ نوشنے

سودا ہی اپنا کر کی تری گیسو نہ آیا

ساغر کو آفتاب منور بنا دیا

سوچ کھی کو مھر منور بنا دیا

شبہا می تار کا مجھی جو کر بنا دیا

مجھ کو سحر کیسی کمر کی فراق فی

تار نظر کی طرح سی لاغر بنا دیا

ابر و خدایین جو ہری تیغ تیز کا

صيد آہوی ختن ہی دیدہ خونیز کا

سایہ زلف سیہ بین ہی چلن سیہ کا

خون مرقد بین ہوا دل خسرو پر ویز کا

خار صحرایین اثر پیدا ہوا مہینہ کا

توسن جہان نہ کر آہنگ حبت و خیر کا

میان مین خنجر نہیں ہتا کبھی عزیز کا

کو کہن فی سر نہ پھوڑا خسرو پر ویز کا

تیری ہر ہوی شکر گانوس بت خونیز کا

ہی جہان دیوانہ بوی زلف عنبریز کا

کیون نہ ہر دم ہو سمن حسن جہان تیز کا

یار کی لبہا می شیریں کا ہوا جندشی

دشت کو جب بین ار تو سن وحشت گیا

کر نہ بعد مگر خاک عاشقان بر باد

بسکہ کرتا ہی وہ قاتل زور شوق قتل عالم

عشق شیریں مین کیا کیوں آکھوتیشہ قتل

یاد چشم مست ساقی کی جو ہتی ہی سحر

چشم گریان میں پیش عالم ساغر لہری کا

کسنی بی سحر عشق میں رہا پایا

پائی جان روح ملی نور تجھ لپایا

لاکھ غنچ ہوی گل باغ جہان میں لیکن

ہی تصور جو در گوش سنم کا او کو

سیر کی مہنی خرابات جہان کی برون

اگیا وہیاں مجھی اپنی گرفتاری کا

کیون خوشی نہی من میں رت سا خندان

ہاتھ موسیٰ فی جلا کہ یہ بھنایا

جسنی پایا تجھی او سنی نہیں کیا پایا

غنچ لکب نہ دہن مہنی شگفتا پایا

واہ قسمت نی عجیب ش کا تارا پایا

نہ مگر کوئی حسین دہر میں تہا پایا

دل کسی کا خم گیسو میں جو لٹکا پایا

جام می ہاتھ ساقی کی چھلکتا پایا

ای سحر بالون عشق میں ہر تہ توہیں آپ

جان کا ہنہ اسی راہ میں کھٹکا پایا

شاہجہان جہان میں نقشہ ہی می ل کا

زیادہ ہو مجھ وہ سایہ بال جانسی بھی

کہ جسکا ایک شعبہ ہی پنازع سہل کا

پڑی سر پر میری سایہ اگر شمشیر قاتل کا

عیان چکا و پچی کا سنین ہی گرد و چتر
 تراشا کر چکی فوارہ خون شہیدان کا
 نشانہ تیر غیرت کا بنا ہی کچھ نکھین
 جلون میں یہ پونجی تلک و شان ہی
 ز جلا پانی نہ کیونکر عشق سرکشی عاشق
 ہوئی منظور ارش جو گہر کی آئینہ رو
 میں ہستا ہونا اوس گل سی اپنا یاد کرنا
 تری چاؤ قرن میں کیسا ہون دل جو عاشق
 جگہ سونی کو پائی مینی بھی گنج شہیدان

مہ نو دیکھ لو ہالہ بنایا ہ ماہ کامل کا
 ٹھہر کر کوئی دم تو دیکھو یہاں قصہ سہل کا
 مشک ہی اسی ہی کچھ باورام کا
 جھی ہی شک آباد کچھ تہ جن محفل کا
 فزون ہوتا ہی سرکشی حلقہ شمع محفل کا
 لگا یا اپنی گھر میں آئینہ اوس می نل کا
 نظر تو اگلی شن میں چکنا چٹنا دل کا
 تو محکمو یاد آجاتا ہی قصہ چاہ بابل کا
 مری سر پر یہ احسان گیا شہیدان کا

مقراہل زبان کیونکر نہ ہو نین فکر صائب

سحر دیوان میرا شک ہی دیوان بیدل کا

پلائی گرد و گل گلشن شباب شراب

خوش آنی فرقت ساقی میں کیا کباب شراب

ہو بو میں شک نہ نہ کہت کلا شہر آب

گزرک ہی بخت حکم دل کا خون ناشہ آب

وہ رشک مرچوئی کی بیجا شراب	تو موج بادہ بنی برق آفتاب شراب
یہ دو چشم صنم میں مانہ ہی سرخوش	کہ پی ہی ہیں بھم رندوشیخ شایگان شراب
چمن میں جوش گل سبزہ ہی لب جو	ہو ادھر ہی لاسا قیاس شراب
جو مست لفت ساقی ہر وقت قیامت کو	اوٹھینکے قبر سی کہتی ہو ہی شراب شراب
وہ ماہ نشہ میں شب ہو گیا خفاہی	ترا برا ہو بس لعلی غلمان شراب شراب
نہ نشی میں بھی کھلا ہر شیخ کا دل	کمان فرج کا کرتی ہی انقلاب شراب
ہی عکس عارض غریدہ و اساقی سے	پیالہ برج شرف شک آفتاب شراب
سمجھتے ہیں اوسی بہتر ہم آب حیوان	جو تیری باتھ سے ہو پار دستیاب شراب
جولی وہ دست حنائی میں نشہ می کو	تو عکس عارض گلگون سے ہو شایب شراب

جو مست الفت آل نبی ہیں او کو سحر
بروز حشر ملائیکے بو تراب شراب

بسکہ یا ذلالت میں ہی جانور وقت کی	ہی دم اشرور دم سر ہو وقت کی
تھی شرفشان جو آہ شعلہ زافرت کی	قلو آتشانیکا کہ دوں با وقت کی

ہیں جیسا سی ماں قضاوت کی شب
تاری میں انکڑے شان میں غریب تیار
تاری چشم غول میں چاندنی دیو سفید
دل سخی غم دور دیکھوں چاندنی اجاں
وصل میں ہونگی خجالت بسکہ ہی سکا خیا
زندگی بی لطف ہی بریں نہیں آفتاب
یا دانی کسی رقتا رقیامت اس مجھ
اوس میں پرودہ نشین کا جبکہ تانہی جیا
صد مہ دور سی آئی لاکھ بے لب چا
تو تو تھا بشغول سیر غان غریب کی
ہر دور و دیوار پر اک عالم کلز ہوا
چشم افنی مجاہد ہر اک وزن دیوار
ہجر ہوش میں نظر آیا جو محب کو ہوا

ہو گا اب ہر روز کا جھگڑا اور وقت کی
چرخ آنکھوں میں چرخ بن گیا وقت کی
اوس پی بن ہی مجھ کی بلانفت کی
آئی گھر میری اگر وہ بقا وقت کی شب
کر نہیں سکتا میں اس کا کلا وقت کی شب
می کی بدلی زہری ساقی بلانفت کی شب
آفتاب حشر ہر ذرہ بنا وقت کی شب
آنکھ میں کھلاتی ہیں بلانفت کی شب
میر می میں کیا باقی ہا وقت کی شب
رات بھر بیان سر ٹکٹا میں بلانفت کی
خون سرتی زور ٹکل کھل گیا وقت کی شب
گھر کا دروازہ ہی کام آڑو ہا وقت کی شب
دل تان کین طبع ٹکٹی ہو گیا وقت کی شب

۱. نقاب حشر سان مجھ کو جلاتا ہی قمر
 قصہ کو تیرے دل پہلے ہی کی کوئی صورت
 ۲. خون دل سے خیزہ شمر گان گارین یون نہو
 دل پر ان بجلی گری حب یا و آ یا ہمدو
 ۳. زخم دل پر تیری چھڑکانک شکر
 وصل میں کایا ہو تو پھر نہ دست
 ۴. دل کانی کو کرینگی ہم بھی کر طول زلف
 ساقی سیرین کے تصویر میں جو تھا سونو

۱. کم ہندین نور قیامت سے ذرا فرقت کی
 گریختو تا ذکر اب پیرا فک فرقت کی
 ۲. لالہ رو با تھو نہ ملتیا جی فرقت کی
 اوس سی کا خندہ دندان فرقت کی
 ۳. چاندنی دیتی ہی کیا کیا انداز فرقت کی
 تجھ پر گرامی ماہ ہو جاتی فدا فرقت کی
 ۴. جھق جی چاہی بڑا ہی عیا فرقت کی
 شمع آسا جسم جل کر کھلا فرقت کی

اس قدر ایذا اٹھائی ہی کہ مر مر کر بچا
 پھر نہ دکھلا تا سحر کو یا خدا فرقت کی

۱. رشک گل کو چہ اگر دیکھ پانی عنایب
 گر گری تاثیر آہ شعلہ زائی عنایب
 ۲. تو اسی شبنم نہ اسی گلچین بنی پر و ہوا

۱. آشیان اپنا گلستان آٹھائی عنایب
 دست گلچین آتش گل سی جلائی عنایب
 ۲. دہن گل پہن اشک دیدہ ہی عنایب

بی شباتی پر گلون کی شکست کی جو
 کیون رو تا دیکھ کر محبو ہنسی و غنچہ لب
 سبز نوخیز کا اوس غنچہ لب کے ہوا سحر
 دیکھ پانی گرمی و سر و گلزار کو
 دام زلف پر شکن مین ہی لانا لانا
 عشق گل مین خال گلشن کو ہی سر سبز جا
 عاشق گلزار ہون کہ پیا حسرت کی
 سیکھ لی عاشق نوازی نازنینو نسیم
 کیون کمری تیری وابستہ نہوتی تانفس
 پھو سی خسارتیری اک نظر گر دیکھ پیا

خون آنکھوں ہی نرم ہی بہائی عنید
 نعت شادی مین گل کہ نالہا ہی عنید لب
 موج رنگ گل ہوئی زنجیر پائی عنید لب
 قہقہی ہون لبک کی فریاد پائی عنید لب
 سنبل چپان ہوا زنجیر پائی عنید لب
 خار مرگان مین برای دید پائی عنید لب
 برگ گل تربت پہ لالا کر چڑھائی عنید لب
 گل کی سر پہ چمنی چای پائی عنید لب
 رشتہ جان ہر گل ہی برائی عنید لب
 آنکھ پھر گل پر پری تو خار کھائی عنید لب

تیرہ بختون کو سحر دیکھا نہیں نگین بیا

زناغ کو ہی کو ملی کسدن صدائی عنید لب

شرم ہی دن و پھر ہو جای ستور آفتاب

دیکھ لی بی پردہ گردہ دی پر نور آفتاب

کیون نهو تجسی خجل امی شعله طور آفتاب
 تب سرتها بی هیشنه ز دور بخور آفتاب
 آنکه کس منه سی ملائی چشم بدور آفتاب
 صبح گردن شام گسیو قد شهاب ^{لال} آفتاب
 حسن تیر قدرت یزدان تو ہی فی نظر
 جو دین عالی طبع فیض انکاهنی نیکو تعب
 اپنی چشم مست کاسه خوش تو ای شکر
 تیری آگی امی سیت اوڑ گیا چهر نگار
 کور باطن کو بجل خوش آنی کبیر اکلام
 منفعل ہی بسکه تیری حسن عالم سورت
 بیحیانی ہی اگر ہی گرم لاف ہمیری
 ہمسری تیری کف پاسبی ہی کیا تاج
 اک نظر گروہ کف ہی خانی دیکھ پا

برق دندان جلوہ رخسار پر نور آفتاب
 شاید او سکی چشم جادو کا ہی سحر آفتاب
 تجھے ہم چشمی کاکب کتا ہی مقدور آفتاب
 دانستاری مہ چین رخسار پر نور آفتاب
 ہین خجل آگی تری ماہ ویری حور آفتاب
 نور بخش ہری ہر چند ہی نور آفتاب
 ورہ کسنی آج تک کچھا ہی محور آفتاب
 ہی سفیدان و وزن مثل جام بلور آفتاب
 قدر کب کتا ہی پیش چشم بی نور آفتاب
 منہ او ہر کرتا نہیں امی شعله طور آفتاب
 آغوش پوشاک ہلیو باتن عور آفتاب
 حسن مین ہر چند ہی ایجان شہنہ آفتاب
 رنگ چہرہ سی اوڑی ہو جا کا نور آفتاب

سکه دندان منخ انور کی کھلا آفتاب
 فوج بلا سوزش ہی ہزار تن تھر تھر
 توجہ ہو ہر ہفت سی راستہ قربان ہو
 اللہ اللہ عکس رخسار منور کا فروغ
 ایک شب تجھ ہی کی گرا قبتاس و
 پانی گرا وں ہر ش کو مائل توں سر
 جلوہ روی مخطط سی ہوا روپوش کیا
 چشم کی مستی کا باعث ہی فروغ حسن
 پی کی مٹی س شونخ فی چہر کدوی ہی آفتاب
 جلوہ عارض فی تیری ہی گھٹایا آفتاب
 سامنی تیری مری نزدیک ہی شام
 تیر مرقان کا نشانہ گر کر ہی بروگان
 آتش رشک رخ روشن سی طہائی ام

برق ہو سیلاب مر ہو جای کا فوراً آفتاب
 دیدہ عاشق تین اک قرص کا فوراً آفتاب
 بد زہرہ ماہ نو فلان پری حور آفتاب
 آئینہ بجا تا ہی ای غیرت حور آفتاب
 تا قیامت ماہ سی ہو سائل نور آفتاب
 نذر وی تار شعاعی بہر طنبور آفتاب
 آج بللی بین نظر آتا ہی محصور آفتاب
 می نہو جبک نہ وکی آب انگور آفتاب
 دیکھ لی دیکھا نہو جینی کہ غمور آفتاب
 ترمیزی کم ہے پیش چشم ای حور آفتاب
 آکو نخوت سی کو پیشی بہت نور آفتاب
 رخنہ رخنہ ہونیاں بیت زنبور آفتاب
 کیا علاج ہو سکا طبیعت سی محبوب آفتاب

اسکی آمد ویکھر مجھسی ہوا وہ مہ جدا
گرمی باز از سخت سردی کرائی تو
سایان چہا نہ چو ونگار ترا شک
عکس روی وشن ساقی کسی کجا چکی ترا
جو ہی عالی رتبہ او فی سی نہ خو امان
بی حجابی عالم مستی مین ہی عین حجاب
کیون نہوتیری در دولت چاہر مجھ
جلوہ کسی روی وشن کا ہوا پر تو گن

کہد اب میری سیخانی سخی ہوا افتا
زلف شبگون کو او ٹھا خشی کا ہوا افتا
وکیہنی دو گنا نہ شجکو تا بمقدور افتا
جلوہ گر پامیا میان جام بلور افتا
ماہ کا احسان نہیں کرتا ہی نہ نور افتا
پردہ مینا مین کہوتا ہی ستور افتا
آینہ داری کی خدمت پر ہی مامور افتا
بنگیا ہی خاک کا ہر ذرہ پر نور افتا

جاسحر کو دنیا سایہ مین لو اہی حد کے

یا علی جب ہو سوا نیزی پہ محسور افتا

جان بلب عیسیٰ نفس ہی ہجر کا بیار پتہ
دیدہ و نہ تہ فتنہ کرتی ہین بیدار پتہ
کسکو دھمکاتی ہین دم کہینچکے تلوار پتہ

بی سبب کیون ہو گئی ہین چپی آزار پتہ
وکیستی چلتی ہین اپنی شوخی ز قمار پتہ
مرتی ہین مجروح نازا بر و خدا ر پتہ

این یک تن برین کعبین ن سحر سحر بار
 کو خرمیاری کرین ای مشتری خسار
 بر تهر می کی بین سوغی گس گلزار آب
 چشم جادوگرسی لڑ لڑ کرید بین بین
 سنه سی بولین بانه بولین پانین پانین
 شکوه وعده خلافی پر نه بولی ات
 دو دو خط گیر کجا اکدن شعله رخ کوتر
 چاه بی کمنایا ل غارین انجم کام
 سدره بی عقیل کایا لانی کوئی آنکھ
 با بین گردن بین جو والین نعلی لاله
 رستی بین هر دم گریبان گیر بختی بین
 آینه منی دکھایا کچا جب به بناو
 کایا کیو هو بھلا وعده وفانی کی امید

حلقه حلقه بی کند کاکل خدار آپ
 ماه کمنان آئی کنبی کو سر باز آپ
 آنکھ دکھلاؤ نہ ہی نہ رورو بیار آپ
 اپنی ہاتھوں میں آنکھوں کی لیا از آپ
 کیا ہمارا زور اپنی دل کی ہر منجی آپ
 ہمسی اتنی بات پر ایسی ہوئی بیزار آپ
 سرو ہو جائیگی ساری گرمی باز آپ
 حسن پر اتنا نہ اترا یا کرین نہار آپ
 چشم دربان بنگیا ہر وزن کو آپ
 منہ لگاتی ہی ہو میری گلی کی ہا آپ
 بات کہتی ہوتی ہیں بتو گلی کا ہا آپ
 صورت تصویر حیران بگیا دل آپ
 شام تک نہیں چل جاتی صبح کا اقرار آپ

آنکھ نہ محبت سحر سامری چوں فسون
گاہی ہائی فی بھی تو ساتھ لائی غیر کو
روزہ ماروں کی طرح اکدن مر گھر بھی ہو
وعدہ فردا وفا ہو گا نہ تا فردا ہی شہر

لب ہرین عیسی کہتی ہیں عجاہل گشت
ایسی بلتی سی محبتی یار ہی کار آپ
کاشن کھلاوین ہلال ابرو خدا آپ
واہ اسی صاحب ہرین کتنی صادق الاقرار آپ

ویدہ و دستہ او کی چشم کی عاشق بنے

اسی سحر جی جیو چھو تم ہو ی بیا ر آپ

ہرین شب یلہ اسطی اللہ لگر کیسوی دست
آنکھ نہ گس ہی بعینہ کل سنی گدین ہی دست
مشک افروز ہرین اگر خال سیاہ وہی دست
چال آفت ہی قیامت قامت بجوئی دست
لوٹی ہرین سانپ چھاتی پر مری قوت کی دست
جوہری نظر و نہیں یعنی ہر عالم فرست
زندگی سچی ت بہتری اگر نہنگام نزع

تاری ہرین افشان کی فرمائی کامل فرمائی دست
زلزلت سنبھل ہی صنوبر قامت بجوئی دست
دو دو عنبر آتش رخسار پر ہرین ہی دست
آفتاب نور محشر ہی فروغ روی دست
یاد آجا تا ہی جیپچ و ہم کیسوی دست
جنت الماویٰ ہی بکھر ہی بہار کی دست
چہرہ ہو پیش نظر اور زیر شر انوی دست

می گفت پا غیرت آئینه هکندی
 ملکست گل سنی بهار انشا که تا بهی
 بسمل تیرنگه بی طائر قفسه نما
 شل هو نیشل شانه یارب سبب شایسته
 کوڑایا لاسانپ بیجا هی گنج حسن
 یسج پر چو لونکی سو جانا هی جوت باز
 روضه صنوان هی سر شک حمیر کا خانه
 صاف هی عالی کی کرتی کی شان و عیال
 وده هی گر کرده تو به بگیان سو با روح
 بگری جاکر انون غیش کا بهانه کچه
 چشم مردم خیره هوتی هی شعاع نور
 زمین کو رونق نده ماتمه اتی جوا و سکا و بند

اکر قاتل سی ای بی نین و خون و سحر

جام حبشیدی هین گو یا کانه انوی دو
 لاهاری سمت باد صبحی گاهی لوی دو
 روی دل بهتا هی سو کعبه ابر روی دو
 ناگنی او سنی بنانی صا جدموی دو
 سلاک هر سی نهین اولجا هو کسوی دو
 صدمه گلبرگ سی چلیجا تا هی پهلوی دو
 حور کی پهلوسی بهتر سی کمین پهلوی دو
 کمل گایا هی جو به آئینه پهلوی دو
 روی دشمن ششابه هی نهایت حوی دو
 سر کسی صوت تو به پوچی تاسر انوی دو
 پنجه شعله شاخ نخل طور هین بازوی دو
 مرز جان سمجھون گز خوش بازوی دو

دل چه نجز زن هی و دم غمزه لای روی دو

بسنی لمین تباخ و سر خود کام کی صورت
 بنائی رنج فرقت فی یہ مجہ ناکام کی صورت
 تفت سوز المہ سی سینہ ہی حمام کی صورت
 چمن بکیش ہی زگر کس مخمور ساقی مین
 ہجوم صحت دست زبان پیا نہیں قابو
 ہوا ہی زندگی ساز شہی بہانہ ہی تین
 خطا ہی یہ وہ تہ کیا تشبیہ ہی عاقل
 دماغ میکشی کب ہی خیال چشم و آبرو
 حد بکرا ہی گرد و صحنہ سنگ آوش
 فراق مہروش مین لٹ شکیر کا تصویر
 نظر آتا ہی پشت لب کا سبز عکس لبرو
 جہان کو مست کرتا ہی نظارہ حسن ساقی کا
 چمن کی سیر سی نفرت ہو ہر قمر جی بل کو

نظر کعبہ مین پھر آنی لگی چشم کی صورت
 ندیم ہی خواب مین بھی اچھٹا رام کی صورت
 مکدر و دودل سی چشم ہی کلجا کم صورت
 ہر اک غنچہ ہی شکل شیشہ اور گل جام کی صورت
 نہ کیون ہو جا غنا نامہ پیغام کی صورت
 بھما دل بہتانی پر چراغ بام کی صورت
 کمان و چشم قنار کمان بادام کی صورت
 نہ او تر اطاق سی شیشہ ندیم جام کی صورت
 اگر دودل ہو تو ام دہر مین بادام کی صورت
 نہ کیون تار یک نظر و ندین سحر ہوم کی صورت
 کہ ہی آغاز مین پیش نظر انجام کی صورت
 صراحی زار گردن ہی تو نکمیں جام کی صورت
 جو کوہ مین بس سمن بوسر گل اندام کی صورت

سحر صبح وطن بھی اب بنی ہی نام عزت

لیالی سی فزون تر ہی یاہ ایم کصیوت

ہین نخل دار کوچہ دلدار کی دخت

طاہرین جامی غنچہ و گل انگروشہ

کیا انتظار یاری او گنتی ہین بعد مرگ

لاشی لنگتی ہر کھین لنگی ہین کھین

عشق سی قدان سی نہ پایا بر مراد

اندری نور حسن خدوہ او کافر و غ

جاسیر کو کہ نرگس حیران ہی غنچہ نہر

سر بار لاتی ہین چمن یار کی دخت

ریشک چار ہین مری گلزار کی دخت

بالای قبر نرگس ہین یار کی دخت

مردم گیا ہین کوی شمع کار کی دخت

لانی نہ بھل کہی مری گلزار کی دخت

ہین نخل طور کوچہ دلدار کی دخت

شبہم سی اشکبار ہین گلزار کی دخت

خط فی مشاودیا ہی سحر حسن گل خان

پُر خار ہو گئی گل سینار کی دخت

شمع سان وتی کٹی حیرت پرفن کی دخت

ہی شمع یک ہجران نخل ساونکی دخت

نیک لک شمع ہر و کی چہ روشن کی دخت

اشکبار ہین عقدہ نالہ ہی بدلی دو و آہ

زلفت کی پرویدین چشم و نگہ کرتی ہی قتل
 جس صیبت بسر کی ہی شجران بوست
 ببل نالان کی صیوت لغز ن تھا ہجر
 تھا جو مجھ دیوانہ کو گیسوی بت سلسلہ
 جانگی اوس گل کی کوچہ میں ہی تعبیر
 رنج و فرت مجھ کو عیش و صل غیر کو نصیب
 دیدہ تر کی سفیدی سیاہی سی کھلا
 ایک ساعت بی خیال دوست ہنا کفر ہی

پروہ داری کرتی ہی ہر دزد ہر ہر
 یون بتیابی سی اخی خالق کبھی دشمن کی
 سامنی تصویر تھی اوس غیرت گلشن کی
 بیڑاں حدادنی پہنائیں سو سون کی
 خواب میں دیکھی ہی ہمیں سیرا گلشن کی
 رو کی میرا دن کٹا ہنستی کٹی شہر کی
 دونوں آنکھیں ہری ہر بھادو کس دان و کس
 مرد عاشق تن کا دن ہی عاشق تن کی

ای سحر کس عیش سی تہنی بسر کی صبح تک
 عید کا دن ہو گئی وصل ست پر فن کی رات

چپ کیون نہ ہی تازہ گرفتار محبت
 بی مہری وہ کب ہی سزا و محبت
 بچتا ہی نہیں صاحب آؤ محبت

واہ ہونہیں سکتی لب اظہار محبت
 ہر ہم زن ہر گھر لانا محبت
 دشمن بھی نہ یارب ہو گرفتار محبت

سحر مروتب صد منه آزار محبت
 اک روز شگفته نهوا غنچه سب
 هوتی ہی سحر مر گیا ای شکست
 کرتی ہو مدا و امر بیکار و سب
 یہ عاشق و معشوق میں بھی لڑکا
 مرجائینگے اک دن جو یوہیں عشق رہ گیا
 آسان تھا جسکو اوٹھا لیتی فرشتے
 پوچھو جو دوا شربت نیدارد و ہا
 عقبی میں جہنم سی کیسے نہ بچینگے
 دشوار ہی پہنچنا میں اگر لاکھ چہا

اللہ کرمی تو ہو گرفتار محبت
 سینی میں کہنکسا ہی ہا خار محبت
 آخر نہ بچا آپ کا بیمار محبت
 اچھا نہیں ہونی کا یہ آزار محبت
 الفت مری غمخوار میں غمخوار محبت
 آخر مرض الموت ہی آزار محبت
 انسان ہی تھا جسے اوٹھا بار محبت
 ہکو مرض عشق ہی آزار محبت
 دنیا ہی میں جلتی ہیں گنہگار محبت
 چہری ہی عیان ہیں ی انار محبت

جو چاہی وہ دیجی تعزیر سحر کو

موجود ہی حاضر ہی گنہگار محبت

شیخ ان ہجری مرقی ہی کی ات کی

شب ابام پیش ہو گئی برسات کی

کافی عیار فی شکوئین ملاقات کی آ
 آہ کی دودھی ہوتا ہی جہان تیرا
 یاد کامل میں شب ہجر کا جو عالم
 باتیں بہکی جوسنیں کہکی شرابی اٹھا
 آیا وہ ماہ نہ شرب تو خلق کی آہ
 مجھ کو ہی عید اوسی وز ملی تو جہان
 یارسی وٹھ کی کروٹ کو بدل لکھ لکھا
 کیا کہوں ہی کئی چوہل کی شب کی چلی
 شام سی صبح ملک سینہ زنی کی مٹی

پار پر فن فی مری ساتھ عجبت کی آ
 ہجر کی دن کو بنا تا ہون میں سرت کی آ
 کالی اسطرح سی ہوتی نہیں سات کی آ
 طرفہ تقصیر مری یار فی اثبات کی آ
 تار می گنتی ہوئی آنکھ نہیں کٹی ات کی آ
 ہی شب قدر بھی تیری ملاقات کی آ
 نہ تو بولانہ ہنسایا ہی کچھ بات کی آ
 ہو گئی صبح نہ مہلت ملی اکبات کی آ
 یاد آئی جو مری کو تر مگیات کی آ

کیون سمجھ کو نہ ہو دعو اسی سلیمان کی آج

آگنی ہاتھ آنکھ بھی جو تری بات کی آ

زلزلہ لدا میں ہی مشک ختن کی نکلت
 غیرت عظمیٰ مسکت تن کی نکلت

نازنین جہم سی کتن ہی حسن کی نکلت
 ناف میں نافہ آہوی ختن کی نکلت

معرض حیرین بیار تمنا کو سنا
تونی چوئی مین جو چنی کا ہی الامونا
کا کل رشک شان آئی جو تربت مین
پاتھم سی پنی جو تو کاٹ کی پینکی اگی
کو چھ سی وس گل نازک کی صبا لائی

قوت دل کی لپی سینب قن کی نکمت
پہول کی بوسی ہی کم شک قن کی
رشک عنبر ہوئی کا نور قن کی نکمت
شمع کی گل سی نمایان ہو سمن کی
آج مکی ہی جو گلہا ی چین کی نکمت

زلف ساقی کا پری عکس چ ساغر مین
می مین پیدا ہووین مشک قن کی نکمت

رشک گوہرین تیری ساری داتا
ادھی سی سی جبے سنواری داتا
دانت سلاک گھر کی کھٹے ہین
زلف افشان سی عقد پروین ہا
کبھی جلی اگر چپ گتی ہے
شب کو تاری ہین جلوہ گر ہوتی

برق تابان ہین پیاری پیاری داتا
شب ہوا رنگ لب ستاری داتا
جب لبون سی کھلی تمہاری داتا
روی روشن قمر ستاری داتا
یاد آ جاتی ہین تمہاری داتا
کیون نہ می سی سی سنواری داتا

اپنا منہ آئینہ میں دیکھو سو

وہ لب نازک اور مہتابی رات

مست نے پھر فراق کی بجائے کھائی رات

یاد آئی گوری گوری جو تیری کلانی رات

منہ خون سی اور تیرا فاق رنگ ہو گیا

رویا میں سکی دل سی کہ ورت بکلی گئی

شیشہ میں ہمیں شک پی کو لیا آؤ

مجر اشب وصال میں بی بیشی حساب

انکار کرتی ہو جو ملاقات غیر سے

افشان اگر چٹتی تو چٹتی پر وہ کیا ہوئی

ترپا کیا تصور دلبر میں شام سے

آنکھوں نے کر کی اشک فشانی بچا لیا

آیا جو بار صفت سی گو ہم نہ مل سکے

وہ کراتھا ایک عمر سی جس کا وہ آئی رات

ای شمع و مجبئی گھڑی بھر کل آئی رات

غصہ سی ماہر و فی جو تیوری پڑھائی رات

آئینہ روسی ہو گئی آخر صفائی رات

ہر چند ناک بھون بہت اوپر چھائی رات

فرقت میں ایک بھی فلک نے گمائی رات

مانا کہ جب تک آئینے کی نصرت نہ پائی رات

مسی کی ہونٹھ پر جو دھڑکی تھی جلائی رات

کل صبح تک مجھی کسی پہلو نہ آئی رات

پھونکی تھی آہ گرم فی سار جی انی رات

دستک پر اشک آہ فی کی پیشانی رات

مردم فریب ہی جو سواد شہ صال
 یادو سحاب لہت میں قلم ہون باز
 کیا ناز کی ہی میں تھج قصہ میں بکنا
 سہ پہا بزور زلف گردہ گیر کو کیا
 تھی کرم نارس چلیا وہ مہر و
 کیون لڑ رہی صبح سی بو شہر
 خوابان نقد جان نم نظارہ لہت
 سمجھا کہ اوسنی پانہ نہیں لگا ہی
 بدوان کی آنکھ باغ نکاح بکری
 دیوانہ منہ سی ہای سی تقدیر کا لکھا
 ہالی سی آج آیا ہی باہر ہارا چاند

آنکھوں میں شل سرمہ ہی کھڑکائی رہا
 ساون کی جی کہتی نظر میں سمانی رہا
 گرمی سی صبح تک اوسنی نیند آئی رہا
 کی دست شانہ فی مری عقدہ کشائی رہا
 تاری چھپی آنکھ کسی فی ملائی رہا
 کس وسیہ فی آنکھ قمری لڑائی رہا
 دل مانگتی تھی مانگتی ہی دھانی رہا
 جارتی ہوئی جو آنکھ سی آنسو جانی رہا
 اوس مہروش فی خشی کا کل اٹھائی رہا
 کی اوس صنم کی گی بہت جہہ سانی رہا
 اوترا ہی طوق لاری منت بھائی رہا

سویا لپٹ کی صبح ملک یاری سحر
 مدت کی بعد چین سی بنن آئی رہا

رابطہ جسے کیا اوہ تے عیا چوٹ
نگہ شوخ فی سیکھی ہین چھکیتی کی ٹھٹھ
خون عشاق سلامت نہ ہینگلی نگہ
دست نازک چہنم کی ہری ان نگہ

غم ملا خواب گیا ویدہ میداری چوٹ
مردم چشم چنم لڑتی ہین ملواری چوٹ
جایگہ گارنگ خاگر قدم ہاری چوٹ
ای حنا جلد کرہین تو کھنڈہ لہار

ای سحر خانہ ولداری مین یون نکلا
جسطح جاتا ہی نوکر کسی سرکاری چوٹ

بیوف کا ہی تھن رعبث
واہوہ نگے یہ عفت رہ مشکل
گل کی دامن تلک پھونچینگے
ہی سنان شرہ خاشا افزا
سلک دولاون اشک کی لوند
کافی ہے نازا پرو وثرگان
پنی کی می عشق چشم میگون مین

دل نادان ہی بہت رارعبث
آبلون سی ہی رابطہ رارعبث
ہا کتھرو و لہری ہین خارعبث
نہین دل مین یہ خار خارعبث
پہنی ہو موتی کا حسن رارعبث
کون ہے نازا پرو وثرگان
کون ہے اگر می خارعبث

دوی کی زلف سیاہ یار کول
زلف چھوئی پہ کیوں او بختی ہو
حدوش سی پری کو کیا نسبت

اس بلاسی ہوئی دوچار عبث
طول کرتے ہو بار بار عبث
نور سی ہے مثال نار عبث

نورنگہ
رضان مین نہ کہہ سحر کو غزل
نہ سحر ہو گناہ گار عبث

کیا کر سکیگا آکی فلاطون را علاج
تسکین بوی یار سی تا پہی تل دل
صورت نہیں شفا کی سحر و صامت و صلا
آہوس غمیت سی کی گھر محبو پہلو
بترید زہر مار ہی سودا سی لفت مین
جی نہ ہی خوشدار و لب کامری دوا
گھراؤ سکا و کیتتی ہی ہو آہل کرب
جگہ ہو گناہ و بوعرق زلف یار کی

عیسی سی ہو نہ چشم کی بیمار کا علاج
لا اسی سیم صبح مری درد کا علاج
ای میری جان ہی مرض سحر لا علاج
دار الشفا مین ہوتا ہی بیمار کا علاج
مسموم زہر چشم کا ہی جانکدہ علاج
ہی تلخ کام عشق کا خوش واقیاع علاج
ہم کو ہو اظنارہ دار الشفا علاج
سرم عشق کا ہی ہی تلخ علاج

کیا دیکھتا ہی نبض مرض فراق کی
درمان عشق آپکی قانون میں نہیں

بنی سو نہ ہی طبیب سر اسر دو علاج
اسی ہر بان ہی مرض الموت لا علاج

حانی سحر ہی قبر میں مومن کا بوتراب

اور درود معصیت کا ہی خاک شفا علاج

عکس موش فی بڑھایا جلوہ تحریر منج

چچ میں لاتی ہی لچین جہنم بحسن

زلزل بحر حسن سبحان ہی جنون کا سلسلہ

عید جاوٹ ہی گواہ صنم صنم قلم

کاوش اہل جہان صاف دل کو کیا

ہی یہ نقشہ عاشق گریبان خوش کا

آب عکس عارض سی سنہر ہو گیا

صاف باطن سنی پہونچی شناوین کو گز

بھولا حیرت سنی زانی پیش جسم صاف یار

تیرہ چشم برق کو رنی گلی نویر مومج

صفحہ وریا پس صورت کمان تحریر مومج

طلوق گردن ہو بھنوریا و نمین بن زنجیر مومج

جزر و مد بحر و کیکھ اور قلت تکثیر مومج

خار گہی کو کلبی سیکھانہ ہنگام مومج

صفحہ وریا پانی ویکھ لی تصویر مومج

یاد کارنگ طلافی سنگیا اکسیر مومج

گردن باہمی حکم کرتی نہیں شمشیر مومج

پاسی دریا کو سلاسل نگہی زنجیر مومج

بگری مجنون که نظرمین نبی هرگز نکلی
 و لکوانی بسایه یارتری ابرو کی یاد
 بجز نی پانی عکس روش سی آفتاب
 نون پنهانی برق خورشید همایان آفتاب
 لیون آهوس که تلامذ هم میانیان شکار
 پاک هر لای ستم سی صاف طینت کما
 سایه افکنی لطف سپیان تی هر پنهان
 بحر عالمین در آن موی کیا و سیدی چال
 بجز گوی جوهر من عکس چین خیزانی چای
 ناتوان چون عشق شرم زلف من مثل جاک

حلقه گرد است ملتقای هر حبس مجروح
 تیغ بران ننگی پیش نظر خسرو
 برق خورشید بر هر چشمان هر اک حیر
 ساغر صبا بین ای ساقی نهیدن مجروح
 هوتی هر دریا بین با و تندی کثیر مجروح
 جوهر قطع و برش کستی نهیدن شمشیر مجروح
 پیچ و تاب باز پیدا کردی هر نجیب مجروح
 پیچ و تاب و کج روی هر سر خط تقدیر مجروح
 آب آینه من بجز آبی نظر تصویر مجروح
 او نهیدن سکتا قدم سی انگیز مجروح

عشق بحر حسن من لاغر چون ایسا ای صحر

آتش کبر و یکنه چشم همی تصویر مجروح

در تنایلی میری ماه کاظم کلان

کس طبع بود دل نه در نگاه کن

کس کسو دیکھی بھی سید ہا بجاو
 رہتی ہیں عاشقوں کو لونگیں غلش فرا
 آتا ہی میر کر کی جو حیلی سی پھیر کے
 بیجرم پھر گئی ہی شرہ ہستی آپ کی
 صحبت اثر کجوں کی منور ہت باکو
 کرتا ہی تمل دیکھی کویہ ناپکین
 سیدھی یہ بات ہی کہ نہی کی نہ درستی
 قسمت کا پھیر ہی جو نہ آیا وہ شکاہ

یوہین اگر ہیگی تمھاری نگاہ کی
 عقرب کی نیش ہر تری مٹی گان سیاہ کی
 کجروی خود نہیں ہی مٹی گھر کی
 رہتی ہیں کیوں ہمیشہ بھہر بگاڑ کج
 ٹیڑھا ہزار سلسلے چسپی ہو نہ راہ کج
 رکھی ہی آج یارنی سر پر کلاہ کج
 تو فی اگر نگاہ کی امی شکاہ کج
 ورنہ ہماری گھر کی تو کچھ تھی نہ راہ کج

ہو گی نہ چار آنکھ وہ نازک کینج
 دیکھو سحر نہ یار سے کرنا نگاہ کج

گردن جو ای صبح تری کیہ پی صبح
 بی آبرو ہو خندہ دندان نامی صبح
 رخ رشک مہر دانتوں تین وکی جی حکم

غیرت سی پھر نہ خلق کو تو نہ کسای
 کچھ بھی یہ گزروہ غنچہ دہن کرای صبح
 گیسو میں نہکشا مگلی ہین صفای صبح

گردن پہ عکس جلوہ جعبہ نین
 کس بق و ش کی و مصفا کی یاد
 آجینہ مهر و شمع می سب می سفید
 ہو از خم دل کو مشک و ادب شباق
 کیون بونہ روی از ہمیشہ پس نقاب
 عشق گلو می یارین می ہمینی اپنی جان
 بعل سوع مهر ہو پھر مائل غروب
 کر دی سایہ وصل کی شربت می پیر چرخ
 کہ کھلائی گروہ گرین پر نور کی صفا
 کھٹکا شب وصال ہی روز فراق کا
 ممکن نہیں نہ روع طیفلی کی واسطے
 دیوانہ کر دیا تری کرتی کی چاکنی
 حشرید غرق ہو عرق اشغال میں

بی فاصلہ ہی شام نمایاں قفای صبح
 روتا ہون کچھ خندہ دندان گامی صبح
 کیا بی اثر ہی آہ ہماری عای صبح
 مثل نمک سفیدہ نور صفای صبح
 رہتا ہی آفتاب نشان قفای صبح
 گل کر گئی چراغ ہمارا ہوا می صبح
 وہ ماہ بی نقاب جو کوٹھی آپ می صبح
 ہاں دود آہ دل بھی ہونی نیامی صبح
 اوڑجائی نگ فق ہون ضمیری صبح
 یارب غروب مهر پوشان فنا می صبح
 ہمراہ آفتاب کی ہی انجلی صبح
 کیونکر نہ اپنا چاک گریبان کھامی صبح
 وہ رشک مهر ہو کی جو عمان صبح

یہ سب دین فی اثر شب سحران تیار
خوشید کو ہی شوق طوافِ حرم
ہوتا نہیں ہی کم کبھی لاشرفاق

فراید شام زاری شب نامی صبح
ہر روز کیوں نہ جابہ احرام لای صبح
برسون سی اپنی آنکھ نہ دین شامی صبح

ناوک صدای مرغ سحر ہی شب وصال
دین ای سحر ہوں شہ تیغ جھامی صبح

دل مضطرب ہی پارہ سیما کی طرح
دن بھر رنگ مرغ گلستان ہوں نہ لہ
اوس عورت کا ہونج روشن جو بی نقاب
پہنی قبا تو رنگ طلائع کی عکاس سے
تو ہال کھولی شوق ستارنی تار ہوں
سحر جہان میں ہونج کی صورت دین پچ تاب

گر طمچش ہوں ماہی بی آب کی طرح
گرم خروشاں ات کو سرخاب کی طرح
منہ فق ہو آفتاب کا مہتاب کی طرح
اٹھیں کچھ پڑو ٹھلی بھی کجیاب کی طرح
اوڑاؤ کی تہ چپہ کی شتاب کی طرح
چکر دین وز روشن دین کیاب کی طرح

کس شک آفتاب بویلی ای سحر
گردش میں ہی یہ چرخ جو دولا کی طرح

ایذا می غلق بین ہی تگاپو شعا چرخ
 منعم نہو فریفتہ کار و بار پسرخ
 کمر ترک رسم کینہ وری کجروی کو چھوڑ
 دن زندگی کی بھرا ہی انسان بٹین
 بالیدہ ہو جو دیکھی تبتینہ ست یا
 تا چرخ آہ جاتی ہی اور نالہ تابہر
 مستان جاہ کی نہیں جاتی ہی بخود
 درویش اپنی آنکھ نہ سنی کچھای شاہ کو
 گیا اوج بعد مرگ ہی مجھ تھا کسار کا

کب بنی سبب ہی گردش لیل منہا چرخ
 ہی بنی ثبات یاری ناپایدار چرخ
 غمخیزی دکھانہ او شتر بنی مہار چرخ
 دل بہن اسیر سنجہ دار و مدار چرخ
 ترکان کا پنجہ بڑہ کی بنی پشت خا چرخ
 یہ ہی ستون چرخ تو وہ ہی منار چرخ
 پر زور ہی کمال می چرخا چرخ
 امی منعمو نہیں ہی ذرا اعتبار چرخ
 ہی میری خاک افسر فرق و تقار چرخ

کیا ای سحر جہان بین تلون مزاج ہی
 جو ہو فدا و عریبہ جو ہی نگار پسرخ

اوس شک مر کی نہیں تیرا پنہ
 شک خون سی چشمہ چشم پر آب سرخ

پچھایا ہی آفتاب کی اوپر سحاب سرخ
 ہوتی نہ کسطح ہم خون کے حباب سرخ

ساتی کی عکس خنکی کیون شرباب
 اندری گرمی آتش رنگ نگار کی
 اتنی کمی ہینچن کہ رنگت بدل گئی
 تب میکشی کا لطف ہی ہوا رات چاچو
 ابرسیہ چین میں چھایا کھلی ہون گل
 منظوری جو دست گارین کو خون
 اس نضل میں جان نی سس جی اہن
 جلتا ہی سوز رشک لب لعل فام سی
 مرقی ہی مرقی پاچکی ہم اپنا خونہا
 یارب کسی کا خون نہو میری ہا سب

ت

ہوتا ہی صبح رنگن آفتاب سر
 عکس قلم سی ہوتا ہی رنگ کا سر
 سفاک ہو گئی تری نجر کی آب سر
 اور رنگ وی ساتی مست شتاب سر
 پیش نظر ہو سبز قلع میں شرباب سر
 شجرت سی لکھو مری خط کا جواب سر
 مندی سی اہد و ن کیا ہی بخت سر
 گسٹح رنگ پائی نہ یا قوت تاب سر
 چہرہ ہوا جو یار کا وقت عتاب سر
 پائی یہ روسیہ نہ فرو حساب سر

پیرنی میں غصہ چہری پہ جابی عجب نہیں
 ہوتا ہی وقت صبح تسحر آفتاب سر

قدارون ہی زلف سینہ راون کی شاخ
 آہو تو چشم شوخ ہی بروہن کی شاخ

کشته ہوں چشم مست کا لازم ہی نہیں
 کیونکر نہ میری جسم کی داغ و نشانی ہو
 پیری میں کیا عذوبت شعار کا فر
 خوش چشم ہوں سی کسی ثمر دعا ملا
 اوس گل بغیر سر و ہنچ طومر نیست
 لکھون جو سر و قد کی تن با زین کج و

جای جبرید تین غزال ختن کی شاخ
 پاتی بہار گل سی ہی نخل چین کی شاخ
 شیریں لانی بار وخت کس کی شاخ
 خالی ہی برگ و بارس میکیو ہن کی شاخ
 ہر شاخ نخل گل ہی محبی کر گدن کی شاخ
 لازم ہی جای کلمات اشون ہن کی شاخ

اوس سر و سبزہ نگ کا مداح ہوں سحر

حسرت کیون نہو مری نخل سخن کی شاخ

و آئیں اگر ہی قسم روی محمد
 اس ننگ نہ تو با کبھی مطبوع طبع
 کیون خاک مدینہ کو شرف نہو فلک
 میں دور ہوں ہر چہ رگ طائر کا
 درکار و سید نہیں دین گاہ خدا تک

تو مقصد و الیل میں کیسوی محمد
 آتی نہ گل ترین اگر بو محمد
 فردوس سی بہتر ہی کہیں محمد
 منہ قبلہ نما و اہی ان سو محمد
 کافی ہی فقط سلسلہ موسیٰ محمد

قری مطمح طوق غلامی ہی کلی مین
 دل صدقی ہین نقش قد م پاک نبی
 کیون واجب عینی زیارت ہونی کی
 کیا نوہی اللہ کہ روشن ہوزمانہ
 خالق نی جو تھا خلق کیا اوسکانہ
 معراج مین بھی است حاجی بھوکا
 بی حکم خدا بات نہ کرتی تھی پیہ
 ہی دست خدا سر پہ لطف کرم
 رتبی مین سلیمان سکندری زیادہ
 کیا چشمہ حیوان پہ تھا خر ہی خضر کو

ہی سر و سہی قامت دلجوئی محمد
 سو جانین ہین قربان سر موئی محمد
 محراب حرم ہی خم ابروی محمد
 بی پردہ اگر رات کو ہو روی محمد
 بی سایہ بنایا قد و لجوی محمد
 کیا پھر شفاعت تھی تگا پوی محمد
 تھا وحی کلام لب حق گوئی محمد
 ہی پنجہ حق شاہ کیسی محمد
 ہین خاک نشینان سر کوئی محمد
 ہی کوثر و تنیم پہ قابوئی محمد

وصف شہ مردان مین سحر لکین ان

مداح علی توہی شت گوی محمد

طوبی ہی اگر قامت دلجوئی محمد

ہی قد علی سر و لب جوئی محمد

کہ دوش نبی مطلع معراج علی ہے
 نجد رگی زیارت دین یارت ہی نبی
 تھا سینہ احمد کبھی زیر سر چید
 آنکھیں نہ کھلین بعد تولد نہ پیدا و نہ
 تکبیر کسی کلمہ پڑھا حق کی ولی نے
 بی خوف عدد و بستر احمد پہ وہ سو یا
 مجروح ہوا تیغ ستم سی جو سراپا
 گھر علم خدا کا ہی اگر شاہ رسالت
 وہ جان نبی لحک لخمی ہی تو بیشک
 کیا منہ ہی کسی کا جو کر می صدف دیدار

کہ جامی دید اللہ ہی پہلوئی محمد
 ہی رومی علی آئینہ رومی محمد
 کہ زیر سراپا تھا زانوئی محمد
 چو شی زبان نہ کھانا ماروی محمد
 آیا جو نظر کعبہ ابروی محمد
 اللہ ری جانباز و رضا جوئی محمد
 آشفته ہوئی قبرین کی سوی محمد
 ہی ذات دید اللہ در شکوی محمد
 حیدرین ہی علم نبی و زوئی محمد
 مداح ہوں جسکی لب خٹکوی محمد

مشکل کی جو عقدی بہن سحر کی انجمن اگر

ای ہوست خدا قوت بازوئی محمد

چین پیشانی ہی مثل موجہ کوثر سفید

چہری کو کرتا ہی نور الفت حیدر سفید

گر لی مندا اشک غم شبیره سی می کر سفید
جلوه گریدین لفت مین یون کج گویتر سفید
هجر مین کمتی هین ل یونج انور سفید
انتظار یار مین اندر سی جوش بجا
تیر می وی پر ضیا منفعل مین زو شب
واه ری خنی لب می کاش غنچه دهن
کب مین ده شایان تشبیه لب ندان با
خوشنمایان شکستن سی چشم عاشق ستا
شوق سبزان شراب سرخ پیری خضاب
نام کو بچی خون جاری جسم لاغر مین تھا
زینت متاب مین امی ماه تار می چانه نی
کمکشان مین شب کو تارونکی جھپک جاتی هر
جا بجای موی ابروی نمایان جلد صفا

ای سحر تا هو تری اعمال کا د قمر سفید
خوشنمایان جوی کالی رات مین تر سفید
تیره سنجی ہی گری جاننی سی گھر سفید
روقی روقی ہو گئی مین یونج سفید
زرد رنگ مھر ہی روی مین نور سفید
هی بزرگ جام گل بلور کا ساغر سفید
لعل مین بدنگ سرخ او بنی صفا کو تر سفید
هی شراب سرخ کونر مینده تر ساغر سفید
بیجیانی ہی سیکاری هو واجب سر سفید
قتل کرنی پر با آب دخم بر سفید
هو مر صر گوهر و الماس سی یو تر سفید
کجھ کتن سیاہ یار کی جوهر سفید
جلوه گری صفا لانی مین مین جی بر سفید

اک صبح سنگدل کا کشتہ سیج مہون
 چھوٹی ہی بٹنگا رینگ وہ ہم سنگ
 شرم سی تیری طائی رنگ کی لکڑی
 اوڑ گیا رنگ حسنان قلب ہریت
 گھر مہر ابدت الشرف ہی جلوہ دلدار
 بدر کامل کی طرح گلجام ہرین و شبنم
 لیا آئی تیغ قاتل سی خچوٹی گنگ
 سامعین جانیں سی سی کیا ہر
 ساق پای یار روشن او سکا بگر ہی پل
 رواہ ریخ کی ضیا اندری نور پل
 جیدہ گر چون لعل لب سی گرد و دنا
 چاند سی چہر کا تیری گری کی گلشن میں
 اس قدر خوش صحبت ہی سمنبر جسم پو

صورت مرمی تربت کامی تپھر سفید
 گر مجھی مارین تباں سیمین تپھر سفید
 کچھ فقط چنپا نہیں اور لالہ احمر سفید
 چاندنی کی طرح دھوپ لقرہ سان ہی سفید
 پر تو خورشید عارض سی ہرین نام و دور سفید
 روزن دیوار و درہن صورت اختر سفید
 ہو قیامت تک میری خون کا محضر سفید
 شمع ہی چربی کا پتلا گرچہ ہی پکر سفید
 گوہر اپا شمع کا فوری کا ہی پکر سفید
 چاندنی کو زرد کرتا ہی ترابشتر سفید
 موتی کی طرح ہو رنگ گل حمہ سفید
 چاندنی کی طرح سی مہولالہ احمر سفید
 سیوتی سی ہی بدن کی جلد زعفران سفید

ماہ تابان میں کلفت ہی و عارضہ کا کھانا

یہ دوپٹی کی نہیں ہونے ان نچلے میں

چاندنی سیلی ہی رنگ چہرہ دلبر سفید

اسی پری پیدا ہوئی پرواز کو پہرے

نور ایمان سی آنکھیں طلسمت عصفیہ ہوں دور

منہ سحر کا ہو میان مجمع محشر سفید

حیا سی بان میں لعل درفشان بند

جہاں یار کا ہی گرم بازار

ہمیں کہتی ہیں صاحب بیروت

نہیں آئینہ میں تصویر تیری

کیا ہی گرم منہ سی بھی بولو

تکلف بہ طرف اب کھل کی بیٹھو

دربیدار اگر دون جب سی ہی باز

گمان خواب ہی مجھ پر چپان کو

کمرنگی دور سی خط سارہ گل

یہاں ہی ناتوانی سی بان بند

ہوئی ہی حسن یوسف کی دکان

نہ منہ کھلوائی کرکھی زبان بند

پری شیشہ میں ہی ایجان جان

ریگی شرم سی کب تک بان بند

قبا کی کھول دوامی مہربان بند

ہوا ہی یکے سلم بابا بان بند

خیال یار میں گنجین ہیں بنیان

دیکھشن نگرانی باغبان بند

جبینہ یار چرچکی جو افشان
 دقن پر خط نہیں امی بحر زہنی
 بلا کہن ہی چشم سحر پرداز
 پی دیدار بیان آنکھیں کھلی ہیں
 رُکی مگر اکی سی کیونکر آمد اشک
 ملو گما تجسی جب تک مہر مہر ہی
 رہی گردش میں حب تک جاؤں خورشید
 مگر آمد خط سی بہن سارض
 غیاں گردن سی عکس جد ہی صنم

ہوئی چشم بخوم آسمان بند
 نظر آئین بھنور میں مہلیاں بند
 فلک پر بھی ہی راہ کہکشان
 ہوی دیوار کی روزن ہاں بند
 بندھی دریای جوشان پر کہان
 جدا ہوں بند سی گوجان جان
 نہو یارب در پیر معان بند
 ہوا ہی آبگینی میں حوآن بند
 پری آسماں شیشی میں حوآن بند

سحر بہن سب علوم شاعری یاد

کہان کشتی کی بھولیں پہلوان بند

تمنی جہان کی منہ کو گمانی بہن چاند
 اوسن شک قلم سی ہی مساند

دو نون بہتلی چاند بہن نور غدا چاند
 رہی منہ کوچ چرخ لاکھ باد چاند

رخ پر تری جبین پتری و آنتو پتری
 و کیو نگا آج و نوون لایب و نوون
 جو یای تیر اصح سی گرم شام کم
 غره کیا جو تونی نہ آیا تو میری پا
 ابرو کی تیغ ڈھونڈی گئی گئی
 قربان تمھاری منہ پہ صنم لاکھ آفتاب

سوچ خدا تیری تصدق شمار چا
 کل شب کو مینی خواب میں مینی ہر چا
 رہتا ہی شب کو طالب دیدار چا
 مرم کی یہ تمام ہو اسی نگا چاند
 جب بکھتا ہو نہیں رمضان کا نگا چاند
 ان ابروون پہ آپ کی صد ہر چاند

سارا مہینا خیر سی اور عیش سی کٹے

و کیو سحر کا منہ جو نظر آئی یا چاند

شعلہ طور مرا ہاتھ میں لی کر کاغذ
 دم تحریر خط یا رجو آنسو نکلا
 یا خوش چشم کو خط خانہ شکر گئی
 پڑھتی ہی یا رکا خط ہو گئی و کیو گری
 جوش گریبی ہو تا خط کا نہ کہنا معلوم
 ید بیضی سی نفرون تر ہو منور کاغذ
 دل پکارا کہ جنبہ دار نہ ہو تر کاغذ
 پردہ دیدہ ترسی نہیں بہتر کاغذ
 ہو گیا حق میں مری ہدم خنجر کاغذ
 بیجدون یا ر کو نامہ کی عوض کاغذ

لاکه در وصف لکھون دست خانی کار
شرح طواریکم ہوگی نہ وقتہ پریم
بنگیا کچھتی ہی ایشیہ سرور کی
قد موزون اب لعل کار وصف لکھون
شعر و سوزاؤ گدازتہ وقت جو لکھون
کار و قراض کری معج ہوا و اسی
خود غلط یاد کو خط لکھنی کی دہن کر
ورق سادہ بنی صاف چین گاتہ

شاخ مرجان ہو قلم پر گل تر کا غنہ
ایں ششم مملکت دل کا ہی ابر کا غنہ
خامہ سوچ کی کران چھ منور کا غنہ
ہو عقیق شجری وار شجرہ کا غنہ
پر پروانہ صفت خاک ہو جگر کا غنہ
لیچلی جانب دلبرہ جو کبوتر کا غنہ
نہ قلم ہاتھ سی چٹتایں دم بھر کا غنہ
روی نگین کی سپنی سی جو ہوتر کا غنہ

ای سحر مہر فح یا یکا لکھون مین جو
صح صادق کا ہودا مان منور کا غنہ

کیون فح لاہون سکا ضبط فغان آخر کا
نہ گیا گردش قسمت کا اثر فغان
در بحرین بسکہ ہی ورنہ بان نا لہ گرم

کر دیار کور سوای جہان آخر کا
لوح مرقد کی بنی سنگ فغان آخر کا
جگنی شعلہ مری مندہ بنی ان آخر کا

سوزِ فرقت سنی شالِ صدف پر گوهر
 اشکِ آہِ شرافشانِ کھلا شوقِ کار
 اوسکی لہون کے تصویر ہیں او لکھو جنوں
 جاہ و دنیا پتہ کر منعم نادانِ تکیہ
 پادشاہانِ فلک تیرے خورشیدِ کلاہ
 سایہ چتر و علم میں جو رہا کرتی تھی
 ہون وہ کم گو کہ اثرِ مہرِ غی غاموشی کے
 اسی گلو حسن و روزہ پہ نہ اتنا چھوٹو

آبلون سی ہوا البرز و دہانِ آخر کار
 آبروئی مری امی چشم و دہانِ آخر کار
 پڑ گئی گاپون میں بے بخیہ گمانِ آخر کار
 خواب ہی عشرتِ فانی جہانِ آخر کار
 ہو گئی پردہِ خاکی میں ندانِ آخر کار
 گور میں سو گئی بی نام و نشانِ آخر کار
 شمعِ تربتِ سنی ہلائی نہ زبانِ آخر کار
 چمن سن پہ آئیگی خزانِ آخر کار

مکتبِ عشق میں تدریسِ جنوں کی جو سحر
 ہمہ دان ہو گیا میں سپہ سالارِ آخر کار

سہری پاتک کہیں باقی نہیں بکرا م نظر
 جلوہ رخ سہی شکم پر تری ٹھہرنی نگاہ
 کھو لکر آنکھ جو ابنا بی مان کو دیکھا

حسن ایسا ہی کہ کرتی ہی نہیں کا نظر
 دھوپ میں آئے پر کرتی نہیں کا نظر
 طبع ہر شخص میں آئی طبعِ خام نظر

سایہ زلف مین کچھ تاروی خشان
 شام سی منتظر آمد ساقی جور با
 تر و دماغی ہوئی حاصل جو لڑی اپنی ننگہ
 چھایا کو کیا زخ خورشید پر اک ابر تنک
 جب سی آتا نہیں وہ ساقی سید سعاد
 بیگنہ کتنی کئی قتل تباہی متاں
 بیروت کو دیا دل یہ ہوئی نادان
 آنکھ چھکی نہ مہم فوج تھکائی شوق
 جمع عشاق مین نالوں سی پیاہی شتر
 دل ہی تصویر خیالی تباہی کا سن

کام خورشید پہ کرتی ہی دم شام نظر
 تا دم صبح رہی بس طرف نام نظر
 رکھتی ہی یہاں اثر و عن بادام نظر
 آئی جب رخ پہ تری لہ سیہ نام نظر
 صورت شیشہ ندکی نہ پڑا جام نظر
 دُوبی آتی ہی لہو مین ہی صمصام نظر
 کمی نہ آغاز مین ہمیں سوخا نام نظر
 رہی جانب صیاد تہ دام نظر
 طرز آتا ہی تری کوچی مین کہ نام نظر
 کعبہ مین پھر بخدا آتی ہیں اصنام نظر

منتظر آنیکا اوس ماہ کی رہتا ہی سحر

رہتی ہی جانب در صبح سستی شام نظر

شک سی گل جلگسی خرام جان دیکھ کر

دم بخود دلیل ہوئی مجھ کو غر خوان دیکھ کر

زوم تن بین سکرانی تیغ بران و یکجگر
 مست جوید و یوگیا میں چشم جانان و یکجگر
 کیا اگر تها ہمیشہ سر و گلشن بین
 چھکنے تاری می از نیک رخ متا ب و
 خاکسارون کا پڑا ہی صبا سپر غبا
 کیا رقیب و سینه و لیدین کھیا چ و باب
 سنگ غم سی استخوان بین می ای ایل نظر
 بوالهوس کو کوی جانان سیکو ن و جنتا
 تها بہت نازان لاینی خود نمائی پیر
 جب شب وقت میں بلند چشم فی و یکجا
 ہو گیا اپنا گریبان مثل سنبل تار تار
 ہی جو ذوق تغیر و کیومری سینی کی داغ
 عنو لب گلشن الفت ہو نین جلو و طر

جو سخی بین شاد ہوتی ہین مہمان و یکجگر
 دل کو اک سودا ہوا زلف پریشان و یکجگر
 ہو گیا سپہا قادموزون جانان و یکجگر
 نورافشان جبین نورافشان و یکجگر
 جھار اوست می نخوت کا و امان و یکجگر
 شب کب میری ہاتھ دین گیسو می جانان و یکجگر
 پس گایین گردش چشم حسینان و یکجگر
 رنگ فوق ہوتا ہی لڑ کو کھا و ستان و یکجگر
 آئینہ حیران ہوا تصویر جانان و یکجگر
 پانی پانی ہو گیا ابرو باران و یکجگر
 آج دست غیر میں گل گل و امان و یکجگر
 جانی گلشن کو پہلی یہ گلستان و یکجگر
 ہو مقابل محبسی ای مرغ گلستان و یکجگر

بسکہ عشق شکر کی سب کھنکھو اہن

چاہ سی نفرت ہوئی ہی جو خوبان دیکھ کر

باغ الفت میں گل و شبنم کی صورتی تھر

یا ہشتاوی ہماری چشم گریبان دیکھ کر

وانغ سوزاں کلہ نہیں جاوہ دل بتیا پر

عشق میں کی پیشدستی طاریا پر

برق مش فی موی سر خسار چھپوئی

نقش پانی گل کھلائی چاندنی کی تیر

سیکھیں ہر جہ روز بر صحت صورت جرم خال

عین کچھ چشم زمرم ہی تہ اچاہ ذوق

بسکہ ہی یاد و سحاب لہ میں باران اشک

وہن گوریارات کو سویانہ یا ذوق

چونک جنک کو حنا میں کھنکھو لگاتی ہی

کرسال وصال وصال کی ہی سحر

شمع روشن ہی نہ ارکشتہ سیاب پر

لوٹا ہون بہت مرغ دل بتیا پر

چھا گئی کالی گھٹا خوشید عالمیاب پر

طرفہ کلکاری ہوئی ہی چاہو متیا پر

محو مطلق ہو نہیں اس آس کے اعراب پر

بینی و ابرو میں خالق منبر و محراب پر

لوٹا ہون برق کی مانند فرخ اب پر

چھا گئی اشفتگی اسی دل بتیا پر

مستقل خواب پر شان بکھتا ہون پر

کشتی سائل روان ہو توئی کی آب پر

بوسہ دندان پناہ ہو گئی رسوائی خلق
 یاد ہی او گلبدن کا زخم محل سابد
 جا نگذاخو رشید و بن ہی شب فرا
 چشم افی ہر ستارے شاد ہا ہی کھشان
 آفتاب حسن روشن ہنیں ہر موج
 کس قدر تاسک ہی اپنی شب تاز فراق

ق

آبرو کھو بیٹی ناحق اک دریا بیا
 پڑتی ہی کب آنکھ اپنی قائم و نیاز
 ہو شہما آتش نشان ہر دم ان تباہ
 مارا بیض کی ہی کچی کا گمان مہتاب
 لوتی ہن بجلیاں جام شراب تباہ
 رشک تارونکو ہی نور کرک شتاب

ماہتابی پر ہوا وہ محروش جب بختا

ای سمجھ چوٹی ہوائی چہرہ مہتاب پر

جان عالم جو ہن مانل ستم ایجادون پر
 جان تیا ہونہیں ایسی ستم ایجادون پر
 تاری دڑی ہن جلو خانہ انور کی تمام
 طوق فرنجیر کی اب خلق خریدار ہوئی
 میری یوسف کا خریدار ہی سارا عالم

لٹوٹی پڑتی ہن پرزاد پرزادون پر
 جنگی سائیکو بھی ہی فوق پرزادون پر
 صورت کا کھشان جلوہ کر ہی جلوہ
 تیری یوانون کا احسان ہی حلاوت
 کچھ نہ بندون ہے موقوف تازادون

کس آن تجسبی گلشن دین حکیمین من سر	بندگی قدی تری فرض بی آزادون پر
بکین لانی دین مرم آه بتان بریم	کان حرقی نہیں عشاق کی فرازون پر
چشم وحشی ہی قاتل مرید ہی شوخ	یہ وہ آہو دین کرین جلد جو صیادون پر
پھر بہار آئی ہی عشاق کا خون جش دین	تیز فشر کرین قدغن ہو یہ فصاؤن پر
آبرو لیتی دین عشاق کی پر آب کہین	ایک ساون پہ شرف کہتی ہی اک بھان
پچ عشاق پہی آہ عدم دیکھتی دین	چست باندھی ہی کمر اینی بیداؤن پر
قتل کرتا ہی وہ عشاق کو ترسا ترسا	فوق میری بت ترسا کو ہی جلاؤن پر
بلغ میں آنی جو وہ سر و قد سنبل مو	قمر این لیلین بسیر اکبھی شمشادون پر
حسن تو بے شکن اوس بت کا ہی الفت	زادہ اک سمت ملک غش میں دین سجان

شاعری کامری پایہ ہو سحر گویں نہ بلند
میری استاد کو ہی فوق سب استادون پر

ہیز و نا کس جان متی دین درم پر دام پر	مرداوسی کہتی دین جو ترما ہی اپنی نام پر
پر تو افکن ہی جو ہر روی ساقی جام پر	برق کا عالم ہی ہر موج می زرقام پر

کرتی ہرچست خانی سی گنگھیام پر
 دیکھنی چاند آیا ہی ہ مہر کیرا ہم پر
 زلف چھوڑی مجھ کو دکھلا کر رخ کلفا تم
 عیسیٰ مر جائیگی گر اعلیٰ بت نہ کو ہم پر
 ابرنی رور ویا دیکھا جو مجھ کو شکلا
 خواب میں بھی سو جھتی ہی کہتی ہیرو
 کس قدر ہی جسم رخ مہر و ش پر آفتاب
 بابلون کی ہی گرفتاری کا گریباؤ
 کیا ہی نسبت سر و قد کی زکریا منجھو سی
 وعدہ دیدار تا کی مجمع عشاق ہے
 دل ہی سینہ میں چھڑتا مرغ بس کھنچ
 خوشگستہ بال ہو طاق کہان پرواز
 نشہ دیدار آنکھیں کان مشتاق کلام

مہر ڈوبا ہی شفق پہولی ہی مہر مہر
 ہی بیاض صبح کا جلوہ سوا و شام
 یعنی وعدہ صبح کا مہر قوت کھانا
 خون ہو گا خضر کا خزانہ در فام پر
 برق تڑپنی بیکاری دانی کام پر
 آپ نہن تیا ہو نہیں اپنی خیال خام پر
 ہی رگ یاقوت جو ہی رنگنا اندام پر
 رکھدی گل دانی کی بدلی حلقہائی نام پر
 سرخی ایسی خوشنماکب ہی گل لادام پر
 جلوہ گر ہو شل خورشید قیامت نام پر
 کس طرح ہو پوچھون جلد میں پس پی با
 کوئی طائر بھی نہیں تیا ہی مجھ کو دیم
 اکٹھا کیوں کہ ہر صاحب نام و بی نام پر

رحم گایا تذکره کرنا نهی نه رجمی
 پروه اکس او شادی و دشمنی
 گشتگان چشم قاتل کو چلتا رہی من
 صاف اوچھائی ہی نکلت جسم سرخ
 کیا بلا وہ جس ہو گا ہی قصو کا مقام
 عشق ثمرگان خار پیراہن جی بچپن
 ہجر ساقی تیرے پیاری آل انکسین تیرے
 لائی تھی زہ شگوفہ خون عاشق کی
 میری نمن فی دی چین بندگی کو ہر ہا

اندون آیا ہی دل الیسی بت خود کام
 کھل چکا ہر تھی از عشق خاصیم
 ایک پستہ ہو گیا سر سبز دو بادام
 پیرہن او جلا گلابی بگیا اندام پر
 جنگی مثل جانور ہون بال پر اندام پر
 کار نشتر و نگئی کرنی لگی اندام پر
 سنگ پر شیشہ کو پیکو خاک الو جام
 برگ گل ہر ایک جو ہر بگیا صمام
 سخنے لالی کا کھلا قاتل تھی صمام

امی سحر ہو بھی ہی اپنی دل خود بین تاپ
 فخر آئینہ سب کسندر کو جم کو جام پر

انتظار یارین سو یا نہ دم جرات
 خاک کوی لہری فوقتین بترت

سیر نکسین ازین مانند اضرات
 گشتہ ہی بکوی مای باش اضرات

وصل و سحر باریں ہی ایک حالت چڑھتی
 صبح سہی شام بیکل کس طرح ہوں
 شام کو جس شب آتا ہی قوت میں بلال
 شام سی تہی لکھو تیری عارض و مذہبی
 جوش پر سحر بتان میں بسکہ ہی یوانگی
 خار و خار آشنائی پوسرین عشق میں
 ہی جو بار زلف جانان کا تصور جانگزا
 مہر و شمس کے ساتھ کھی جانڈنی کو بھی پاش
 بھر تسکین دل مضطر فراق یارین
 کما شان کھلاتی ہی عالم زبان مارکا

ایک دم پتا نہیں آرا م دن بجات
 شمع کی مانند ہوں گرا یاں شہد رت
 یاد ابرو پھرتی ہی دلینہ خجرات
 صبح تک دیکھا کیا میں ماہ اختر
 جامی صندل آشنائی ہی تھرات
 بسکہ دشت کوہ پر پھر ہوں ن بھرت
 رہتا ہی ورد زبان کالی کا منتر
 اوج پر تھا کیا میری طالع کا اختر
 دیکھتا ہوں جانب باہ مٹورات
 چشم افنی ہین شوبہ سی کی تھرت

جب سنی لہن یا کاسودا ہی منجکوا سی سحر

خانہ زندان میں روز آتی ہین تھرات بھر

دل ہوا بیمار کھین یا تیری کھیکر

ہو گئی پا مال ہم ز قاری تیری کھیکر

چھوڑی لگی بات کرنا ہم بھی تھی انکی
 اشتیاق قتل میں ہر گ چھڑ کر گئی
 نشہ اور ریگاہی گل اس شیلی آنکھ کا
 اب تو غیر وں سے جتنی فرصت نہیں آ
 کیا کمون جو لوتی ہیں سانچ پاتی پر
 سامنی میری چل ہی کبک یاد آئی مجھی
 آتش غیرت سیاب میں کیا کمون کسبیا جلا
 کس قدر شوق شہادت ہی مہین انی
 رات بھر کی اس نہیں سے ہوش باقی
 واسنی کامی کہ نزل تک پہنچ کر پر

عار آتی ہی مہین با عار تیری دیکھ کر
 خوش میں آیا تو تلوار تیری دیکھ کر
 مست ہو نہیں گس شرارت تیری دیکھ کر
 جل گیا میں گرمی بازار تیری دیکھ کر
 رخ پہ کھڑی لفت شکارت تیری دیکھ کر
 اک پری کی چال یہ قمار تیری دیکھ کر
 باغ میں گل شکل امی دلدار تیری دیکھ کر
 سر جھکا جاتا ہی بس تلوار تیری دیکھ کر
 دل او بھتا ہی مرا تکرار تیری دیکھ کر
 دوری اوتی مہین اب تلوار تیری دیکھ کر

غرق عالم کو نکرنا ای سحر بہت را

دُری محبو چشم دریا با تیری دیکھ کر

یہ ٹکڑا ابر کاتایہ فگن ہی ماہ روشن پر

مہین چ زلف شکین جلو گر ہوش کی گری

مسی لید ایسے یار کی رہتی تھی شہر
وہ گل ہی سے لیکر تا قدم اک نور کا
نقابے پنج روشن چہے او بی وانی
سوانیرہ پہ خوشید قیامت جلوہ گیتی

نہیں شبنم کی قطری ہی پنیاروی گسوت
نہ کیوں بچ لاف ن قی اس کا نخل شہر
رہا کرتا ہوں پروانہ چرخ زبرد ہن
عیان ہی جلوہ روی صنم ہشت پسن

بہت تو کوتاہ تھا صبح کو خواب بگیا آؤ
شفیق کا خوبنہا ہی ای سحر اب تیری گری

جسم صاف یار پر زیندہ ہی لبوس بن
اوس سہی قد کو نکلیوں پوشاک ہونوس بن
سنگ سانی فلک لپال کردی فوج غم
زرد رو پیش خدا جوش یاسی دل سیاہ
کبک کو ہی زرد کرتا ہر روش طرز خرام
کھایا تیری شجر کی قبا پر زہر شکر
پشت لب نیلی ہوی جوشن اک دیکھنا

شمع ساعد شعلہ پنجہ آستین فانوس بن
سرو کا گلشن میں آتانی نظر لبوس بن
چار دن کو ہوا اگر گشت دل مایوس بن
مثل طوطی گوہی ابد خرقہ سالوس بن
تیری گمی کیا ہوا ہی گل جلوہ طابوس بن
کیون ہوا ی گلبدن نگ طابوس بن
ہی غوی شہر سی پیش از کنار دیوس بن

ای سحر ہوں کشتہ سر چان بزرگ

چادر تربت بھی ہوشل پڑاوس سبز

کیوں تیری رخ سی خوں کا کل خدا را

ذکر کا کل ہی تصور میں تھی روزان

شمع ساقیا بفنا خشک شمع کی مری شک

ہر گھڑی کرتی ہوشاوت مری کوئی تا ہی

قتل وہ ابرو کج کرتی بین تانہ نگاہ

آنسو و نئے مری بخشی ہی عجب نشو و نما

دشت غربت میں ہوں ہر گشتہ گرتی جا

حیرت افزا ہی تری گردن و دی بان

قصر و تطویل کو کیا صخب ادا و دین خل

دل شوریدہ نی دی یار کی ٹرکان چرچا

مطل صحبت ہوئی تیری نگاہوں میں لیل

روز محشر سی ہی فرقت کی ثواب در

شب ہی کوتاہ کہانی ہی مری یاد در

رشتہ جان سی بھی ہی آنسو و کھار در

یون بان تھی کہی صاحب کی نرینہ در

کس قدر ہی مری سفاک کی تلوار در

کہ ہوا نیزہ سی صحر اکا ہر اک خار در

خضر و عیسی سی تری عمر ہوا سی یاد در

شمع سی شعلہ ہی سی شمع شمع گار در

زانغ کی مزہ گلستان ہی منقار در

میری منصور سی ہر چہ نہ تھی ار در

پیش ازین تھی زبان ای بت طرار در

لب بیگون نہیں ہی می شکان کی گنگا
کتبیا یوسف پہ یہ ابنوہ خریداروں کا
ہجر مہوش مین مین سرگشتہ ہم کو وارہ
عین حجت ہی حاکت پہ یہ ایسی اہر

ساغری پہ کی ہاتھ مین می خوارہ
لکھنوسی ہی کمان مصر کا بازار در
کر لی دست ستمی چن چن کا در
ہی دم خرسی جو شملہ ترا مکار دراز

ای سحر ظلم مین ظالم مین برابر دونوں
ایک ہی کاٹ مین چوٹی ہو کہ ملو وارہ

منہ ہی جو بان نکٹ اسی کف فسوں
گلشن سی گیا کون جواب آتی ہی سہم
رہتا ہی مری غم مین اگر سینہ زنانہ
تو پای نگارین سی ہین کتا ہی پاپا
تازیت عیادت کو نہ آئی مری صبا
ہاتھ نہیں مین غیر لگاتی ہین جو منہ
ملتا ہوں بس ہاتھ تری سحر مین دن آ

خونابہ دل سیان ہی خدائی کف فسوں
ہر برگ کی جنبش صدی اسی کف فسوں
پیدا ہی جلاجل سی صدائی کف فسوں
ماتی ہین کھڑی پنی پراستی کف فسوں
کیون نقش پہ پلتی ہوئی آئی کف فسوں
خونابہ جگر سیان ہی خدائی کف فسوں
ترت سی بھی آنکی صدائی کف فسوں

رونی کی عوض آل کی ہنسو میری ستر

پامال کرو نشین سجائی کف افسوس

انجام ہی شادی کا سحر پنج و صیدیت

آواز جلاجل ہی صدائی کف افسوس

جھا لوں کے موتی ہن رخ دلبر کی آس

چنپا کلی نہیں رخ انور کی آس

شیریں لبوں کے گرد پھر مین بوالہو

قاتل فی سراقہ کی ممنون کیر لیا

ای مختبے ابی خدا کر نہ تھام

کنڈل نہیں ہن چاند سی عارض جلو

طہمت گریز کرتی ہی جاقب ہے

بہن ہن و سحر چن کا نہیں ہن و سحر

ساقی فی آفتاب کا ہالہ بیا

برج کی جلیوں کی تربے کینا کتہ

تاری ہن جلوہ گرہ انور کی آس

پھوٹی کرن ہی مہر منور کی آس

جمع مگس کا ہوتا ہی شکر کی آس

پھرتی ہی روح دستہ رنج کی آس

مین کب گیا تبان سمنبر کی آس

ہالہ ہی نور کامہ انور کی آس

کیا آئی سایہ یار کی سیکر کی آس

کاشی نہیں ہن سیکر گل کی آس

خط طلا نہیں لب ساغر کی آس

دو برق ایک مہر منور کی آس

کانون کی بجلیاں نہیں رخ کی اوچھڑ
چنب چپ کے روز خانہ اغیار کو گیا
بگڑ بھی حوروش تو بہت بنائی بت
سوداخی لف یار کا چھوٹی نہ سلسلہ

ہیں دو ہلال اک نہ انور کی آس پاس
ہو شکلا مہ جبین مری گھر کی آس پاس
گو تھی بش گیتی نہ کہی ش کی آس پاس
نہ بخیرین کھدو قبر یہ چادر کی آس پاس

شیعون کو خون شکنی حشر کیا سحر

کوثر یہ ہونگی ساتی کوثر کی آس پاس

نگ لاتی ہی جنوں فصل بہار ان ہر س
فصل گل میں دماغ ہو تپہ زمین مزان ہر س
گل کھلاتا ہی گل خسار جاناں ہر س
ہی ولاتا مجبورہ کراہ بر باران ہر س
فصل گل میں کتنے تلہوں طوف بیابان ہر س
خانہ زنجیر قدیموں سی مری آبادی
گل تری چھٹی کی کھاتا ہونین تن گلبد

چاک کرتا ہوں بزم گل گریبان ہر س
خوشقد و بنتا ہوں عین ہر و چہر انجان ہر س
سینہ ہو جاتا ہی اغون سے گلستا ہر س
جوشن آنکھوں سے جاتا ہی طبع خان ہر س
پیشکش ہی سودست خار و اماں ہر س
ای جنوں آباد کرتا ہوں زمین ان ہر س
سینہ ہوتا ہی چمن فصل بہار ان ہر س

ما شقونکی نوز اوغون نه کیون شفق
ای جنون تیرین ولت هم بین کی
چشمه پیکار یا خاک بیابان می میر
هوتی بین کی مری خم کن مانند گل

ق

بر هفتی جاتی ہی می لب پریشان
اشک ن سبک کا تو ہی سامان
دامن شست جیل کر تو یون انشان
جب ہر ہوتا ہی سبزہ غنچہ خندان

آب و دانہ ہندی و ٹھنی نہین تیا سحر
کر بلا جانی کا تم کرتی ہو سامان ہر سب

بھولی چین غیر سب بدی یاد فراموش
تو کر مجھی گواہی ستم ایسا یاد فراموش
وہ سروسہی قد جو خرابان چین
شانہ کا جواوس سر کی لفونین گنہ
اوس سروسہی قمری صفت بافت کی
باروت صفت ویکلی اوس ہر چیز کی
نہ ہوتی ہی انہان تک نہیں آتا

تا شرمہوگی تری بیدار فراموش
ہوگی نہ مری ل سہی یاد فراموش
قمری کو ہو رعنائی شمشاد فراموش
شمشاد کو آری کی ہو بیدار فراموش
کیا دل سی ہو یاد قد آزاد فراموش
کرتی بین ہ صومہ نہاد فراموش
اب تک تو نہیں آکا ارشاد فراموش

گر چو دل بیره هم می دوست کی مقابل
اسلام زبانی ہی ولی یاد تباں ہے
لبہامی شکر خاجو تری خواب میں
بت منہ جو لگاتی نہیں نا توں کے ماند
وکیہیں تر نقشہ تو کرین حیرت د
حورون کو کمان یاد ہیں گرم ایسی دیا
نام اوس بت تر سا کا ہی من ات و طیفہ

سختی کو کرسی بینہ فولا دفراموش
کافر نہونی لذت الحاد فراموش
شیرین کو کرین خسر و فربان فراموش
کرتا ہوں نہ مالہ و فربا دفراموش
تصویر کشتی مانی و بجزاد فراموش
جنت میں بھی ہونگی نہ پیرزا دفراموش
اذکار فراموش ہیں اوراد فراموش

پالغز می شواہی چناسمہ اوسکا
شاگرد کرسی گرہ استاد فراموش

کیون نہ من یوانی تیری حسن پر می یاد
ہی جو حسن بازین پر یہ دل بیمار
توفی کھلا فروغ حسن جیای برق و
ہون یاغ عشق کا وہ عند لیغ سنج

ہو پر می کمی جو تیرا سایہ دیوار
ابتوا تا ہی میں دن بھر میں غمش
مثل موسی ہو گئی طالب دیدار
گر سنئی ملی مری ہو جا موسی قدر

یاد مین تیری فقط ناقوس نهی بالانین
 با توانی سیان سو بارانی لب پر جان
 پھر کینین نس کی آنکھ میندین غنچہ پکی
 اب اوٹینگی سو محشر کی خواب گسی
 روغن بادام چھڑ کو چہرہ پر جای گلاب
 آدمی کیا ہی جو شکوہ کھیکر خود نہو
 طائر دل کو ہی الفت سوز عم سی طرح
 ابتویہ عالم ہی نسکا جٹ وٹ کلاوہ شوخ
 ہون سپاہی کیون رکھدن تیغ ابرو پر گلاب
 کاش سی جلیہ سی رخ پر میری چھڑ گلاب

سکتہ وحیرت مین بت بہن ہمیں ای غش
 وہاں ناکت سی اگر طاری ہوا اکبار غش
 کیا بہار حسن گلر و پر ہوا گلزار غش
 ہم ہوی دیکھی جو او سکی ناز کی ز قمار غش
 چشمہ بیار صنم پر ہی دل بجار غش
 روز ہوئیں جہلک امی ہر وقت چار غش
 آگ پر ہوتا ہی جیسی مرغ آشخوار غش
 مگر گئی دس میں اگر تو ہو گئی دوچار غش
 ہیر ہی وہ جھکو آئی دیکھ کر تلوار غش
 یا آ لہی جھکو دن میں آئیں سو بار غش

ای سحر فرقت مین کس دن بایں ہو جاتی نہیں

دو گھڑی مین کب مجھی آتا نہیں غبارش

رو برو چاندنی کی تہا بان ناقص

نور مین تیری ہریش در دندان ناقص

لبانِ غمِ روده سی ہی لعلِ بخشانِ قص
 ماهِ کامل سہی سہی کو مین کیاست
 روز افزون ہی ترسِ خندِ ادا و ادا
 تیری چتون کی ادا ویدِ نرگسِ مین
 آچکے راگِ مین ہر گز نہ سنو نگا و اعظ
 جوشِ مستی نہ مکتے بسی ہی پاکِ ام
 نالیانِ پُر گنبدِ خسارون پوتی
 بدلی دنی سہی رنگِ قرۃِ خونِ آلود
 کفر و دینِ لعلِ رخِ یار کا ہشیام و سحر
 خطِ جھٹی تہی ابرو کی چہی یونِ قاتل
 اہلِ نفوت کی خصو مین ہی نقصانِ کمال
 وعدہ وصل سی کیونکر ہوتی دل کو

خطِ رخ سی خطِ یاقوتِ رقمِ خانِ ناقص
 کہ تیشبیہ ہی اسی مہرِ درخشانِ ناقص
 کامل اک شب ہی اوتسینِ آسمانِ ناقص
 چشمِ بی نور ہی اسی سر و خرامانِ ناقص
 رندِ کامل کانہین ہوتا ہی ایمانِ ناقص
 سرِ کرمی ہو تو نہین ابدادانِ ناقص
 گذریل سی ہی سطحی میدانِ ناقص
 جوشِ مہیاسی نہو پنچہ مر جانِ ناقص
 دیر و کعبہ مین مین اب گے بر مسلمانِ ناقص
 جیسی ہو موچی سی خنجرِ برانِ ناقص
 پیشِ خورشیدِ سحر ہی رہا بانِ ناقص
 سخت دل سستِ اعمد ہی جانِ ناقص

گوزمین ہی سحر فی سر و سامان بخش

بچہ می ہو گا مکان پر شک مان ہو یا
 گراسیہ کل چپان پی گلکشت جا
 تو نہو گراسیہ سر و سہی بجا میں خار
 خون دل و رونق او شک چہ کی یاد
 رنگ گل و جابی حشبت کو آئی نہ گل
 گر بہار افزای سینہ ہون گل و انوار
 کر گیا پال و ہور شید روی گلکشت
 گر پی گلکشت ہو رونق و نور و شکست
 ہر شجر ہو فخر طوبی نہر شکست سبیل
 روز تہا ہی جابی نہرہ گل کوہ سر و نور
 شمع کا تر ہی حشبت پی گلکشت عکس

غول کی انگھین گل نرگس میان ہو یا
 معج رنگ گل نبی بنجیر زندان ہو یا
 ہر روش ای شک گل خجوب میان ہو یا
 ہر گلی گلزار کا تختہ ہو امان ہو یا
 نرگس و سنبل سی حیران پریشان ہو یا
 چاک ہو دروازہ گلشن میان ہو یا
 شبنم ترسی کیون ہر صبح گرمان ہو یا
 عشق تک پہنچی و مانع او سکا یا زان ہو یا
 سبزہ ہو ریحان حشبت باغ و نوان ہو یا
 کیون میری طرح افکار و غلطان ہو یا
 دو سنبل شغابہ ہر گل ہو چراغان ہو یا

شبنم افشان ہو جو چشم اشک نر ان سحر

دیکھو اسی لیل بھی تو غرق طوفان ہوئی

کیسوکا قصہ لب پہری مایا جڑی خط
 سودا منی لعل یار تھا پہلی بال جنا
 روز وصال شام نہو صبح حشر تک
 چاہہ دقن سی جوش مین ہی آ زنگی
 کیونکر نقشہ زار غزل کی زمین نہو
 مجہ ناتوان کو بال کیو تر دین باندہ و
 وہم ملک ملک ہی سانی ہان محل
 کس شد و مد سی کرتا ہی نامی قدم
 پرچہ سفیر کو نہ دیا جڑ جو اصناف
 کیا یاد نامہ بر ہی دل بیت ارکو
 قاصد جو آیا روح گئی پیشوائی کو

ق

سودا منی لعل کبھی سرین ہوئی خط
 نازل کمان سی گھنٹی سر پر بلائی خط
 اسی کاشمیر میاں نکل جا بی بائی خط
 کیونکر نہ زیر پردہ غلٹ چپائی خط
 موزون ہزار طرح سی کی ہتائی خط
 جاون ہوئی ترق مین بخون بجائی خط
 تاکوی یار کون مرا لیکھی جا بی خط
 جب تک نہ آیا خط نہ کہی ہکو آئی خط
 اے اشتیاق لکھتی دھن لکھتی دھن خط
 لب پر کہی ہی بائی خط اور گاؤں خط
 حسرت رہی کہ یار کا پڑھنی نہائی خط

ہر شب عاہی فائق الاصلاح سی سحر

پیش از طلوع مهر مری مہ کا آمی خط

شکستگی گل ترسنی سبزہ زار سی خط
 نہ لالہ زار سی سیر آبشار سی خط
 نہ ترہون آہ لب نہ زلال وصل
 بدن کی ٹوٹنی مین سا قیام ہی کسیت
 بزرگ گلشن تصویر باغ دہر مین ہوں
 لگا کی تیر مجھ ہی منفعل ہوا تو کسا
 پسند و لگو ہی تہی شر و ملاح حسن
 کھڑی کھڑی ہوئی گشتگی سخت فرو
 یسان شیشہ ساعت ہی انقلاب نام
 ہین خار گر گل مشک دانہ و سبزہ
 تم اپنی چشم کی مستی کی قدر کیا جانے
 ہی یاد قامت ہوز و مین شیل شک

ہی بلبل دل عاشق کو خار خار سی خط
 ہی داغ نامی دل و چشم اشکبار سی خط
 گلا اوٹھای دم تیغ آبدار سی خط
 تجھی ہی نشہ سی غبت مجھی خار سی خط
 نہ دغ نہ غم ہی خزان کا نہ کچھ بار سی خط
 کسی کو خاک ہو ایسی نہ بون بکار سی خط
 زبان کو بوسہ لبہا ہی شہد بار سی خط
 ہوا نصیب عجب یاد و خط یار سی خط
 کہ آگینہ دل کو ہی سن غبار سی خط
 ہی جب چشم و رخ و خال و خط یار ^{خط}
 سنو شراب کارندان مگیار سی خط
 غرض سر و سی سی نہ جو یار سی خط

سحر ہی نام خدا دل کو عشق قامت یا

یہ حق ہی بہت کہ منصور کو بھی اس خط

<p>شمع بی نقاب مع کا گہر روی شکاف نور</p> <p>کون تہبت پر غریب کی چڑائی گل جلا</p> <p>شمع اور پروانہ کو کتب متساوین ہے</p> <p>ہی تصور روی جانان کا محمی شمع فرا</p> <p>بعد مردن نام عاشق کو زیادہ ہی نمود</p> <p>صحبت باجنس مجبوقہ سی کچھ کم نہیں</p> <p>حسن گلرویان کو عاشق کی دیتا ہی جلا</p>	<p>شرم سی فالوس کے پردہ میں جہنم جایی</p> <p>تیر وختی سی مگر گل قبر پر ہو جایی شمع</p> <p>یہی جہنم جایی پروانہ اور اونی جایی شمع</p> <p>ہی چراغان سی مطلب نہ ہی وایی شمع</p> <p>بجھکے پر عالم ہستی میں گل کلامی شمع</p> <p>حلقہ فالوس ہی بخیر بہر پای شمع</p> <p>ہی پروانہ برگ غنچہ گلہامی شمع</p>
--	--

ای سحر گر شام کو آئی وہ مہوش بزمین

صورت شمع سحر بی نوریں جایی شمع

<p>دیکھ کر تجھ کو کیونکر زرد ہوئی نور شمع</p> <p>وصل مہر وایت زخم دل کو کیا ہو التیم</p>	<p>صبح کو بی نور ہو جانی کا ہی ستور شمع</p> <p>میرجہ کا نور سی چھا ہو کب ناسور شمع</p>
--	--

حسن جانان خط کی انی نہی کھلا گیا ہوئی کم
 جوہرین شعلہ و فراعہ ہین عی عشق
 سامنا کرتا نہیں تیری رخ پر نور سے
 بزم مین کیا جو اوس شک چمن کی حسن
 کیون رخ اوس پہ نشین گل حسن برہ جانی دلا

اور نہیں سکتا ہی بلکہ شمع سی کا نور شمع
 چاندنی سی کچھ ضرر پاتا نہیں سور شمع
 پردہ فانوس مین ہتا ہی جسم عور شمع
 اور گیا رنگ گل ترکیطرح کا نور شمع
 پردہ فانوس مین ہوتا ہی ذوالنور شمع

مر گیا ہون شعلہ رو کی مین صبا حث کیلکر
 اسی سحر میری کفن مین چاہی کا نور شمع

جاؤ گے تم بی پروانہ شبستان ہویا
 سنکی آمد تری مثل چمن آہن
 بن تر دوزخ شرماتھ لگی گل نہ کھلے
 جابی کرتو پی گلگشت گل تازہ کھلے
 کھوئی زلفین جو شمشاد سہی قامت جا
 حسن بی پردہ اوس شک چمن کی جخل

پیشو کی مین شمع نور دان ہویا
 پیشوائی کو عجب کیا جو ظرا بان ہویا
 شبنم ترشی جبک عرق افشان ہویا
 گل جلدین آتش غیرت حمی چان ہویا
 بال سنبل کی ہون ولید پریشان ہویا
 چار دیواری مین کس طرح نہ پھان ہویا

تو نہو پاس تو گلبن ہو مجھ خارتان

تو جو گلگشت کر ہی آتش غیت ہو تیز

آمد کہ جو تری باد بہاری سسی سنہ

سداقی چہری پہ ہو گل لطف پہ سنبل ہوا

ودید غول ہر اک گل ہو بیابان ہوا

گل ہر اک شعلہ بنی مجھ سوزان ہوا

لب ہر غنچہ بشگفتہ سی خندان ہوا

سر قوامت پہ قد حسن تیراں ہوا

خوش میرا سحر کر پی گلگشت ہے

نہر سیم بنی رضوتہ رضوان ہوا

تو منعم پر نہاروں کہ چہ ہین روشن چراغ

رو برو تیری ہین ہین بی نولہی تو چراغ

چہرہ روشن نہیں خیر نقاب ہی مہ ترا

روی روشن کی تجلی سی ہم سیرچن

مہر عارض حبیبی پردہ روشن گھڑا

جو ہی روشن دل کبھی پاند زیا نشین

ہی خیانہ مرفوق کی شب تبسب

دفع کر سکتی نہیں ظلمت مدفون چراغ

سامنی خورشید کی ہو حوصلہ روشن چراغ

چاند بدلی مین چسپا ہی تاتہ مہن چراغ

شمع ہین شہو کی چہراں لاکہ گلشن چراغ

بنگیا دیوار جانان گاہر اک وزن چراغ

دیکھ لو کالاہمیشہ کہتا ہی کون چراغ

طاق کامر اشد ہا ہی سانپ کا ہی من چراغ

مثل پروانه بنار او سپهر و سیر امن عروج
 دشت و شست مین جی جاتی ری غنچین
 ہی سراپا پر مری سرو چارغان کی کہا
 می سی کر خسار آتشناک کو افروخته
 چہرہ پر نور و خوش شمع کا ہی حیرت فرا
 گر ٹپری خسار آتشناک کا دریا مین سر
 داغ دل زیر مین مین مثل مشعل مثل
 ماز ایت یار کا مارا ہون مین بی گفتگو
 رامی روشن ہو چکی کیا کنہ تجلی کو تری

شمع و اگر جلانی کر پس مردن چراغ
 غول آنکھوں سے مین کہتی قبر پر روشن چراغ
 بسکہ مین ترش سی کیلیر غمهای تن چراغ
 حسن کی دولت پر لای می و شمشیر روشن چراغ
 سرو و موزون پر نظر آتا ہی یہ روشن چراغ
 موج کی بتی سی ہو کر داب کا روشن چراغ
 مجھ کو کیا دیکھا رطاہر مین سر مین چراغ
 کیون نہ خواہوش کہتی ہی سر مین چراغ
 بجھتی مین میان عقل عقل کل کی مین چراغ

پھونکدی لعل مسیالیدہ سی گروہ سحر
 غنچہ گل شمع بنجانی گل سوسن چراغ

سر سبز ہی بہار بخان سی فضائی باغ
 ہو بسکہ باغ باغ نہ پھولا سمای باغ

وہ سرو و سبزہ تنگ ہی دلق فرا می باغ
 وہ گل جو بہ بہار فرا می فضائی باغ

ای باغبان کمال نه بیگانه جانگر
 وه عند لبه من که بجز روئی کوئی
 دلکش هی تر عارض گارنگ کنی
 چمکاجنون بهارین صحرای راه لی
 سودانی قدایر کاجب پائی سر و کو
 رنگ خزان بهار دکھاتی هی مصفیر
 نوحه نوای مرغ چمن گل هی پاک
 غنچه گلایان گل و شبنم چام و دل
 هر صبح پیشوائی کو جاتی هی بوی گل
 جوش جنون هی عشق دین اک گلزار
 پروانه نین هی غنچه دهن لاله زار کی
 بلبل فیهه مون که جکی هی همراه جوش گل
 هر جای میرا غنچه منتظر گل نشانی

هرم بھی کسی سینه تنی آشنا
 دل نشین عشق گل بنی سرتی باغ
 بلبل سی بھی یقین ہی جھپٹ جایی
 ای مصفیر اس آئی هوای باغ
 سنبل سی کیون پائونین بڑی نہای
 کیا ہر کوئی غنچہ دهن دین خوش آئی
 ماتم سراسی کم نہیں عشرت سرائی
 میخانہ ہی بہارین عشرت سرائی
 بلبل ہزار جان سی کیون فدا ی
 سرین ہوئی شت ہی دل بتلای
 ہر دین گل ہی سینه پغیرت فرای
 رونق دہ بہار ہونین خوش نوای
 عارض جھپٹ جایی ہر جایی

سنتین سیر گل سی سحر بون گرفته دل

باد موم سی بی زبون تر بهوای باغ

جاتا ہی دل کنچا سنج ولدار کیطرت

نج ہی کمان ابرو خدار کیطرت

دل نی کیا نج ابرو خدار کیطرت

مانل ہی دل قد و مثره یار کیطرت

بلبل کا اثر و حام ہی گلزار کیطرت

پرزہ و بعض چشم کو لکھ غیرت سیح

صدقی بین جنگی نقش کے گل بلبلین

سینا ز می پرست کو بیت الاحرام ہی

بیتاب ل ہی طائر قبلہ ناکیطرت

اسی جو دیکھ پاؤں جو نقش قدم تری

ابرو کی سمت پنجہ تر کان زمین

بلبل پہ غائب شوق ہی گلزار کیطرت

سینہ ہی ناوک مثره یار کیطرت

یہ صید خود و روان ہی کماندار کیطرت

منصور حق پرست چلدار کیطرت

اہل طمع رجوع ہین زردار کیطرت

سنیہ شفا کا بھیج دی ہمار کیطرت

پاپوش او سکی جاتی ہی گلزار کیطرت

واجب ہی سجدہ خانہ خدار کیطرت

نج ہی کمان ابرو خدار کیطرت

و کیوین نہ صبر و مہ کی خسا کیطرت

ہر ہی لہجہ ترک چشم کا تلوار کیطرت

طافوس باغ و بکارت کجایین بکرن
جان اپنی چکیرمه کنگان بهوشتری
کاکل کاکشتری سی هوا پر دماغ تھا
کاکل کاکل کمال دیا دست شانزنی

دیکھین جو تیری ہاؤ کی رقتا کیطرت
وہ خود فروشی آئی جو باندا کیطرت
میل فروتنی نہ تھا ولد کیطرت
لایا کشتان کشتان قدم مار کیطرت

ق

ہوتی ہی شام قتل سحر میں ہی دیر کیا
خم صبح سی ہی ستری تلوار کیطرت

گیسوی حور سی ہی فروز تر بہار لبت
ہی بروون سی لریکی زونی بہار لبت
کرتی فسوں طرازی میں ہی مگو گفان
آشفته سر سبز ہی پریشان ہی موبو
بخشایہ آفتاب رنج یارنی فروغ
مانند اہل نگ سر سبز یہ کیون نہو

ہی سنبل بہشت برین باتار زلف
روشن مہینہ ہلال سی شہبازی لبت
مشاطہ ہی کھلا رہی شانی سی باز لبت
تو ہی تہی صبا سبب ہفت تار لبت
روشن خط شعاع سی ہین ہین ہین لبت
رخسار صاف یار مہینہ گنبد دار لبت

افسون عشق لب ہی سحر مایہ حیات

سنگریک چاهمی تھاپنی زہر مار لفت

دشمن جان مری لکھی ہامی فراق
دوستو قہر ہی بلا مری سراق
کب تلک میں سہون جفا مری
کاش بخش وصال ہو یارب
خط میں اوسنی لکھا ہی مژدہ وصل
گردش چشم یار کا صدقہ
بکلی کیونکر دہوان نہ آہ کی ستھ
تو جو آئی ابھی مرض جا نے
ہوینین گردش میں مثل سنگ فسان
جھاٹک آئی ہزار مرتبہ گور
اوٹھ مسیحا ہماری بالین سے
ہریان سہرہ کر رہا ہی مرے

حق نہ دشمن کو بھی دکھا مری سراق
ہونہ دشمن بھی مبتلا مری سراق
کہیں یارب ہوا انتہا مری سراق
کا ہش جان من ہی ہامی سراق
ہوی صد شکر انتہا مری سراق
پیس مجھ کو نہ آسیا مری سراق
دل جلاقی ہین شعلہ ہامی سراق
شر بت وصل ہی وامی سراق
سان تیغ ستم چڑھا مری سراق
ہو بیان خاک ماجرا مری سراق
پاس تیری نہیں وامی سراق
پنجب زور آزمای مری سراق

بیتقاری و در دو کاهش جان

و کمین کیا کیا اجمنی گهای فراق

ما تم وصل من سحر شب روز

و رو اپنا ہی گهای فراق

جلوه کیا محبت کی کو ترمی کھلای برق

خندہ و زبان گهای لریسی شرابی برق

ناہم چشمی کا کمنہ سنی بان پر لانی برق

و هیانین قند کی کمر کی جب پک آب جاب

کان کی سجتی منی کیبی تہ کاکل اگر

ہی سجدل چین پیشانی سنی مشو جمال

رعنائی ابرو و دول ہی لایان شک

آنگمین روشن بدن خیال مہ روی بیا

یاد زلف نرغ میں عین اشکبار و بیتقار

دوسری گوش مار کی نکاتین چراقی میں نجوم

جب علم پو آہ سوزان فی شان ہو جابی برق

شعلہ رخ کی تجلی و یکہ جل جلالی برق

سیر می آہ شعلہ زاکلی سامنی تھرائی برق

زرد ہو تیر شہاب ثاقب رشوائی برق

پرودہ ابرسیہ سی پھرنہ باہری برق

سر خط لوج جبین مہر ہی طغرائی برق

ہجرین ہر خط آہ شعلہ زاکلی غائی برق

سیان شب کی فست میں بین برق

کہ ہوا ہی لبر ہی سرین کہی سودائی برق

بجلیوں سے نکل در آتش نکین ہوا ہی برق

تیر تو افکن ہو نہ کسی اتی جا میں
 سہ سہ سی یاد میرا نہ لکھن جو نکالی گم
 وقت وقت سوہیل سی بقراری چکا
 دوسری بیوی کی لکوی افیروگی
 ابر نر گاسی جو شاشک ٹیوٹن

جلوہ موج می زرفام سی شرمای برق
 جو شر چمکا ہوا پر ہو گیا ہمتا می برق
 دل جاو کو عین بارش میں ہے ایامی
 اشک میں شکست گل ہر سا ہمتا می
 احتیاج رعبدی ہر گز نہ کچھ پروای برق

امی سحر چین جہین یار کی لکھون جو
 خط مسطر صفحہ قرطاس پر پنجا می برق

بھولتی ہی لب یا جو شرم شفق
 یاد آتا ہی کسی کا رخ پر قہر و عتاب
 منفعل عارض و شن می ہی ہو شوق
 کہہ دن رفت رخ و رنگ می پانی ہم
 پہلی می سی کیوں پان کی لکھی کار
 ہو کی طاہر گر دون پہ جو ہوتی ہی

کرتی ہی خون ل عاشق کا شفق
 دل سی عشاق کی لیاقتی ہی آرام
 سنخ جوڑی سی خلی سی بت کلفام
 جمع کیا ہین سحر رات دن شام
 جلوہ گر چرخ پہ ہوتی ہی شرم
 بی ثباتی کا عین متی ہی پیغام

دیکھو نہ وہ فی مدین کیوں عیاں کسی کو کیا
خون بہا ملنی کی محشر میں بھی امیدیں
بام پر وہ رخ کلام نظر آئی اگر
نہ ہٹی گیسو بگون ہی نقاب گلزار

لطف برسات میں تیری ہی شام شوق
خون عشاق کا گرج میں پہ ہوا نام
چرخ پر پھولنی کالی نہ کہنی نام
دیکھ لے تو تم جو کسی روز سر شام شوق

یاد آ جاتی ہے کس کی گلابی پوشاک
دیکھتی ہو جو سحر روز سر شام شوق

کھو بیٹھی تیری ظلم کی ہاتھو نہ سی تلک
دل نہ کا داغ دار ہوا زرد رنگ
میں شمع سی سو متحمل ہوں جو رک
روغن بنی ہین اشک فقط داغ دل آگ
اب مجھی پیک آہنی بھی کج ادائیگی
بولی کہ مار کمانی کی ہین نشانیاں
محبو بہت ستارہ فلک ورنہ دیکھنا

کیون میری جان بند بٹشکایت کہا تلک
پہونچا جو شور حسن تر آ آسمان تلک
جلتا ہوں چپٹا نہیں ہوں شوق تلک
جلتی ہین مثل شمع مری آخو تلک
پہونچائی کون حال مرادستان تلک
پہونچا جو ہاتھ کاکل خبر نشان تلک
کر دو گنا غرق تبکو میں دو گنا تلک

اپنی شهید ناز کو کرتی ہو پایاں کیوں
 شوق خدنگ افگنی تکی جو ہوا ہی دیکھتے
 دیکھی کشت آرزو ہوتی ہی تکی ہر
 بنت عجب عشق بہت ہون می پر ہون
 نیلا ہوا زبرد سبز لطیفہ کہینا
 بات کی بات میں سبز نخل مراد شمعان
 ابرو ناز سی ہی عشق تیر ہو جو ہر پیا
 پیش ازین تھی چشمہ آب حیات جا
 حق فی بنایا خلد میں بہر حسن پی حسین
 سر و تر اقدسی ہی لب جو یار حسن
 بند ہو ہی ہین استی گرم ہی تر کزانا

دل ہی خاک طر خوں سرو جان سبز
 کرتی ہی کسک سبز و تیری کمان سبز
 کہ ہوش گشتہ کی چی غنچہ دہان سبز
 صورت شیشہ چاہیں مجھ کے مکان سبز
 بوسون کیا کہو دہی مہی تباں سبز
 ہنسکے کری جو گفتگو سحر بیان سبز
 صورت و شنہ چاہیں مجھ کو زبان سبز
 خط کی نموسی ہو گئی زہر لبان سبز
 ایک مکان سرخ رنگ ایک مکان سبز
 جہر لباس چاہیں آب و ان سبز
 خضر یہ کرتی ہین کدین انہر نان سبز

زہر خجاسی متلی سب ہین کیے پیر کا
 دام قضا ہی اسی سحر عشق زمان سبز

بیدار دنا وک تره سخی چکان دل
 بیمارانه شمع سیاه بجان هی دل
 بی پرده حسن لقا حجب ہو گیا
 باطل خیال فسق ہی عاشق پیدا ہوا
 اشکون کاروان مجروران بنظر آ
 سرگرم اشک آہ ہون مانند شمعین
 ای بت نہ کر تو کعبہ صاحب دکان
 اوس چشم نیم باز یہ جب سی ٹپنگاہ
 یہ صورتین تو سب ہیں بظاہر نہ کی
 نوشین لبونک وصف شین ہی کل
 ابرو شمرنگاہ بجم بختش فزا
 فلانرا کوی یار کو کہتین ہرچی ہوند
 ای بت ہزار بار ہمین آزما چکا

ہر دم لبسان طائر بسمل طلیان ہی دل
 پامال خوشخامی سرو چان ہی دل
 سینہ میں چاک چاک بنگ کتان ہی دل
 ناحق مری طوط ترابد گمان ہی دل
 ہر دم جبریں کطرح سی گرم نغان ہی دل
 اختر نشان ہی چشم تو اختر نشان ہی دل
 حرمت ضرور ہی کہ خدا کا مکان ہی دل
 بیمار ہی ضعیف ہی ورنجبان ہی دل
 ہی بی درہ غنچہ لب بی زبان ہی دل
 عذب البیان بان ہی تلم لبسان ہی دل
 مقتول زخم خنجر و تیر و نشان ہی دل
 کب مصفی طالب سیر جنان ہی دل
 اللہ اب تلک بھی ترابد گمان ہی دل

کس برق و شمع خنده دندانهای
بی لعل ناب بوسه یا قوت لبها

بجلی کویح سینه نین هر دم طمان
لی مشتری جلیل که جنس گران

قد جفاک گیا سخنکیا عشق خوشن
هم پر هو گیتی دین و لیکن جوان

شک سحاب دیده گریان هی آج کل
چشم پر آب غیرت عمان هی آج کل
دل مائل نظاره مرگان هی آج کل
دل کو خیال کل چپان هی آج کل
سزین هوای سیر بایان هی آج کل
هی جوش اشک چشمه چشم پر آب
خون دنی بسکه دست خنایی کی تپان
ساتمی پونچ چین مین که هی لطف میکش
سیر بار حسن نم هی جنون نسا

محمود برق ناله و افغان هی آج کل
دریا کا پاٹ گوشه دلمان هی آج کل
اس شیر کو هوای نستان هی آج کل
سنبل کویح حال پیشان هی آج کل
تلو دو نکو شوق خامیغلان هی آج کل
تو آره و ابر سر مرگان هی آج کل
مرگان بزرگ پنجه مر جان هی آج کل
جوش و خروش ابر بهاران هی آج کل
صد چاک کل کویح گریان هی آج کل

افشمن تاقی سی هوا ده پری ^{مطلب}
 زنجیر کینین دل شو بیده هی آسیر
 ای خضر دل همین اچا نجش ^{مطلب}
 هر شب شب برت هی هر روز روز ^{عجب}
 لکھتا ہوں صفت گوہر دندان یار کا
 تر چھی نگاہ یار کی بر چھی سی کم نہیں
 کیونکر نہ آہ گرم سی بوی کباب آ
 کوچہ ترا بہشت ہی طوبی ہی سر و
 رہتا ہی بہتویغ کف تر کن جنگو
 بندی ہین شک لعبت چینی کی حسن
 خال سیاہ یار نہوا ہی عی و دل
 ہر تار زلف مصحف رخ پری بونہ
 فیض جنون سی ہاتھ عجب تہہ لگا

یہ بیوا بھی رشک سلیمان ہی آج کل
 پھر ذوق قید سلسلہ جہان ہی آج کل
 خلعت نقاب شیمہ حیوان ہی آج کل
 ہی جشن وصل دل مر شاہان ہی آج کل
 نوک زبان کلمات افشان ہی آج کل
 مجروح ناز چشم دل و جان ہی آج کل
 دل سنو ہر ہجر یار سی بریان ہی آج کل
 دربان کوتیری تہہ عنوان ہی آج کل
 شاید ہماری قتل کا سامان ہی آج کل
 اک بت ہمارا ہین ایمان ہی آج کل
 ہندو کو فکر قتل مسلمان ہی آج کل
 کافر کو پاس تہہ قرآن ہی آج کل
 پابوسہ گاہ خار بیابان ہی آج کل

کیون غیرت بہشت نہو اپنا خانہ باغ
 تیار نگاہ رشتہ سلک گہ بنے
 شعلے بجائی نہ کھلتی پھینک
 تار سی چکات ہی بین سر آفتاب پر
 رہتی ہی یاد عارض خیرت فراموش
 کیونکر دعا وصال کی مانگوں حق
 دل پستی ہی گردش چشم سیاہ یار
 پیش نظر نہیں بہت خانمان آبا
 آہار دیکھہ و نامہ اور بدکن داغ
 آئینہ دیکھتا نہیں ماری غور کے
 دوزخ ہی باغ ہجر پیش شعلی ہین گل تمام

اک رشک حور گھری نہان ہی آج
 ہر اشک شکار گوہر غلط آج
 آتش نشان ملا دل سوزان ہی آج
 ہر شب جبین یار پشیمان ہی آج
 آئینہ وار دل ملاحظہ ہی آج
 دل تبدای فرقت جانان ہی آج
 کاوش ہمسی گردش ویران ہی آج
 عالم مری نگاہ دین ویران ہی آج
 دریا بہ لطف سیر چراغان ہی آج
 ایسا وہ خود نمائی نیا زان ہی آج
 میدان حشر صحن گلستان ہی آج

بی ہی شوق شہ کی زیارت کا اسی سحر
 دل کو ہوا اسی ملک خراسان ہی آج

نہ تریلہ عاشق ابرو کا مطلق زیرِ خنجر دل
 ہو اسی خنجرِ قاتلِ باغِ سودا ہی منور دل
 تیرے تپانے بسمل وار ہی مینے مضطرب
 تجلیدِ خاطرِ عشاق ہے آجیہ رو ہے
 وہ قاتل کہ پہاڑی امتحانِ جالاک دہی کا
 ملی ہم خاک میں لیکن اوکھ فرنی کی
 وہی شیدائہ مارا ہو ہی تھی کہ ہی انت
 نہ پایا چین بنی دو گڑھی اس عشق کی

محم عاشقی کو کر گیا کس حسن سے دل
 بنایا عشق رخ فی مطلعِ خورشیدِ دل
 ہجومِ بقیارسی سی بنا لوٹن کیو ترو
 بسانِ شیشہ ساعت کیونکر ہو مکدر دل
 ثباتِ و صبر کی تو بھی کہا دی آج جو
 تیرا سنگدل کا یار بہن ہی تیرے دل
 کلیجہ جب کا لوہی کا ہو جس عاشق کا پتھر دل
 رہا اک عمر مثلِ شیشہ ساعت مکدر دل

دیا دل تھی اونسی ملکیا بونہیت ہی
 سحرِ اب چپ ہو تم بھی حسابِ تیرا دل

تجھی چاہی یا کیل بار پھول
 تو رخسارِ گل رنگ پر وار پھول
 کروں کیا شبِ ہجر دلا پھول

تری رخ سی ہر شکر گلین مار پھول
 پہنتا ہی بالی میں کیون مار پھول
 گلِ داغ تن پر ہی جوشِ بہار

لب و عارض یار کا جی سیال
 جہا خون مرا تو نمایان ہو
 مین ہون مگر خون کا شہید تم
 تیرا روی رنگین اگر دیکھ لے
 تری آگے ہی نارون پا بہ گل
 سراپا وہ قاتل ہی رشک چمن
 چمن کا ہی جو ہے جوتلو اتریں
 تو اسی گل اگر بہر گل اشت جاے

نہ غنچہ کی خوشبو کی کہ بچوں
 شیش تیغ سے بگاڑ چوں
 نہ کہو کہ قہر خستہ بچوں
 تو بلبل کی نظر و عین میں غبار بچوں
 گنی ہاتھ اور پاؤں اکبار بچوں
 دہن غنچہ قدس و خسار بچوں
 عیان ہیں میان سپر چار بچوں
 تصدق کری تجھ پہ کلزار بچوں

بدن پر نہ صد می سی پڑ جائیں نیل

سمجھ کر اویسی ایسی سمجھ چوں

جب سی ملنا کر دیا تو فی بت خود کام کم
 خون دل تک مچکی ہر فن قت و لذت میں
 تو کہ کھانگیا جو ترک چشم کی خونریزیاں

جان مضطرب سی جاہری کر گیا آرام م
 اب تو چشموں میں نہیں باقی برائی نام نم
 گور وحشی کی طرح کر جائیگا بھلا م

بار غم سی محمد طفلی مین قد لاجچکا
 دیکھی گزوه عارض صاف و چشم خیا
 عمر بھر چہ تپا نگا ضیل ورنہ آشتا
 بسکہ بخود ہجر مین ہی چشم واپونی
 وصل کی شب بھی عیا سی باز آیاو
 مین بھی آپو پختری گھر پاشنہ کو ب
 یارنی وعدہ کیا ہی آج آنگا ضر

بوجھ پڑتا ہی تو ہو جاتی ہی شاخ خام
 آئینہ پیشکی سکندر توڑ ڈالی جام جم
 توڑتا ہی نوایہ شوق زیر دامن
 ہوش مین آتا ہی تیرا عاشق کا دم کم
 صبح تک تیار ہا محبوب سیم اندام
 بھجتا ہی سرسبز و لکھو مری پیام غم
 شام سی کیون مضطرب و دلچسپ غم

اوٹھ گیا پہلو سی جب ای سحر و شمع چشم
 مثل آہو کر گیا دل سی مری آرام ہم

طبع مال نہیں خواہش اقلیم نہیں
 ضعف سے طاقت تعلق ہی ہی جگر
 طبع خو کردہ سودای زرو سیم نہیں
 جو راغیار کا مطلق نہیں اب بیم نہیں
 کس پوچھتا ہی بت تری تعظیم نہیں
 سجدہ محراب مین ابرو کی ہوا فضل نہیں

سبزہ خط کی نظارت پہ کتا ہی گل

سج و رحمت ہر جان گذران میں تو ہم

صدا و مافی فی کیا نیچکی نقشہ تیرا

دستِ یاقوتِ قمر خان کی تیرے ہمین

نوش کس جا ہی جہان نشین کا بھی ہمین

ہی سرِ ملو نمایاں یہ دہن ہمین

اسی سحر تیغ کا جھکنا بھی ضرر کرتا ہی

خالی آزار سی کج خلق کی تعظیم ہمین

جس کا مژدہ جو پہونچا کاٹن

ذکرِ حسن آن ہوا دیوان میں

قوتِ دل ہی تو قوتِ روح ہی

نزع میں بھی عیسادت کو نہ آ

گر ہو جاتی پاس سیری ہوتی جاؤ -

بیوفا عیت رکھتی ہو کسے

مل نہ مل مختار ہی آیا نہ آ

گلہن چٹکی کا کیا پہنے وہ گل

جان سی آئی ہمارے جان میں

سورہ یوسف بھی ہی قرآن میں

کیا مژدہ ہی تیری منہ کی پان میں

مرگئی عاشق اسی ارمان میں

ایک دو باتیں تو سن لو گان میں

ایسی کلمے اور ہمارے نشان میں

ہم تری مومن ہین ہر آن میں

چٹکیان لیتی ہی چٹکی ران میں

پیش عالم بدتر از حیوان ہی وہ
 حسین و قحیحی قتل گری بکار ہے
 ماہ کی منزل بنی ای محشر
 شاید و کہتی ہو محکوبت پرست
 ضبط اشک آہ مجھی ہو سکے
 رنگ لب پر سطح سر سبز ہو
 بندگی تیری ہی خطا سر نوشت
 سجدی کرتا ہوں سو بیت اصنم
 کر چکی چو رنگ اک عالم کو آپ
 کیا حلائی رنگ ہی ای کان سخن
 وصل کو کہتا ہوں تو کہتا ہی یا
 ناامیدی او سکی رحمت سی ہی کفر

آدمیت گرنوا انسان مین
 فرق کیا انسان او حیوان مین
 جو ہلائی ہی تری دامن مین
 کھوتی ہو ایمان کیون بہتان مین
 جبر یہ ہر گز نہیں امکان مین
 شوخ ایسی کب ہی لالی پان مین
 مہر آسا ہوں تری فرمان مین
 بت خلل انداز ہیں ایمان مین
 کیجیے اب تو سرو ہی میان مین
 زربو ہونی کا پتا کان مین
 تم رہو گی بس اسی ارمان مین
 آیا ہی لا تقنطوا سران مین

آیہی لولاک جسکی شان میں

مہرِ روی یار ہو گر جلوہ افکن کب میں
 باغِ حسن یار ہو گر عکس افکن آب میں
 گر ہو تیرا شعلہ رخ برق افکن آب میں
 چڑ گیا کیا عکس لختِ روی روشن آب میں
 آئینہ میں کب ہی عکس لب یا قوتِ فام
 اس قدر رویا میں تیری یاد میں ای سحر
 یارنی دریا میں لختِ عنبر بن ہوئی یہ
 چشمِ تر میں جلوہ گر سخت دل سنوان
 غرق ہو وہ بھی جو ہو ظالم کی بیڑ کیا
 چشمِ طوفان اگر دکھلائی امج جو شکر
 گر پڑی دریا میں کس لب و قاتلِ خلق
 طالبِ دنیا سی ہی غزلت گزینوں کو گزرت

جرمِ بد آسا ہو ہر گرداب روشن آب میں
 بیللی گل ہوئی کی اتنا نگارِ آب میں
 شور کی جا ہی یقین پدا ہو شمعوں آب میں
 سانپ لہریں بیللی ہر سانپ کی من آب میں
 دیکھ لی ای جو ہری لعلوں کے معدن آب میں
 تر ہو اکو سون تلک صحر اکا در آب میں
 گھول لا مشک کو یا سیکڑوں میں آب میں
 صورتِ تابی سمندر کا ہی سکن آب میں
 ڈوبتی ہی چوب بھی ہمراہ آہن آب میں
 سنبھلے ہو غرق ڈوبی مکہ خرمی آب میں
 دم میں موج چین لبان تیغ آہن آب میں
 در زمین بختی صدن کا گوہی سکن آب میں

کھاوش کج ملیستان سے خدا دل پہنچ
 امن عیالت میں پروردگار ہی کی گزند
 پیر بہن آب و ان کا جاسپان سکھایا
 جوش گریہ سی چراغ داغ روشن ہو گئے
 بحر دنیا میں بہن اکثر اہل تکامیل سے
 ہی سبکو وصوت موج ہوا اسی شہسوا
 سیر دریا جاگزا ہی جب سے ہی دانی
 نگہ بین جوش صلاوت سی ہی دریا شوی
 غرق اپنی آنسو وین میں ہی مراجعہ نما
 پنجہ رنگین شرارت سی جو دہوئی شعلہ
 شمع سالن میں دران ہون بھنور شعلہ
 گر پڑی مایہ میں عکس عارض شکستہ
 بلبلو شبنم نہیں پیش رخ رنگین بار

ہماری کب موج کا اوچھا ہی میں آئین
 کسی دیکھا ہی اگر کب کارفرمان آئین
 مثل موسیٰ آپ کلاماتی ہیں زبان آئین
 یہاں شبنم قوت ہوتی تاثیر روح آئین
 خض ڈوبی تہ نشین ہو جا کندی آئین
 تر نہین ہوتی بہن نعل سم توس آئین
 موج موج اپنی لپی بنتی ہی لگن آئین
 گر لب شیریں کمر تھی شمع پرفن آئین
 مثل فوارہ کھڑا ہون باگردن آئین
 آتش رنگ خواہو برق افکن آئین
 پنج شاخ شاخ مرجان ہون شبنم آئین
 پانی کی چادر بنی گلچیں کا دہن آئین
 آتش گل سردی و باہر گلشن آئین

دُر جو ہی چورنگ کلتیغ نگاہ میرے
 آبداری تیغ ابرو کی کمری گرتی
 کو ملوث ہوں جہان سی پر کنارہ ہی
 سایہ تیری قدبالا کا پری گز سحر
 جوشن نریای خم ہی کشتی می ہی دن
 بنگنی زنجیر یا ہر معج دریای سر شک
 جوشن قوت سی رگل ابر بہار کی طیر
 چشم و دندان کا جو امی گل چکیا بادیں ^{عکس}

پہنی ہی کبوتر ننگ حوت چو شکر
 پانی کا مینڈھا کٹی موج کا شکر
 تر نہیں ہوتا کبھی ساحل کا وہن آئین
 جای مرغابی ہو قری کا شکر آئین
 زاہدان خشک کا ہی تر ہی وہن آئین
 ہو گیا رام سی جنون محبت کا تو آئین
 تر رہا کرتا ہی اب ہر مار وہن آئین
 ہر حساب اختر یہ ہو گا نگرسی نہ آئین

دیکھئے عکس حسن قد یار دریائین سحر
 جلوہ گری صاف نخل دشت امین آئین

خیال کا کل مروی نگار کہتی ہیں
 نہ دیش بیش سو نہ ہزار کہتی ہیں
 ز بس جہان میں ہم آغوش یاری ہو

خوشی میں دل بویہن لیل و نہار کہتی ہیں
 گلے تمھاری تو ہم بیشمار کہتی ہیں
 لحدی بھی نہیں خون فشار کہتی ہیں

کھنکھسے کھنکھسے کھنکھسے کھنکھسے
کیا ہی سینه کی داندھوئی گناہ دھم
خدا کی واسطی امی خود فرشتہ است
جلایا خوب رخ و زلف خال و خطائی
خوش آتی او کو نہیں یہ بیانِ جنت کے

بوسے دل کا یہ غم شکار کرتی ہیں
ہم ایک جا پہ خزان بہار کرتی ہیں
کہ نقد جان لپی سیل شاکر کرتی ہیں
جگر پہ لالہ نمط دانہ چار کرتی ہیں
جو گلہ خون کی گلی میں مزار کرتی ہیں

غزل لکھ اور سحر اس میں تو جلدی
کہ اشتیاق سخنور ہزار کرتے ہیں

خیال عارض گلگون بار کرتی ہیں
عجب تباں فسوگر شعار کرتی ہیں
یکسلی و ست خنائی سی شب پی تھی شرب
بیان خاک کرین اپنی ناتوانی کا
جھکا ہی جاتا ہی اک سمت جسم چلنی
نہ کیا غضب جو دھنکائی باقی تھی

پیش چشم ہمیشہ بہار کرتی ہیں
کہ جب کو زلف و کھاتے ہیں بار کرتی ہیں
کہ سنخ نکاتین ہیں اب تک خاں کرتی ہیں
کہ بال بھی تن لا غریہ بار کرتی ہیں
یہ پھول بدھی کی شانی بہار کرتی ہیں
وہ لوگ اب تری مغل میں بار کرتی ہیں

جھپک تو کہ میں اور کچھ خیال نہیں

بسان شیشہ ساعت بلبلِ غائب

نہ کیوں ہمارا سخن سنکی جل مرین جا

جگر عدو کا چھٹا دیکھ خامہ و زبانا

فقط اراوہ بوسن کنار کشتی میں

جوناک ساروت ولید غبار کشتی میں

کہ مثل سنگ بن میں شہر کشتی میں

قلم میں ہم اثر ڈالفت کشتی میں

بسان کشتہ سیابامی سحر ہم بھی

نہیں کہیں میں پہر جاؤں کشتی میں

ایسا جان لاکھ جان سی تجہ نہار ہوں

امی ہمصفیہ تشنہ دیدار یار ہوں

میں مبتلا می گردش لیل و نہار ہوں

بجلی کہی ہوں اور کہی ہر بہار ہوں

کیونکر نہ میں قیب کی نظر و نہیں جان ہوں

کہہ ڈالو ایک بار تو ان میں نہار ہوں

برگ خزان سپیدہ فصل بہار ہوں

تو ہی پری میں عاشق دیوانہ وار ہوں

مشتاق گل نائل باغ و بہار ہوں

شیدا می لعل و شیفہ روی یار ہوں

بتیا بن کہی تو کہی اشکبار ہوں

کاشا ہوا ہوں کھ کی اوس گل کے چہر

ہی ہی نہیں نہیں فی تھاری کا قتل

اک سر و سبزہ نگ فی دیوانہ گردیا

کو کھلا دی اپنا چاند سامنے غیرت پر
وصل کی جس نسیم کا گرچہ بظاہر محال
اب عدہ وصال سی جی شادی کی
زینہ پہ ہون جھیل کی فرقت کی سختیاں
کچھ اور مج کو آپ خمی آہن سبھی نہ

نظارہ جمال کا امیدوار ہوں
لیکن خدا کی فضل سی امیدوار ہوں
صدقہ تمہاری کب سی مین مینا ہوں
چار آنکھ کیا کروں کہ بہت شرمسار ہوں
بس اک نگاہ لطف کا امیدوار ہوں

ہوں سرمہ کیون نہ چشم کو اکب کا اسی سحر
مین پایا لگروش لیل و نہار ہوں

ساتی کا عکس رخ نہیں جام شراب میں
چہری کی یون جھمک ہی مایا نقاب میں
عالم ہی بخت و کل چشم پر آب میں
چشمہ ہوا ہی خط سی مکدر جو حسن کا
عالم ہی بجلیوں کا یہ زلف و نمین کیا
نہ لہین جو او سنی چہرہ کہو لیں کھل گیا

ہی آفتاب جلوہ نما آفتاب میں
بجلی پڑی حکمتی ہی گویا سحاب میں
مکدری شفق کی جیسی عیان بن سحاب میں
کسکی نظر لگی تجھی عین شباب میں
دو برق جلوہ گر بن تھا سحاب میں
دوست سی لگا ہی گمن آفتاب میں

افشان یہ ہو گا خوشی کسی گنہگار کی
 آئینہ کس پری کی ہی گلزار حسن کا
 اوس بت فی گالیان جو عین فی ^{شاکلی} آ
 پیری مین ہکو شوق ہوا ہشی ربا کا
 دست خانی اوسنی کمر پر جو رکھ لیا
 کیا جانی کہ سخت ہی کس نیند سوا
 مطلب یہ ہی کہ واہی یہاں چشم تظا
 بیدار کر نہ فت نہ خوابیدہ کو دلا
 چلمن مین اسطرح سی عیان حسن یار
 وہ مست لازم ہاتھ سی اپنی اگر پلا
 شاید شب مصال کی اب صبح بھی قریب
 باز بھی جو یوفانی پہ تو فی کمر کو یا
 مگر بھی ہی خیال جو ملنی کا یار سے

رنگین کر و لباس اپنا شہاب مین
 ہر رنگ کی چمک جو عیان خواب مین
 حاصل ہوئی مراد ہاری عتاب مین
 ہی عشق آفتاب شب بامتاب مین
 موی کمر چپہ اور ہوا چ و تاب مین
 صورت بھی جو دکھاتا نہیں اوشن مین
 بھیجا کھلا الفاظ ہی خط کی جواب مین
 خاموش کہ نہ گزشتان ہی خواب مین
 لہرائی حبسی عکس قمر موج آب مین
 کیفیت شراب ملی ہو آب مین
 بیوجہ دل نہیں ہی مر اضطراب مین
 باب وفا نہیں تی مین کی کتاب مین
 زیر زمین فشار سی مین ہم عذاب مین

مردن کی حسن پر تیکہ نہیں دیا
 شایہ سننی آج ہی کامل کو بل دیا
 میت کا غسل روزہ شہیدان عشق کو
 موتی نہیں مہین سجھا کی خسار پر عیا

یہ جان لی جان ہی سدا انقلاب
 بنی اختیار دل ہی لپیچ و تاب
 پایا ہی غل خنجر قاتل کی آیت
 اختر حکمت ہی مہین پڑی مہتاب

یارب ہو اس سحر کو زمین نجف صیب
 ملجای خاک خاک در بو تراب مین

جستجو تیری کسی ہر سو نہیں
 پاس جب سی محروم گلزار مین
 چاہنی مین دل سی ہم محبوب مین
 روز و شب بیان اک طرح پر ہی بہا
 پھر جو بولا وصل کی شب مزعج
 چارون کی آشنائی ہی تری
 کسی سی قد کی تجس مین ہی تو

کو نسا دل ہی کہ جمین تو نہیں
 مثل شبنم بندہ بیان آنسو نہیں
 دلپرای دلدار کچھ متا نہیں
 داغهای دل گل شبو نہیں
 دیکھ لینا مین نہیں یا تو نہیں
 تجہ مین امی گلرو وفا کی نہیں
 بی سبب شہری تری کو کو نہیں

عکس رخ سی ہین ستاری نکلام
 عفتل کہتی ہی کہ ہی زانغ کما
 سیکدہ مین عشق کی دل ہی گزک
 ہجر مین بھی ہی تصویر سی صال
 گل بدن پر گلبدن ہین داغ ہجر
 چشمہ خورشید مین ہی چوینج
 خوشنما ایسی اور اتنی تلخ گو
 یا تو کل یہ قول ورا قرار تھے
 عیب سی خالی ہی تیرا موبو

کم شریاسی ترا حلقہ گنہ نہیں
 تل نیسان گوشہ ابرو نہیں
 یہاں کباب پہلو آہو نہیں
 شکر ہی خالی مرا پہلو نہیں
 رشک گلشن کب مرا پہلو نہیں
 رخ پر آشفہ تری گیسو نہیں
 لب تری خطل ہین شفق انہین
 یا اب وس الفت کی مطلق بوین
 کوئی چشم و زلف مین آہو نہیں

صبح دم سیر حمن بی لطف ہے
 امی سحر افسوس وہ گلرو نہیں

گردش مین تیری ساتھ نہیں جیاب ہوں
 مخمور ہجر دیر سی مین دل کباب ہوں

تو آفتاب ہی مین گل آفتاب ہوں
 ساقی پہونج کہ تشنہ جام شراب ہوں

رفتی کیوت لین گنشان سحاب چون
 پند کی تیری و مری نه کی هی شکل
 موج هوا فراق مین کی هی کاریت
 بحر جهان سین پنی نماش هی بی شات
 ابرو کا هی اشاره که توس قرح هوین
 کتا نهین شمار کوئی محبت تیر کو
 زنده رہا فراق مین تیری مین سخت جان
 عریان هه هوین کفن ملی بعد مرگ بھی
 غیر و ن کو دهنی نهین متیا هوین رو
 غمقا کی طح چشم جهان سی نخان نهین
 ساقی غنچ لب سی گذرتی هی لب لب
 هو جای کوئی بات خلاص مزاج اگر
 اموی کم کی عشق نی یی بی نشان کیا

اک برق بقیرا دم خراب هوین
 تو برق خنده ن هی مین یان سحاب هوین
 محمان کوئی دم کا بسان سحاب هوین
 مین برق هوین انو نقش بر اب هوین
 کتابی قدیر که تیر شهاب هوین
 مین فرد کائنات مین مد حساب هوین
 اسی بحر حسن شرم سی آب آب هوین
 مدفن نهو نصیب خانه خراب هوین
 مین حسن سحبا کا گویا نقاب هوین
 سکلاتا اپنی ماه کو طرز حجاب هوین
 گویا لب پیا لیه هوین موج شراب هوین
 معذور رکھے مست شراب هوین
 دھونڈی کوئی هزار نه مین ستیا هوین

دست مری گناہوں کی کہتی ہی تھی

طول شب افاق ہوں و حساب ہوں

پامیال خلق ہوں س گل دمی آفتاب و ہون
آبرو ہو خاک اک ہر جانی پران اودہ ہون
مثل آئینہ ہوں شد مجھ روی سادہ ہون
عشق میں ہی بون و گل کوچ و تاب و مضطر
آہ کی طاقت نہیں اور آمد و لاری
ای جنون حشوت ہی شکر آمد فصل بہار
مثل بوی گل گل حلاوت کا کپڑی چھا کر
مضطرب ہو عشق خال و سی تشنات
وہ شرابی ہوں پسینا ہو گیا میرا
ہو گئی صبح اور نہ نکلا گھر سے چمان
وہی تو بزمین ہوتا تو شیشہ ہامی کی

ق

سبزہ ریگانہ ہوں تشق مہو جادہ ہوں
اشک حسرت ہوں گناہ خلق ہی اقامت
صورت تصویر چہ صیرت وہ تبادہ ہوں
موسی آتش دیدہ ہوں سیاح آتش اودہ ہوں
کسطح تعظیم کو مین بی عصا استادہ ہوں
جامی سی باہر فی آوارگی آماوہ ہوں
قاصد باد صبا کا منتظر استادہ ہوں
گرم شیون صوت ہمہ آتش اودہ ہوں
غرق بحر معصیت نامد موج بادہ ہوں
شام سی میج پہ آب تک نظر استادہ ہوں
مختص کا خون بہانی برہ کیوں بادہ ہوں

سلسلہ پر مغلی کی خانوادہ کالی
 ٹھیس لگتی ہی نکلتی ہیں شر بہرہ آ
 اخلاقت و ست حنائی فی کائنات لہین گل
 میکشی کا مجھ کو ہی یہ رخاں شریب
 ہو توجہ کی نظر کب سی کر ماہر ہی جو
 شکری عشق و جنون کی کشمکش سے ہی نجات
 منتظر کس گل کا ہوں میں تیرا تو ان کی طرح
 کیا سب کو جی ملی ہی وہی کی عشق میں
 شبنم گلشن ہوں یا فوریا موج نسیم

بھڑکتی ہو نہ تباہ ست سہوی بادہ ہو
 صورت حقیق میں آتش سجاں قما وہ ہو
 مین چار کمنہ سان آتش سجاں قما وہ ہو
 دل سی مین تیرا پالہ پنی کو آمادہ ہو
 مستعد پای چراغ میکدہ استادہ ہو
 کفر و دین کے قید سی ای گہر و شیخ آراہ
 ملک کی ہی سوئی تھامی عصا استادہ ہو
 وصل کی شب میں یاسا آتش آراہ
 بوی گل لاینگ و می عاشق دلدادہ ہو

کیونکہ لون ہر عارف معنی سی معیت اسی
 حضرت شاہجی کا مین ہی صاحب سجادہ ہو

برف ہوی سر ہو کر گریو ک نہین
 خانہ مال الہی سی اپنی تپ نہین

جج پیری ہی سیہ کاری کا غافل نہین
 شہرت پیدا ہوا ہی ان شہر کا نہین

موافق آئین و رنگی سحر دل مومن نهین
 جز خیال بایر بکتیا میان گذر ممکن
 کاروان عمر کا گویا جرس سحر دل مرا
 اپنا آنا تونی ٹھہرایا ہی اگر ام محال
 ہوتا تپارات بھر ستر چھپا کی طرح
 یہ سپید موی سر کی صبح پر کی شام
 جوش بیتابی دل صحت ثابت ہو گیا
 سینہ کا وی کر رہی تیشہ عشق تپا
 گرم پہلو کہتی ہی بد تری ای شعلہ
 دماغ ہرین لسوز عاشق بھدم آہ گرم
 بی اثر تیرا فسوں ہی جا نہ کر دم باز
 پیار کی چوٹ لٹا ہوا ڈر ہی ہی لٹا
 ہو گئیں شبہای صول ہر خواہی خیال

ہی منافق جس کا کیا سانس ہر باطن نہین
 روشناس عکس غیر آئینہ باطن نہین
 سانس تک چلتی ہی ضبط معائن نہین
 اسی تکرار جان ہی جان تو ممکن نہین
 بحر خوبی کل کسی پہلو مجھی تجہ نہین
 ہی لب بام آفتاب عمر باقی دن نہین
 سینہ عاشق سوا سیما کا معدن نہین
 اسی فلک سینہ ہمارا محل کا معدن نہین
 بازو لسوز فحشیت کی تپ فرزن نہین
 ایک ہم آغوش فرقت میں تپ نہین
 اسی پر خوان یہ جنون عاشقی ہی جن نہین
 اسی تپو تپسی یادہ کوئی بد باطن نہین
 دیکھی کتب مری ای حنج پھر تپ نہین

دنگ تو ماہی چھلاوہ ویکہ کچا لکین
 سچ تو نہی یہ بات سچہ میں کہت بیان
 قاعدہ بی صرفہ تھا باطل کیا نہی اسے

کم پری سی شوخیو نہی ہت کم تر
 بوصف ہیں سخی خدائی کی وفا لکین
 ویکہ صرفی قہ جانا کج الف ساکنین

بعض حد نہی بقول مصطفیٰ کفر و نفاق
 اسی سحر جسکو نہیں حب علی مومن نہیں

لہ نہی خفگان خاک و ٹھکرا تھہ پتی
 ہماری چشم تر مٹی وصل آنسو نکلتی ہیں
 شمع بوز و گداز غم میں گرم آنسو نکلتی ہیں
 دم تحریر سید حال دل و راق حلی ہیں
 صفائی ہر دندان سی کیا تیری حلی ہیں
 بنا سروچہ اغان غما سی ز فرقت سی
 ساقی بیڑا میں غل چاکر یانوں پر پر کر
 نگہشت فندق بندہ تو نہیں بات ہیں

قیامت یانوں پتی ہی جیسے سی نکلتی ہیں
 یہ سر شہی برابر جاگتی سوتی اولی ہیں
 بزم شمع فانیوں سخاوت میں دین گہا پتی
 زبان خامہ کی سوزش پر گرم آنسو نکلتی ہیں
 تار گل آسا حیا سہی میں مونی گہا پتی
 شرارتی گل کی اب ہر پتی سی نکلتی ہیں
 کہہ ہی سودا سی لٹ یا دین گہم محبت ہیں
 دل پال کو منہ ہی لگی چکی سی پتی ہیں

اشارہ ابرو و مکرگان گریاہی غیر نیکو
 بہار باغ و گلہاں چمن کی بی ثباتی پر
 خیال لایکی مرہونت ہین فتنہ
 پھری ہی فتنہ گیا آنکھ ان جا بوجھ
 نہیں جنبش کی طاقت مست و دیدارم
 نشانی اوس سپکی جانسی بھی پہلو پار
 طمع ہی اک نظر جو شہر سانس معانی سی
 لب و لہجہ کی نگاہ کا پاتا ہوں جیسے
 نہا یا کون بحر حسن غوبی حوض میں اگر
 شب تاریکیت کی بیان کیا ہوا کی ہو
 پلائی کسکی چشم مست و اروی بیہوش
 مرض چشم و لب کے حال پر کو تباہ
 ہوئی بزم طرب و لب با بر مجلس ماتم

ق

دل آشفستہ سر پائہ بدلا و بستی ہین
 شجر سبک قلم کو یا کت افسوس نشتین
 کوئی دم کنج عزت میں سب صیوت بستی ہین
 جو کہیں خواب میں بہکو تو وہ تو بستی ہین
 جھپکتی ہی پک دم کت افسوس بستی ہین
 یہ چھلاک سلیمان کے انگوٹھی بستی ہین
 مرصع ہین مضامین با جو اہر ہم و گلہاں ہین
 تو او سد مخت و امراہ شکوئی بستی ہین
 کہ تواری خوشی سی نیرہ نیرہ بھر و پستی ہین
 دل آشفند یار و رستم دستان و بستی ہین
 کہسی ہین بستی اوٹھی کہسی گرتی سنبھلتی ہین
 فلاطون مسیحا بھی کت افسوس بستی ہین
 دل آغشا بلبل سان نہیں تنہا و بستی ہین

نمیدقدین جنگ آساید با تپا شکوینا
 بهو بی اهل نیانده کا دل غن سحر تی
 بلا می جان ہی لنیادول نژ و اور و کھنا
 بتان سنگدل کیونکر نہ گرم شرت ہو
 او سی ہنکتا ہی پاک معبت پان کھا کھا
 یہی سہرو مہری گرم بازاری قیون
 نہ کیون بسمل مون نا ز اور و کھنا
 نہین بھولی سمانی پھول غنچی سکرانی
 طلانی اشرفی لاتا ہی بھر پشکیش
 گلی میں آو غم شقد کی ہون کا نونین

ت

معنی نوحہ خوان شمع کی انسو نکاشی
 جی گلگون بینشیشی لوندہ سی اگلش
 تقاضا سن کا ہی بارون بھرین مجاہد
 شررا کٹر دل ہرنگا راسی نکلی ہیں
 تماشا ہی شر لعل ہنشان سی نکلی ہیں
 تری سودائی ہرین جوشتری ایا جاتی ہیں
 واد م تیغ پرتی ہی پاپی تیر جاتی ہیں
 پی ملکشت جب جمن جمن ہون ہلکتی ہیں
 گل نر گس جھکا کر سر قدم آنکھ نیپلی ہیں
 کہان ہون بھولتی ہن شر اور شاو جاتی ہیں

لبون میں اب کر شرب وہ کہتا تھا شونجی
 سحر لعلون سی ہم مار سیکہ سر چلی ہیں

جام می سی منفعل ہی کتاب سماں

ذلت ساقی سی ہی شرمندہ حجاب سماں

سن پری میں کچر وہی ایسیا خندہ جو
 ہوگی فروا قیامت تھی اسکی باز پر
 برق بھونی مرغ زرین فلک آئین
 جاوہ حسن سکاپوشیدہ ہو کیا زیر تھا
 جسے کرتی ہیں مسیحا فی الجاہل خشنیا
 گردم گریہ مری نکھو طعی فان ہو عیان
 کوزہ پستی ہی لیس پری گردون
 تا فلک طانی تری گمانی بجانی کا شور
 ایک جرعہ دین ہی کرنا اک جان کو
 میری آہون کی ستون گہ ہون دھرم پور
 برق وشن کا خندہ دندان نما گریا دای
 قبضہ قدرت میں جان عیوی تیرہ
 سہم او سکی تیر کا تا پرخ ہی شورش فگن

کیا باما ہو گا خدا جانی شباب آسمان
 آج جو چاہو ستم کر لو خباب آسمان
 مانگی کر شوق کرک مین و کباب آسمان
 محسوس کا حامل نہیں ہوتا حجاب آسمان
 شرم سی عیسیٰ فی لی منہ پرتاب آسمان
 موج بحر اشک سی ٹی حباب آسمان
 و ستمہ شب لکھ ہو صرف خضاب آسمان
 ہاتھ سنی ہرہ کی چھٹ جانی باب آسمان
 توڑو الو کا سبوی پر شراب آسمان
 سرنگون ہو خیمہ زرین طناب آسمان
 بجلیان بریاعی عاشق پر سحاب آسمان
 ہی کمان توں فلک ناوک شہاب آسمان
 خوف سی بخواب تہا ہی عقاب آسمان

سوی خولان الشیاطین هر یک کانداز تو
 روز و شب جو دین اوج فلک زبهر
 مثل احمد جبه عازم عالم اسوت کا
 پنجه دست خانی جنبه آتا هر چی
 برق ہی مایقاری لبتیا به

هی تراناوک مکر تیر شهاب آسمان
 در هم و دینار ماه و آفتاب آسمان
 اک اشاریستی می بوستح باب آسمان
 زرد هو جاتا ہی نگ آفتاب آسمان
 یه ہی دود آه میرا یا سحاب آسمان

ای سحر بین میری مولا کی فضائل نشا

ملح حمید رسی بگری ہی هر کتاب سما

خونقشان دم بین گماشی و پرموده
 و کییی متاهی پهلوی جانان و صلا
 غمزه چشم کمان ابرونی مارا ہی
 اشک کا جو قطره ہی آویزه یا قوت
 سحر زاهد سی یه شمس محضت کمتی ہی
 ای جنون یون روزش دین غن عشق کی

ولیدین و پلکین چهرین شتر پشمان و
 مجسمی و آزرده ہی بدن جانسی آزرده
 زخمی تیغ نکه یون تیر مرگان آزرده
 خون دل و تا یون مجروح لبان آزرده
 بهر صند منوع دین امر یا گسترده
 جو چوکان فلک سی چه پایی خورده

ویدہ و دہستہ قاتل سہی لگائی منی لکھہ

چل سہی ساری مری نیا کی ہمراہ شباب

ای گل الفت چشم و لب خسارین

کیا بلا ہی تی عالم سوز پیش حسن گرم

صبح پیری مین اکا نور لطف سوز عشق

دیکھنا میرا جگر کہتا عجب دل کردہ ہوں

عالم پیری ہی گویا بزم برہم خوردہ ہوں

اشک گم و آہ سرد و خاطر افسردہ ہوں

آفتاب حشر کہتا ہی چراغ مردہ ہوں

وانع دل کہتا ہی ٹھنڈا ہوں چراغ مردہ ہوں

دیکھی ہی منی ہی کیونکر بد زبان و شوخ ہی

ای سحر مین ایسی باتوں کا نہیں جو کردہ ہوں

بات مصری کی ڈولی ہونٹھہ شکار پیری ہوں

گوری گوری ہوں خیر کہہ ماری ہوں

مہر جبین گروہ ثوابت ہوں سیار پیری ہوں

برگ شعلی ہوں شر غنچی گل انکاری ہوں

تیر دلہ روز گاہوں نے تری ماری ہوں

بی ضریر تیر ہی پانی مین انکاری ہوں

جلان شیرین سہی مین آپ مہین پیری ہوں

ماہ نوابر و کج دانت تری ماری ہوں

خوشنما خالتی ہوں توہ جاسی آنسو

لالہ رو ہجر مین جانسوز ہی گلگشت چمن

آنکھ لڑتی ہی کشیدہ ہوئی قوس ابرو

قلزم اشک مین بخت دل سوزان مکیو

تو ہو جس شغل میں ہوتی ہی مرنی لگو خیر
 شربت فہل سی صفت مرض ہجر گھٹا
 چشم ترسی ہیں نخل ہجر میں ساون بھاؤ
 قابل ربط نہیں اسی بت ہر جانی تو
 جان نیا ہین شوار نہیں الفت میں
 دیکھی منزل مقصود کو کیونکر سوچیں
 پھول کی ہمیں چھری کھائی تھی آج
 نیل پڑ جاتی ہیں کیا جلد بدن باز کی

اسی پر مٹی ہم و گمان اک کی ہر کاری
 نوشتہ دار و لب بخش کی نظاری ہیں
 دل خزانہ ہی تو مرگان سی فواری ہیں
 ہم نباہینگے مگر قون جو کچھ ہاری ہیں
 تجھ سے دل لاری ہیں ہر ت تو نہیں ہاری ہیں
 بار عصیان سی گراں دوش پشپاری ہیں
 کوڑی موبات کی جس نے ہین ہاری ہیں
 سخت پستائی ہیں جب چھوٹا لاری ہیں

ای سحر ہجر کی شب ہی کہ کوئی دیو سی
 دیدہ غول ہین گردون پنہین تاری ہیں

چارہ ہو جائیں جو اوسن تی نظر کی این
 لافی موسیٰ تجلی کی نظاری کی تاب
 یہ چتون پہ شوخی نہ یہ گردش نہ بھر

چرخ پر جائیں جھپک شمس قمر کی این
 کسطح کو ہینگے خالق کو بشر کی این
 کیا ہو ملکین گس کو جو زر کی این

مهرش تجبی مقابل ہو تو کس من سے

آنکھ دکھلاؤ وہ دیکھ گیا الفت سے

خو عین آنکھ چراتی ہی می چتون سے

کیون نرگس کی رہی آنکھ ہنسی گلشن

آمری جان اب آنکھ چہا چہا

دم تنگ آ گیا اندر می ل شب بھر

آنکھ اوٹھا کر کہی عشق کو نہ کیا

آنکھ بھر کر چہی می کیا او سے بیا کیا

خود نما تجکو بنا یا مجھی حیران کیا

سامنی ہو تی نہیں دست نگر کی نکہتیں

نیچی احسان بھی کروا ہل نظر کی نکہتیں

دیکھیں ایسی نہیں اسجان بشر کی نکہتیں

کبر سہی و ہستی نہیں صاحبِ نبی کی نکہتیں

ڈھونڈتی ہیں سچھی خستہ جگر کی نکہتیں

ہین شرم سی شتاق سحر کی نکہتیں

لاکھ شتاق ہیں ایک نظر کی نکہتیں

نظر آئیں نہیں ایسی تو اثر کی نکہتیں

پھوٹیں اندر کبری آئینہ گری کی نکہتیں

جنگب و دم ہین ہی دم بطینل سبطین

یا اٹھی رہیں پر نور سحر کی نکہتیں

دیکھ کر عقد گہر زلف بت بیاک مین

گھر موی بہر جان عشق ابرو نکھل مین

چرخ پر پروین نخل خشی ہین شات تان مین

مردم عالم کو سر نہ فی ملایا خاک مین

ہی شیر افشان جو ہر دم آتش رنگ
 جملہ انگور سی کھانہ تھا باہت دم
 سر پہ چشم مہر سی لب لی آخر کو جان
 آنکھ ہی جام ملاہل حب فیون خال
 ہمت عالی نہیں پابند اسباب نمود
 ہی عیان پہلوی نگشت سلیمان سی
 کان کپڑی و برو جکی ستارہ صبح کا
 خاک محشیمی کرچکا ابرو زونی کی وقت
 او کی دل میں آہ میری کیا اشرپد اگر ہی
 عاشقان چشم و قد میں قیامت شہر
 چھو خالی پلٹوں قاتل کی یہ سو اس کی
 بونہ خیال لب شیریں لیا اور جان
 لڑی ہر گز کی تری ہی قی طو

بنگیا ہی شعلہ خنجر پنجہ سفاک میں
 تپے اسی ندو میں ن منبت لب کمال میں
 ہمو دو نون تیرہ کارون ملایا خاک میں
 ایک کیفیت ہی قاتل نہ ہر اور تریاں میں
 کب ہین اوراد و فوہل خمیہ فداک میں
 اسی پری کب ہی جبر او کیل تریاں میں
 جلوہ گر ہی وہ جبر او کیل تریاں میں
 نوح کا طوفان بھر ہی دیونناں میں
 جا نہیں سکتی ہوا و لہر اسی پاں میں
 عطر فتنی کا ملا کسنی تریاں میں
 عاشقوں کو ہی تناسر بندہ میں تریاں میں
 دیکھ لے تلخ شیر مہر کی تریاں میں
 ہو پھینکا کا جلوہ خیمہ دلاک میں

خاکساری این جہر کی لمبی ہی رستہ
 ہو گیا بھرام بھی لقمہ دہان گور کا
 نقش نامی ہر وان کچھو پڑیں درجاوہ
 گلبدن بیابانی گرتھ کو کھین گل ہن
 کس کا قد گور غریبان پر ہوا ہنی فتنہ خیر
 چاشنی شہد ب سی بنگنی شاخ نبات

آئینہ کیسی جلا پاتا ہی ملکر خاک مین
 ملگنی ہین کسی کسی آسمان خاک مین
 دیو کی صورت شجر ہین شست خشت خاک مین
 یاسمن کی صاف بو ہی ملگنی پو خاک مین
 ہی بیاض قیامت خٹکان خاک مین
 نیشکر کا ہو گیا عالم تری مساکن مین

جب مصیبت مین لیا نام علی راحت
 کیا اثر ہی ایسی سحر حضرت کی نام پاک مین

لیکنین تاب تو ان گشتان موزون
 خون ولاتی ہین کیسی لختان موزون
 مسی پان موزون عزیز اب نہ ان موزون
 ہجر مین سید و سر سی کھی تھو کو ہی بط
 گنج چرسن کے ہین گو گنگہ بان بسکن

مثل تصویر مین اویدہ حیران موزون
 زخمی تیغ تبسم مین دل و جان موزون
 جلکی ہو خاک سیہ گو ہر جان موزون
 پھاڑتی ہین کہی امان و گریبان موزون
 مار ہرن ہین تیغ سی گیسو پان موزون

جانتی احمد و حیدر میں مٹی بد بدن کفر
محرورہ کی ہی گردش کا سبب یہ سال
کیا کریں سیر گل لالہ ثابت انگلیں

کو رہوتی نہ اگر دیدہ عرفان و نون
کہ شرب و زہین سر پتری تو زبان و نون
ہیں سراہ عدم ہر جہہ دامن و نون

جلد اب حج وزارت سی سحر ہونا تر

کہیں پوری ہوں الہی مری ران و نون

ناز مرگان صنم تیر قضا سی کم نہیں
آہ آتش بارگر برق بلاسی کم نہیں
قتل کرتا ہی واسی ندہ ٹھوکر شی
ہو ٹھٹھلتی ہی آتی ہی سیرتین جان
تیری باتو نہیں عجب نام خدا اک لطفت
خون عاشق صرف ہوتا پار و جابی نگا
تیری گیسو طح اسکا بھی موزی نام ہے
مثل آبرو سنگدل تھا و صنم بلکیا

صاف اتون کی چکت تی بلاسی کم نہیں
دود آہ عاشقان کالی گٹاسی کم نہیں
آپ کو وہ بت سمجھتا اخب ہی کم نہیں
کو سناتیرامری حق میں عاسی کم نہیں
کچ ادائی تجھی ہی بت واسی کم نہیں
سرخ خمی شوخی سنگ خاسی کم نہیں
یہ رقیب و سیکالی بلاسی کم نہیں
دل بھلا جذب ہیں ہی بلاسی کم نہیں

سر چو چکی بگر گیا سایہ ہوا وہ بادشاہ
 جاق نافذہ اوسنی پانی حلق جب کا تر
 خط کی آنکھ سی ہوا گو حسن و سی یاکم
 جو مریض ناز ہی اچھا نہیں ہونے تاکہ ہی
 سلطنت عشاق کرتی ہرین جان ملک
 چار آنکھیں سنگدل سی حبیبین دل بیگیا
 جبر جہان جاکم ناز ہی کیا دوشی فائدہ
 شک چشم غول ہی ہر انتر تابان
 بختل ماتم ہرین مال ورنوہ شور آبشار
 دل گناہ تھا کہ مینی جان بحق تسلیم کی
 آہ میں اپنی کیون باشیر ہوا سی بت بھلا

تیری دیوار سی صنم بان عاسی کم نہیں
 آب شمشیر صنم آب بقاسی کم نہیں
 غلظت روز افزون گور بیان ابتدا کم
 عشق اون بجایا لکھو کجا کجا کم نہیں
 دلق کہنہ بیان لباس بادشاسی کم نہیں
 گردش چشم صنم کچھ آسیاسی کم نہیں
 نوشدارو اپنی حق میں نہکیا سی کم نہیں
 حجر کی تارک شہ کانی بلا کم نہیں
 بن تی می دبستانہ امامہ سر سی کم نہیں
 ابتدای عشق کامل انتہاسی کم نہیں
 قامت خم گشتہ محراب عاسی کم نہیں

خوابش محل بصر و لگو نہیں ہرگز سحر

خاک کوئی دست محکوتو تپاسی کم نہیں

رعوی روشن کا پری عکس اگر پانی میں

لب گلزار کا صفائی وند اس کے تر

چشم مخمور کو اس سے تانی ہو یا جو

گرم ترچہ شش گریسی ہوئی آتش

زیب ترین اونچی کیا آب ان کا جو کیا

رنگ اختر ہوا ہر ایک جاب دریا

ماہ کا اور تری عارض کا پڑ عکس جو

جنش موج سی صدمہ نہ کر کو پہونچ

آشنا و نکو کری قتل اگر وہ انجس

نہیں پھولوں پہ شبنم تری عارض کا

کما شان موج ہونو شیش پانی میں

کان میں لعل ہی شرم نہ کہ پانی میں

ظرف می ہو گیا ہر ایک پھول پانی میں

ہی تماشا کہ ہی و عن کا اثر پانی میں

شرم سی ڈو گبی شمس و قمر پانی میں

شب بخا یا جو ہر ارشک قمر پانی میں

ایکجا جمع ہو شمس و قمر پانی میں

نازنین ہونہ کھڑا تا بکمر پانی میں

موج و گرداب بنین تیغ و سپر پانی میں

شرم سی و گبی ہین گل تر پانی میں

مشکافہ ہوا ہر ایک جاب آج سحر

بالا و س شونخ فی دہونی ہین گری پانی

تیری ساعد سی ہوئی و نی ہمارا ستن

اسی گل تر یہ نہیں نقش و نگار ستن

اشک خمین سہمی فی نگین بہارتین
 زلف منووی او دل شبن ہونو جان بگذا
 یو وندان ستم ہرین سقاہ ویاہدین
 شمع کو صدقی او مارون ساعہ پر نور
 جابجی مدھی چشم جوہرین خوان جوہا
 نقش راہ کو سوزا کت سی بنی پونہ کا جو
 ہمسری کا ابر باران تجکو دعویٰ عیش

ہی رگ گلبرگ ترہہ اکیاں استہین
 اک ہی گر گل نعل ویاک استہین
 ہونو سنی بھر گئی سب کنا شہین
 ہر جامہ فانوس کو کر نی شہ استہین
 گرد و ہن او سہری کی او غبار استہین
 ہاتھ بھلی وٹھنی نہیں تیار ہی استہین
 غرق عالم کو کر ی اپنا شہ استہین

ہاتھ پر گل کھانی ہین اوس گل کی چھلی سحر
 یہاں نہیں کچھ حاجت نقش و نگار استہین

نہ ماہ اور نہ مہر فلک دیکھتی ہین
 نہ ذرا اکل ہوا اور نہ سر کا دواستہ
 بہاقتی ہین خون چشمہ چشم سی ہم
 لال مضطرب پیچ کھاتا ہی کیا کیا

شب روز رخ کی چاک دیکھتی ہین
 بس لب سنگ پر سر ٹک دیکھتی ہین
 حنائی جوتیری کھان دیکھتی ہین
 کمر کی جوتیری لچک دیکھتی ہین

تجھی و مکیتی ہین جو غیر وینین مش
 ہاری طرح وہ بھی ہوتی ہین پیا
 ہوتی صبح آیانہ وعدہ کس لہو
 اوٹھا تا ہی جب وی دشمن سی پڑ
 تری منہ کو کیا دین بلجو نسبت
 ہی اک برق سی خرمین دل گرنتی
 جو کتا ہون فکیومر حال ہستہ

تو حسرت سی سوی فلک مکیتی ہین
 تجھی ہرہ ویش گر ملک مکیتی ہین
 تہنی راہ ہم اب تلمک مکیتی ہین
 تنق نوکاتا خلک مکیتی ہین
 رخ مہر و مہ بی نمک مکیتی ہین
 جو داتونکی تیری چک مکیتی ہین
 تو کتا ہی ہان چل سرک مکیتی ہین

سحر ہجر مہر وین کیا کیا بلانین
 سر شام سی صبح تک مکیتی ہین

جلوہ مٹھرتوت سی جو ہی انور زمین
 نور البیت کی ہوتی نہ حامل گر زمین
 وانغ ہی او سکی غلامی کا جبین باہر
 جلوہ گر ہو بام پر اچی آفتاب برج حسن

ہی فلک سی لکھ ورجی تبتہ میں ہر زمین
 مضطرب تھی صوت کشتی بی انگڑین
 کمترین بندگان ہی حسر و خا و زمین
 لکھنوی کی سر زمین کر غیرت خا و زمین

صبح کو بھی پر چڑھا تو ماہ و دو با شرمی
 زین و زور می جان بے تنی شکست
 قمرین نکشتان ہی بسکہ دفع مشق
 آہ آتشباری ہوتی اگر تفتیہ خاک
 جستجوی ملک چو پراپنی نگرانی خراب
 صرف کہ ہمت غافل ملک گیری میں
 درہا خاں خشان ہر کج اکب منو
 مسند و تالیں سلطان و سکی آگی خاک ہی
 جلوہ دندان سی تیری بسکہ پانی آفتاب
 ہی سخن سخنجان عاقل کو تو سنگ اتھان
 رونق عالم ہی عالی ہمتوں کی فیض سے
 آہ سوزان شرف شان کا ہی دوزخ ہوا
 مست عالی ظرف یا کش کو ہی عالم آفتاب

بانتر تو فی ربانی مہر و شعلہ وزین
 بخندہ ن ہی ہرمان چرخ چہام پر
 لہتی ہی خوشبو مثال تھہ عنبرین
 جوش باران بہار ان سی ہوتی ترین
 کون می منم اوٹھا کر لیکیا سرچین
 آج اگر ہی میرا گل ہوگی چہاتی پرین
 بسکہ جلوہ سی ہی مہر و شعلہ وزین
 تیری کوچی میں ہی جسکا ای صنم کبر
 بگلی نہ آسمان شکستہ گونہ پرین
 سخت پیش حالان ہی گرچہ تپھر
 نیرین چرخ سی ہی دوزخ و شعلہ وزین
 کیون نہولہ ز آتش صورت جبرین
 ہی بطمی آسمان و دوزخ ساغرین

خاک مین کیا کیا ملی خوشیسان برین کلاه
هونگی پھر ہم آبلہ پاؤشت پایی خون
خواب است تھی گسٹا تھیں ان کا کل
زینت بازار مین سو یوسف ہر غن
عکس کا کل جلوہ گر آئینہ عارض مین

قصہ شاہی گوہری مسند ہی کا انور مین
تیز کر کہی سر ہر خار کا شہنشاہ مین
قبیلہ نموشن فایہ دہن باور مین
واہ مصر مین ہی کیا لکھنوی سر مین
خاک مشک آمیز کہتی ہی غلبہ مین

ہند مین متیاب ہی یہ خاک پای بوتراب
دیکھی گا یارب سحر کس دن بخت کی زمین

تینے کی آب شیشا دا بونجہ گل ہون
سرتری پانون کیون ہونہ لہل و نہا
خندہ و چشم دکھا نور رخ زلف سیا
کیون نہ حیران ہریشان مین ہن صبح
غم ہی کیا ہمسفر و مجاہد تہمتی کا
علم آہ علم خیل الم ہی چپے بہت

چمن جہشیر شیر کا بلبل ہون مین
سرو تہ اقدار نوخیز ہی سنبل ہون مین
شب متیاب مین جان گل مل ہون مین
شفیقہ رخ کا ہون آشفقہ کا کل ہون مین
ساتھ ساتھ اپنی اپنی نقد توکل ہون مین
لی ہمارہ یہ سامان تجل ہون مین

کہ چکا قتل تو ہی پوچھا سبے مرانا

اسی سحر سحر ہی سحر نہیں بلتی نئی

تو لومہن لا کی محبہ جو گیا ہی سحر

تو جو ہی شمع تو پر گانہ جاننا نہیں

رات بھر کدین بھلا خواب شپان کیوں

جانتا ہوں کہ یہ ہی طالب مدح ساقی

دم نہیں مارتا ہر چند کہ دم ہی پیر

عشق ہی عین جانی میں گھلاتا مجھ کو

اپنی عیار کی قربان تجا بل نہیں

کہ رہا شمع کی مانند نکل ہو نہیں

اپنی صیاد کا مقتول تغافل نہیں

تو اگر ہی گل شاداب تو بلبل ہو نہیں

تو ہو مجھ کو خیال خط و کا کا کل ہو نہیں

سنتا شیشے سی جو آوازہ قلقل ہو نہیں

کہ رہا آہ نامل سا نامل ہو نہیں

بدر کی طرح سی پاپال تنزل ہو نہیں

اسی سحر حضرت کاشی کی جگہ خالی ہی

مقصد ہی ہند سی عازم سوائل نہیں

سحر خیل و لدا میں شہر گنہ پرید اکرون

دشت چمانی کی عجب و لکین پرید اکرون

خار و مگان پر گل خت جگر پرید اکرون

شمع سان اک داغ جبال ہی پرید اکرون

نخت دل امن میں لون او سفر پرید اکرون

اسطرح نخل محبت میں ثمر پرید اکرون

جوش بی برگی مین اک تازہ اشپیدا کرو
 کونہ عشق و حسنیہ نکلتا گر پیدا کرو
 عشق کیسوی صنم مین گہ آئی لیلیٰ
 بکیسی مین پایہ تک کہ فاقہ کر گیا
 ولیدین سب کی نہیں تائیدی کہ
 عشق چشم یار مین یہ انقلاب نہی
 موشگافی پر جو دالون پاتھ شایہ
 تب بیان ہو و او سکی شعلا رخسار کا
 سنگباران ستم پہ بھی تواضع کم نہو
 دست قاتل سے یہاں تک مجھ کو شوق قتل ہی

نخل خشک آہ مین برگ شہید اکرون
 غنچہ آسا ہنستی ہنستی شہید اکرون
 شمع سان و و جلیہ بالائی
 دشت غربت مین کھانسی سہید اکرون
 سنگ مین ہر چند گھٹل شہید اکرون
 سرمہ کوری ہو کر کل بصر پیدا کرو
 کھال کھینچون ہال کی اور وہ کمر پیدا کرو
 جب بان گرم مانند شہر پیدا کرو
 ہمت ایسی مثل نخل بارور پیدا کرو
 شمع سان جب قلم ہوتا زہر پیدا کرو

اسی سحر لکھون غزل دے سری آفتاب

اسن مین مین اور نخل بارور پیدا کرو

ہون و لیل ولیدین شوق باغ اگر پیدا کرو

غنچہ کی کاشانہ بی درمیں کھ پیدا کرو

لاله زور کجی مین بڑا گر پیدا کرو
 اسی ستم جو غم مین اسی سہ پیدا کرو
 بھروسہ کن دوزخ جا رہید گھر پیدا کرو
 صاف انتون کی چپے ڈالیا جی چاک
 بلبورن لٹا اورانی گرمی فریاد
 گریب وقت کروں دست چنگی مین دراز
 بال سر کاون تصویر مین جو روی یاد
 دل لگا کر بیتدای سنج ہو سکی بلا
 یانی یانی شرم سی سجکو کروں مونی کی وقت

کفر و ایمان کی طرح ہر لمین گھر پیدا کرو
 کیسا کا کا خاکساری مین اشر پیدا کرو
 آفتابی دن سچانی کو سپر پیدا کرو
 دوسر بہر خیمہ رشتہ سلک گھر پیدا کرو
 دلمین ہی کاتون کا اندازد گھر پیدا کرو
 دامن شب پھاڑ کر روی سحر پیدا کرو
 مہر طالع ہو دل شب سحر پیدا کرو
 دیکھی زنا حق بھلا کیوں دوسر پیدا کرو
 جوشش اشک اسقدر امی اتر پیدا کرو

اسی سحر لکھون غزل سن سحر مین اب تیر
 مینی بہا سحر ملی سی پھر گھر پیدا کرو

لہو کامل مین خیال سنج اگر پیدا کرو
 مرہم زخم دل محسوس اگر پیدا کرو

سحر کی شبنام موتی ہی سحر پیدا کرو
 زہر مین سنگ جراحت کا اشر پیدا کرو

جوش حیرت صاف جان کی پیرا کر
 ہون و قانع گردی ہوئی نیم پیرا کر
 لاغریا کر دی عشق کا جو چشم
 بال سی با بیک اعلیٰ شجر ناتوان
 خون کے قطروں آتش جوشون بعد
 زخمی تیغ نگاہ چشم مست یار ہون
 پانی پانی ابر ہو دیکھی جو باران سر
 باند ہون جوڑا بال چہرے اوٹھا کر
 وصل کی شب صبح کی ٹھکی ہو کر مضطر
 صبح ہوتی ہوتی پھر ظاہر کروں آہ شام
 دل حلاوہ ہون کہ مثل شمع گر کردن
 قتل گر محبو کری وہ غیبی بن نما
 شمع آستان گلی ہر دم کلا بالیدہ ہو

صورت قصہ پر آئینی ہون گریہ کر
 خاک میں ایک غنیمت کا پیرا کر
 روزانہ نالہ مستی کی گریہ کر
 شاخ تیغ یارین گلہاں می چہرہ کر
 بھر خنجر رشتہ تار نظر پیرا کر
 برق کانپی آہ مین سوز ہر قدر پیرا کر
 شام کو پنهان کروں نور سحر پیرا کر
 اس قدر اسی مہ عاؤن مین پیرا کر
 پیشتر خورشید تابان سی تم پیرا کر
 جامی خون شراب مین دگر پیرا کر
 مین بھی پھر شوق شہادت ہر قدر
 شام سی تا صبح دم سوار پیرا کر

معدن با قوت سی شان گھر پیدا کرو	سہ دھران لب نگین جی اگر کی لون
شکل نفس ہر بن موسیٰ شہر پیدا کرو	ایسی سہرے کی ہون گرم نالہ سوز

حشر کا سہارا کی جاتی ہی عجیبی نام فراق
 کون صورت وصل کی بنی اسحی پیدا کرو

پای قاتل یہ ہم اپنا وہیں سر کشتی ہیں	ہاتھ و رینگ کی قبضی یہ اگر کشتی ہیں
داغ دل کشتی ہیں اور دم جگر کشتی ہیں	گل لالہ کھیلے مال نہ زر کشتی ہیں
ایکجا آتش و آب ٹھہر کشتی ہیں	جوش اشک انگوٹیاں و لہریں کشتی ہیں
ہم سمندر کی طرح آگ میں گھر کشتی ہیں	آتش عشق کی سینی میں شہر کشتی ہیں
غیرت خوشہ انگور جگر کشتی ہیں	سوز فرقت سی پڑی جسم پر چھاسا
گرم رقت و منظور نظر کشتی ہیں	سرم آنکھوں سی موجود ہی تکرار ہی کیا
چھائی ہم غم کی گھٹا شام سر کشتی ہیں	یہ دین کا کل و خسار غم کی دل پر
مازنین بال سی باریک کر کشتی ہیں	مٹو گمانی جو بہت کی تو یہ معلوم ہوا
شعلہ آہ جہاں سوزی کر کشتی ہیں	خون ہستی عا لم کو نہو برق بلا

جنگی ہاتھ آئی ہی کس قناعت اید

وخت زیر کبری پرتی نہیں کیونکہ

اونکی رحمت طلبی کیہ کی ورتی ہیں

اشک خوش آں بہن یا نخت جگر چین

موشگافی جو بہت کتنی ہنسی نہ کیط

رات میں کس کس پانچ روہ کا رہتا ہی

کب وہ مال مزد دنیا پ نظر کرتی ہیں

پھر شمع یہ وہ پشیمانی ہے

زیر کبری کہ سدا بکس پر کتنی ہیں

مال دنیا سیما یہ ہم لعل و گہر کرتی ہیں

کوچہ زلفت میں شاید وہ گند کرتی ہیں

چشم سیما ہم جو روان چون جگر کرتی ہیں

اسی سحر شام سیما آج آنیکا کے ہی خیال

مردم چشم نظر جانب در رکھتے ہیں

دل کہ یہ ہم ہی یہ بتیابی کہ قابو نہیں

خال مشکین اسی صنم ابرو کی پہلو نہیں

دشمن جان ہی لول میری پہلو نہیں

جلوہ گرہی ہی گریوں کی جگہ نہیں

کوشاکا کی کیشی ابرو نہیں

جب جاوے دل بانی میری پہلو نہیں

ماہ نو کی پاس اک اختر تابان عیان

شمع سان رہتا ہی اسکی ہاتھ سیما ہو گدا

اشرفی کی بھول قطری ہی ہنسی شمع کی

اپنی دل کی ٹکڑی میں کھلاؤں یا نخت جگر

کیون خنایی با تخته کندی می کھانی دل

ای سحر کونیکر شبا بت و نین چشم لایق

برج میزان مین نی ہی گمان تجمل

هی چمن پیش نظر اور بلبل تصویران

اگ چرخش نه طاق کسی مبین نهین

طائر زنگ خنادرست پر پروین نهین

اچ نخل بیجاوه شکست تر از زمین نهین

طاقیت پرواز مطلق اپنی بازو مین نهین

ای سحر کونیکر شبا بت و نین چشم لایق

یہ شرارت اور شوخی چشم آہو مین نهین

تجھی وہ بیان مطلق جدار نهین

کہ غیر از وصال اسکا چادر نهین

تو کیون لطف کا وہ شمار نهین

ہوا نرم کیون دل تھار نهین

کہ سخت اسقدر سنگ خار نهین

اگر رخ ترا ماہ پارا نهین

تری کان مین گوشوارا نهین

ہمین زلیست تج بن گوارا نهین

بجز راجب ناگوارا نهین

پھر اہسی گردل تمھارا نهین

یتو میری نالون سی تھہرین آب

یہ دل ہی کہ بیضہ ہے فولاد کا

مرا دل ہی یون چاک مثل کتان

شریابی پس لوی مہتاب مین

نین دروچران کا کچھ ہی علاج
 کہا میں نے جب غیر آئی نپا
 ہوئی تیری دور سی تو یک گلا
 ہوا قبر عاشق یہ کیوں گل چراغ
 کیا آتش عشق میں کیوں تھام
 نزدیک کو ہی چشم ایسی جسے
 جو قاتل کو ہی شوق مشق جفا
 میں اپنا گریبان کروں کیا فرو
 تم آئی نہ آئی کی محنت ا رہو
 ہی منظور شاید زمانہ کا خون
 ہی جلی سی ناخن بدل ماہ نو
 کمر بھی تو مع دوم ہی پر
 کٹی عمر سنتی ہوئی ٹیڑھی بات

کیا ممت ڈرسی چار نہیں
 لگا کہنے تیرا جبار نہیں
 تجھی چسب اب بھی ہمارا نہیں
 اگر مارا کا کل کا مارا نہیں
 صحت در اگر دل ہمارا نہیں
 تری رخ پھیل نظار نہیں
 تو بندہ بھی ہمت کو ہار نہیں
 کہ باقی کوئی تار سار نہیں
 کیا کسی پر اجار نہیں
 جو یہ سنج جوڑا اوتار نہیں
 خجل ڈرسی تناسل نہیں
 فقط کیا دہن ایک نہیں
 کہی سیدھے جی سی پکار نہیں

شب جب برین غیر مایہ حسنم

دم نزع آنا ہو تو آسج

سہی ہاتھ کیون بھلی مرنی لکھ

ہوا موی کامل کو کیون پیچ و تاب

ترپنا سمجھتے ہیں دور از ادب

کیا منفصل زیست فی ہجرین

مجھی تو زلیخا کو یوسف سنیز

پھر ہی ہمسای کیوں آنکھ دلداری

مین ہوں آشنا صادق ای بحر حسن

کبی کرنے اسی آہ تیری سوا

کوئی اور مونس ہمارا نہیں

کہ اب حاجت استخار نہیں

اگر شوق وصلت فی مارا نہیں

بتو شعلہ گرینخ تھارا نہیں

کبھی دم تیر تیغ مارا نہیں

کرین کیا کہ کچھ بس ہمارا نہیں

کہ معشوق سی کوئی پیارا نہیں

جو غیر دل فی او سکوا و بجا نہیں

تجھی مجھسی زیبا کسارا نہیں

کیسا ہمیں اب سہارا نہیں

سحر و امق و رام و فرہاد و وس

کسے عشق خوبان فی مارا نہیں

تو زرد ہو گئی موتی کی آب مین

نہایا ہو کی جو وہ سحباب مین

جواو ترا شام کو وہ سجایا
 وہ دانت دیکھ کنی ہر گھر کا
 نگاہ دیدہ ستانہ کا اثر دیکھو
 تری نہانی سی اسی لہریں حسن
 لگا دیتی نہانی فی اک پانی
 نگاہ سے دیکھا جواو سی جانب
 یہ کسی کسک ملو مار کا محاسب
 وہ بہ جوشی پہ جام شراب تھیں
 یہ بوہی جسم میں اس گل کی نہانی
 نہیں سوار ہی کشتی پہ وہ خوشی
 چوڑی بال جواو میں خوشی غل
 کہستی کا کل پر خم چوڑی بل دیکر
 دکھائی وہ بت مہر و حسن حیرت بخش

گمان ہوا کہ گرا آفتاب دریائیں
 صدف کا ہو گیا خانہ خراب
 تمام کتب ہوا ہی شراب دریائیں
 ہوئی ہی وہی کچھ آفتاب دریائیں
 یہ آبی ہیں نہ سمجھو حباب دریائیں
 حباب ہو گئی جام شراب دریائیں
 ہر ایک موج ہی مدح حساب دریائیں
 ہوں ایکجا پہ وہ آفتاب دریائیں
 ہوا ہی آب برنگ گلاب دریائیں
 روان ہلال پہ ہی مہتاب دریائیں
 نظر پڑا کہ افشان سحاب دریائیں
 جو موج موج کو ہی تیج و تاب دریائیں
 ہو مثل آئینہ استا وہ آب دریائیں

سناهی کشتی پدوست گرم شن هی	بیا هی صحبت چنگ و بابی یامین
سروشک سنج سبی رنجت کل شوق	کھڑو ہو لکی شراب کباب یامین
تری بغیر نہیں لطف سیر آب	بہتی ہی چین چین موج آب یامین
نہیں کہن رسی کم محبو حلقہ گردا	دو کھاتی نکاتین ہین سحر حباب یامین
خانی ہاتھ شرارت لوسی سنی ہوئی	ہر ایک ہو گئی مچھلی کباب یامین

نہ سونی دیکاتہ خاک سوز ہجر سحر
گم تلاش کروں جامی آب یامین

مست الفت ہوں لیکن می پروا مان نہیں
زندگانی کا مزہ بی صحبت جانان نہیں
کس غزل میں صفت مھر عارض مان نہیں
نخضر سی کم سبزہ پشت لخت ان نہیں
ہر نفس میں ہی دم باد بہاری کا اثر نہیں
پر تو خورشیدی با قوت فی پانی ہی تاب نہیں

دامن عصمت آلودہ عصیان نہیں
موت کا سامان ہجر باریہ کا سامان نہیں
مطلع خورشیدی کم مطلع دیوان نہیں
کون کتا ہی سی لب چشمہ حیوان نہیں
غنجی کہلتی ہیں بگلگون خندان نہیں
لعل لب پر شونہی ہرنی نگ پان نہیں

میرے نظر و نہی ان ہی جیسے وہابی حسن

ابر ہی خوشید عالم تاب پرانگس

دور سر ناحق ڈرہاتی ہیں بیان

اوس پی فی خوبی کی ہی جیستی

پنجہ مرجان ہی پنجہ ہیر کی گئی ہین

بیڑمان تک بی صدا ہیں رتی تیر

کیا جوان چین ہیں پیش باغ حسن

کو ما دوزاد چشم ز گس بیمار

بسکہ ہر لب پر ہی تیری صحت عارض کا ذکر

ای پی تیری رجا بخش کے جویا ہیں

پیش رنگ لب نہیں کچھ فعل لعل

سنبلی ہی گل شاو اب کو گیسری ہو

پھرتی پھرتی رفتہ رفتہ ہو گیا دوران

چش و چشموت کس دن اشک کا ملوان

رخ ترا زیر نقاب ای مہر و شمع پان

پاس عیسیٰ کی بھی مروت عشق کا دوران

کون انسان ہی خوش آئینہ حیران

لعل ہون لب نہیں موی ہون دندان

صورت تصویر کچھ نہا نہیں نقبان

شل ہی پای سر و خوشبو سنبلی چاق

گوش گل کس ہون بان غنچہ مین بان

ہند مین ہی کون اب حافض دوران

کون ہی جکوب ہوا چشمہ جوان

آب دندان سے خجل کب گوہر سلطان

گالون پر آشفقہ امی گل کا کل چاق

جیسے پہلو مین موی ہ یوسف ران

قطره‌ای اشک تنی شرمندہ بین
 عقد پروین کا سرخوشید نشان ہم
 آج تک تک مسی سہی لب بگلزارستان
 صدقی ہی بار و و ثمرگان پر ترعی عالم کا
 انتظار آینه رو میں بس کلی ہی جان

ابر گوہر باری کم و میدہ گریان نہیں
 تیرنی نوبشان جبین پر جلوہ گشتا نہیں
 لاله زار سن میں ایجان با فرمان نہیں
 کون ہی جو اس کمان و تیر پر قربان نہیں
 قبر میں بھی بند اپنی دیدہ حیران نہیں

ای سحر ہی اہل ایمان الفت شاہ نجف
 لائق نثرین ہی جو اوس نام تر قربان نہیں

و کیوں جو صر عارض دل از خواب
 و کیا جو دام کامل خمد از خواب
 و کیا جو رو و کیسو دل از خواب
 گلبرگ تر پہ صاف رگ گل کاشک ہوا
 تعبیر ہی کہ بوسہ دندان ملی ضرور
 کرتا ہوں وہی مین جو کبھی وصل کا سوال

خوشید سہی آنکھ کروں چار خواب
 دل بھو گیا ملا میں گرفتار خواب
 کی چاندنی کی سیر شب تا خواب
 کمال جو دیکھی تہ زسا خواب میں
 آیا ہی ہاتھ گوہر شہوار خواب
 کتا ہی مسکرا کی شمع کا خواب میں

اوس محروم شو خواب دین بکجا
ای چشم تار وونی کا ٹوٹی نہ عمر بھر
جاگی ہماری مدیدہ بیدار کی نصیب
رہتی ہی سوتی مین بھی کھلی چشم نظر
دکھائی اگر لب یا قوت زنگ آپ

نا لوشی تو نہ فتنہ خوابیدہ چکا

شب سخت خفتہ ہو گئی بیدار خواب
وہ وی گئی ہیں تیون کا ہا خواب
عریان ہوا جورات تن بای خواب
دل کو ہی بسکہ حسرت بیدار خواب
کوئی نہ لعل کا ہو خریدار خواب

خاموشی سحر کر ہی دل خواب

چشم تر ہی شک بر نو بہاری اندون
چشم تر آ رہونی فصل بہاری اندون
ہر طرف ہی جوش بر بہاری اندون
رات بھر پھر اوس گل خوشی کی یاد
فصل آتش ہی دم شوق مین قویا
نامہ بر جا کر پھر اتک نہ کوی یاد
یار کی فرقت مین پھر ہوش مین نہی

برق سادل ہی گرم بقراری اندون
پھر ہوی سر سبز و جو بہاری اندون
ساقیا پھر آئی فصل سگیاری اندون
صورت شبنم ہی جوش اشکباری اندون
شاید اونٹنی کان کی بجلی اوتاری اندون
پھر گئی کیا ہای پھر قہر عالمی اندون
پھر لگی ہونی غشی ہی مجھ طاری اندون

خاک و دانی پھرتی ہر صحرای میں گل کدبا
 مین پھرتی کانہیں جن جنون میں کج
 جاتی تھی جو وہ صبرت نہیں پہتا
 در و چھر کا میکشون خرقہ سادو سج
 دو دین ہو ہو کر پیادہ ہر گل سواد
 یاد دلو تا ہی وہ لطف گذشتہ وصل کا
 کیون مجھ پر چلک گئی کہلتا نہیں کیا کیا
 انتظار سر و قد میں مثل گسٹری
 بھکار ہنی خیال عمرہ ابروی یار
 جس کو ہر آنی تیرے گشت چمست کا
 سانس تیری ہی گرانی تن فریاد صفت سے
 عاشق آشفته سر کا ہی سرا سیمہ راج
 پھر گر انکے دل عاشق پر برق بلا

عشق فی برباد کی مٹی ہماری اندون
 لاکھ پہنائی کوئی زنجیر بھاری اندون
 ہر جہان میں یہی صوت ہمارے اندون
 کر کر ہی شہنی ہوئی زاہد کی ساری اندون
 یار کی آنی چمن میں گر سوار ہی اندون
 ڈالکر باہیں گلی میں پار ہی پار ہی اندون
 کسی باتیں یاد آئیں پار ہی پار ہی اندون
 رہتی ہیں سو مگر نکلتیں ہماری اندون
 پھر ہر آنی لیتا زہ زخم کاری اندون
 جوش پری شویش فریاد وزاری اندون
 زندگانی ہی ہی عاشق پہ بھاری اندون
 زلف مرغول ونی پھر ساینور ہی اندون
 زینت امن پھر لگی ہوئی کناری اندون

پھر لگاوٹ کر کی اوتنی قتل کلاسا کیا
 یاد میں مچھوش کی اوگئی آنکھیں بند
 غیر فی اوس شوخ کی مہندی کی ہی
 دین ل صبر خرد ہوش جو اس رام خوا
 شیخ صاحب تخت کی تاک تھا کمال چہ نہیں
 روی و شن مجکود کلاتا نہیں شکا
 ہجر کا دن ہی قیامت شام ہوئی تھی نہیں
 مسیحا کا بدام شوق اوس لدا کو

بر چھی پھر تر چھی نگہ کی دل پارسی اندون
 رات بھر کتا ہون میں اختر شماری اندون
 خون دل ہی پھر مری آنکھوں جی برسی اندون
 ہو گئی ہسی جد سب بارسی بارسی اندون
 دیکھ لی حضرت کی بھی پرہیز کاری اندون
 اختر طالع فی کی ناسا زکاری اندون
 اسی جل جلالہ اگر ہون جینی سی عاری اندون
 گوہر وندان کی حکمی آبداری اندون

اسی طرح ہی کہ یاد قیامت ہزروں

ہو چلی موزوں طبعیت چہ ہمارے اندون

اسیر لاف ہون غل حلقہ زرنجیر کرتی ہیں
 نقاب مہی باہر چاند تقویٰ کرتی ہیں
 کھڑی ہو باہر پر ہر تاشا تو بھی اسی

بپا شور قیامت نازک شبگیر کرتی ہیں
 دل شب سہی یاد مھر ترینو کرتی ہیں
 تری مجنون کو لڑکی شہر کی شیر کرتی ہیں

دل بتیاب عاشق کو جلا کر سیب لب لب
 تراش ناخن قاتل ہر اک تیغ ہلائی ہی
 پرینچا نہ بنا و اشق تصویر تصویر سے
 مر جات تہیا ہاتھ متکبران نہیں ملتین
 خم شمشیر ہی محراب کعبہ انکی نظروں میں
 اسی کہتی ہیں نسیم مرزا نصاف کی قاتل
 وہن سہی پل جھڑتی ہیں جگہ گشت کو آئین
 ہنوامی کا پڑھنا تا غبار خاطر نازک
 غور حسن وہ بت خموش و بدین تجیر
 احسان غور ان کے جلوہ گاہ میں چشم گریا
 کیا ہر تلوار اک بوسہ می خسار لکین کا
 شگفتہ غنچہ دل ہوتی ہیں رو کی عمر سے
 نگہ چھپی کھاتی ہی مہ نظارہ می قاتل

ہم اس مار پکوا بجا کستر اکسیر کرتی ہیں
 یہ نہ قصہ ماہ کامل پر علم شمشیر کرتی ہیں
 پیری کو ہم فسوں عشق سی سیخ کرتی ہیں
 لہو آنکھوں سی جاری حلقہ زنجیر کرتی ہیں
 دم تکبیر جو سجدہ تہ شمشیر کرتی ہیں
 قضا کا سامنا ہی رو تکبیر کرتی ہیں
 حوا عن ایوب تی ہیں جبے کرتی ہیں
 خطاوس گل کو نہ گنہگار ہیں کرتی ہیں
 نہ تاب گناہ کو مجہدین وہ تقریر کرتی ہیں
 سر مرگان کو نوک تشکیر کرتی ہیں
 دیت ہیں حق کی نہیں تانیر کرتی ہیں
 یہ عقدی حل تھارنی خنق کیرتی ہیں
 مقابل برو و مرگان کجاں تیر کرتی ہیں

اسیری کی زبوں دہی حشتِ تینا ہی
غمِ الفتِ سمجھو شیخِ جی باریچہ طفلان
مرضِ چشمِ اون جا بوزگا ہونگا ہین

رم امی صیاد کب تہی می پنجر کرتی ہیں
فراقِ یار کی صد جوان کو پیر کرتی ہیں
نہ فسون کا گرہی فی عمل کا شیر کرتی ہیں

تردو میں سحر کسکو دماغِ شعر کوئی ہے

جو کچھ کہتی ہیں پس خاطر تنویر کرتی ہیں

عارضِ لغتِ سیہام سی کچھ کام نہیں
دل کو یاد دیتِ خود کام سی کچھ کام نہیں
دیکھو اب سر و صنبور کو براحتی تسکین
عنبر و مشک کی خوشبو سی کچھ کام نہیں
جان کا طاری تو جانی نگر و ن بابت سی
بیمروت کی ہین آنکھوں میں شاہِ بد و نو
دشت پر خارِ مصیبت کی فضا بہتر
ان بتوں کی لمبی کیوں کیجی ایمان بڑا

راحتِ لب ہی سحر و شام سی کچھ کام نہیں
اب جہین عشقِ بد انجام سی کچھ کام نہیں
قامتِ یارِ دلارام سی کچھ کام نہیں
نکھوتِ لغتِ سیہام سی کچھ کام نہیں
لج جانیس و طلام سی کچھ کام نہیں
اسلمی نگر و بادام سی کچھ کام نہیں
چمن کوچہ گلغام سی کچھ کام نہیں
اب پرستاری صنام سی کچھ کام نہیں

دل میں لاؤں کسی بت کا تصور بخدا
 بیوفا صحبت اختیار میں تو خرمی
 رابطہ ہو غیر کسی سطح نہ ہوسے گریز
 ساقیا فصل بہاری ہی و آغاز شب
 اندنوں پاس نہیں جو وہ مخزنہ فرو
 دور سا غمی و محبوبے اور بزم طرب
 کور و کرطول جدائی فی کیا ای چھ
 دل میں یاد او سکی ہی آنکھوں میں تصور او
 عشق و سبت کا ہوا رہن اپنا
 خیال کا کل کی محبت سی چٹا طائر
 طائر رنگ نہا ہو نہیں اسیر اسی صیا
 رند و پیو ار مجھی کتا ہی زبا ہد تو کیا
 تیری صحبت میں گن رہو گانہ کو چہ بین تر

اب مری کعبہ کو صنام سی کچھ کام نہیں
 یہاں غم بھری آرام سی کچھ کام نہیں
 سچ ہی اب عاشق نا کام سی کچھ کام نہیں
 جام دی جام کہ انجام سی کچھ کام نہیں
 سیر متا لب لب بام سی کچھ کام نہیں
 گردش چرخ بد انجام سی کچھ کام نہیں
 اب غرض نامہ سی پیام سی کچھ کام نہیں
 شیشے سی کام نہیں جام سی کچھ کام نہیں
 دین سی غلط نہیں سلام سی کچھ کام نہیں
 داد سی کام نہیں نام سی کچھ کام نہیں
 فکر و اند کی نہیں نام سی کچھ کام نہیں
 بات جب حق ہو تو الزام سی کچھ کام نہیں
 خاص سی کام نہیں عام سی کچھ کام نہیں

بہر طوط و دربت چاہی می یان بے
کافر حسن ہو نہیں سب ترسانی کا
جی دینی مٹی ہین ہم اور تو بے گشتا

ای جنون جابہ احرام سی کچہ کام نہیں
جل مرا ویر ہی اسلام سی کچہ کام نہیں
باز آئی تری انعام سی کچہ کام نہیں

فکر شہرت ہی نہ مطلق نہ تعلی سی غرض

ہو نہیں گننام سحر نام سی کچہ کام نہیں

بسا خیال رخ گلزار آنکھوں نہیں

مدام نشہ سی ہی نو بہار آنکھوں نہیں

نہیں ہی خواب کی جازینہاں آنکھوں نہیں

نظر جہر کو پھری پھری نظر آنکھوں نہیں

چور الیا تری دزد خانہ دل کیسا

دل اہل درد کی لیتی ہوا و کتری ہو

غبار خاطر مردم ہی خاکسار ترا

ہی دست مست میں تیغ سیا تاج کھنچے

سحر دمام ہی جوش سہا آنکھوں نہیں

شراب جام مدین ہی یا خمار آنکھوں نہیں

بجہر ہی بکے ترا انتظار آنکھوں نہیں

پھر ہی کرتی ہی تصویر پار آنکھوں نہیں

اوٹا ہی لیکیا عیار چار آنکھوں نہیں

نہ خاک ڈالی صاحب ہزار آنکھوں نہیں

کھٹکے باہی جوشل غبار آنکھوں نہیں

نہیں ہی سرمہ نہالہ دار آنکھوں نہیں

شفق سحاب کی پہلو میں جلوہ آرا
 صفا تصور وِندان فی شک کو
 یہ ہولناک شب ہجر ہی معاذ اللہ
 فقط قاق لسی نہیں آئے ہرہ مرم
 تصور رخ و خط میں ہوں سیر سخی
 بھرا خیال ترا بسکہ شاہ کشور حسن
 بپاہی آٹھ پر شور و درشل ادب
 خیال کا کل و رخ پھر ہا ہی پیش نظر
 یی ہوں حبیب میں نیا دواع دلچ
 پڑا ہی چشم میں خسار آتشیں کا جو
 یہ کسی چہرہ گل رنگ کا تصور ہے
 عقاب چشم کو تیری یہ تجھ بس صید
 ہوا اشارہ ابرو سی دل تیرے شہیر

نہیں ہیں نخت جگر شکبار آنکھوں میں
 ہی قطرہ قطرہ در آبدار آنکھوں میں
 ق کہ دخل خواب نہیں نہ نیا آنکھوں میں
 کہ طفل اشک ہی ہیں بقرار آنکھوں میں
 ہونی بہار گل سبزہ خار آنکھوں میں
 ق کیسکی جان نہ ہی زینہا آنکھوں میں
 کہ خواب تک نہیں پتا ہی بار آنکھوں میں
 بھم ہی گرد و شل و نہا آنکھوں میں
 گھر بھری ہیں برای شاد آنکھوں میں
 بہم میں ایک جگہ نور و نار آنکھوں میں
 چمن چمن ہی شگفتہ بہار آنکھوں میں
 کیا ہی مرغ نگہ تک شکار آنکھوں میں
 نہ آنکھ مار کی اب تیرا آنکھوں میں

سحر کناری اوختا ہی جب جوت
بھرا قی اشک ہین بی اختیار آنکھوں

پاس وہ رشک آن قتاب نہیں	ساقیا خواہش شراب نہیں
سرخ پُر نور پر نقتاب نہیں	جس کو برق ہی سحاب نہیں
رنگ بوین چنل ہین گل تمسے	کب عرق روش گلاب نہیں
تیری چہرہ سی کیا مقابل ہون	مہر و مہین یہ آب تاب نہیں
ناتوانی سی لڑکھڑاتا ہون	مختب نشہ شراب نہیں
دل جلاتا ہی آب آتش سنگ	می سی بوجہ بتاب نہیں
چاند پر چھا گیا ہی ابرنگ	سرخ روشن تر نقاب نہیں
بل کوئی دی رہا ہی کاکل کو	دل کو بوجہ پیچ و تاب نہیں
چھا گیا ہی خیال نہ لاف ایسا	شب بھر آنکھوں میں دخل خواب نہیں
وصل کی شب جو غور سی دیکھا	مانع گفتگو حجاب نہیں
باعث تنگی دہن سر ہو	دخل و گنجائش جواب نہیں

چرخ کر تاسے منطقی کا طوق
 یا وہ گوہر زہ گو و دیوانہ
 پیر چھوڑین سہ کارہی کو
 خواب و بھوہرین غلبہ خیل
 راو کی دندان صاف کی آگے
 کم ہوا دماغ عشق پیری مین
 رنگ لب و رفرغ دندان سے
 نہایت چہن ماہ پر کھر سے
 بو کھان سنبل منقشہ مین
 دماغ دل چاک جیب کی ہی قریب
 تیرا حبان ہی بلا گردان

کسپ تری بابت لا جواب نہیں
 خط مین کیا کیا مری خطاب مین
 اس سی بہتر کوئی خطاب نہیں
 ہوش و عقل و توان مے تاب نہیں
 آبروی در خوشاب نہیں
 دھوپ پھیلی ہی آفتاب نہیں
 در و مرجان مین آب تاب نہیں
 ہو مقابل کی کی تاب نہیں
 مشک و عنبر مین بیچ و تاب نہیں
 صبح سی دور آفتاب نہیں
 چرخ گردش مین بحساب نہیں

ق

ساری مضمون مین ہی سحر چید

کونسا شعر انتخاب نہیں

انسان کا داخل کیا کہ پر کیا گز نہیں
 کسرات سیل اشک وان تا گز نہیں
 لاغر ہوں زراہ میں ہر گز نہیں
 بی فکر میں نہیں ہوش بستان دین
 قاتل کی پیش چشم ہوا محو دماغ دل
 تو آسمان سن ہی چہرہ ہی آفتاب
 پڑتا ہی عکس آتش رخ کا دم خرم
 اندر ہی تجلی رخسار تشین
 روشن بزرگدہ ہی امین ہی صحن باغ
 صبح شب وصال قیامت بیا ہو
 ہی جلوہ گر حائل جو زامین ماہ نو
 ثابت ہی جرم ماہ پہ سیاروں کی چمک
 نقدان جسم ہی صفت واجب الوجود

خلد برین سی کم تر ای جور کھر نہیں
 کب چشمہ سوتی جاگتی ہر شرم نہیں
 یہ نخل خشک لائق برگ و ثمر نہیں
 افسر بیان شمع جو پاتا نہ نہیں
 چلتی ہیں تیر دستہ شرکان سپر نہیں
 تار شعاع مہری موی کمر نہیں
 بیوج بیچ و تاب میں موی کمر نہیں
 بجلی تڑپ ہی ہی ہر رخ جلوہ نہیں
 کمر آج نخل طوسی کوئی شجر نہیں
 ہی شور خشنالہ مرغ سحر نہیں
 تیغ ہلالی آپ کی زیب کمر نہیں
 قطری عرق کی چہرہ دلدار نہیں
 حیران ہوں کیوں تو نکلی ہوائی کمر نہیں

طحی کینین کسطح سٹی ملک م کی ا
 گزشتہ رشاک چرخ وہ گردن نصیب
 امی سر و لاله روغری شرم سی ہی
 اوس شکر آفتاب کے پھر عکس ہی
 پہلو کی قباب میں پروین ہی جلوہ گر
 اللہ کس قدر شب ہجران سیاہ ہے
 زلف درازی ہی مطلق شب فریق
 جلتی ہیں جلوہ درندان یار
 جاری ہیں شکرانچہ ہیں سنیہ کی
 تریاک خال ہی لب بخش یار کا
 آہامین اوٹ کی صورت پروانہ شمع
 ان شاعر و نکی خدیہ انصاف کوڑ
 زنگس کو شرم یار سی شبیہ تی ہیں

بی زاوہر احلہ ہون کوئی ہر ستر
 پانگوئیں چکر اب ہی جو دوران نہیں
 شبنم کا چہرہ گل تر پر اثر نہیں
 آئینہ فلک میں نمایان تسم نہیں
 اوس شکست کی کانیں عقد گہ نہیں
 تار آک آسمان پہ کوئی جلوہ گر نہیں
 مانند خال کج و بہر مختص نہیں
 ہیں آبی یہ ولین صدف کی گہ نہیں
 بارش سی آتش گل تر کو ضر نہیں
 اب ہر مار زلف خمی و ضر نہیں
 پر کیا کروں کہ ہامی یال پر نہیں
 کچھ اپنی حسن و قبح پر انکو نظر نہیں
 ابرو نہیں مژہ نہیں نور بصر نہیں

صبح وطن ہی شام غریب سہی غریب

وہ مہر و شہ جو پیش نظر ای سحر نہیں

رختِ عمرانی ہی کافِ باب کی حاجت نہیں

رشتہٴ جانِ جہانِ حاضر ہی بھڑویش

شوق ہی گردِ کونِ مالی کا سر ہی کڑی

وہ مسلمان ہوں نہیں رشتہٴ جس کو کفر

اپنی گھر میں ہی محبی پر گارِ جان چکر دلا

جندیشِ مرگانِ ابرو سحر کہ کتا ہی پیر

خروشِ گئی تری مائل سہی پر کپڑے

وصل کی شب میں پوچھو کیا ہی سیر

سینہٴ کوئی کی صدایانِ نغمہٴ داؤد

نامِ زری چاہی نفرت ہی اہلِ دعو

وصل ہوتا ہی مسیورِ رنوتا ہی صل

جسمِ دگر کو بیعتِ دوستا کی حاجت نہیں

ای بت ترسا تجھی ناز کی حاجت نہیں

ای شکرِ موت پونج ہا کی حاجت نہیں

اشک کی تسبیح کونزا کی حاجت نہیں

دشت کی خواہش نہیں سار کی حاجت نہیں

تیر کی حاجت نہیں تلوار کی حاجت نہیں

نور کی شتاق نہیں مینا کی حاجت نہیں

راز دل ظاہر ہی کچھ ہا کی حاجت نہیں

چنگِ بربطار و دو موسیقار کی حاجت نہیں

یہاں دو امین شربتِ مینا کی حاجت نہیں

کوئی براتی تری بیا کی حاجت نہیں

گوهر مضمون سی ہی دیوان مرصع اسحر
جدول آب زرونگار کی حاجت میں

نہا کر گر نہ بخوئی کتب پر چین یاروینا
پیر بھی گر لالہ و عکس گل خسار دینا
قدیم نا آشنا محبت میں نہیں دہرتے
عناصر ہو گئی ہیں تجیل اشکِ دامن سے
لگی پانی میں لال اک دودھ صحر جبرستی
نہانی کو جو اتری ہے میر میں ادھ کا
جگر خون کر دیا انی گات سی ست خانی
ہوا ہی سچ آبی کو کب سیتار کا
بہار افزای سیل اشکِ بخت دل سوا
حنانی ہاتھ ملکر دھوئی گرو چاند کا
تقصیر آ پاشتی میں اگر ابروی قاتل کا

کری ہر معج پیدا چ تو تاب یاروینا
تو ہو ہر معج شاخ گل کھلی گلزار دینا
گذر تیرا اک کو ہو تا نہیں شوار دینا
خبر نا آشنا ملی دوتا ہوں چار دینا
شرافشان اگر ہو آہ اشبار دینا
بنی ہر معج ووش آب پر زار دینا
ہمیشہ پنجہ مرجان ہی کما تا خار دینا
شنا کر تا نہیں ہر شتری خسار دینا
چراغان کا تماشا دیکھ لی یار دینا
حباب انگاری ہون مرغ تشوار دینا
مری آنکھوں کے آگے پھر گئی تلوار دینا

گذرنا سحر الفت سی سلامت غیر ممکن
 گم رویانی پانی گریزی عکس و دمان
 رکابی چشم کی پر دیتی فان اشکات شاکا
 اگر کشتی پی دی حیرت افزای تھی پڑ
 طلسم تازہ و ترچہ طمع فان صاف دکھلا
 کرمی بی عقل و بی تمیز قدر اہل جوہر کیا
 ستم آباد دنیا کب ہی جابی امن و آسایش
 صر شربت قدم کو کیا تانہ کی غورنگی
 گہران تر متیو نسی قطرہ می کردنی آسنے
 تلف اک اشکات شاکسی ہیشت چرخ خضر کیا
 توکل جب ہو کامل گوہر مقصود ہاتھ آئے
 سبکروی سی انسان ساحل احتیاج تک پہنچے
 حباب سا اگر کھولی کوئی چشم بصیرت کو

پل و کشتی نہیں جڑتیخ اس رخسار میں
 صدق کی سرگردی گرمی بازار دیا
 سوا اسکی غنیمت ہی کھانہ دیوار دریا
 ہو مثل آبیست امعاء کبار دریا
 ہر اک موج آگینی کی تہی دیوار دریا
 کرین کیا دم آبی در شہوار دریا
 ہی قہر آب تک مایہ کو خوف غار دریا
 کہ رنگ آلودہ کب ہوتیغہ کسار دریا
 اکی ڈوب جاتی غلغلہ خمار دریا
 ہوتا آخر من مہ غرق نفس غار دریا
 صدق پانی قناعت سی در شہوار دریا
 شنا و غرق ہو پیری جو لیکہ بار دریا
 نہیں اک موج کا زیادہ و بیکار دریا

قرصناع یتانی کیا ہی صنعت
 لکھا ہی ملک قدرت فی عجوبہ دیا

چڑھی ہین ہم ازل سی ساقی کوثر کی بڑی
 نہ وہین کی سحر شتی نہیں درکار دیا

آب زہی کمال سیاہ نہیں	برق ہی جلوہ نگاہ نہیں
وہ بدست گشتباز نہیں	صبح ہاں ہی تو شاگاہ نہیں
پاس وہ بیشک محرومانہ نہیں	کون دن مثل شب سیاہ نہیں
خلدین ہین شراب کی نہرین	زاہد ہیکشتی گناہ نہیں
ترج پریشاں شمع جلوہ نور	پردہ کچھ مانع نگاہ نہیں
بدر پر ہی ہلال جلوہ نما	سرب کج گوشہ کلاہ نہیں
لب نجاش پرتری ساقی	خضر خط کو ہنوز راہ نہیں
جان جاتی ہی وہ نہیں آتے	جھوٹ ہی دل کو دلسی اہ نہیں
ایک غیاہ ہی تو عصف شکن	قول وامت راہ پر نگاہ نہیں
کب ہی بیان مال لاغوسم	بان ہوتیری زبان پہ خواہ نہیں

کات مین تیغ مغربی ای یار
 الف متد یار کا ہی خیال
 تیر خاکی ہین سرمہ ساثر گان
 پھونکی دیتا ہی سوز فرقت یا
 ہین نظر مین شرار و تابہ گرم
 کیون نہ یاد آئی صحبت شرب و
 خود سہ روشنی پہ یار مائل ہے

ہمسرخ بزم گاہ نہ سیر
 بی سبب شغل مشق آہ نہین
 آگہون دشت نہ پیران گاہ نہین
 بی سبب جمال دل تباہ نہین
 ہجرت کی شب بخوم و ماہ نہین
 اب ملاقات سلال ماہ نہین
 ہجوم مہیات و سلا گاہ نہین

سحر اوس مہروش کی فرقت مین
 صبح کب شل شب سیاہ نہین

ناصحو ہجر مین احت کا سر انجام کمان
 ہجر ساقی مین سرت کا سر انجام کمان
 نئی احباب کی صحبت ہو مبارک
 محو باد رخ و کاکل ہون نہین مجنوں

تکوا آرام مبارک رہیں آرام کمان
 مین کمان بادہ کمان شیشہ کمان جام کمان
 اب مراد بیان پہلا آیت و کام کمان
 و کمان ات کمان صبح کمان شام کمان

یاد بن عیش منقص بھی روزِ جویش
 رشکِ تین بی نیائی فری محبت
 کب بجلدِ دلِ خوشی تین باتن لایا

چین آرام کہاں عاشقِ ناکام کہاں
 اب شبِ بدینِ سیرِ لبِ بزمِ کہاں
 میری جان آپ کو مینی کیا بدنام کہاں

جلان کی یادِ رخِ وزلفِ صنمِ فی حسنہ
 اپنے مام کی سحرِ کمانِ شامِ کہاں

بہیاتِ نہیونِ بتِ مغرورِ بغلِ مین
 عارض کی نہیونِ بطنِ ولفِ فک
 تصویرِ بلی بلی کی شعلی کی حال
 چھانا ہی تھی کوکتِ لہِ وزنی سینہ
 پوشیدہ ہیں غظ کی بغلِ مین کتبِ غظ
 چھوٹی گی بجلدِ ہر کسی کہاں حسن پرست

صدِ مونسِ ہوشیہِ دلِ چو بغلِ مین
 اک چاندنی لی ہی شبِ بچو بغلِ مین
 مثلِ کف سی ہی عیانِ زو بغلِ مین
 دل ہی صفتِ خانہِ زنبو بغلِ مین
 یانِ شیشہ می ہتھاریِ ستورِ بغلِ مین
 فردوسِ مین بھی لگی کوئی چو بغلِ مین

یادِ بکھینِ احبابِ پسِ مرگِ سحر کو
 فردوسِ مین بچھاری لی چو بغلِ مین

کبک کوشوخی ز قمار تری یاد ^{نهن}
 خود فراموشی مین بهوشی مری ^{نهن}
 میری قاتل کو تبادی کوئی انداز ^{نهن}
 اوستم کار کرمی نل مین اگر تو نصا ^{نهن}
 قمران چار طرف پهرتی مین کو کو کتی ^{نهن}
 صفحی دل به دو کما تری تصویر کار ^{نهن}

همسر قامت رعنا کوئی شمشاد ^{نهن}
 جان اپنی بهین ایجان جهان یاد ^{نهن}
 ابھی کم سرفرویی ای طرستم یاد ^{نهن}
 قابل هم به نین لائق بهین ^{نهن}
 باغ مین آج جو ده غیرت شمشاد ^{نهن}
 مگر افسوس ہی مانی نهین بهزاد ^{نهن}

ای سحر کوچه کامل مین ہی ایو زمین ^{نهن}
 دل کمان بھو لکی آیا هو نین کچھ ^{نهن}

دل فراطظار مین بسمل ہی کم ^{نهن}
 تلخی نزع ہجر مین ہی شربت حیات ^{نهن}
 تربت مین بعد مرگ اسی ہی ^{نهن}
 باروت وارہ مین مقید مین دل ہزار ^{نهن}
 کہتی مین لوگ میری تری کو دیکر ^{نهن}

ناکہ کشی مین لاکھ غنا و ^{نهن}
 آب حیات مجھ کو بلابل ہی کم ^{نهن}
 دماغ جگر مرا مہ کامل ہی کم ^{نهن}
 چاہ تو مین ترا چہ بلابل ہی کم ^{نهن}
 یہ بقیہ اطرار بسمل ہی کم ^{نهن}

آنکسین اگر بدین غیرت عثمان فراقین
 ابروی کج سوا بدین معنوی حسنین
 عشاق مگر گئی بدین لہو تھوک تھوک کر
 بدین کار زندگی ہی سہوا مجھ کو موت سے

خشکی بدین لب مری لب ساحل سی کم نہیں
 رخسار نازنین مہ کامل سی کم نہیں
 اوس بت کا عشق بھی فاصل سی کم نہیں
 آب حیات زہر بلاہل سی کم نہیں

عاشق ہی ایک سرور گلستان حسن کا
 نالہ سحر کا شور عنادل سی کم نہیں

صبح کی تار سی گلجھوی پر دنیا کی خال ہین
 ہی مگر دہنہ فانی نہ تھوہ و نون لال ہین
 بارش محبت پر مگر کان سی آنکھیں لال ہین
 چھوٹا مشکل ہی قید الفت صیاد
 آستین یار بہر اشک شونی تو نہیں
 روندتا ہی دل حسینوں کی ہی ہر سرور
 آنکھ لڑتی ہی کیوں منع دل دہا پھٹنے

چاند کی ٹکری تھامی گئی گئی سی گال ہین
 ریختن ان تو عین نہیں درخت میں پال ہین
 خس میں گار بنان بدین قفس میں لال ہین
 اکب منع دل ہی روز فونکی دھڑکال ہین
 آنسو ونسی ہیگتی رومال پر رومال ہین
 غنچہ و گل سبزہ بیکانہ سان پال ہین
 دانہ ہی تپتی کاتل آنکھوں کی وری جان ہین

چچ و تاج عشق کا کل فی گملائی
ہر شب اپنی طلعت یاد کما تا ہئی

ہستین میں یا تھیا نامی قلم میں یا ہین
اندون منون میں کو کب اقبال ہین

چار سوس ہی سحر کالی بلا کا سا

مبتلائی عشق زلف چشم و خط و خال

جہان نقشہ ترا ہم ای پر پریا و کرتی ہین
جو ولین ہم خیال قامت زاد کرتی ہین
غزلان ختن واک اپنی جمع ہوتی ہین
وطن چھوڑا بسا یادشت غمت کی خاطر
نہیں سائیسی بھی اپنی ہین پوارفت
جو مضمی ہم درو رعین طلب پہنچتی ہین
یہ دیکھو خوبی قسمت عجب لٹا زانہی
ہی مملو صفحہ دل مشق تصویر تصویر
نہ کاٹ ای باغبان قلعہ خواہیدہ گلشن

بنای خانہ از رنگ بر باد کرتی ہین
ہزاروں سرواوسکی آہ بین کرتی ہین
جو یاد چشم میں ہم نالہ و غم یاد کرتی ہین
ابا کی حضرت و ایکو کہنا شاد ہین
طلب کم حوصلہ ہم نہیں یاد کرتی ہین
وہ تیری بیت ابرو پر ہمیشہ صبا کرتی ہین
دیاد دل کہ نہیں ہین ہین یاد کرتی ہین
پر بخانہ نیا سینہ میں ہم اس یاد کرتی ہین
کسی پر موسم گل میں نہیں یاد کرتی ہین

تصویریں اپاکی بلائیں تیری لیتی ہیں

اسی صورت دل نشا کو ہم شاکر ہیں

سحر ہم خجکی خاطر ات بھر سوتی نہیں

غضب ہی خواب میں بکھو نہیں یا کر ہیں

منہ تیری طرف اوجھت ترسا نکروں

سودانی بھی ہو جاؤں تو زنجیر لپیٹو

گردم بھی نکلیجای تو آہی شک سیما

منہ خواب میں بھی تیرے طعن کی نوسو

تو آنکھ کھڑائی یہ وہی جان کڑا

آنکھوں سے تیری ہی گل تر ہو جو شاہ

گر آپ سیما ہیں تو پروا نہیں مجھ کو

گر چہ خبر کی غم میں ہوں جان کدنی

دل نشا یہ عجب کی کھون ہی گوارا

منصوبہ صفت دار پہ چڑھنا ہی گوارا

کعبہ ترا کوچہ ہو تو سجد انکروں

زلفوں سے تیری سلسلہ پیدا نکروں

احسان سے ہونٹوں کا گوارا نکروں

دھوکے سے تیری در پہ گزارا نکروں

وہ آنکھ چوراؤں کہ اشارا نکروں

نرگس کی طیروں باغ میں دیکھا نکروں

مر جاؤں تو مر جاؤں بدوا نکروں

ملنی کی کہی تجھی ہنس نکروں

قرگان کا تصور کہی صلا نکروں

نظارہ سرور قدرت نکروں

یہاں بل ہی بکیتی کا سحر گرہی کج خلق
سُڑا دیون تکیب اوسی سید بانگرو

جین تہی ک ظاہر کی ملاقات کین
کر گئی کوچ وہ دن بے ہدیاں گالی
کعبہ گر ہو ترا کوچہ نہ کرین ہم سجدہ
رہت باز کسی میں ہم بھی کنارہ جزو
جام جم کاسہ در پوزہ سہی لکین ہی
سنتی ہین یار ہی مہمان کہین ستا یہ

آنی دم ہونٹھہ تپہنی کہی بات کین
بہر اغیسا ارواں آپ سیونما کین
بت پستی میں کہی صرف اوقات کین
اتے ہی طرح کوئی بات بی گھات کین
بادشاہی کہی تیری گدابات کین
دل ہی مٹیا کس طرح ملاقات کین

اسی سحر جب ہین یار ہی ثابت نکیا
کوٹسی بات یہ ہم فخر و مباہلات کین

ہوتی ہی صحرات اب بھی جبین نہین
خاتم کی قدریکھ لو کہہ بن نگین نہین
کہتی ہین لاکھ ترک محبت کیوا سٹ

اب تک نہین کم آپ کی ہوتی نہین
کیا زب و سکان کا جسدین کہین
کیا کہی اپنی دل کو کہ انجام نہین

ہمسایہ و خدین فاکا یقین گنجی نہیں
 لکھ جاتی ہیں قیہوں کے جیسے چہتا ہوں
 کہنام اگر مجھ کو صدمہ بھول جاؤ گی

اوشی فاکا ہکو گمان ہی یقین نہیں
 تیور ہی چڑھا کی کہتی ہیں مجھ ہی نہیں
 اؤ کا جواب میں مری کہنا نہیں

لن دونوں باتوں میں جو ملا ہی سحر کو لطف

تا شہر بھولانی کا وہ اسی نازنین نہیں

حال دل کیسے کہیں جہنم جاتی نہیں
 ہجر میں پیچ و تاب دل کی گہرائی میں
 یہ ہمارا ہی گلیجہ اسی تباہ سنگدل
 بيمروت ایک بھی عہد نہیں ہوتا وفا
 دین جو کہتا ہوں کہ مجاؤنگا تو کہتا ہے
 کیا کہوں میں کہ قدر پائی میں ہی ہو

ہی جہان دشمن کیو مہربان باتی نہیں
 کونسی شب گیسو شہزاد یا ذاتی نہیں
 جان جاتی ہی شکایت تلک لاتی نہیں
 واہ دیدی کی صفائی آپ شہزادی نہیں
 کسکو ہی پروا یہاں میں آپ جاتی نہیں
 پاتی ہیں تلوار اگر وہ تو مجھ ہی باتی نہیں

لاکھ سمجھاتی ہیں اؤنگو شیوہ و طرز وفا

اسی سحر وہ حرکتوں سی اپنی با باتی نہیں

خوشنماهی چین تیغ ابر و خمدار کو
گرد و کھادی قاتل اپنی ابر و خمدار کو
موندیون کی پرورش لازم ہی آل آزار کو
اشکباری کی اجازت و جج چشم زار کو
پیچ سگملانی لگی مشاطہ زلف یار کو
زیب ہی افراط موسی ابر و خمدار کو
امی بت ترسا و کما دمی چاند سی خسار کو
شوق کچھ انداز سانی سی ہی آل آزار کو
بوسہ غناب لب می تشنہ دیدار کو
دی لب شیریں کا بوسہ تشنہ دیدار کو
زہر گیسونی دیا دُر ہا می گوش مار کو
سرمہ و بنا لہ دار انسب ہے چشم یار کو
دی گرہ مشاطہ فی موہا می زلف یار کو

ورنہ بل بیکار کردیتا ہی تہلوار کو
کوڑیون کی مول پھر کوئی نہی تلووار کو
نیش عقر ب کو فلک تیار ہی نہی تلووار کو
پانی سی کر ڈوالی پتلا ابر و دریا بار کو
ورنہ کرتی ہین منو گمرام قلب یار کو
عین جوہر مال ہین قاتل تہی تلووار کو
انگھین ت تہی تہی ہین می میدار کو
ورنہ کیا ہوتا ہی حال ہرنی سی مار کو
کیا دوا دیتی نہیں اس ملک میں جبار کو
شریت اکثر ہین پلاقی مرقی دم بھار کو
سانپ کا چھالا بنایا مہر ہا می مار کو
تکیہ ہوتا ہی عصا ہر مردم جبار کو
کھانگیا عقدہ کہ تہا در کا پھی مار کو

ویکه تا شیر چا دوی نگاه یار کو
 باغ مین که ملاکی ریحان خط خسار کو
 کسنی دم بازی سکافی اوس پر خسار کو
 سر مه فی بران کیا تیغ نگاه یار کو
 لب پر که شیر زن دالبهائی شکر یار کو
 هجرین کیا لطف عشرت محو چشم یار کو
 ہی که ورت بد نما اهل بنر کیو اسط
 زگر و سپیل بلا گردان بن چشم وز
 کسنی سکلافی شرارت گرمی شونجی چا
 خوابین بختی شکل که ملا تا نہیں سون
 کیون نہ مسی سچی قاتل برقی زندان
 حرص انرونی مال صد مہ نیم وال
 تو مری افتادگی پر جانہ امی بان یا

نادر کی چتون سکافی روزن دیوار کو
 کیقلم کرد لشکرتہ سبزه گلزار کو
 چٹکیون مین ہی وڑا اما عشقان
 عین جوہر بنگیا ہی رنگ اس تلوار کو
 تلخ شہد زندگی ہی تشنہ دیوار کو
 تلخ بی می زندگی ہوتی ہی ہر بخوار کو
 چاہی ہی آئینہ سان دل صاب جوہر کو
 نارون کو قدیر وارون چہر گانار کو
 تیری چتون کو نہیں کو بات کو زقار کو
 طالع خفتہ ملی ہین دیدہ بیدار کو
 ملکیا ہیرا سیس اس تیغ جوہر کو
 سلطنت مین بھی نہیں آبا مہ نیاوار کو
 پچاند جاوون سایہ سان مین دیوار کو

ناتوانی سی کران ہی جامہ ہستی محبی
 مثل تصویر آشنائے پلک سے این ملک
 مجسی بولویانہ بولویا پس آویانہ آو
 خط کی آتی ہی چہنی لطف سیکہ رہی
 یاد ابرو ہو گئی غالب خیال لطف پر
 ماہتابی پر رہا گرم تماشا شرب ماہ
 آفتاب برج خوبی وہ سپہر ہی
 طور سمجھی ہین بلبندی کو جو بام یار کی
 ایکدن میران نہیں ہنی کا صحرای جون
 بت پرستی ہی شعار کفر شکستہ نہیں
 دیکھتے ہی سلیمانی تو یہ عقدہ کھلے
 ایک ہی سفاکی قاتل ماتھ منہ ہوتا
 سرفراز ہی کا ہی تمغا افسرداغ جنوں

بار ہی اک تار سر کو کیا کروں تار کو
 آئینہ رو دیکھ مشق صحت دیدار کو
 پر لگاؤ مونہ نہ آنا کرو دودھ غریب کو
 کرو یا اندھا اندھ کی چپکے مار کو
 دیکھو بچہ پونی سر سیدان بھگایا مار کو
 پھل پھری سمجھا ہمارے آہ آتش بار کو
 طرہ سوچ کی کرن کا چاہی ستار کو
 وہ تجلی جانتی ہین جلوہ دیدار کو
 حق رکھی آباد دائم عشق کی سرکار کو
 دخل کیا امر بد ہی مین بھلا اکار کو
 پیش وانا ہی علاقہ سنگ سی نزار کو
 کرنے لی چونگ تکیب صبح دم وچا کو
 رخت عریانی ہی خلعت عاشق ناد کو

امی سحر کنشوری تو عبد شاہ بٹ شکن
توڑتا پھر کیوں نہیں اپنی بت پندار کو

سحر غرض ہی بت رشک ماہ ہنسی
نہی گی پھر نہ ملاقات سید ہی بت
محال خاک سی اوٹھنا ہی نقش پاک
نہ روز ہر کج کنیا ریش آسمان کو خضاب
وہ رند ہیں کہ لیا کا خضر شیطاں
کہان سی لا تو گی پھر اپنا دکنی لا
وفا کر و نہ کر و ہم نہ تھکو چھوڑینگے
خدا فی اپنی کریمی کی شان کھلا دے

فقیر سی نہ علاقہ نہ شاہ سی ہمو
نہ دیکھنا کہی ٹیڑھی نگاہ سی ہمو
گرا یا یار فی ایسا نگاہ سی ہمو
گلا یہ ہی اثر و دواہ سی ہمو
ملا طر تھو تو بہ گناہ سی ہمو
لگا و بر چھپی نہ تر چھپی نگاہ سی ہمو
ہین وضع دار ہی مطلب نہاہ سی ہمو
جو انفعال ہوا کچھ گناہ سی ہمو

یہ آرزو ہی سحر یار بھیکہ سہراہ
بلالی غیر ہی کی اشتباہ سی ہمو

کروں تحریر اگر مدین صفت قدس و بالا
تراشوں بکلیم بہر قلم ہر شاخ طوباکو

و کھاوی گروہ نور حسن خیار مصفا
 و کھاوی وی نور دیده مشتاق شیدا
 خیال بوسته قوت نزع ہی بیا شیدا
 غلام بنده کردیا ہی عشق پاک لگو
 تری نازک لکی کا پاس آتا ہی محبت
 ہو واجب عشق کیساں بتو نکا ذکر و یاد
 بھر ای چو شالفت ایک بحر حسن کا
 پر پوش فی جوہنی موتیوں کی جہاں کا
 نزدیک کا کبھی جنت میں ہر خار جو رو
 چڑھی ہی بعد مدت تاک پر زحمت
 جہاں میں کی ہاتھ آتی ہی راہی تو
 نظر میں قمر یونکی سر و شن ہو جان
 زینب رشید روی یار ہی پیش نظر ہدی

نزدیک ہی طور پر موسیٰ کہی برق تجلدا کو
 بنا دیتی مانی موسیٰ ہر اک محبوب بلا کو
 لب بخش سی کر زنده اعجاز موسیٰ کو
 نہوا بورتو حسن حال مجبور لیخا کو
 بلا وین نا کہ دل سی بھی عشق معلیٰ کو
 سلام لب ہی ہاں ہم سجد ویر و کلیسا کو
 کیا ہی بند مینی دیکھنا کو زیندین دیا کو
 مقابل بدر کی و کھلا دیا عفت شریا کو
 پیر پر جسنی دیکھا ہی سی رنگ کھٹا کو
 خلل و الونہ صحبت میں بیہوش کوئی نا کو
 ید رضیا دیا حق فی جلا کر بوت موسیٰ کو
 خرامان باغ میں دیکھیں جو شمشاد عینا کو
 کیا ہی روز محشر ہجر کی شبہا ی لیا کو

تراوی کتابی صفحہ مصححہ نظر آیا

دہن کو خرم سمجھیں تو دہر دی کو

سحر کیا نیک بدین کو باطن کو تفاوت ہو

نہو معلوم روز و شب میں اصل فرق غمی کو

انس ہی و شعلہ و ہی اس دل بیتاب

اشک نی بیکر کردا لاد خوش ترک

گورا گور اجسم شک محمل کا شان دکھا

یہ بجا بانہ اگر وہ رشک مرستاد ہو

نرگس چشم شمارا کو دو کر دیکھ پاپ

سر جھکاوتی ہین سجدین ہین خیتا

باز آتی ہین عقاب چشم خور زیر سیب

دیکھنی والی جو ہین گلزار حسن یاد

صورت مخوابی دلبر ہی حبیبی شین چشم

عشق فی قائم کیا ہی آگ پر سیاہ کو

منفعل دل کی تلپش فی کر دیا سیاہ کو

منفعل کر دی سمور و قائم و سنجاب کو

زرد کر دی ہو پکی صیوت نہ مہتاب کو

نیند گھیری چشمہا می گس بجواب کو

دیکھتی ہین جب ہم ابرو کی ہم محراب کو

کہنہ نچتی ہین چشم دریا با بسی سرباب کو

زرد پتا جانتی ہین محضر عالتاب کو

خواب میں دیکھا نہیں آنکھوں نے خواب کو

کس فرسچی پی لیا ماننہ رفر ہادی سحر

آب شیریں سمجھی تیغ یار کی ہر باب کو

آب وان ہو باغ ہو جام شراب ہو	ساقی ہو چنگ و فی ہوش تاب ہو
گراوس سی کی ہاتھ میں چاہم شراب ہو	کیا کہے سی کباب ل آفتاب ہو
وہ رشک مہربان ہو کرنی نقاب ہو	غیرت سی صبح زور درخ آفتاب ہو
وہ رشک مہربان ہو اگر حجاب ہو	تو آفتاب رشک گل آفتاب ہو
تحریر شوق وصل کو نامی مین و ن طول	مکتوب اشتیاق مجلد کتاب ہو
گر خواب مین بھی وصل میر ہو یار کا	سختی شب فراق کی آرام خواب ہو
ہی بادہ خوار غیر و نین و شمع بزم حسن	دل کیون نہ صل کی آتش غم سی کباب ہو
دیکھوں جو دست غیر مین زلف تاب ہو	آشفگی سی لگو کیون پیچ تاب ہو
اک لگ سی لگانی ہی مین عین عشق مین	سیاہ و رو لگو کیون منظر اب ہو
ایسا بوطرفہ ناز کیا ہی یہ شوخ مین	بکری کسی سی کام بھی پر عتاب ہو
کیا ناز کی ہی وٹھنے سکی دست پیکر	ساغر اگر حباب ہو شبنم شراب ہو
وہ رشک مہربانی جو دیا مین بات کو	ہر موج کھٹکان ہستار احباب ہو

بیگانه اک جهان اسی فانی کیا

ای سیل اشک تھکنی کل چشم زار

آنکھیں ہون بندہ نہ کھال نہ لہجہ

پروردگار خائے افست خراب

ایسا نہو کہ خانہ مریم خراب

کیا لطف وصل میں جو حب الیا حجاب

دنیا کا عیش پھر بھی میسر ہوا سی

سن شباب پر نہ کہی دستیاب

زلف دلدار میں شگفتن کی خوشبو

غیرت عطر ہی دوست کی تن کی خوشبو

کامل شگفتان آئی جو تربت میں

مرض حب میں بیمار تمنا کو سنگھا

ایک گلی میں گری شگلاب گلی

ہاتھ سی اپنی جو تو کاٹ کی سپینا گلی

بو لگا روں گل عنا کی صبا لانی

مازنین جسم سی تی ہی سمن کی خوشبو

نات میں نافہ آہوی ختن کی خوشبو

شک غنیمت ہوی کافور کفن کی خوشبو

بھر تقویت دل سیب فتن کی خوشبو

سارے دیا کو ترعی بے بہن کی خوشبو

شمع کی گل غلی یان ہومین کی خوشبو

آج مہکی ہی جو گلہای چین کی خوشبو

زلف ساتی کا پری عکس ساغر میں

مئی گلفام میں ہو مشک غن کی خوشبو

چمن ہو بادہ ہو چھانی گشتا ہو

بتو بیرسم ہوا ور بیوفا ہو

نہ کیوں نہ غلطی مخط کا مبتلا ہو

پھرون ہمراہ تو سایہ ہون آبتا

بھلا اوس لہ کا دل محبی پھیرا

جباب آسادم آنکو و نین گرہ

وہن میں آب حیوان آنکھ میں نہر

ہی ضعف اب سدا راہ کوی جانا

قد اوسکا ہی قیامت کا نمونہ

تصدق رخ پہ تیری شعلہ طور

محبت کی نظر سی دیکھ جاؤ

نہ لانی بوتن گل پہ ہن کی

بغل میں ساتی گلگون قسبا ہو

ہما سحر ادا کو قہر حسد را ہو

نہیں نہ تا جو قسمت کا لکھا ہو

بلاتین لون تو کہتا ہے بلا ہو

رقیب و سید تیرا بُرا ہو

تو امی قابل مراعت رہ کشا ہو

جسلاؤ مار ڈالو جس کو چاہا ہو

تو ہی ای راہ دم بھر کو عصا ہو

چلی تو شورش محشر پہا ہو

یدر بیضا کھت پا پر وند را ہو

شفا ہو جامی لیکن تم جو چاہا ہو

صبا گھر سی ہمارے تو ہوا ہو

وہ بخ ہی غیرت ہر شہد محشر	قیامت کیونق قامت پر خدا ہو
وہ دیوانہ ہون گرجاؤن سو باغ	تو موج رنگ گل خجیر پا ہو
جو کوئی غیب باب عارض بار	گل خورشید مھر پر ضیا ہو
تخصیر لکھتا رہ سیاحت جی بخ	تم امی آنکھو مری حق میں بلا ہو
سب سوچ جاؤن سچ سنو لدا کی پا	رسمانی پرا لکھت رسا ہو
کھنڈن من جھانگی کھشیر شائل	پین پانی تو شربت کافرا ہو
پڑین کانہی زبان میں وقت تقریر	تری مرقان اگر کاوشن فرا ہو
کبھی حسنی نہ روز بد ہو دیکھا	ہمارے غم کی پروا او سو کیا ہو
جواو سکی کوچہ کامل میں ہوتا	تو عنبر نیز دامن صبا ہو
کیا تینہ لکھی و لکھو مجب روح	نک چھڑکی تو اک تازہ مزا ہو

بلا سکی گرنین وہ صادق القول

سحر تم بات کو اپنی نبیسا ہو

عبد رحیم سنم سلسلہ پاچھو

دین دین لکھت کاسو داچھو

طائر جان گل خسار کاشید اچھر ہو
 دل کہین آنکھوں پر اوست کشید اچھر ہو
 عشق چشم اوست تباہ سا کا جنون اچھر ہو
 چھر وہ آئی وہیں صحبت ہی نقشا اچھر ہو
 غمزدہ خنجر ابرو غلغلہ افزا اچھر ہو
 تو خزان مین جو بہار گل عافیت اچھر ہو
 صبح ہوتی جو ترنی لٹ مٹ لٹا اچھر ہو
 اوٹھ گئی آپ جو پہاڑی سی جان اچھر ہو
 تو اگر قتل کری ہاتھ سی اپنی محبو
 دل مجروح کو ہی زخم دگر کی خواہش اچھر ہو
 ہوں وہ پروانہ جان باز کہ گردن جو
 خود فروشی پہ جو وہ یوسف ہر شاہی اچھر ہو
 پھر بہار آئی ہشت و بین خلق سی م

مرغ دل قمری سرو قد رعنا اچھر ہو
 نشہ جام می عشق دو بال اچھر ہو
 پلنگہ سلسلہ زلف حلیا اچھر ہو
 می کشی بزم طرب بین لبت اچھر ہو
 دل مین خار قرۃ یار کا کھسکا اچھر ہو
 فصل گل موسم دیو مین چھوٹا اچھر ہو
 روز و رسی مبدل شب پیدا اچھر ہو
 آپ پھر آئیں تو صحنی بکھر سہارا اچھر ہو
 جیون سو بار تو مرنی کی تمنا اچھر ہو
 جان جان گوشہ ابرو سی اٹھا اچھر ہو
 شمع ساحل سرتن پر ہنوزی پیدا اچھر ہو
 مشتری ایک جان مثل لیلیا اچھر ہو
 بیکسی یار وطن گوشہ صحر اچھر ہو

خار بستر ہی چو اوس شک لکھل تیر کو ہوا

پھر ہوا آبی گل داغ جنون متواز

پھر ہی تھوڑا تھا خدا گر سان بچا

لیچلی لہشت دل چھپ چوت پر

بابہ پر چہرہ ہی کو تری ہو بہت چہر

چشمہ پر آب ہن پھر بخت بگڑت کر

خاک سی میری بنائی جو کوئی دست

وہ میسحا نفس آجای جو پھر بالین

بلی وٹھون لائی جو پھر تو مرنی کا خوا

خوشی کا تری گرم ہوا پھر باز

شک شیرین نوشتیں کا جو پھر بوسہ

سحر صدف ای مجروح کو پھر اچھا کر

کما ہر دہ لای مجروح کو پھر اچھا کر

ہی یقین جسم مرا سوکھ کی کاٹا پھر

کو کپہ شہر دین دیوانہ کا غوغا پھر

پانوں کہتی ہن کہ چل باد یہ پیا پھر

خونفشان دیدہ ہر آبلہ پھر

خسرو پائی نہ عالم تہ و بالا پھر

عین دین چہر ان کا تماشا پھر

دستر ملاتھہ تاک اس سٹ اپنا پھر

کشتہ تیغ تغافل بھی زندا پھر

قاصدا بہر خدا میرا سیحا پھر

ہی یقین اس نال شفتہ کو سوچا پھر

کام جان چاشنی وصل سیٹھا پھر

بوسہ لب ہن زخم کا ٹاٹکا پھر

کما ہر دہ لای مجروح کو پھر اچھا کر

پڑہ تغافل نہ سحر کر کی تغافل تبیل

محل اہل سخن میں سخن آید پھر ہو

پھر بہار آئی جنوں کا سر بیان پھر ہو
 یاد دہانہیں ہی چشم جو گریان پھر ہو
 دستی ہی مست جنوں چاک گریبان پھر ہو
 پھر کھلی رہی لگی سر و سہی کی ہاں
 سوز و فرقت سی ہو پھر ہر ہوش و نشا
 چاک ہو مثل کتان پیر ہن ہستی غیر
 صاف و انتو کی چاک ہنسکی دکھا پھر ہو
 تو گیا جیسے یہی حق سی تو کی نما
 تو جو آئی تو میری تن میں ابھی جان آجا
 فطر و نعین بی رخ روشن ہی لایا

گل کی مانند مرا حاکم گریبان پھر ہو
 دامن بچہ ہر اک کو غلبہ و امان پھر ہو
 مدد ہی نہایت پاسیر بایاں پھر ہو
 مثل سنبل دل آشفتمہ پریشان پھر ہو
 کثرت و ملجستی سر و چراغان پھر ہو
 جلوہ گر گھر میری گروہ تباہان پھر ہو
 برق غیر شمس دل صاعقہ سوان پھر ہو
 رونق باغ وہ شمشاد و خزان پھر ہو
 غم دل نور ہو پھر عیش کا سالار پھر ہو
 محروشی کنی تو صبح شمس بجران پھر ہو

پھر تمام آہ شب وصل ہوئی یا چلا

صبح کی ساتھ سحر چاک گریبان پھر ہو

کیونچ زلف سیه دین جانشانکو فروغ
ساعتی لکپتی دین گمشاد گل
ترک چشم یاری کرنی لکاتھا ہری

آسمان پر جلوہ گریو پتی تہن می شام کو
درست نازک کلب لکھاسکتی ہن بیا جام کو
تیر شرکمان فی مشیک کرے یا بادام کو

سنخ چادرین چہ پانی یارنی زلف حاجی
گردیا پوشیدہ دامن شفق دین شام کو

کیونچ جانشین روح افزا فضا می لکھنو
گلر خوشی بوستان ہر چہ با می لکھنو
شکھ برو غیرت غلمان دین گلنچ سر
حور عین پر بعد مگر کی نہیں بڑی لکھ
اوڑکی جانا کیا کروکتا نہیں دین لکھ
مثل جنت لکھو فرقت لکھم ہی ناگو
درد و لسی ہر گھڑی کو نکر نہ جالت بر
جسطح مزہ چمن کو ہو نفس دین خطر

رشک انفاس سچا ہی نہو امی لکھنو
کیونچ دل مانندہ لبس ہو فدا می لکھنو
صحن جنت کی روش ہن کو لکھنو
باغ جنت دین کمان دین خوش ادا می لکھنو
ولین جوش شوق ہی سرین لکھنو
کس قدر لچھت پتہ ہی فضا می لکھنو
ہی خیال لبران خوشی دای لکھنو
دل ہی دین بتاب سینی دین ہی لکھنو

عمر بھر کا فریون سب اگر ہو چکا
بانکپن شوخی کوشمہ ختم ہی شہ پر

اب کی باری گزرا ہمو دکھائی لکھنو
کیون نہیون سنجی سی قربان لکھنو

ای سحر اس گلزمین میں خرمہ پروازیا
کبر چکا ہی عند لیغیش نوای لکھنو

اوس حانڈ کی ٹکڑ کچا جو اک ات گز
جب تک جدایتغ شہمکاری سر ہو
مضمون می انتونکا اگر پیش نظر ہو
استد کری آئی دل اوس ریت کا کستی
ہو ساری مضامین ہر تنگ کی عنقا
اشعار و معنی ہن ہن وہ کان لگا کر
اسد رجبی ہن آئی لکھنو میں مرگان
وہ رشک اگر پاس ہی پنی یہ عاہ
استد ری قاتل ترمی چکی کی صفائ

پر نور مرا گھر صفت برج فتر ہو
مکن نہیں بانی کلمہ عشق کی شہ
ہر کج کا دہن دوشہواری بھر ہو
تب ہر غم حجر کی لذت سی خبر ہو
نایاب ہو جو بندش تعریف کر ہو
جو مصرعہ کیٹا ہو وہ اک سلاک کر ہو
ناسفتہ ندیکھا کوئی شکون کا کر ہو
یار نب شب وصل کی تاشمہ سحر ہو
دل تیری چھ جانی سینی کو خبر ہو

بتیابی فرقت میں لکھوں کہ مودہ شہا
 فولاو کا دل لانی جو نازاوسکی و شہا
 سوئی جو نہالی پہ کل اندام منبر
 اسی ماہ تری کان کی بجلی کی ترپے
 تعلیم ادا کرتا ہی جسے آگاہ
 دکھلا مجھی اوس مہربانیا کا جلو
 دل مجھ گیا یہ سر وہی گرجی محبت
 اسی غیرت یوسف می جانیکی جا
 کیا رخت بدن پر ہی فقط زور نہا
 فرقت کی شب ہی کھتہ تار نہ باقی
 صحت سی غریزہ وہ آنا ہی محکو
 کیوں دیکھی اوس کو دل بتیا نہ تڑپی
 مشاطہ مجھی خوف ہی کر دیکھی گنگھی

جو مصرعہ برجستہ ہو بجلی ہوش رہو
 پتھر کا کلیجا ہو ہمارا سب گرو
 پیدا گل تصویر میں بوی گل تر ہو
 مثل مہ نور برق نہی مانج بگر ہو
 آئینہ نہ کس شکل سی منظور نظر ہو
 اسی آہ سحر تجھ میں اگر کہیہ پائی تر ہو
 کیا دور جو ہر سنگ میں فسرہ شر ہو
 بندہ میں نرا اور تو خریدار و گرو
 کچھ کام کرای دست جنون غیرت اگر
 ہوشام کا وہن کہ گریہاں سج ہو
 اوس غیرت یوسف کا جو زانو تہ ہو
 جسکی نگہ گرم سی بجلی کو حذر ہو
 مابو نہیں پیچیدہ کہیں موی کمر ہو

خوش آئی نہ کیوں مجھ پر نہ تھی نکت	وہ کون بشر ہی نہ جسی خواہش نہ ہو
گمیری ہی ہوسنی غیہ نگین اشک ہاؤ	بارش کی علامت ہی ہالی مین تم ہو
دی ڈالی ہی بوسہ فی شفق الواب کا	ای سہر و عطا نخل تنہ کا ثمر ہو

وہ رشک قمر صبح مہیا می سفر ہی

نق کیون نہ بھلا رنگ سحر مثل سحر ہو

نہ دیکھو نہ کر عالم نہ کل شک قمر دیکھو	مری چشم تر دیکھو مری داغ جگر دیکھو
جلایا ہکوا اور مطلق نہ کی او سکون خبر دیکھو	ہماری آہ سوزان کا ذرا یاد روا اثر دیکھو
بہا حسن کمالاؤ نہ ساعت اسی یاد	نہ چشم غیر کی اب تم پہ ہو جانظر دیکھو
نہ ارون خم اب بین کجا رہا ہون تیغ دیکھو	نہین مع نہ رہتا ہون چہ موہیہ جگر دیکھو
بھلا یا دیکھو اور فی مطلق خبر نہی	یہی قرار تھا ہم فی اصحاب دیکھو
ہماری اس دل سوزان کا عالم وہیں لاؤ	کسی محفل میں گرا ہی شمع و جلا اگڑ دیکھو

شب وصل اور سکا ہی ہی منہ میں کا دل اگر کہنا

اگر کہ چہ پیر و کی مجھ کو مار کھا و کی سحر دیکھو

عشق ہی لکڑی چم شکر کی تھا
 چشم ہی گرم ادا ابرو خدا کی تھا
 جسطح پھول ہوئی سی جدا ہوئی
 دل پر داغ مرا نکل گیسو کیوں ہو
 غل کی بیان تابین مجبو مسلسل
 ہند و راف کو ہی عاشق رخ سی
 چرخ ہر چند چرخ ہا مگر منہ کیا ہی
 دکن انجم کی ہی بند اکٹھے خوشید کی
 باتین کر یا ہون میں غافل سے صیا
 میری ان اشک مسلسل کا قرینہ ہی
 روح و قالب کی جدائی ہوئی اظہار
 عمر اپنی اسی حسرت میں بسر ہوئی ہی
 پھول خیار سی شرمندہ ہون شمشاد

انس بیمار کو ہی مردم جبار کی تھا
 عشق ہی ترک شکر کو تلواری کی تھا
 لخت دل حاتی ہین یوں کہ شیر بار کی تھا
 زبط طاووس کو ہونیکا نہین کی تھا
 مین بکلاؤ گکار ذخیر سی جھنکار کی تھا
 بغض کا فو کو نہ کسطح ہو دینار کی تھا
 کہ مقابل ہو تری چاندی خیار کی تھا
 کوئی جاگاہ مری دیدہ بیدار کی تھا
 گرم بازی ہی گرفتار گرفتار کی تھا
 یہ وہ سبھی ہی جو وابستہ ہی نار کی تھا
 عاقبت موت ہی تانہی غبار کی تھا
 ایک شمع ہی کلی ملکی دلدار کی تھا
 نہیں تشبیہ ہی حسن کو گلزار کی تھا

شع کیونکر تری چہر کو کہوں ای ہوں
اہل غیرت کو مناسب نہ او کو پنا
آگیا دل بہت پر فن پہ خدا خیر کری

کوری نور کو تشبیہ جو دی نار کی سا
جو جہت کو بھی گر انس و جان کی سا
مست بخود کو ہو اسابقہ ہشیاری کی سا

یا الہی اسی جلدی سی نجف میں پہونچا
عشق رکھتا ہی سحر حیدر کار کی تھ

گو ہاتھ بندھی پونٹ پی لکھاری تھ
کس کتاب کے ہیں پیاری پیاری تھ
میں جولین بلائیں تو بولم ہمارے
ہم روبرو ہیں اکپو ہی سو جہتی ہنسی
لا تا چرانہ نقد دل عاشقان ار
ہم کس سے ادواہ ہوں نصیحت کیجے
سیار کافر مع حرمی خون پہ ہے
ہیچہ ہی آفتاب بتیلی ہی سیاہی

وہ شوخ جیلہ ساز نہ آیا ہماری ہاتھ
مرجان کو و لوننجی ہن ہیر کی ہاری تھ
لو خوبی ختلاط کی کہیں کناری ہاتھ
بیوقت گدگداؤ نہ رکھو کناری ہاتھ
کرتی اگر نہ دزد خا کو اشاری ہاتھ
اس متبر دکا ہتی ارک تماری ہاتھ
لافی ہن تو طر عرش معلی کی تری ہاتھ
ناخن کی بدلی یار کو آئی تری ہاتھ

پنچہ گرا آفتاب کی چنچ کو پیرد
 منہدی لگا کی اور فزون کی آفتاب
 اوغنچہ کے چھٹی سی فی ہین اتنی
 ہی تجسی ہکانا جو ہونی کا اشتیاق
 کیا لہنی لہنی ہاں ہین کیا صاف گال
 ہسی زبانی ہی نکری وعدہ وصال
 زنجیر کو سمجھتی تھی اک تار عنکبوت
 اسی غیرت سیج تری ہاتھ نہ لیتے

اسی شوخ ماہ فو کی کلانی اوتاری ہاتھ
 تا آبروی پنچہ مرجان اوتاری ہاتھ
 گلہ ستہ بنگی مری یکہ ستہ سی ہاتھ
 زہتی ہین بخود مین ہی پہلی ہاتھ
 کیا او بھری مہر گیت ہی کیا ہی ہاتھ
 تو ہاتھ پر رقیب کے ہیات مری ہاتھ
 اسی ضعف پیشان مین تھی اینی لاری ہاتھ
 بستر سی اتوا دھتی نہیں سہا ہاتھ

دشمن ہو ہی ہین شہ خون شل شل م
 عزت سحر کی ہی شہ مردان تھاری ہاتھ

دلو ہم سچتی ہین یار وفاداری ہاتھ
 صاف ہین قتل مدحی می دل لاری ہاتھ
 کیا بلا قصہ ہی مسل ہوئی ساری مغل

او کی بندگی جو کجا خی یار کی ہاتھ
 کہہ ہی اس ہست کلنتی نہیں لاری ہاتھ
 پڑتی ہین بانو تی ہی لکہ ہین لاری ہاتھ

ہنکھہ کی زہر کا تریاق بخال لب
 برق و شبنم ستار ہی نسو جو ولان تی
 و لایک کی ہر جان کنی خود بدین
 کیسے دل لب خسار و شرم کیسے
 کیا بکین صبح شب صبح کی سودا
 یازون کھا کبھی بہتا نہ میری گھر
 امی بتو آج جو چاہو وہ ستم ہم پر
 جو لوں کل ساعد نازک دین جو رہو پنا
 گنہ گشتی چاند بہتیلی تو ستاری خن
 عکس گلان چری آئینہ عارض پہ
 کیون عاشق ہوئی کلا تم کوئی نہ
 کشکش مین ی محرم ہی ل ازاری
 میری مکھون نہیں ابرو خدا جھکی

طرفہ نسخہ ہی لگا آپ کی بیماری ہا
 آبرو ہی مری اب شرم گہ بار کی ہا
 بکی اک آئینہ کس طرح سی و چار کی ہا
 ایک یوسف مرا بہت بکا چار کی ہا
 وہی جانی جو بکا ہو کسی عیار کی ہا
 سیکڑن وعدہ کی ہا تھ گہ مار کی ہا
 منصفہ خسر کو ہی ایز وقت ار کی ہا
 شلخ گل و الحکمی لگی ولد ار کی ہا
 اگیا نچی جو غور شد سی خسار کی ہا
 دامن گل پہ درازانی نظر خار کی ہا
 ہو جو یوسف بھی تو کب جاتا ہی وار کی ہا
 باز بھی جاتی ہیں پشت کنگار کی ہا
 ساغرمی کی طون پہیلی ہنچ خواہ کی ہا

جنس الفت ہی ہزار جہان کیا
خون عاشق جو بہا یا تو نہت کی
می پرستی میں یہ مجہذ کی کیفیت
کہ سرت سب کو رون مینا میں کہی

غیر غم کچھ نہیں آتا ہی خریدار کی
خاک آئینہ کا نہ تھا کسمکار کی ہاتھ
پای خم چو متا ہو ساقی طرک کی ہاتھ
باز متا ہو نہیں کہی سامنی خار کی ہاتھ

ایک حیدر کی غلامی مجھی کافی ہے
بندہ کو رنگ ہی جو کی خار کی ہاتھ

پس کی ہی بزم صورت متناہج گاہ
پیر می غفلت امی لانا داغ ہی
بی بوسہ کیا مہر ہی صبوحی کا کیا
پیر میں حرص ہتی ہی غفلت پسند
اوس مہروش کی گرمی باز روید کر
شبم ہی بھر خط عرق چہرہ صبح
کیا لطف عیش میں وہ مہروش نہیں

ساقی شتاب ورمی صاحب صبح گاہ
بہتر نہیں مداومت خواب صبح گاہ
بیشک شتاب رنہ ہی مضر آب صبح گاہ
شیرین ہی آدمی کی پی خواب صبح گاہ
ٹھنڈا ہوا ہے سرخ جہا تباہ صبح گاہ
لکھ اینک سبزہ شاداب صبح گاہ
اوڑتای نگ صورت متناہج صبح گاہ

بسمل ہو اہون ابرو ساقی کی تیار
 یاد سنم نماز ہی تعقیب کر یار
 کامل سے سیر شاہ مقابل ہو کیا مجا
 لاکھی سہی پان شفق شام رویا

خنجر بنی ہی موج می تاب صبح گاہ
 اسی شیخ ہمسی سیکھ لی آداب صبح گاہ
 ہمسر گلی سی ہو یہ نہیں تاب صبح گاہ
 خط سی ہی زرد سبز شاداب صبح گاہ

چھپتا ہی روز آخر شب ہی سحر وہ
 مین ہون تیل و شبنم بی آب صبح گاہ

دھجایا آہ گرم جگر سی ہو ان سیا
 نسبت کہتی زنگی جو بینا ہرست پر
 قوت مین یاد رہتی ہین گیسوی عنبرین
 ہی روشنی دیدہ ایل زمانہ تو

گلخن صفت ہو ای رخ آسمان سیا
 نشان ہی تیری نانک خط اکم نشان سیا
 کیونکہ نہ پیش چشم رہین دو جہان سیا
 مردم صفت لباس کو لہجہ جان سیا

طرح رسا کو ٹوک نہ لکٹی ای سحر
 ہی جاسد ان تیرہ درون کی زبان سیا

عیش سی ہی شان بلا حیدر گرا کی
 کیکر معراج دوش احمد مختار کی

ہر جی لاوت و در دست قدرت غفار کی
 بیخ و بن سی منہدم کم کو نیکر نہو بنیاد
 کیون نہو دیار او کی شمشیر و کشتی
 پر بچھاتی ہر ملک رستی ہر آنکھ میں جور
 یوسف مصر خوف کی ہر باریت خواہ
 متی ہمیشہ شل جسم و جان محمد اور علی
 احمد و حیدر ہین مہر ماہ چرخ دین حق
 شیر مادر سی کیا روز تو لکھت نہا
 ہی نہی شاہد مضائقہ کا ترقی کر گوا
 کیون نہ کر تی مکث نبوت طائبان ملک
 ہی مصلحی صل بن مصطفیٰ زوج قبول
 عمرو و حرب کیا میدان میں ہویدین
 شاہ و یاد دل کی ہر جہت سنجائی کی

پشت ہوتی ہی قوی آج احمد مختار کی
 آب ہر سین فلشا ہر تری تلوار کی
 ضرب قہر حق ہی نصرت جبریل کی
 واہ کیا تو قیوم نہت ہی ہر توانی
 آنسو ہر جہاں دیدہ بدایا
 ہی ہر وئی یان کفر گنجائش کمان ہی چار
 چشم احوال کو نظر آتی ہی صورت چار
 تار زبان چوخی اوسنی احمد مختار کی
 دشمنوں تک ہین مفر طاقت نہیں کمان
 ستی یہاں تو قیوم کیا مظلوم زور دار کی
 او سکی ہوتی کلا طاعت چاہی غیاث کی
 خاک میں شوکت ملائی فرور کمان کی
 مدح کی مصرع ہین لڑیاں گوہر شہنشاہ کی

انت منی گر حقیقت میں ہی قول
 قولِ حتمیٰ الفیتہ پہلے خلد ہے
 بصرِ حرمِ حسیٰ ہی شربتِ رنگِ تکرہ
 چرخِ کوسِ دروغہ کلمہ حقیقیہ مندیل
 واہ کپارِ نو بین کلامِ دروغہ کتم
 تجھے پوشیدہ بین بافی اضمیرِ نرس جان

تاب حیدر کی ولایت میں کسی انکار کی
 اور عداوت بنی تکلفِ اہِ سیدی ناری کی
 ہونہ جس دلیں محبتِ حیدر کرار کی
 سیر و کھلائی ہی حالیِ خلد کی گزار کی
 خیرہ ہو جاتی ہیں انگبینِ مردم ستار کی
 اسی شہِ حاجت و حاجت کیا اظہار کی

دل کی جو طلبِ سحر کی ہیں تو نہیں بڑا شہ
 تیکو ہی سو گندِ روحِ احمدِ مختار کی

پہلوئی غیرِ صبرِ سنم کا عذر ہے
 ہر دم خیالِ کامل و خساریا ہے
 گلشنِ ہی نریمِ عشقِ لب جو سیاہ
 رنگ کی آنکھ باغِ مین ہی می لگی
 شمعِ حرم و کاؤ کر ہی روزِ بان ہوا

مجرعِ خارِ رشک و ان اعدا ہے
 دل مبتلائی گردِ شلین و نہا ہے
 ساقی ہی جامِ باوہ ہی ہون کنا ہے
 کس سرِ ورقہ کی آنکھ آج انتظار ہے
 سوزانِ زبانِ ہن میں ہنِ زبانِ شہ ہے

روشن ہی کو ترک شر عشق ماہر و
 رکھتا تھا ہمسری کج یاری خیال
 کیا سبز چوڑی پوشی ہی سہ سبز کشت
 کس طرح ہونہ سوکھ کی کاٹا تنہا
 گل بوچراغ عقل ہمارا نہ کس طرح
 حاضر ہو لیکی آرسی کیونکر نہ ہر سحر
 کاٹا ہو جلد سوکھ کی ای جہنم نا تو
 دم آ رہا ہی آنکھوں میں ای غیر شمع
 سیراب کیوں نہیں ہمیں کرتا شمع
 پھپھتا کہیں چپانی سی ہی حسن شعلہ
 آئینہ فلک پہ ہی نگ کھک شفقت
 کیا خاک منہ مل ہون ل مضطرب
 سودا ہوا ہی اس دل شفقت کا و چند

سینے پہ دماغ بوجھ چراغ مزار کا
 شعلہ سی سی شمع کا بالائی وار کا
 افزون کیوں جنون ہو کہ خوش بہار
 مرگان کی یلہ یلین مری خاک کا
 ہر وقت یاد رفت بت گلہ دار کا
 خورشید آسمان تر آئینہ وار کا
 منطوق چشم دشمن بدبین مین خلائق
 تیرا ہی تھنار دم احتضار کا
 ہم تشنہ لب ہیں اور تری تیغ آبدار
 فانوس نوش شمع کی کب پر وہ وار کا
 خورشید حکم کی سہ زانوی یاد کا
 یان مشکپاش نکست کف گار کا
 جسد چشم زلف و داسی دھوا کا

ہر مرغ دل تڑپتا ہی ناہک کی شون
 ہر سنگ میری سر کی کوئی ہی
 مانع سو خدا ہیں جو ہر سوختہ جگر
 پہ پہاڑ ہمکس ہی بلی کا پس منج پر
 کو چہ کچھ تیرا باغ مرغی مرغ میں گل
 کلبانگ ہی صر قلم مرغ خوش نوا

قاتل کی دلوں کو جب کہ ذوق شکار
 واماں کو ہمارے نہیں لالہ زار ہے
 دست دعا چار کی ہر شاخاں
 پروین کا نوخیز تر آگوشوار ہے
 ہی آہ سر و وائشک وان جو بار
 دیوان ہمارا باغ ہمیشہ بہار ہے

پوشیدہ کیا گدڑ ہو سحر کوی دستین

دربان کی چشم روزن دیوار ہے

جان ہی ہی چ میٹ لٹ پٹھا کی
 مگر ہی یونانی جو کوی بہت کیا کے
 کو مینی کو بام پر آلودہ ہر خوشیل
 لکی زیر دام پکا خاک پر صیاد نے
 آہی تھک سانی ہی ہی کی محال

ذوق عاشق کو گر گلشن میں نچی تاک
 سیر کلزار ارم کرتی ہیں نچی خاک کے
 ہم تو منت کش ہیں اپنی بیڈنک
 کیا تین لاغر مرقا بلن تہا فقر اک
 ہون بون صید جو قابل منتراں

موج ہونیکا نہیں کچھ شیشی کا اندازم

بعد مردن بھی ہم ستون پہونیکہ

وہ مسیح آتا ہی گوجہ غریبان کھٹ

مرگتی پر بھی ہی سرگشتہ دورچ

عطفت دشمن بوسہ لہیس سی کچھ نہیں

بوسہ خطائی فی صحت دل بیمار کو

خشر کی دن بھی دن کی ہن ہن ل

جاوہ قاتل تہ شمشیر و کیا خوب

ضبط جوش اشک مکبوحی شمر گانہیں

خاک چھانی ریت بھر چہین زخاں

نیک نیت تھک کوئی نڈکھی گانہیں

عشق اونچ رشید و کابکدہ تربت

شکری سرفی ایسی بو ترنی قراں کے

رہتی دین بہر بھی کا ہی رخاں کے

سخت جاگی بدست کا رخاں کے

کیسے چکرین گبولی ہن رخاں کے

سانپ پیدا ہو تھی شانہیں

زہری ہنہی و مٹانی فایدہ تراں کے

کشتہ ہن غنچہ گلکترن ی شاں کے

موتی دم ماراں سبکے دل غناں کے

سیل کی کیا ہی وکی سی خضشاں کے

ہم کلی کی کیا کرین گن شاں کے

محب نام گن گانہت زکوآن کے

ریشاں قریب کی زری عاری شاں کے

ایسی بحرانی سبکدوشی کا سامان کر

ہاتھ میں تلوار ہی آج اوس بت نکال کی

جان ہی ہی عشق میں اک سر گلزار کے
 خواہ میں جسے لینی بوسی رخ و لہار کے
 تیر ہر ہن ہاشی گان میں بت خوشنوار کے
 کشتہ تیغ نگہ میں تیر کی چشم پیر کے
 شکاک نے کی پانی ہی تیغ تیز کا
 حق بجانب ہی ملین کہوں نہ ہر دم تھم
 قد قیامت چشم آفت جنبش ابرو غضب
 یاد مہوش میں کی شکل کسان نہ تبار
 عکس میں مہر و شہی نگینا چنچل
 کفر و ایمان ہر دو میں ہی ہر دو
 آنکھ میں کی اشاری دل ہی سبکی ہینتا
 ماہ نو کی یاس حیران میں سہا ہی جلوہ گر

سہری لالکی چڑھاؤ قبر پر گلزار کے
 صدق ہوئی ہین ہم اپنی طالع بیدار کے
 باڑہ کی ڈوری ہین ریحی چشم ستار کے
 پھول ہون پھولون میں اپنی کسب کار کے
 زندہ جاوید ہین کشتی تری تلوار کے
 جبکہ دیکھیں ہاتھ تیرا ہاتھ میں اغیار کے
 شور محشر زانی انداز ہین رفتار کے
 رشتہ ہای بخیہ ہر اک خرم و دہشتار کے
 تار ہی ہین جو ہر مثال کھٹکان تلوار کے
 جمع کتب و دانہ تسبیح بی زینار کے
 دلبر میں تہکندہ فی کھوتو اوس عیار کے
 قل ہی یاسلو میں دیکھی برو خدا کے

خط کی آفی سہیوچ قدر افزون
 حسرت ید رہی جلد ای شکایح
 خوابین ہتی شکل کو ملا تا نہیں ^{جمال} سینہ
 قبر میں آگاہ وی صنم کا جہاں
 ایک بت کا و کیساتھ ہی محال میں تہ
 زہر و تریاق کی بارگستاہی ہر مخرج
 ہی ہر نوش عطر لب ہی ہر نغمی کئی

ہیں بہت کا کہ جان میں تیغ جو ہر دار
 زندہ کرا عجز عیسیٰ جس کو ٹھوکر مار
 سو قی ہر طمع ہمارے دیدہ بیدار
 تختہ ہای قبر تختی بگسی کا باز کے
 لوگ کیوں قائل ہوئے اللہ کی دیدار
 سانپ لہن کا نکی موتی میں مہر ہی
 ہجر شہین و قمر میں مجاہد کفری

رشتہ اب تو رفتہ رفتہ یہاں تلک پہنچا
 ویکہ کتا پاس زلف کو نہیں بچسا

وہ باز نہ آئیں گے جفا سے
 گلشن میں جو وہ چلا اور سے
 پاپاں سدا مہون بنانا
 بیان خور وہ لب ہر تشنہ خون

اسی دل کیا فائدہ بکا سے
 گل جلگہ کی رشتہ نقش پا سے
 قنویذ مزار نقش پا سے
 خونی ہیں مری لہو کی پا سے

جی مینی کیواسطی وہ سفاک
 ایجان نہ پوچھ بنکی انجان
 اسی بت یہ غرور و کبر چاہند
 کیون کرتی ہو دروس طیب
 لی پستای سوطح سی دل کو
 آئی مری گھر تو غیر کی ساتھ
 آگ کی مری منہ پہ بال چھوڑے
 گشتا ہوں تمام رات تارے
 بلوئی تری چوٹی ہی سرمہ دم
 اسی بحرِ جمال کیا غصہ ہے
 بھوک کی ہین تری جفا کی قاتل
 تو دن کو ہی مھر رات کو ہا
 ہی بابت یہ انتہائی تعجب ہے

کرتا ہی طلبہ بنکی کما
 واقف ہی تو دل کی مدعا ہے
 کہ خلق سی شدیم و زندا ہے
 اچھی حسم ہو چکی دوا ہے
 غمزی سی کرشمی سی ادا ہے
 کچھ کم نہیں یہ کرم جفا ہے
 سودائی کیانسی ادا ہے
 دور سی ہی جہاں رہے بقا ہے
 جلتا ہوں ہین شونی حنا ہے
 کرتا ہی کتارہ آشنا ہے
 آب دم تیغ کی ہین پیاسا ہے
 روشن ہی جہان تری دنیا ہے
 ہم مرقی ہین تم پہ ابتدا ہے

پیری میں ہی خال و خط کامل

سو پھرتی ہیں ہمسی بنی سب سے

زلفین جو بہٹا کی منہ کو کھولا

اسی شیخ یہ بوڑھی منہ مہا سے

اوسکی پاپوش سی بلا سے

اک چاند نکل پڑا گھٹا سے

جاتی ہو سفر کو باگ رو کو

بل بوسہ شکستہ پا سے

جلوہ حسن خدا داد آتش کارا چا ہے

چاندنی کی کفش شبکو ماہ پارا چا ہے

تیری وری نی ہیں پہنچا دیا تری کی

قتل کرتا ہی تو پہلی چھوڑے رنگین دکھا

وقت تسلیم و رضا ہی کفر ایدل خطا ہے

مہ جبین نہ بادہ نوسی ہنی بجلی کان کی

قتل کو میری نہیں کہچہ حاجت ^{نشان} تیغ و

صحت سے طاقت نہیں جانکی تا کوئی صنم

پردی سی سی مھر ویش تج کو کنا را چا ہے

نور کا سلما ستار کا ستار اچا ہے

اتب حم صبی سنم ہم پر خدا را چا ہے

خونہا اتنا ہی اسی قاتل ہزارا چا ہے

خنجر قاتل کی نیچی دم نہ مارا چا ہے

خوشہ پروین کا شبکو گوشوارا چا ہے

ابر و وشرگان کا اتنی قاتل شارا چا ہے

اسی عصای آہ کچھ تیرا سہارا چا ہے

جانی تک جانی تو جانی و منہ مارا چاہیے	ہی مزاج یا بناؤں ان شکر آہ و فغان
جای گل تربت چید برگل و نہرا چاہیے	ہا ہر اک پر ہودل مجروح کا حال انکا
رنج دکھا کر برق و ش اسکو اوتا را چاہیے	بہ چننی سر پر چڑھایا ہی بہت شہر کو
بوجھ گردن کسی کنہ صورت اوتا را چاہیے	بلغم سی سری قاتل بان جسم نہرا
زندگانی مجھ کو ای خالق دوبار چاہیے	آز روی سر کروان شمع و پر خیر شا
ہاں دل جاننا بہت کونہ ہارا چاہیے	یا نہی خنجر بکف ہی وقت تسلیم رضا
زرد جوڑا سی گل عین اوتا را چاہیے	یو گیا یرقان جہان دیدہ ترس
تیر خنجر روی قاتل کا نظار چاہیے	تو تیلیانی کھولنی دمی نکھلے اسدم تو ذرا
سجہ پروین پہ مجھ کو استخار چاہیے	تو صد ہی وس مھر و شس پارس جانیکا

دوست دشمن ہر پہ صیبت میں ادا کو
 ہی سحر مشکلات کو اب پکارا چاہیے

جسے مشک ختن کہنا خطا ہے	یوں وس کا کل کی نکست پڑھتا ہے
نہایت حسن کا مریع ہر اے	ہمارے بنو خط خوشنا ہے

دل شفتہ ہی خاطر ہی پریشا
سوال چسل پر ہونا مکدر
بہت گل کہا کی اوس جس جھٹکے
تراہنسا بگڑنا منہ چپا نا
جو آنا ہی تو اسی غنچہ پہ آ
ہوایہ زلف و کھلا فی سی ظاہر
و یاد دل جسکو وہ ہی دشمن جان
کبھی پوچھنا نہ حال دل ہمارا
ہو جو نہ تاکہ ہانی عاشقان سے
تجلی طور کی ہی نور رخسار
لب جان بخش قاتل کی ہشتہ

خجی کس لطف کا سودا ہوا ہے
جواب صاف کیا نام خدا ہے
تن اب اغوئی گلدستہ بنا
غضب ہی قہر ہی برقی پلا
ہمارا دم لیون پر آ رہا ہے
کہ وعدہ شب کی آنکھ کا کیا ہے
عجب نقشا ہی طرفہ ماجرا ہے
یہی اوس بیروت سی گلا ہے
قیامت کو ہی جاناں میں بیا
ید بیضا تھک از نقش پا ہے
میساسی ہمارا خون بہا ہے

اشاری کی سہی طاقت نہیں ہے

سحر یہ ضعف ہی نقشہ مرا ہے

بن تری آگ رنگ گلشن ہے
 غیرت شعلہ روی روشن ہے
 بی نشانوں کا بھی نشان سن
 بلبل باغ حسن یار ہون میں
 شعلہ گری ترانہ روشن
 جھنجھکی چاندنی جو پہلی ہے
 کر دیے بندر ہستہ جسے
 لکھ لکھ بار آزا چکا لکھن
 قہر عاشق پر شمع ہی بیکار
 لکشتہ زلف یار کی زیبا
 ہر سی لی تافت دم ہی جلوہ
 لکھ لکھ و تہکدہ بین کب ہی خدا
 چشم انصاف سی جو غور کیا

وزیر پیلوں کا مار گلشن ہے
 زلف یاد و شمع گردن ہے
 لامکان عاشقوں کا مسکن ہے
 کوچہ گلزار مسکن ہے
 زلف شب شمع صاف گردن ہے
 یاد کس مہ کاروی روشن ہے
 ترک چشم صنم وہ رہزن ہے
 بد گمان اب بھی ہمسی بطن ہے
 بلبل باغ سودا پر ترانہ مازن
 سنگ موسیٰ سی لوح مذقن ہے
 قد شوا نخل و شت امین ہے
 ہر زہ ہر زاہد و برہن ہے
 بخدا دل ہی اوس کا مسکن ہے

دل جلاتی ہی آتش فرقت

جب سے اوس بت سی کشانی کی

سینہ سوز و زون سی کلخن سے

اک خدائی بہاری دشمن سے

اسی سحر نام حبیب دیکھار

رو پر کیا رنج جو جوشن ہے

چمکی جو برق گوہر دیندین باکی

غیر سے چرخ پر دل سپین چاک

وہ مہر چرخ حسن کہاں اور پری کہاں

بعد سیاہ مار ہی مہر ہی گوشوار

ظالم کی سحر مہر مدد

وحشی ہوا وہ کوی پر دیندین گویا

مانند گل گرنگی گریبان کوتا رتا

جہات لعل لب میں یاقوت میں کہاں

ختر قاتل میں خط خط شعاع

خاک آب ہو گئی گہر آبدار کی

اندھری قبا تے ہی گوشوار کی

یکسان ہو قدر خاک بھلا نور و تاری

مویات نقرنی نہیں کھیل ہی باری

چرخ شرفانی بار گہی شرف و تاری

تاشیر ہی یہ سایہ پویا زاری کی

تکستی ہیں راہ آمد مسلسل بہار کی

قیمت دو چند ہی ہن سرخ زاری کی

تحریر ہنست جو رخ گلزار کی

شادی و غم جہانین ہم میں کل
 اسی باد تندرجم کراس خاکسار پر
 پہلی وہ صفحہ پر غم کا کری تلاش
 منظر دکھ کر رہا ہوں غمیں گلہاں می ان کا
 اوسن گل کا دیکھ پانی اگر قامت سے

جب تک رومی آنکھ سجھا سبار کی
 برباد کو خاک ہر ساری مزار کی
 تصویر کھینچے جو مری جسم نزار کی
 امی عند لب سیر میں ہوں لالہ زار کی
 قہر کو دسروں کی شکل داری

پھر میلی عیش باغ کی نزدیک چین
 چھ گلشن جہانین ہی آمد بہار کی

جیسا تو ہی فراق میں اوجھال ہی
 ارمی ماہ ستارہ تیرا جہاں ہی
 کیا خوشنما صنم تری چہر پہ حال ہی
 پیشانی زہرہ مند ہی اماہ چارہ
 اسی غیرت مسیح برا اپنا حال ہی
 بس حسن رضی ہی کج اکلن وال ہی
 پیدا جہان میں تجھ صاحبین خال ہی
 دندان صاف تیری ہن ہر ہواں ہی
 خار مرہ کی کاوش پنهان بال ہی
 کس شکست کی زلف کا ہر خیال ہی
 روشن جہان سیاہ نظر میں جو ہو گیا

او کجا ہی جسے زلف تباغین دل
 وند اج صباوت ہین ہن سرخ سی عیان
 کیا ہی ہان سرخ و خط سبز کی بہا
 خوبان ہرین جو وہ مہوش ہی نے نظم
 کستی ہی تار سی گستی ہی گشت تار
 دل زلف میں پنی شب وصل کسطح
 ہر ہر قدم پہ ناز ہی ہر گام پر ادا
 قاتل کی تہطاہرین ویک گہو
 خالی زمانہ آتا ہی مردون ^{نظم}
 اسی بت قسم خدا کی جد آتری ہی شاق
 نیزگی جہان کا تماشا ولا نہ کھو
 تو جانتا ہی جس لے آیا ہوں تیری پا
 کرتا ہی اکبات میں تکی تمام تو

ہر ایک بال جسم کو اپنی وبال ہی
 یا وچ لعل ناب میں عقد لال ہی
 تلیک شاہ حسن پہ کیا مہر آل ہی
 بندہ بھی عاشقو غمیں عین المثل ہی
 سونامری فراق میں خوار و خیال ہی
 اس آستین کے سانسے پچھا محال ہی
 سبے نرالی اوکلی غرض چال ہی
 سر بار دوش جان میں کو ویاں ہی
 عین عصر وہ ہی حسین کھ خط الرجال ہی
 فرقت میں یکدم بھی چنیا محال ہی
 یہ دہری ثبات طلسم خیال ہی
 ایجان جان فقیر کی صورت سوال ہی
 ہو تجھی ہر کلام یہ کسلی محال ہی

لب پر ہی آکھھی غریبی ہین گم

نایاب ہی کم و ہین تنگ لا جواب

مرغ نگاہ مردم وانا اسپرین

پہونچا ہی رنج ساعد ناز کہ وقت قتل

کاندھی پہ اوئی تیغ ہلالی نہری

دل مضطرب ہی ہنی ہونجی ہال

قد ہی نظیر کما ت عظیم الماں ہی

جنجال جالی لوٹ کی کرتی جالی

قاتل سیانی سخت مجھی انفعال

پہلوئی مقاب میں رخشان ہلال ہی

کسطح ہونہ آفت جان ای سحر و ہت

بارہ بریں کا نام خدا سن سال ہی

دل بلا کش غم ہمال ہتا ہی

اسیر حلقہ داعم لال رہتا ہی

قریب محو رخشان ہلال ہتا ہی

تری فراق میں اپنا یہ حال ہتا ہی

کہ ماہتاب کو اکثر زوال ہتا ہی

حواس خمسہ میں ہلال اٹھلاں ہتا ہی

خیر از مہاز کا کھلی خیال ہتا ہی

تری فراق میں دل کا یہ حال ہتا ہی

کلیں ملوک نہیں اس پر ہی جلو

ہی مرد و زار بدن اشک غم کی مین

کہان تراخ روشن کہان یہ بدتر

جو خیم واپرو و کیسو و خال کی ہی

یہ ربط عاشق و معشوق مدین بہت کرم

خطا معاف ہو اب ہم صافی ہو جاؤ

اوسے مر محبوس اوس کا خیال تہا ہی

سنا ہی دل میں تمھاری لال بہتا ہی

شب فراق میں جیتا رہا نہ موت

سحر ہی مجھی بس انفعال رہتا ہے

جان باریج کی ایسی بڑائی اعجاز

حشر برپا ہی سہی قدم کی خراہ نماز

دل گئی پاپاں تو غنی قص کی انداز

کیا تماشا ہی جلاد و اعویسی میں تو خوش ہوا

وائی کامی تب کی باغ میں چھل ہوا

طرز تیری چشم صید افکن کا کیا کوئی

تو نہیں تو بزم عشرت ہی مجھی ماتم سرا

پاہتہ لکھن چخہ خورشید ای رشک قمر

دکر کیا افشای درد عشق ہو غیا پر

کبھی مرو کیو زندہ حسن کی اعجاز

مردی جی دھٹی لب جان بخش کی اعجاز

جان شستا فان جلاد کی شعلا آواز

حلال پنا کم نہیں طاؤس اس تشاؤس

بی پرواہی سی جب ہم گئی پرواز

سکار شاہین کھلی کت کت کلنگ قاز

طبع یہاں ناسا نہ ہوتی ہی اسی ساز

نقش پاشک ید برضیا ہوا اعجاز

کان تک اپنی جوت قفس ہوئی لاکر

چو پروا پنا سایه اپنی پائیں کنی بی

شربت دیدار اس حایہ الفت کو پلا

ہی حصول مطلب دل و راوس طلبا

اس قدر پرہیز کیا ہی عاشق جاننا

جلوہ گرفتاروس میں ہی شمع کا نور ہی

یا عیان ہی ساعدیہ آستین ناز

بن تری جانسوز ہی مایہ پیکر چاندنی

مخوش فی جبکہ اولاد روی خوشی نقاب

ایک ہفتہ کا محبتی تھی حیلان صدف

چاندنی کی کفش اپنی محوش کر پیا

کو کب داغ فراق ماہر دسی و زوہب

انجم دندان سی چمکا شبکو ہنسی میں

زخمی شمع نگہ ہون ہی شہت باب ہجر

یا گوندانین شہب بار بن ہی جانگزا

روشن چرخ میں شک شب کو چوہی

بنگنی ہی تابش خوشید محشر چاندنی

اوڑ گئی کا فور کی مانند کیسہ چاندنی

چنگ مطرب نغمہ ساقی بادہ غر چاندنی

کیون نہو پامال غیرت آج کیسہ چاندنی

طلعت تربت میں بھیلی ہی سر اعلیٰ

ہو گئی شفاف مثل آب گوہر چاندنی

ڈر ہی پڑ چابی کہیں مجہر چھنک چاندنی

سو وہ الماس سی حکوہی بدتر چاندنی

وہو کچا ہی کام کرتی شبکو اکثر چاندنی

گزنین ہی جستجو میں تیری ہی پروردہ
 تیری ہی گماہ کی منہ پر ہوائی چھٹکنے
 اوس میں یوسف لقا کی ہجر میں فی
 زور کو سی ہی فی اوشوش کی سنہ
 ہی نقاب سونی سی یون عیان نور
 خنجر غمی برنگ غنچہ ہو صد پاد
 سحر جانی دیکھنا اندری نور لطیف
 شبکو گلشن میں جانی سیر کو وہ مہر
 سبزہ ہو زین گیا عکس طائی رنگ
 عکس شان کا ستاری یہ قامت شہا
 چاندنی کی سیر کرای حمن میں چلتی
 دن کو خاک آستان پر جبہ ہی آفتاب
 شمسہ کی قصر کا ہی مہر اور کلجام

شام سی صاحب کیون پھرتی ہی گھر کر چاندنی
 جلوہ متا بسان نق ہو نیکو کر چاندنی
 جاہاری کلبہ اخزان سی باہر چاندنی
 پھر دکھانا منہ نہ تو ہی باجا کر چاندنی
 جلوہ گر ہو ابرسی حیطہ چھنکر چاندنی
 بن تری کیون جہاں شک گل تر چاندنی
 گھر میں بیٹھا ہی وہ تھیلی ہی باہر چاندنی
 مہ بچانی بہر پا انداز کیسہ چاندنی
 نقش پسی غیث فرش مشجر چاندنی
 بدر چھو جلوہ رخسار انور چاندنی
 چاندنی کی پیر کی خچی بچا کر چاندنی
 چو متی ہی شب کو اسکی در کا پھر چاندنی
 صحن خانہ میں ہی فرش سنگ مرمر چاندنی

شب تصویریں لی بہاوی شیریں کجی	نقل تاری جام شربت ماہ شکر چاندنی
چو وہوین شرب جلا متا کوئی محرو	میکشتی کرماہ تانی پچھپا کر چاندنی
مانی سیر شربت ہی دہہ شک مہراج	شکر کر چمکا تری طالع کا اختر چاندنی

ای سحر شب نام کو آیا وہ مہ وہ نام پر
نور رخ سی ہر طرف پھیلی سراسر چاندنی

زیب جسم نازنین نخت سبکتر چاہیے	پیر ہن شبنم کا بجکوا ہی گل تر چاہیے
منہ چہا نا وصل کی شگونہ و لہر تیا	چاند کو بی پروہ حسن ایماہ پیکر چاہیے
تین مہی ملالت نہا ہی کو حق تر چاہیے	صاحب جوہر کو قدر اہل جوہر چاہیے
خوب سیاہی یا جسم نازنین مجکو گھلا	عشق بین تلی کر کی جسم لاغر چاہیے
جانب نہی ہی عشق میں اک ماہ کلر چاہیے	چادر متاب کی تربت پہ چادر چاہیے
تو ہی سوچ مجکو زیبا جوہنی ہو چاہیے	چاند ہی تو گوہر انجم کا دیور چاہیے
بوسہ نامی لعل لب ہون شہید شہتیا	سناکت بیت کی لپی یا قوت احمر چاہیے
منہ دکھانی کی عوض کر تا ہی قاتل فوج کین	تشنہ دیدار کو کیا آب غنجر چاہیے

پہلو خوشیدین تہا تی راج کا
 ابرو و قمر کان اشاریدین کی عالم کو
 تازی لازم ہر کج ہی ہا سپھر تن
 سبزہ و گل ہولب جو ہر شب ہست
 لعل کفش گلبدین کے ہونشان الای قمر
 غنچہ آستاجو زیبا ہی لالتنگ ہست
 کیون زیبا ہو سی وس سر و گل خسا

کان کی ہانگی میں موش کی گویا
 فی انسان در کار ہی تھو نہ خنجر چاہیے
 تیری پیشانی پر افشان ہی مقرر چاہیے
 ساقیا اسدم می گلگون کا ساعت چاہیے
 تربت عاشق کو ان بھو لو کی چاہیے
 رخت تن صد چاک ہو اوی گل تر چاہیے
 لالی کی بھو لو نہیں نافرمان مقرر چاہیے

خواہش جاہ سلیمان شکوہ جسم نکمہ
 اسی سحر ہمتاشی سلمان قنبر چاہیے

اپنی بگانی سبے رشک چمن گل
 چشم وحشی کی جو شوخی تہ گیسو بھی
 ویکھ کر پھول سمان ہی امی سرو چان
 جو تجھ پر یہ ہوئی دیدہ نقاش جہا

دشت غربت یہ خوش آیا کہ وطن بھول
 چو کر مٹی ساری غزالان ختن بھول
 بلبیل خستہ کو گلہامی چمن بھول
 جوش حیرت سی کی عضو بھول

کھدیا موی قلم بای کھنڈر نشان
 پھر کئی آنکھ ہرین بنیں چپا پتی
 ایک دم چھپ گیا پتھر وہ جت جا
 عہد میں اک صنم عشوہ گریندی
 چسپہ ناز صفا ہانی وسیب حنت
 کھو کر کجائیں تری حال کی آ کی اسی
 وشت و عشت میں جنوں یہ بجا رہی
 آہٹ نہ لے اب با رکھ دیکھا جوی
 جلوہ تار شعاعی کو ہم اسی مھر جال

نقطہ رس ہو ویا جبکہ دہن بھول
 چارہ نین میں نرس ای غنچہ ہن بھول
 سالہا ساک سب بچ و محن بھول
 برہمن بت کی ستیش کا چلن بھول
 جب دیکھی لب پستان و دھن بھول
 روشن ناز کا طاؤس حل بھول
 کہ مری کل بھی یاران وطن بھول
 ہماؤ و در عدن لعل میں بھول
 دیکھا تیری دوپٹی کی کرن بھول

اندھنوں لبکہ تر و دہی بہت دلوں سے
 طبع موزون نہ رہی طرز سخن بھول

رنم کھانی ہین یہ معجز بنا شمشیر سے
 اسی مہوس میں ہون کشتہ اک طلافی کا

ہین جو لبہای جرئت آشنا تکبیر سے
 مرتبہ علی ہی مری خال کا اکسیر سے

مہر کو تیری رخ پر نویسی نسبت
 شعلہ رویوں کو ہی اکثر یہ پنجوئی
 فاتحہ تربت پر میری گڑھی عسی
 روی وشن کی تجلی کا لکھا مینی جو
 خاکسار نے بس لکھو بنایا یوں طلا
 خوب کھیا روی قاتل کا تاشا شکر
 ہم سمجھتی تھی عیاران ای حیلہ
 جوش حیرت تھی اک آئینہ رو عشق
 شرم سی ماہ دو ہفتہ کسکی بجائی طلا

ہم سری تصویر لکھا صاحب کھیر
 روشنی شمع ہوتی ہی دن گلگیر سے
 زندہ ہو جاؤں غلط پنچش کی تاثیر
 صفحہ کاغذ پر ضیا ہو اتنور سے
 سونا ہو جا تا ہتی بنا جسطح اکسیر
 فائدہ پایا یہ مینی قتل کی تاجر سے
 بات سیدھی بھی فی خالی نہیں ترویر
 صورت تصویر طوطی ہون بھی تقریر
 دون اوسی نسبت جو تیری گڑھ تصویر سے

طور کی سرمہ کی تجکو ہی عبث خوش تھر

چاہی کحل لصر خاک و شبیر سے

چشم آئینہ جو پر نور تجلا ہو جا

شکوہی پر وہ جو وہ طور کا شعلہ ہو جا

وست مشاطہ بعینہ یدر ضیا ہو جا

چشم ہر رخ فلک یدہ موسیٰ ہو جا

زینما سومی جنوں کو پیتر سا ہو جا
 خضر دیکھی لبیا بخش تو مرد ہو جا
 پرتو نکلے جو ترا چاند سا کمر ہو جا
 پگنی بالاتو ترا حسن و بال ہو جا
 خضر سان نڈہ جاوید ہو جو بوسہ کا
 سنبہ خطاسی بڑھارو مصلحی کا جا
 حکمران کی کل مشکیں جو دریائیں پر
 بنی و شکیں جو تھیں ٹھانی تو نقا
 چاند ہو پر تو رخ سی گل متاب ہو کر
 پاؤں دین میں گہرا ہو گر ابرو
 چشم تر سی ہو گر جو شش طوفان
 آسمان باہر ہو متابی بنی منزل باہ
 برق ہو کان کی بجلی تہ ابر کا کل

سلسلہ سلسلہ کوٹ چلیپا ہو جا
 باد و سامری عجاوین سیما ہو جا
 جو ہر آئینہ ہر ایک ستار ہو جا
 جلوۂ برق طیلن چاند کا بال ہو جا
 آب حیوان لبیا ہو کاپسینا ہو جا
 سیم کی قدر فر و تر ہی جو مینا ہو جا
 کف دریا صفت عنبر سارا ہو جا
 صحن گلزار فلک نجم شکوفا ہو جا
 کہکشان تاک ہر اک خوشہ ثریا ہو جا
 قطرۂ اشک جو کلی در کیا ہو جا
 پاٹ دھن کامری دھن دریا ہو جا
 شب کو بی پردہ جو چاند سا کمر ہو جا
 عقد در پر تو عارض سی ثریا ہو جا

وامرشی کی اگر کمر دل چپو بھی جا

تو جودی بونہ غلاب لب سب قن

کیا نراکت ہی جو بوسی کا تصور

خود فروشی پہ جو وہ یوسف غنیمت

پڑی زاہد جو اوس ساقی میکش کی گھا

آئینہ ہی نہیں کچھ سکتہ حیرت فلک

مکمل بل نہیں پیاں کا جو دیکھی خمر

طالب بوسن گالی ہی خفا ہو کر

روندی کیا سبہ گلزار وہ ناز اندام

مجبور گشتی ملک سلیمان ہاتھ

حلقہ زلفیہ نم لپکا پھندا ہو جا

بار و بار مر آئین تننا ہو جا

نیل آسالب لعین تہنیل ہو جا

نہی یقین مردم بازار کو سودا ہو جا

نذر زشت سر خم شیشہ تقویٰ ہو جا

دیکھ لی جو تری تصویرہ مجہ سا ہو جا

کجروی قدسی کرمی کو تو سدا ہو جا

متر بیا بنو تو تری مر مر چھا ہو جا

برگ گل جب تہ پاریزہ مہنا ہو جا

دستیاب سے نشانی کا جو چھلا ہو جا

بوسہ زلف جو مانگون تو وہ کتا ہی

دشمنوں کو نہ کہیں آپ کی سودا ہو جا

وانغ دل غر رشیدی اختر ہر اک تجا

صاعقہ سو رفتی قوت میں لب پیرا

چو زمین چرخ کی طرح گشتی و در چرخ
یاد زلف و رخ مین کجا سوز و گداز و
لب و صیقل و کیندین و غوغا تیر حسی
عین قوت بین کجی سر و مهر کانی
کیا تپ تاب رخ احرسی جلایا حسی
ماه نو ابرو کج بین برق خشان جلایا
آنکھ بر تنی ہی ل مردم بر جاتا ہی
تو بین عالم قیامت چو کجی چشم کے
کیا سوز و درد و غم کیا تماشا گاہ خلق
یاد زمین زلف سیاہ و رو آتش کی
سخت با توں نہ اسی بت شیشہ دل
ابر ہی ٹھنڈی ہو کر باغ مین حسین
چاہ بابل تھی سی چاہ و قن سی آب

و غوغا سر کی نظر کی غوغا جوا
شام ہی تا صبح شک آنکھ و زمین لب پر
پیش ازین جو گل تھا باغ و دھریا
سینچا آنسو کا ہر قطرہ ہر گشت الہ
قطرہ شب و دم لب گلہ گر پر تجا
منہ زمین ہی چاند بالا زمین ہی
نیزہ بختی ہی یا اوس سر مگر آبیانہ
پنجہ مرگان مین خنجر سر مہ کا دبا
تیر آتشبار سان اگلہ نشان ہر نا
ابر و دواہ برق شعلہ نشان نا
ریزہ مینا سی نازک کلا ہر پر کا
چارہ سالہ صنم ہی بادہ مکیا
چشم جادوسی نخل ہر ساحر بکا

دو لون افشین چرخ کی نہیں چلتی

چاند کو گم پھر ہی ہوا سجان شکین ہوا

گرم بازار فریب دل رانی ہی مدام

زال دنیا بھی سحر کوئی زن دلاک

نازک ہی جسم خست کل تر کز خست ہے

تیغ نگام و مخبر ابروی یاد سے

کیا منہ ہی بد کا جوڑی آئی و بڑ

گلاشت کونہ جا کہ وہاں جو گا بڑ

کوچہ ہی تیر سلطنت فان ای پر

یوسف ہی چہ اور لب بخش بدین

تشبیہ نگ لب ہی شمال قدر

بن یار باغ نمکدہ بلبل ہی فوجہ گر

بلقیس عصر آپ ہین پر یان کہار

ہو سوز آہ گرم سی میری مہ خاک نرم

مخل بھی گلبدن چمی تی کا خست

دل چاک چاک ہی تو جگر خست

ایاہ چاندنی تری جوتی کا خست

ای گل صد آنالہ بلبل کز خست

نگی دل ہی کل کو سیما کا خست

آغاز سبزہ مثل خضر سبز بخست

پتھر ہی لعل سروسہی کج درخت

شبم بھی اشک چشم گل ہر درخت

ایجان تاجان سلیمان کا خست

پتھر ہی بیابانہ دل و دشت کا خست

کیا انقلاب طالع دار چشم بجزین

نہر جستہ ہی وہ مصرعہ بالا قویا

ہیاد چشم زار ہی کو ابیدہ بخت

موزون چ سر سوتلہ تو مصرعہ و بخت

جانسوز آفتاب سی متاب ہی تھر

فرقت کی آت وز قیامت سحبت

بلخ میخ سایہ منت بلبل ہے

دل اسیر کند کا کل ہے

سہ روی قدیا رنج گل ہے

شیشے ریتی ہیں شور قافل ہے

حیرت افزا وہ روی کا کل ہے

تر ہو او اس گل خندان

و ویدین چشم ست ساتی کے

وعدہ وصل کی فراموش

بھولنا جان چھب کد محب کو

گل و شبنم پیالہ بل ہے

ششہ عمر تار سنبل ہے

چشم زر گس تو زلف سنبل ہے

کیا تری ست عشق کا قل ہے

سحر و شام کا تقابل ہے

شبنم تر سر شک بلبل ہے

می کی حرمت میں کیا تامل ہے

جہل کب ہی فقط تجاہل ہے

عارفانہ ترا تجاہل ہے

یاریا نہ عذر لائے سے

اشک و ران ہرین جاری ہیں

منہ جو ساحل پہ پہنچا ہی وہ گل

گل کھلایا ہی عکس عارض نے

پانی پانی صفائی نہ کی کیا

شیشہ می صراحی دار کلا

کیون مٹول نہوشہ فبت

جان جاتی ہی قاصدا آجا

ہو ملاقات دیکھیے کیونکر

عارضی ہی بہار عارض گل

فوج دروالم علم نالے

راکب دوش سوار براق

آنکھیں روشن ہیں عشق حیدر سے

راہیگان ہلکے کا تسلسل ہے

یہ نیا دور اور تسلسل ہے

آبِ شک گلابِ اکل ہے

نہلہوں پر ہجومِ جمل ہے

آبِ آئینہ کو تو زلزل ہے

چشمِ مخمور سا غزل ہے

کا کل یاری سی تو سل ہے

میرا دشمن مرا آئینا ہے

یہاں ہی غفلت و ہانغافل ہے

بینخیزان کفش یار کا گل ہے

اپنا وحشت میں بھی تحمل ہے

ہی وہ جس سی بھی تو سل ہے

تو تیا خاک پای می دل ہے

بین سحر خواجہ تاش کاشی ہوں

ہند ففیض قدم ہی مل ہے

خطا او کھا مقابل مشک چین ہو جا

توسیل اشک نقاب رخ زمین ہو جا

توسم و خشک ہوا در ز رویا میں ہو جا

رگ سحاب ہر اک تار آستین ہو جا

شباق کی پیدا سحر کہیں ہو جا

نظر کند گامی غزال چین ہو جا

عجب نہیں جو خون شک شک چین ہو جا

کروں وہ سچ کہ زائل خطا چین ہو جا

یقین ہی شک گلستان گلزمین ہو جا

صدت میں پانی کا قطرہ درہن ہو جا

چو بی نقاب رخ مایہ چین ہو جا

شمیم زلف معبوس شکر مکن ہو جا

جہاں جو دیدہ گریں ہی تہن ہو جا

جو زریب باغ وہ شمشاد و نازنین ہو جا

جہاں آئینہ چینی کو چشم کی قرین ہو جا

نقاب موسیٰ عیان وہی شکر مکن ہو جا

جو غم صید کبری چشم وحشی صیاد

سوا زلف کا ساری گونہیں سودا

مٹاؤں باریکی در پر نوشتہ قسمت

لکھی ہیں صف سہی قاتلان گلرخسا

خدا کی شان ہی ہیرا ہو کافسی پدا

سہاسی گٹ کی ہو کم چاند چو دہن

<p>جلالت لب شیریں سی نگبین ہو جا پسینا چاہ زرخندان کا نگبین ہو جا ہر ایک نقطہ شکر پارہ امی حسین ہو جا مداد شیر و جان کا نغز نگبین ہو جا</p>	<p>جو بوسہ می بت شیریں اتواب بان حضور کی لب شیریں کے قرب ہی ہی یقین اگر تری لب شیریں کی ہوں تم آؤ ق دوات کو زہ مصری قلم پر شاخ نبات</p>
---	---

<p>سحر کو آنی غشا و رہون قیہ جگر خا جوبی نقاب ہ رخسار آتشین ہو جا</p>

<p>گل منو شمع حیات انا ہیر ہے یہ مقدار کا ہماری پیر ہے اب جہان پیش نظر اند ہیر ہے عاشق شوریدہ سر کا ڈھیر ہے تیر ہین مرگان نگہ شمشیر ہے اک فقط آنی کی تیری دیر ہے</p>	<p>ہجرین دل زندگی سی سیر ہے راست بازی ہم کرین وہ کجروی منہ دکھاتا ہی نہیں وہ رشک مھر جای گل تیوری چڑھانی چاہیے ول مشبک ہی جگر ہی چاک چاک باغ ہی ساقی ہی می ہی ابر ہے</p>
--	--

<p>ای سحر کیا خوف رو بہ خصلتان</p>

مرہ جبین کے رخ روشن کا نظر کرتی
 اسی فلک ست جہنم کو یہ اشار کرتی
 گہری گیسو شکوہ کا نظر کرتی
 زلف کج شانہ ترکانسی سنوار کرتی
 پیاس گریہ بت ہمیر ہمار کرتی
 یہ پرزوا اگر پیاس ہمار کرتی
 خیرہ خلاق فصاحت جو گوار کرتی
 آرزو یہ ہی تر خاک تری کشتوں کی
 قتل غامدین ہر ضرورہ سفاک جہاں
 تھوس ابروسی جو پیہم ہی ان ناو کو نا
 ہوتی تسکین سنی لطیف دل حیدم
 شعلہ رویار مہوش می عاشق اکثر

انکسہ کی تیلیو نکو عرش کا تار کرتی
 صبح محشر کی گریبان کو پار کرتی
 سنبل شک صدین تار کرتی
 راست بازیسی سر موہ کنار کرتی
 ہم مسلمان تو ایمان بھی پیدا کرتی
 جان تی کہی وری گوار کرتی
 مہر انبان سلیمان کنار کرتی
 سر خدا پونپہ قاتل کی دوبار کرتی
 جان تی ہینج ہینج کا نظر کرتی
 مردم انگشت ترہ سی ہینج راکر کرتی
 خط سبز و لب لعین کا نظر کرتی
 قائم النار ہینج اس مٹی سی پار کرتی

جوش حیرت جبکسی نہیں تاویں کی
یا وہ بی جلوہ مستانہ ساقی ہی ام
ہر لب غم سی کشتوں کی دعا ہی قاتل
تو چھوڑتا تم ایسا بجز خون کی
بحر ہستی سی کیا تیغ جہازی فی پا
والتی عکس جو ابرو کا تم اسی بھر جا
شیخ جی پھینک کے سبھی کو ہنسنے
بوسہ باز زمین جو بدتا وہ کسی کی
آب حیوان سے نہ انفاش ساسی ہی کام
جان کو جاتی مگر آپ کی عشاق غیور

رات بھر ہر تیری صوت کا نظارہ کر
عین دوس میں کون شری کنا کر کرتے
لاکھ جانیں تیری ہر اڑ پر ارا کرتے
غیر کی باتھہ سی ہم کو ارا کرتے
آشنا کو ہنسی سی گھاٹ تارا کرتے
بارہ تلوار کی دریا کا کنارہ کرتے
اوس بت بہن میں کاجہ نظارہ کرتے
جیت اپنی ہی تھی نہ اور جو ہار کرتے
تم جو بوسہ لب جان بخش کا پیا کرتے
خضر عیسیٰ کا نہ حسان ارا کرتے

کیا سحر عقدہ کشا نام ہی ہو لاکا کر
سے مصیبت میں علی کو ہن کپا کر

اچھوڑ نہانی کی لگی جان مکنے

بیعت تری تلوار سی کی دست اجل

دل خون کیا عہد شکن لبت لعل نے
 لعل کی وہ مسند جو لگی چھائے
 محفل میں جواو لٹاخ پر نور سی پڑ
 قد بڑا سا ڈر کا نیند مر ہاتھ نیند
 دیکھی ہو تری چہرہ پر نور کا جلو
 کی غیر نی کنکسی جو تری لبت میں قاتل
 بن لبت کی ہر بال کا شانی نی نکالا
 ہی لبت کی حلقی میں جا ہوا لبت داغ
 دل داغ ہوا شعلہ رخ پر جو نظر کی
 بجی ہجر کی دن لگیا حول شرفیت
 یہ شمع جلی شک سی کا نور ہوا نور
 کیا خون کی پیاسی ہی دیکھا مجھ میں
 گلزار گل زخم سی ہی گنج شہید

مار تری ہر دھڑکی اس گج نی گل
 دل خون ہو سینو نہیں کلجی لگی
 آگ تری پرو لگی شمع سی جلنے
 لبت غنچہ زمین سر د لگی چھو لبتی
 غیرت سی رخ مھر لگی ناک بے
 یان ارہ بیدا لگی فرق پہ جلنے
 مشاطہ عجب دیکھا پنچہ شل نے
 طاؤس کو حیرت ہی لگا سا لبت گلنے
 انگہ میں بھی سینکین تہیں کلجی لگا
 وٹ بیتی ہی عشاق کی منگی لگی وٹ
 ہر چند چپایا اوسی پرو میں ل
 قاتل کی لگی میان سی تلوار او
 کیا گل بہر کھلائی تری ابر کی پل

ہی عیسیٰ دورانِ ہم اعجازِ نمائی

دروغِ غمِ فرقت نہیں تیاری

یہ محفلِ زندان ہی نہیں سہرا

مارا ہمیں مہیوہ تری دو بدل

رہتا ہوں ہم آغوشِ سحرِ شام سی شہر

تا صبحِ صوفی کہوٹ نہیں تیاری ہوں

ہی سحابتِ بامِ مہرِ دشتِ تمناں سے

ہی صلِ خورشیدِ نورِ گوشتِ قتال سے

ماہِ نوگستا ہی تیغِ پنجہِ قتال سے

بدِ رکابِ سیدہ ہی تیری قبا ہی ہال سے

ہی بالِ جانِ ابِ بھنا گیسو و جال سے

دیکھی کب منعِ دلِ حیاتِ ہی چال سے

خاکِ مینِ مٹی ہیں اہلِ دید تیرِ حال سے

ہر قدم ہی لہجہِ انی کی خفاں سے

واہ کیا پر نور ہی چہرہ ترِ خورشید سے

بنگیا ہی چاندِ ہر گلِ تکیہِ ملکہِ کال سے

ہو مقابل کیا سمندرِ دیدہ ترسی سے

پانی پانی ابر تر ہی گوشہِ رواں سے

کیونکہ ایفونگی گولیِ مجبوسانی کی

آگہو نکوہی عشقِ چشمِ او زکلفِ حال سے

زلف ہی سہل ہے چینِ گلِ ہر غمِ شرنکال سے

تنگ غنچہ سی مہرِ نازک کمر ہی بال سے

وہ خبرِ بقیس کے لایا یہ اوس پو کا خط

ہی خجلِ منعِ سلیمان یک فحِ خال سے

کھنکھاتی ہے ہنسی و دود و غنیمت ہی ہوا
 ساتھ ہی عالم ستی میں سوؤ نشا تین
 عمل ہو کیا نوک نہ بان ہی عقدہ و
 منکلی تیری گفتگو یوں سرج کو ہوتا
 ناخاکت پر منکنا و اہ این پیش
 ہر سہری لعل گویا سہری ہی محال
 کرتی ہے منکھونڈہ شوخی ز قنارنا

عطر کی شیشی مچل ہی شعل کی ہمال
 نقد عیش نہ مگی ہی جام مال مال
 ہی گرہ کا کوئی شکل نہایت بال
 جیسے یہ صوفی کو حالت نغمہ تو اس
 بنکیا نقال صوفی نغمہ تو اس
 کیا کریگا لاف بر گل زبان لال
 معجزہ اولٹا ہی وں نگین الکی چال

ناتوان بینی فی کھور کی ہی قدر پہلوا
 اسی سحر اس دور میں بدتر ہی شتم نال

کلمہ از این نظارہ شمشاد کرینگے
 اب عشق تصور سی دل آزاد کرینگے
 دل بند علائق سی آپ اکو کرینگے
 وہ کعبہ ابرو کا دکھائیگا جو بسو ق

یاد اب کسی کا قد آزا کرینگے
 کعبہ کو بتوں سہی ہم آبا کرینگے
 زنجیر نہ اوں گیسو ونکی یاد کرینگے
 نامی نہ موزن ہی کچھ ایسا کرینگے

چو رنگی پرستاری منام برین
 حور و عین کمان باز و اصوات نسا
 توبہ کمان کعبہ کمان بروی بست
 چھوٹینگے چو پاندی گسیں تہا
 تسکین کی یہی پینگنی زگر عوض چشم
 وہ غیرت شیریں کر گیا کہ ہی تیر
 ساقی نہ رکی دور یہ موسم ہی غنیمت
 بکھر کینگی حسین ہوش میں آید لیلان
 ہم اشک ہمت سی بجا دینگی جہنم
 دل قوس سی پال کر نیکی جو اوٹھا ہا
 گر قاتل مردم ہوئیں شہر آشوب
 ہم خاک نشینوں کا ستا نا نہیں اچھا
 گوئندہ سی کالینگی نہ ہم حرف شکایت

ناقوس صفت نالہ و فریاد کرینگے
 جنت میں بھی نیا کی فریاد کرینگے
 اب ترک یہ رسم و رواج کرینگے
 بندی رہ خالق میں ہم آزاد کرینگے
 نظارہ گل بادشاہ شاد کرینگے
 گو گو کہنی صوت فریاد کرینگے
 پیری میں جوانی کی فریاد کرینگے
 دیوانی سی وحشت پر پناہ کرینگے
 محشر میں گناہوں کو اگر یاد کرینگے
 دامن جو ہلا ہوش کو یاد کرینگے
 رسم ہوونکی سایہ سی صیاد کرینگے
 بل جاتینگے افلاک فریاد کرینگے
 ضبط آہ و فغان ہی تمام بجا دینگے

نہاں زبیرہ زنناک و لب خشاک رخ زرد

کھایا مین نہیں ز تو محشر دین تگر

مانو گمانہ ایما و اشارت پدین عہد

تو ہی کہ عیان عشق کی دوا دکرینگے

اللہ کی آگے تری فریاد کرینگے

جبکہ نہ زبان مٹی وہ کچھ ارشاد کرتے

لکھینگے سراپا سحر اوس لعبت چہین کا

سراپا قلم مافی و بھنرا دکرینگے

لگی ہی مثل موسیٰ جو ان برق تجلی

پہناؤ تہنگری زنجیر وہاں کلیسا

پسایا نجشہا ہی پیغیان فی بھر کی صہبا

غرض ہی لڑکی ابروی مطلب کی زیبا

اگر بی منت مخلوق ہونان جوین حال

روان زاورہ گر ہو کی پہلی سی ای غافل

پریشانی ہی سنبل کی طرح آئینہ سان حیر

تو تو مگر کا تیغ چشم تبا کی بدنامی ہے

چراغ چشم روشن ہی چراغ طو سبنا

جنون مین بھی چوٹی سلسلہ زلف پیا

ارادت محبو ہی حامی سی بہت شاہ مینا

ہمین کیا کام اہد طاق محراب و بصلہ

وہ ارباب قیامت کو ہی بہتر من و سلوا

سفر و پیش ہی جانا خالی ہاتھ دنیا

محبت ہی کی نیند دو تا و روی کھنک

نکا کون کانٹے شست و شست مین پیا

کنارہ جو دین باغ و غالی طرف دنیا
 سیاح ایک غریب کے مضمون کا
 لبون پر جان کی تیرج غلطی نہیں جاتی
 ہنریزک دست قاتل تو کمی گناہ ایسی
 کمی زون جو اک طور کی علی کی
 فرغ مہ عارض ستی را نہ گینہ ہے

بلین جان ہسایہ لب یا مین
 کیا کار خطو با جام ہم ہر موج صبر
 خدا کی وسطی ظالم اوٹھا ہاتھ اتوا
 دہم شکلا شانی ہی چھادی قید این
 ہوا ہر صفحہ روشن کف پر نور موسیٰ
 نہیں کم و کدہ گی ای حیدر عقیق شریا

سحر کیا کیا بہار عیش باغ آنکھوں میں چپتی
 وہ گل سی گل و ہر گیس سی گھمید قہوہ بوٹا

بلا سو دازلف پار کیا سر پہ دانی
 کیون بسایہ ہو قدرا حمد سے عالمی
 بہار آئی ہی چھوٹے جنون نے ہو دم آئی
 او دھڑ پرسی پانکی لاکھی کی لائی
 غنا کی بعد بھی شوق شراب پچا کائی
 پریشانی ہی چچ و تاب ہی شہتہ حالی
 بدن پر ٹھیک مثل حق قبا ہی ہیشائی
 غل و زنجیر کی غل فی ہری او بھائی
 لبون نہ شاخ مر جان آن غلیم سی کائی
 پیالی کی عوض بھی نہیں بھی کی کائی

دیارِ پیر و عارفانِ شریفی سب کی
کمالِ عملِ پشیمان و کمانِ تیری لبت
بر آه و بیکین کا بیروت کر دیا بک
نکو فور کر یہ بھی شوقِ دردِ جانِ جان
نہیں تین بیون متی تاثرِ کانین پوچھا
مہ سوالِ ترجمہ بن کم نہیں باہرِ محرم
نکستِ نخی شرارتِ بونِ حالِ لیبی نہیں
سینجی سینجی غنم کا کل فی قلم آسا
مہ غور شدیم کرتی ہیں تیرا رخ نیلی
تعبِ نئی و الماسِ نراک کا نسلی
کچھ روز کو مان ہو زارِ برب سجد
غزلِ شکر مری کیلئے صاحبِ لکھنؤ
کچھ مارا قطرہ کچھ عافیت کی کھلائی

تیری تقریرِ ایسی بدستِ عالمِ سب کی
کمالِ لفظی و جملی لفظی و جملی
نہیں ہے یہ بھی کوئی بات کج خلقی نہی
کمانِ آنسو می مہ جھڑپ و یا باخانی
اُسی جوشِ کب کی پکی کش سکا لاتی
ہلالِ حیدرِ قاتلِ محبتِ تیغِ ہلاکی
کرشمہ ہی جہتِ ادبِ سب کی نرالی
بسیانِ سطرِ شش پاسی خاکِ جودہ کالی
و فور آہِ دلی جبر کی شبِ بیسی کالی
جڑ لو گوشِ بحرِ مین کی کی بانی
سید ہی ننگِ سودھی کی چٹاک کالی
ہر اک شمعِ نورِ دہلیز ہی ہر بیتِ عالی
کفِ قاتلِ مین تیغِ نقوشِ پونہ کالی

فراق با هر دین سینه ساعدی که کسا
 خاکیطح عشق فخرخان بدین گدا
 هوای میگرد و شرف فرغ حسن ساقی
 تشوین شته قمرگان پی تاراج دل آیا
 هری هی یو خط سبزین کشت دل گریا
 لگی های بر قمرگانی جھری شکست دم
 و فو شک سی پی بر و چنان عشق کی
 سعد پرتیری آمد کاکیو نکر منتظر دل هو
 ربا اس نام سی مرگ مرغ دل نہیں ہوا
 خطیرہ میری بت کاکیو نکر آشیانہ
 کہنچی بہن سر کی شاہی و بیگانی کہن
 ہو چا ناہار و کاتری تلوار فی تامل

جو وہ لالی کا تختہ ہی یہ چو کوئی
 لبان سبزہ نورستہ صرف پایا
 کٹورا سونیکا خوشید جانہ پند کی تھالی
 ہمارا مرغ امید نذر پایا سی
 نہ خون پایا پی پی نیم شکسالی
 مری ہون دین تاشیر ہوا ی بر کالی
 کمی باران جنت کی نشان شکسالی
 قیامت اکیدان سی ختمہ انکیز انول
 بلا سی جان جنجال آپ کی کرتی جالی
 ہمای مغفرت کا دامان صنی کی جالی
 سیتھی متوجہ المون پھر چہر سہیلی
 سنین پر خیر خوار سی ایک پیٹ غالی

سحر اعدای حیدر کا ہی سکن شوم رخ

فضای صحنِ جنت بہر گلشتِ موالی

کمالِ ت حدیثِ مخبرِ صادق ہی صفا
 ظاہر سی خود نماؤ کا باطنِ جلاؤ کا
 باریک مثلِ مووہ کمرِ بخلاؤ کا
 صورتِ ناما تراشِ شفاؤ صاف کا
 تو چاندھی دو چند حسینِ بخلاؤ کا
 روشن آفتاب سی بی اختلاف کا
 کس شکلِ منہ چسپا این پرانِ حجاز کا
 حسنِ لڑائی آنکھ وہ دیوانہ ہو گیا
 ابرویِ خمین چہ افشانی کی تباہ
 صحبتِ مقدسوں کی بڑھاتی ہی عیش کا
 ہر تہی و فورِ عبادت پیر ہی غرور کا
 قیاماتی شربتِ میضیان ہی تو کیمیا کا

کافر ہی و علی سی جی اسخراؤ کا
 بی نورِ شپت ہی رخِ آئینہ صاف کا
 اک بال کی گرہ ہی جو شہوان کا
 پیٹ آئینہ ہی جو ہر آئینہ ناف کا
 سیلی ہی چاندنی تری شکو صفا کا
 وہی بین چاندین رخِ محبوب کا
 تو بمیشال قاف سی لی تابقاؤ کا
 شور اوس پر کیا قاف سی تابقاؤ کا
 تیغِ ہلال پر بھی زلفشانِ غلاؤ کا
 قرآن کی فیضِ قرب سہی قدر غلاؤ کا
 عاصی ہین ہم قصورِ نچو دھڑکاؤ کا
 بیارِ چشم ہوں مجھی وزرہ معاف کا

مثل قائم ہو جاؤی تم سر کی بھل سونا
 منہ آنسو ورنہ ہولی طہارت کیوا
 رکھتی نہیں ہرین کس کی ہی غیا
 پتھر زمین سی چشمہ دہنی ہواں کیا
 آوارگی میں صاحب ہرین دل نکا
 دشوار کیا ہی و سکی زبان کمر کاو
 اسی کو کہن مجھ پر مدد غیر سی ہی تنگ
 مضمون ہر ایک یوسف کینانسی ہی عزیز
 دیوانگان عشق کی سایہ سی بھانا
 کیا عہد ست یاسی دل شاد و شہ
 خون شوق سنی نہ دیت ہی خونہا
 تیری سی چشم و کلبان نطق نکا

گرد و حیریم یار جو غم نرم طواؤں
 مخصوص مل من ضو کو یہ آب مبارک
 سینہ ہمارا صورت آئینہ صاف
 خامہ عصای موسیٰ دریا شکاف
 روزن گہرین بطین صدق بین
 مین نکتہ چین ہون طبع سدا مٹو شکاف
 ناخن ہر ایک تیشہ خارا شکاف
 دریای مصرانی قلم کاشکاف
 ایجان رسم و راہ وفا کی خلافت
 پیمان شکن وہ شوخ ہی عذ خلافت
 سفاک تجکو خون مجبان معاف
 کس نہ سی شمع ہزمین سر گرم کاشکاف

کیا در سحر کو دشمن و بخصال سے

مداح شیریشیه عبد مناف

چمنی بی امان شک بیت میر کوثر
 آرمی ہی چشم حیران عارض گل شک کبر
 گمیا طوفان جوش اشک فی پیدائی
 ہین بی صند و گزند ارباب ہر اوج
 تہ و بالا ہوا دل جلوہ دندان و کبر
 و کما می لب کمر اپنی حساری گل
 ہونی تسکین جگر بوسہ لبہائی کبر
 نخل و زقیامت ہی شب بحر ان کبر
 گملا ہر استخوان سوز و گداز خوش کبر
 کیون بچین و نازنین ہو پونگی زیور
 قتلان سگدل پر آگیا میر اول نادر
 تصور بحرین ہی برو و خسا و دندان کا

بجھکی آتش و فتنہ فشار و من تر
 نکیونکر جایی شک برقرہ غمی ن تر
 مقابل برتر کیا ہو ہمارے دیدہ تر
 ہم ہر آب آتش بی ضرر قوت کوثر
 بنای صبری بر باد سیل گجہ تر
 یہ دیدی ہین بت تر ساتری دیدی
 تپ و فرقت ہوئی کم شربت وند کبر
 کہ بدتر چاندنی ہی لبش خورشید محشر
 ہین مثل شمع اشک گم جابری دیدہ تر
 تہ پہلو ہی اک کاوش گ بر گل تر
 آئی خیر کنزائشی کو صحبت ہی تھر
 شب تار یک و شن ہی ان ماہ اختر

جواب سننگ کا لیکر ہی مجروح کیا لٹا با مجبور انگار و نپہ اس بعد خلافتی صداع عشق کا کل لکھنوی سی کم نہیں ہوتا تجلی ہی شکست زمیندہ ہی لسطر حکا گھنا لگا ہی یاد کی قدموشی عباد میسٹا ہلال ناخن جوش معنوی ہیں اعلیٰ کھلین جہر و بند نہی تیری مقابل ہوں	نیکتا ہی لہو ہر دم پر وبال کہو ترستے جلد کیا کیا دل کی گل سپرین پونکی ہاؤر سو نگما مویا بن عیسیٰ کھو لکر جہد معشر منکمل ہو مطلقا سی مہر اگر درہا سی اختر جلد نامرودہ صدا کہ کو ہی ایک کھو کر خانی پنجہ روشن پنجہ خوشید افور اوڑی با قوت کارنگا رہو اہو آگ بھر
---	---

کیا ہی پان لاکھی فی دل غنای سحر اپنا
جلا ہی گھر ہمارا آتش با قوت احمر

ہی جو بہر کا ابرو دین و ن تیغ و خنجر
تن قد و ہاں چشم عارض و سکی بہرین
خط و قطرات رخ دندان کہتے یزین
رخ و ابرو نگہ عقد و نشان ہی شین

قرہ خونیز تر ہی تری بر چھی سی نشتر
سمن سی وی غنچی سی گیس گل تر
زمر دی گہری بہری سی با قوت ہنر
قرسی ماہ نویسی بق سی پون ہی اختر

ہی موزوں سایہ ہی شکستہ نور قدس کا
 اور اواز و غمزہ اور وہ شکر گان میں با
 تنفر ہو گیا ہی قوت ساقی ہوشین
 گلاب شیریں جب چو طبیعت کو
 دماغ و دل نشان بدین ایسی لطف پر
 تری محمود نکھونے ایتارنی شہی سو

نور و ترناروں سے سروی طوبی سی عمر
 کٹا لسی چھلری تیغ سی پرچی سی خنجر
 گزگ سی طربوں سے نغمہ شیشی سی ساغر
 رطب سی نگہیں قند سی مہر شکیستہ
 خیال شکستہ سی عود سی سہل سی عنبر
 گل بادام سی ہو سی جام می سی عہر

سحر ہی چشم پر آب دل سوزن طلب بہتر

سدا بکاش سی بکلی سی سمندر سی سمندر

جان آئی تن میں جے عیسیٰ بات
 تلخی نزع سی نہ عنایت نجات کی
 کیا بات آپ کی لب شیریں کی بات کی
 کیا بھی تو کھلی میں دبیر سی بات کی
 پیا پیا نمود خط سی نشان ہاں تنگ

ہر لب ہی موج چشمہ آب حیات کی
 کہنی کو بات رگہی تمنی نہ بات کی
 میٹھی جو بات ہی ٹٹولی ہی بات کی
 عیار میر سی تھہ عجوبہ فی گہات کی
 بتلائی راہ خضر فی آب حیات کی

کیا نوکر خواب دیدم بسم گو ادهین
 ہی خط سرنوشت و لای اوتوڑب
 اوں پر یون کیا ہین دیوانہ چشم کا
 ہر گل ہی خار خار خزان سی جگر کا
 شیرین ہی بوسہ لب نشین سی کام جان
 طالب کون بخش دولت دیدار گنج حسن
 ظلم و جناسی اکو معشوق سمجھی
 دندان صرخت انت ہین آبلان شہد
 تا چندان ای تبان ترم پیشہ چشم چشم
 بخود ہون یاد عارض و کاکل میں چوم
 آیا نہ گھر تلک مریخ غیبت پری
 مستی عشق چشم و لب خط و خال
 زاہد نہ منع کر ہین شرب مداہ سے

رور و کی صبح فرقت مہوش مدین کی
 یہاں ساتھ ہی برات نال سنجائی کی
 امید جیسی تھی نگہ التفات کی
 ویکھی سہاراس چین بی ثبات کی
 نوز زبان فی پائی حلاوت نبات کی
 کب سیتن معان خدائی حرکات کی
 کیفیتیں صفات سی ظاہر ہین فات کی
 گو یازبان بنائی ہی شاخ نبات کی
 حسرت ہی لہین اک نگہ التفات کی
 دن کا نہ ہوش ہی خبر مجاہرات کی
 پھونکی فستلی نقش بھر جی حرات کی
 اوڑتی ہی خاک کو ٹھیندیں سیرات کی
 پانی سی زندگی ہی ہر اک جی حیات کی

مرا بھی آسمان پہ چمکتا نہیں کوئی
 لکھون دین صفت لہو خط خال غنبر
 سہی ہی جلوہ گر لب پنجشہر یار

کیا خوفناک آج سیاہی ہی رات کی
 ہو مشک سی اور کرب دوات کی
 ظلمت نقاب ہی رخ آجیات کی

اوس مھر حیرت شرع کا ملاح ہوں سحر
 خلقت ہوئی کہی جسکی سبکدشات کی

زروہی سنہ لب پہ آہ سرد ہے
 مطلع پیوستہ ابرو ہی لب بند
 ساقیا آئی بہار میکشے
 جو مصائب دین ہی ثابت قدم
 یار جانی ہی جی کتے ہر دل
 اسی جنون بخشا عجب ملبوس خاص
 شکر کہتا ہوں ہوا می یار دین
 خاک چکی پیش روی یار چاند

تو نہیں پہلو دین لین دروہ ہے
 مصرعہ برجستہ قد فرو ہے
 ابر چھپا یا ہی ہوا می سرد ہے
 پیش ارباب حسد وہ سرد ہے
 مونہ غمخوار ہی ہمدرد ہے
 رخت عریانی بدن پر گروہ ہے
 جو ہی مضمون گنج بادا وروہ ہے
 چاندنی افشان کی آگی کروہ ہے

حق فی سجنی تجھ کو کیانی کی شان

مصر خوبی میں صنوبر حسن گرم

گرم تر ہی حسن و زافزون با

بلبلین کہتی ہیں بابانگ خاک

سیوتی پہکی ہی لالہ دھندلا

رحم کیا عشاق پر آئی اوسے

ق

دقت خوبی میں چہرہ فردوسہ

گرمی بازاریوسف سرد ہے

باغ میں ٹھنڈی بہار و رو

آتش گل لعل لب ہی سرور

نیلگون سوسن ہی نرگس سرد ہے

بیمروت بیوفا بیدار ہے

وہنگ بگڑا رفتہ رفتہ امی سحر

پیش ازین آمدتی اب آسودہ

ہنسی بربروئی رخ بمیشال کی

آنکھوں میں جان تہی ہی آشفہ حال کی

افزون ہی محرومی تہی قی حال کی

افت و بال جان تہی ہی بال بال کی

اسد رجبہ لالی شوخ ہی محل سگیال کی

اک بدر پر ہی جلوہ گرمی و ہلال کی

صورت کوئی نظر نہیں آتی صبا کی

دولت تجھ ہی عطا ہیزوال کی

حالت ہی غیر اس دل کشفہ حال کی

رنگت ہی پہکی سرتپ ہی سرخ شال کی

شمعونی ہی برق بوش سمنہ جمال کی
 پیمینی پہ کنبے و سیاہی ہی خال کی
 حشت کیونٹن حئی ل شویہ جال کی
 لکڑی کی پیر حیاں طلب ہی صبا کی
 سوز و غم قتل ہر ویشل و نیش مال کی
 کیا حاجت و سکی مصیبت کو خال کی
 چھوڑنا بعد قتل بھی قاتل تر ہنگام
 یوسف ہی سن میں ہی تیرہ توں تکیم
 بی سایہ کیونٹن قد محبوب و اجلال
 و صحت کمرین کی لگی شوگافیا
 ہوتی اگر نہ داغ تو دیتی مساب
 ہی لیدین و ضبط فغان کیا ہونہیں
 خیارہ فراق فی توڑا ہی بند بند

کشت حیات اہل نظر پامیاں کی
 گلہ ستمہ حرم پہ ہوتی جابلال کی
 چشم سیاہ شوخ میں مہر ہی مال کی
 و لکڑی میں تہی ب تہا ہی مال کی
 کہانی ہیں قد کی قسم مورچاں کی
 تفسیر فی نقطہ ہی خط ہمیشاں کی
 ہر پورا و گلیوں کی مری نسلیں کی
 جانی ہی تیری ات جان جلال کی
 ممکن نہیں نظیر عظیم الممال کی
 باریک بین بین کیچتی ہیں جلال کی
 کب بھی صفائی بدین و گویاں کی
 تکلیف کیا ضرور ہی ام محال کی
 مستی تھی پیر خمار شراب وصال کی

نیز نگہ کار خانہ دنیا ہی بی ثبات
 حطلب اپنی خموشی بھی دلیل
 رنگین ادا کی دست خانی کی فیضی
 آباد مہنہ وادی مجنون کو پھر کیا
 جس لڑی می آنکھ چنسا او مرغ
 ہی گرم خندہ میری م سر پر وہ گل
 آنکھیں خنکانی دی ہن پی نیکو
 دیوانہ عضو عضو ہوں غیرت پر
 محشر میں خرویدیں ٹھونکا وہ روڑ
 فالوس سی ہوشم کی افز و درو
 دُرتی نہیں اسی تباہ شمع
 توبہ پہ توبہ ہی تو گنہ پر گناہ ہے
 گو ہوں فقیر پر یہ کھلی لب طلب

ہستی ہی اک منو طلسم خیال
 اشیاء حسن یہ بھی ہی صوت ال
 پیدا ہوئی عبیر میں نکتہ کلال کی
 جاگیر پھر جنون فی جاری جلال
 کہتی ہنری چشم کی تکریم جلال
 تاثیر آہ میں ہی صبا و شمال کی
 تقصیر کیا ہی مہنی اگر دیکھ بجال کی
 کیونکر بلائیں لوانہ تعری لال کی
 گواہ میری خون کی دیت پایاں کی
 پردی سی قدر بڑھتی ہی صاحب جلال کی
 ان غافلون کو فکر نہیں کہ پائ کی
 قوت ہوئی ہی سلب مگر انفعال کی
 مٹھی مدام بند ہی دست سوال کی

آگاہ کب ہی جز دل تو بشکون کوئی

لذت پس گناہ جو ہی انفعال کی

صبح وطن سیاہ ہی غربت کی شام

یا دایہی سحر بلا ہی خط و زلف خال کی

ترکیب بشر کی عین شر ہے

منظر رجا و س صنم کو شر ہے

دل ٹکڑی پر آبلہ جگر ہے

کیا غم ہی صنم اگر ہی غافل

بیتابی دل کا کیا بیان ہو

شرکان ابرو سیاہی چشم

بیشمل ہی روی روشن یا

سنگ مر احال دل وہ بولے

سیاب کی طرح دل ہی بیتاب

چھپک کی نہیں ہین داغ مند پر

شر جزو عظم بشر ہے

اپنی اللہ پر ظن ہے

نخل الفت کا یہ ثمر ہے

اللہ تو حال سی خبر ہے

سیاب ہی برق ہی شر ہے

خنجر ہی تیغ ہی سپر ہے

نایاب وہ نازنین کمر ہے

بیہودہ بکونہ درد سر ہے

کیا سوزش ہجر سیمبر ہے

تارون کا ہجوم چاند پر ہے

افشان نہیں ابرو و جبین پر
 گردِ پس کا روان بن ای صبح
 مستی شباب ای گل اندام
 یاد رخ و زلف مین ہوں بخود
 دن کی ہی خبر نہ رات کا ہوش
 اوٹھتی کس سی ہین نازِ حیا
 وحشت مین بہانی ہین یہ آنسو
 بیٹھا ہوں مین فقیر ہو کر
 رکھ یادِ نیکیت ای دل زار
 اور کا دل سخت نرم کر دے
 کس مرتبہ شوخ ہی و عیت سار
 رخصت کا گھڑی گھڑی ہی طاب
 کہتا ہی کڑی چھڑی لڑاکو

تاری ہین ہلال ہی قمر ہے
 دلبر آماؤ سفر ہے
 مانند نسیم پرودہ در ہے
 کیسان مجھی شام اور سحر ہے
 وہ غیرت مہر و مہ کدھر ہے
 ایجان مرا ہی یہ جگہ ہے
 کو سون داماں دشت تر ہے
 تکیہ اوس بت کا سنگ در ہے
 بی یار سفر نہیں سفر ہے
 ای آہ جو تجمہ مین کچھ شہ ہے
 آیا شرب ہاری گھر ہے
 ہر دم سو آسمان نظر ہے
 جانی دو کو کنج رہا گھر ہے

معنی کی سحر بادی چلتی

بارش یہ سحاب طبع گری

دل ہی جس آہ راہبر ہے
چھپکا ماتھی پہ جلوہ گر ہے
ہر مر حلقہ جامی صد ضرر ہے
دیوانہ ترا ہوں ای پریر و
سوزان ہی یہ آہ شعلہ افشان
اوڑھا ہی دوپٹہ اوسنی اودا
ساغر ساقی کی عکس رخ سی
التدزی منورغ مھر عارض
خاک تیرا سپیدہ صبح
اہل جوہری ہو مت ابل
بجلی ہوں رقیب و سید کو

ق

اور از خود فرشتگی سفر ہے
پروین تاج سرفر ہے
کیا عشق کی راہ پر خطر ہے
کیون مجھی گریز ہقدر ہے
بجلی کی زبان پہ الحذر ہے
بدلی مین چاند جلوہ گر ہے
چشمک زن آفتاب پر ہے
پر نور فضا می رنگہ زہر ہے
ہر ذرہ ستارہ سحر ہے
کیا مال رقیب بد گھر ہے
لازم مری آہ سی حذر ہے

اللہ ری بو سے کی حلاوت

ہر بو سے لب ہی روح پرور

ادنی ہی شکار طائر جان

مفلس کوئی گلبدن بکریا

راحت وہ موزیان حسین ہیں

سرونی میں کب ہی دیر قاتل

اللہ اللہ تجلے حسن

کو کبے یواریوں کی ہیں وزن

آنکھوں سے وان ہیں اشک حشر

اب تک لذت زبان پر ہے

مصری ہی قند ہی شکر ہے

شاہین نگاہ تیر پر ہے

غنجون کی گرہ میں شبت بزر ہے

گل خار کی سر پہ چتر بزر ہے

اک وادین یہ محم بھی سر ہے

پر نور سر و رخ سی گھر ہے

بجلی ہی جوشگاف در ہے

ہر دم اعمال پر نظر ہے

ق

ہی دشمن جان سیج اپنا

جینی کی امید کب سحر ہے

خاک سر پہی وڑا تاپس دیوار کوئی

کہی دم توڑ رہا تازہ گرفتار کوئی

حال کرتا نہیں ظالم سی یا ظہار کوئی

کر دی صیا کو کوئے خبر دار کوئی

بنیون کہتا مری عیسیٰ سی نہ نہار کوئی
 آشتاب ہر ہی نہیں پیدار کوئی
 گرم باز مری عشق آج کل اسی ہی
 صدمہ درد جدائی سی ہی لب پر بجا
 اپنی قابو میں اگر ہو تو نصیحت کا
 بخود دھین بھی ہی ہیان کی ہوا
 دہنی قتل ہین مرگان و نگاہ ابرو
 یوسف آج تو یہاں کیوں کی مولیٰ
 لوگ مشتاق ہو ہی اپنی نظر بازی
 ایدل ہر ہی دس گل کی شکایت
 دم ہی نکھو نہیں کامنہ نہ چہر اشک
 دیکھی دل دس غارتگر دین کو جمل
 نہر ہی فائدہ تریاق کا حاصل ہے

جان بلب و جدائی سی ہی پیار کوئی
 کھولی آنکھ آج نہیں ثابت و پیار کوئی
 جنس دل کا نہیں خواہان خریدار کوئی
 اور اسی ہی و ران نہیں آزار کوئی
 خاک سمجھاؤں سمجھتا ہی آزار کوئی
 راز دل غیر سی کرتا نہیں اظہار کوئی
 لیلیٰ خنجر کوئی برجھی کوئی تلوار کوئی
 سر دہوتی ہی تری گری بازار کوئی
 پیشانین تھانہ ترا طالب پیدار کوئی
 نظر آیا ہی گل اندام و فادار کوئی
 ولین جاتا ہی لی حسرت پیدار کوئی
 کسی کافر کو مسلمان نہ کری پیار کوئی
 تجھ سے کیا محروم و فاکا ہو طلبگار کوئی

تم ستانی ہو کر حاتی ہو جلائی تر ہو
 پیچ میں نہ لبت تان کے نہوشمین بھی
 کہیو قاصد کسی پر دیہین یا غلام
 نہ دل لار میں جا کی نہ جلا غیر کا گھر
 کیا او بھتی ہو ہاری مل سودا کی

یون بھی ہوتا ہی بھلا دہنی آزار کوئی
 اس بلا میں ہو الہی نہ گرفتار کوئی
 طالب عفو کسی سی ہی گنہگار کوئی
 کرتی تاثیر نہیں آہ شہر بار کوئی
 جاؤ دیوانی کی منہ لگتا ہی شیا کوئی

یاری قول کا چہلا ہین بھیجا ہی سحر
 یعنی اب وصل میں باقی نہیں بکرا کوئی

منج سی پردہ ہوا وٹھا تو قیامت ہو جا
 ہو وصال آ علیج تیرے قوت ہو جا
 قتل عاشق ہو سزاوار شہادت ہو جا
 مدح ہی صحف ناطق کی شفاعت ہو جا
 جی او ٹھون آئی مہ نزع جو وہ شہید
 کب ہی آرائش ظاہر کا وہ گلہ و متعجب

جلوہ گر سامنی اللہ کی قدرت ہو جا
 روز کی جان کنی سعی قدرت ہو جا
 جب علم تیغ ہوا گشت شہادت ہو جا
 شعر ہر ایک مر آئیہ رحمت ہو جا
 صورت یا معجبی آئیہ رحمت ہو جا
 جسکی انعام سی شواک کی نیت ہو جا

جان بلب و جدائی سی ہی بجایز فرما
 اگر سنگا آپ کرین خلق کو محبت ہو
 تو کر رخصت نہیں پیغام اجل سی کہیں
 نام جانیکا نہ لو موت نہ آجاسی مجھے
 تیری یوانی کی سایہ سی ہی عالم کو گزیر
 ہی خط مصحف عارض کا نظارہ جائز
 سانس لیتی نہیں آرزوہ ہی وہ آئینہ
 حسن ہی غیرت شیریں کا حلاوت افزا
 خنجر عشوہ آوان گرد علی شوق پر
 گریہ خاک حسینو کا تصور آئے
 وہ دکھائی رخ رنگین تو اڑی ہو گئیں
 لعل سر سبز نہوں دیون باقیوت و عقیق
 طول بجایز فیقت سی نہیں بجایز محال

منہ دکھاؤ تو ابھی نیست کی صورت ہو جا
 آئینہ و نگ ہو تصویر کو حیرت ہو جا
 اوٹھ کھڑی ہو تو بیا ایک قیامت ہو جا
 آپ سی پہلی مرعیان رخصت ہو جا
 جو سہمی نالہ زربخیر اوسی محبت ہو جا
 کھو لو منہ سورہ یوسف کی تلاوت ہو جا
 صاف کھسکا ہی یادہ کدورت ہو جا
 نقل ہر نرم نہ کیوں اوکی حکایت ہو جا
 گوشہ چشم سی ابرو کو اشارت ہو جا
 روح کو بزم طرب گشتہ تربت ہو جا
 پیسے بلی سی گل سرخ کی نکلت ہو جا
 لب پہ گر جلوہ نمایان کی نکلت ہو جا
 زہر کرتا نہیں تاثیر جو عادت ہو جا

کیا نزاکت ہی اگر قصد ہو گلاباز کا	ہی خاسخ کھ دست کی زکات ہو جا
کسطح حال دل اربیان باری	لب اگر واد ہون باکو و ہر گنت ہو جا
شان خالق ہی می حسن بی ظاہر ہو	قد صانع سبب بی زینت ہو جا
کیون نہ انسان کو مسخر کر ہی حاضر با	طول صحبت سی تو حیوان کو محبت ہو جا
مثل ساغر بھی چکر ہی مداہم ہی نہ	دخت رتاک یہ پڑ مجا ہی تو رحمت ہو جا

کیا عجیب آنخ سی و نغ کی بچالی وہ
جسکی ارشاد سی غور شد کو رحمت ہو جا

کسبیا کرین جو رخ بی نقاب سے	دوری لڑائیں آنکھ نہ آفتاب سے
چمکی جو صبح چہرہ انور نقاب سے	صورت نہ آفتاب کھانی حجاب سے
نکلی جو منہ وہ چاند سا از نقاب سے	صورت چہ پای مہر دای حجاب سے
محفوظ کر ہی صند سنگ عتاب سے	نازک ترا پنا شیشہ دل ہی حجاب سے
ہی جوش اشک چشمہ چشم پر آب سے	اک بحر موج زن ہی ہائ حجاب سے
قاصد جو کامیاب ہو خط کی جواب سے	ہمچشم ہو پیمبر صاحب کتاب سے

قاصد جو خوش کری مخبج کی جواب ہے
 دل کیون پر ضیا ہوئی سینہ تاب ہے
 دوش ہی میری عکس نہ جام آفتاب ہے
 خوشبو فزون ہی جسم گل اندام کاغذ
 وہ مہر گلزار جو ہو سچ بی حجاب
 جو ہر اگر نہ تو شرافت ہی بی فروغ
 ہی آب تلخ و شوری بقدر تراگر
 آئی جو قبر عاشق بیتاب پر وہ شوخ
 آسودگان خاک کی رحمت میں ہو خل
 گرد آلود ہنسکی خندہ دندان باسی
 گرم ادا ہو گروہ قدر ستخیز خیر
 یہاں چھوٹی کب ہی گیرین کی دیا
 وہ مہر دوش نہ پڑتا ہی بال بعد غل

تشبیہ یون پیر صاحب کتاب سے
 ہوتی ہی کتاب میں ضو آفتاب سے
 بجلی ہی منفصل خط موج شراب سے
 کیوڑی سی بیشک سی عطر و گلاب سے
 اور کجای سنگ و سی گل آفتاب سے
 ظاہر ترا دعا ہی مرا آفتاب سے
 زائل ہو ہو گلاب سی تھی شراب سے
 چونکائیں خفتہ فتنہ محشر کو خواب سے
 بھونچال لای دل ظہیر و خطر اب سے
 لو کام آبتیغ کاموتی کی آبت سے
 بیدار فتنہ ہای قیامت ہو جاب سے
 ممکن نہیں نجات سوال و جواب سے
 برسا رہا ہی چاند تار سی سحاب سے

زادہ بہشت میں بھی بہن شین کی
 زقا کیون نہوتری ستانہ اسی پر
 پتہ تو ننگن جواو سکارخ لالہ فام
 شیطان کی طرح مجھسی قیہو نکوی گریز
 ہی بی شبات ننگن الخی بہار دہر
 اسنا زکی سی میر شرب وصل ہوش اور
 جان بخش ہی بہار خط سب شپت لب
 اسی سر و قدہن غنچہ گل کو کہ تگ و گنج
 مصرع قد و مطلع ابرو ہی لاجواب
 جانسوز تر ہی و ز قیامت سی و زجر
 جھڑتی ہیں بھیل منہ سی مسلسل ہی گشتگو

کب کس شان می ہو تری اجنباب
 مستی میں کب شرب ہی فائق شباب
 رنگین ہی آب نضر فرشتہ شہاب
 آہو نکی شعلی کم نہیں تیر شہاب
 انگبین درہن سیر سیر جہان حجاب
 جاب نکی نینا اور گئی مغل کی خواب
 شرمای آب خضر وہن کی لکاب
 نسبت ہی کیا تری ہن لاجواب
 خال و سپہ کم نہیں نقطہ اسباب
 داغ آفتاب حشر بنا الہاب
 اک چلچھر ہی ہی چھوٹ ہی تباب

یار بے دین نجف کی سحر کو نصیب ہو

لمجای خاک خاک در بو تراب سے

مصحف ہی نہ وہ آیت کہ ہم
شعلہ ہر ایک پھول ہی گلشن جمیم
سہ مشقت کسکی کا کل عنبر شہیم
اوس کا خیال کعبہ ولین مقیم
فرقت میں ہم مرگ ہی حالت مقیم
حالت اگر ہی سحر بیان کسکو ہم
شیر نگاہ و خنجر مرگان کی یاد میں
مقبول خاکساری ہی مردود سر
فرسودہ جفای جدائی ہی جسم زار
کہ امتحان معجزہ ای غیر مستح
فرقت میں غنچہ دل عاشق کیا
ای برق طور تا کیجا لجن اینان
کیونکہ نہ روون ہاتھ سی خاتما ہی مل

قد ہی الفت تو زلف و ہن لامیم
ساقی بغیر لہوہ گلگون جمیم
نکست نشان جود من باد نسیم
انعلین جسکی زیور عرش عظیم
نکو خیر وہ بت ہی خدا تو عظیم
معجز بیان ہونامہ عصای کلیم
سوراخ ہین جگر میں پرنی ل و فیم
آدم کو قرب حق سی شیطاں جمیم
گویا کہ ایک مشت عظام ریم
مردہ سی سو برس فزون سیم
ای گل دم سج بھی باد عقیم
ہر داغ سینہ روکش چشم کلیم
آما وہ و ذراع رفیق قدیم ہے

پہلوسی اوٹھ گیا ہی وہ سہریہ سرور
 ثابت قدم ہی سو محبت میں باغ
 اک شعلہ روسی ہی لبتا گہ نم
 اک بوسہ مٹی کوتہ میں مسکین پوچھتے
 اعمال گرچہ بدین نہیں مغفرت ہی
 خالی مکان گوشہ دفن سی کم
 ادنی کا بھی وقار بڑھاتا ہی تیر
 روتا ہوں کسی گوہر ندان کی یاد
 سودا ہی لبتا یہ دیناں دہی کھٹا
 کیونکہ نہ دل ہو سنی دنیا لاجر کھٹ
 کیا خاک سون ہو پری پکڑ لکھا
 ہر دم ہی مستعد فی تاراج ملک دل

مونس قلق ایس الم غم ندیم ہے
 آتش سی کب خلیل الہی کو بیم ہے
 رای عشق کیونکہ آگ میں پڑا تھا ہے
 دولت یہ حسن کی ہی مال کیم ہے
 حاصی ہو نہیں خدا تو غفور الرحیم ہے
 سوز فراق یار عذاب الیم ہے
 سیاق قائم آگ پر ہو تو سمجھ ہے
 ہر طفل اشک و کس و دریم ہے
 فرقت کی کالی رات بلا می عظیم ہے
 درپیش مجھ کو منزل امید و بیم ہے
 خاکی سی آتشی کو عداوت قدیم ہے
 مرگان یار دستہ فوج غنیم ہے

مطلع پڑ ہو بل کی توانی وہ اسی سحر

اس بحر بیکران کا جو درِ یتیم ہے

ابرو ہلال منہ ترا مہ تمام ہے
 گروال ہی صبح کیسے شبنم گشتام ہے
 دست مہ لای علی دل مدام ہے
 چشم پر آب بادۂ کوثر کا جام ہے
 عجبہ ہی نصیر میرا دل مقام ہے
 چشم پر آب زمزم بیت الحرام ہے
 وہ محرابی نقاب بالای کام ہے
 زلف سے لقا سب سے لالہ کام ہے
 لب بچہ کی مرضی دریا کی کام ہے
 خورشید جلوہ گرہ دامان شام ہے
 اکوڑہ مہی روہ لب لعل فام ہے
 رخصت ہو ای سچ ہمارا اسلام ہے
 تجھ بن حرام تین دن آب طعام ہے
 بارہ مہینی گھر مری ماہ صیام ہے
 گردن پر او کی حدیہ کا مقام ہے
 یا جلوہ کشفق تہ دامان شام ہے
 زنجیر کو زبر جہان ہو وہ طرہ حرام ہے
 حیرت نفاز مقابلہ صبح و شام ہے
 پر یون کا صاوش شیشہ دل پر مقام ہے
 فتنہ ہی قدیار قیامت قیام ہے
 کندہ مری نگین سپلیان کا نام ہے
 دلریش ہی جو دہرین پابند نام ہے
 کندہ نگین صفا عیان یہ کلام ہے

عاشق کشتی تری کھنچی ابرو کا کام
 تیغ قضا تمھاری سروری کا نام
 نشان جبین یار پر افشان تمام
 ناجی ہی جو وصی نبی کا علام
 ہی تیرا چشم کو پرکھان ہر کشتی
 محکو جلا رہی ہیں قیساں و سیا
 جہکتی ہیں گاہ نشہ میں گہ رشت بہت
 رکھتا ہوں نہیں میرا دم و اناسی التماس
 پوچھو تو منکرین امامت سی اک ذرا
 مجمع مکلفین کا بی پیشوا رہے
 نص سول و حکم خدا سی میان خلق
 او کی سوا جو شوری کا مصنوعی ہوا
 اسی مرغ صبح ہجر کی شب میں کی ہو

ق

یہ وہ برہنہ تیغ ہی جو نبی پیام
 برق اجل سی ٹپیں بازو ن پیام
 دھنوکا آفتاب کی گروانہ وجہ
 حورین حلال اوس پہرین فخر حرام
 غمزمی کی تیغ تیر کا لبر و جہم ہے
 اسی برق آہ کرشمہ من کا نام
 ہر دم لبان شیشہ رکوع و غمیل
 پوشیدہ حق کری مینافق کا کام
 انصاف کا خدا کی لپی یہ مقام
 تسبیح تک تو ایک مقرر امام
 واجب ہو سب پہ کی طاعت
 تسبیح کی امام سی تشبیہ تمام ہے
 آخر نہو کی رات کہ عاشق تمام ہے

ساقی گئی تھیں شمع سی نہیں ہلائی
 کاہش سی بدروار لاریتہ کمال
 ہونے سے ہوتے قاتل عت میں گونگ
 آواز میں ریشہ کی شہرت پیراں
 کوچی میں میری پیٹ شیریں کام
 رہی وصف حال ناگہ کاکل دراز
 خاموشی ملت سی بت غنچ لب ہی
 زلفوں کی حلقی مرغ نگہ کی ہیں کشیاں
 مقبول ہا بگاہ خدا خاکسازین
 پاکت لہنم خیال تباں نکسی اسے
 زلفوں میں لکھی ہیں انچہوان شہ قان
 چمکی چمکی رخ روشن سی لہ یا
 رخ سی لہ لہ تیشہ دیدار مجھ لہ

جام لہر میں می یا قوت نام ہے
 مثل ہلال محب کو ترقی درام ہے
 پنهان ہوشتم خلق سی گرفتار نام ہے
 سچ سالکوں کا قول ہی سی درام ہے
 بازار مصر میری زواریں درام ہے
 یہ قصہ مختصر وہ مطول کلام ہے
 ہی تنگ تر دہن میں جامی کلام ہے
 صیاد لاکھ اسیر ہیں در ایک ام ہے
 انسان کا ملک سی فخر و نترام ہے
 دل خانہ خدا ہی ادب کا مقام ہے
 روشن ہیں چراغ دوالی کی شام ہے
 روشن چراغ طور سی بت کی شام ہے
 صائم کو صبح سی کمین محبوب شام ہے

ہر تیغ میں یہ جو ہر قطع و برش کما
 کلاہر سی لبونہ ہی نگت میسی قلم
 دعویٰ ہوا اس سوئے سر و چین کیا
 گرمی تو ہی نہایت نیناز و ادائیں
 ہمیں ہر بیا کو شوق سر و بیا فی حق
 ہر رو بہ و شغال سمجھ کر و ہر قدم
 پتلی کا عکس ناف و منہ میں ہی جلوہ
 افشان فی حسن لبت کو چمکاتا ہے

ابرو وہ ذوالفقار کا قاتم مقام
 قدر سخنیر خیر قیامت قیام ہے
 آواز کردہ ایک کنیز اک غلام
 کب تجبی آفتاب کو تشبیہ نام ہے
 یہ پیر و ان شب ارا کا مقام
 اس تیان میں شیر مار کی قیام ہے
 تصویر چاہے نہ چاہے سیام ہے
 پُر نور ان کو اک بوشن شام ہے

جور و قصور حصہ میں اپنی ہین ای سحر

مولانا ہمارا قاسم وارا سلام ہے

پاگل ہین محو حسن بایر کے
 کشتہ ہین عیسیٰ نگاہ بایر کے
 قرب و لبر تک ہین جورا غبار کے

نقش گویا بنگلی دیوار کے
 دیکھ پتلی تیرنی سو فار کے
 گل کی پہلو میں ہین گلکاری کے

کوئی قاتل مسلخ قصاب ہے

تو مری پھولونین گراں نہیں

پاکستان کی بندھی ہین بت پر

شیع تو ایسا ہی پروانہ ہین

دھڑائی پیچ میں چوٹی تری

چکپان لین لین ڈی الی سب

ہو جو گرم فی نوازی وہ پری

شعلہ آواز دی سوز و گداز

پانی پانی سخت جانی سی ہون

سرخ ہی باغ محبت کا شہر

خارسی کہتی ہین گل ہوتی نہیں

فصل گل آتی ہی افزون ہوئے

مٹھکے لو خاک کی کھوٹی ہین نیند

روز کہتی ہین گلی دو چار کے

بیج پھول اپنی گلی کی ہار کے

چھنگے دوڑ میں یہ زار کے

صدقی تیری شعلہ رخسار کے

بل اوٹھائی طرہ طار کے

گھل گئی عقدی تمھاری پیار کے

دل جلائی عاشقان زار کے

فی کو موسیقار کی منتار کے

آبرو ہی ہاتھ تیغ یار کے

چھالی ہین انکوار اس گلزار کے

قد رفلس و بروز دار کے

ولولہ سودا می لٹ یار کے

غافل زنجیر کی جھنکار کے

ایک عالم کو پریشان کر دیا

رحم آئی یار کو یا جان سجاے

پھر نکالی پانوں و شست زنی مری

شاخسانی ہین زیر لخت یار کے

برطرات ہون و غدی ہر بار کے

پھر ہوئی مشتاق تلیسی بھار کے

ہاں سحر اس بجز سی غواض نہ کر

او بھوتی لانی غوطی مار کے

شیفتہ ہین ہم انہین دو چار کے

لطف ہین انکار میں با قرار کے

پھول ہین دون پرور اس گلزار کے

ٹھہری قاتل سی صفائی بعد قتل

حسن ابروی کج نشان سی بڑھا

کیجی لعل و سکی ہونٹوں پر شا

چمن گیا دل ہگنی منہ دیکھے

تھا سواد و شست و شست مہربا

چشم و لب کی کا کل و رخسار کے

دل اوٹھاتا ہی سی تکرار کے

دامن گل ہاتھ مین ہی خار کے

فیصلہ اب ہاتھ ہی تلوار کے

ہین طلائی جو ہر اس تلوار کے

پہنکیے دانستونہ موتی وار کے

حیرتی آئینہ رخسار کے

رہ گیا سایہ بھی ہمت کے

کیون پریشان ہون اجڑای حوا
 مین کہاں تو پتہ ترا شکوہ کہاں
 آگ و دیوان مین لگی گریہون قم
 نکل کلاک آتش فشانہ مین کے
 کی سچا کالین اب نظر بازی کی را
 شجہ گلچینی مبارک مصفیہ
 و حیل جانان ہو گیا خواب خیال
 نزع مین بھی ٹٹکی ہی سوی در
 کہتی ہی قاتل کی وزیدہ گنا
 گرتی ہین قص پری کو منفعل
 ریح کو لاتی ہین ہر دم وچدن
 بار خاطر وادی وحشت مین تھے
 بیستہ ہی دست جنون کی پیش

ق

ق

ق

دل شکنی مین ہی زلف یار کے
 اقربے باور نگرا غیار کے
 ماجرے سوز فراق یار کے
 کام موسیقار کی منقار کے
 بندر بن تک ہوئی دیوار کے
 تنکی چٹا محبو کوی یار کے
 سخت سوی دیدہ بیدار کے
 ہین یہ معنی حسرت دیدار کے
 سینے چھانے عاشقان زار کے
 ناز تیری شوخی زقار کے
 زفر می پازیب کی جھنکار کے
 بوجھ دوہری جتہ دوستار کے
 کردنی دہن حوالی خار کے

ہجر کی شب بے ل کو بہلاتا ہوں یوں
میری قاتل کا لڑکپن دیکھنا

دن پھر آئینگی وصال یاد
آپ سہا تیر محب کو مار کے

خون کی پیاسی ہوئی وہ اسی سحر
پانی ہم مٹی تھی جنہر وار کے

اوس شمع پہ کاکل غنبر نشان
آشفٹ شمع پہ کاکل غنبر نشان ہے
کرتی وہ بزم غیر پیش گریبان
کیا صد ہا ہی سحر میں جی شادمان ہے
پر دیکھیں جن نور مجسم نہان ہے
بس ہی گروہ رشک قمر مر بان ہے
رکھو دن ہنسی خمشی میں کلاتیغ تیر پر
مثل جبر ہمارے خموشی محال ہے
دلو خیال ہوئی کمر میں ہی پیچ و تاب

شعلے سی لوگ کافی ہمیشہ دہو گئے
شعلے کی گرد پیش پریشان ہواں ہے
ہم شمع سان جلا کئی آفسوواں ہے
پڑمردہ دل جو ہو وہ شگفتہ کمان ہے
پہنان گاہ سی ہر پریشاں جان ہے
پروا نہیں بلا سی پھر آسمان ہے
قاتل کی لہو میں کھوین س امتحان ہے
جنش میں تلک کہ دہن میں بان ہے
کاہش میں کس طرح نہ تن ناتوان ہے

پیر جی مین لگو حسرت عمد شباب
 اندری سوز آتش فرقت کہ بعد
 مثل نسیم پانچ مین صحرا میں دشت
 یوسف کہی کہی مہ مخشب کیا خیال
 ہی پہنچ ہ بحر حسن ہنای آشنا مزاج
 راحت کم اس چمن میں کافیت
 باز روزگار میں ای شتر جی جمال
 میزان امتحان میں لچا کری جو رو
 کاہیدگی پہ بنی گئیں کاوشیں تیری
 دیکھا جو نیز تنیز گاہوں سی پارسے
 دل کیون چاک چاک ہوا دوس کو ہیکر
 عشق قرہ میں بکہرہا د لگو خار خار
 پستان کا محروم بڑھا جو بن اور کچہ

طفلی کو یاد کرتی تھی جب جوان
 سوز ان زبان شمع مری اتھوان
 اویں گل کی جستجو میں ہی ہم جہان
 چاہ دقن کی خال پہ کیا کیا گمان
 کیونکر نہ اپنی شک کا دریا روان
 دس دن ہی بہار میں نوں خزان
 یوسف سی ہی سوا ترقی قیمت کران
 یوسف سی حسن یار کا پلہ گران
 جتنی سبک ہوئی نل پر کران
 دو ترک مجھ پہ توی ہوئی بر چپان
 محفوظ ماہتاب سی کیونکر کتان
 کانٹوں پہ لٹتی رہی گی جہان
 حیرت ہی شعلی سی بزم آب روان

کانتون پر ہم فراق میں یوں طین نصیب
لاکھ امتحان پہی ہی طین فشی
اس حسن بی ثبات پر غنچہ لبت چھو ل

مصروف سیر باغ وہ سرور و احسان
کتنی گمان بدی ہون بد گمان
دو چاروں بہار گل و ارغوان

یار ب سحر کی سر پہ سلامت ہیں

فرما نزد اجمان میں ہین تا جہان

سیر کو آپ جو کھولی ہوئی گیسو نکلا
تہ تما کیا فقط آئینہ زانو نکلا
زرد مہون گل پی گلگشت اگر تو نکلا
مار بہر سی سوا یار کی گیسو نکلا
تالیان پر گنیں خساروں پر پتی نکلا
تیری آنکھوں کی طرح گردش مستی ہی نکلا
کون رو یا نہ شب بھر مجی حالت پر نکلا
واہ کیا لطف ہی افشاں تیری لفتو نکلا

کیسی بل سنبلی چان کی لب جو نکلا
صاف تر آئینہ مئی نون وہ ہلو نکلا
سر و گرد جانین اگر ہو کی لب جو نکلا
جنکو ابرو و شہرہ سمجھی وہ بچو نکلا
شمع کی طرح مری گرم یہ آنسو نکلا
کسی طرح دیدہ آہو میں نہ آہو نکلا
دیدہ بدون دیواری آنسو نکلا
ای ہی میں شہرہ کی نکلا

اشتیاقِ کجِ جان بخش فی مازِ کج
 سوزِ فرقت سی ہی جو شلشن پیتا
 نہیں جو ہر یہ فروغِ رخ روشن سی
 تجلک لبت کھلینِ حسنِ کلمہ نہ کھلے
 بالہ منہ کا گمانِ حلقہٴ خالِ پتہ
 آج کی رات مری گھڑی ہی وہ رشکِ تیر
 کیا بلا آتشِ سوزِ ان توای شغلہٴ عشق
 سر و مہرنی تباں کا جو تصور آیا
 دیکھ کر حالِ مرا اپنی پرائی روئے
 جانِ دنی لبت کی سود میں تعجب کیا
 مثلِ قمری مین کہ دن رو پرتی لبت

جنکو سمجھی تھی میسا وہ ہلا کو نکلا
 دل کا گرد و چلی چیر کی پہلو نکلا
 چشمِ آنینہٴ فولاد سی آنسو نکلا
 تاشکفتہ نہو غنچہ نہ کبھی بوہر نکلا
 رشکِ اختر تری پازیب کے گھنڈہ نکلا
 مجھ پہ احسان ہی امی مھر اگر تو نکلا
 جلکے ہو خاک ہو اتیر ہی جی چھو نکلا
 بنگلے اولی و دم گریہ جو آنسو نکلا
 سنگدل پر نہ تری آنکھ سی آنسو نکلا
 مشکِ عنبر کی اگر قبر سی خوشبو نکلا
 دلی ہی کاش خیالِ قد و جو نکلا

عمر بھر کہ رمیدہ رہی خوشِ چشمِ سحر
 سبزہٴ قبر کی جانب سی نہ آہو نکلا

بچہ میں اور یار میں لڑائی ہے
 آنکھ کیا باری لگائی ہے
 کس طرح آستین کا بوجھ اٹھاتا
 خود بخود دل جو ہی پا جاتا
 ناکہ شش زیر خاک رہتا ہوں
 روز دواک کا خون کرتے ہو
 سری پاتک نگہ پھسلتی ہے
 چلوۃ رخ دکھا دی سی یوسف
 جب سی یہ دل صنم پرست ہوا
 دل پہنسا دام زلف جانان میں
 یار بیگانہ وار رہتا ہے
 دل لگا یا ہی اوس سی اب ہم نے
 تیری در کی گدائی امی شہ حسن

آج اغیار کی بن آئی ہے
 جسم و جان میں بھم لڑائی ہے
 نازنین یار کی کلائی ہے
 کسکی رفت ساریا د آئی ہے
 مینی سر پر زمین اٹھاتی ہے
 اب تو منہدی ہی ہی رنگ لائی ہے
 واہ کیا جسم میں صفائی ہے
 دل و دین نذر روٹائی ہے
 روز و شب شغل حبیبائی ہے
 صدیقی اس قید پر رہائی ہے
 یہ نیا طرز آشنائی ہے
 جسکی مشہور بیوفائی ہے
 میری نظر و عین پادشائی ہے

پنچہ عشق لبش میں سمجھ

مجھ پہ کیا زور آزمائی ہے

اسی سحر آج یار آیا ہے

جان میں میری جان کی ہے

بہلا کیا دردِ سر کا آج ہی کرتا بہانا
وہاں غیرِ دہلی کی دینے سنالوٹا
نہ بازی لے کسی نازنینِ شمعِ گر کی
وٹھاتی ہو جو کوچی سی تا وچھر کہاں
خدا سو جان ہم حسنِ پی کی ہرین
یو یا دل خلو اور سو ایساں لیں خلی با
پس نکسیرِ جھوٹے شمعِ آبِ چانی ہرین
عیانِ تار ہو کہ ہر بلبلِ دین جان می

خدا را آئی صاحب اگر منظور آنا
یہاں جلنا سلگنا ہی چنا بلبلانا
لگانا زلفِ سی لکوی کیالی کا کھلانا
کہیں بھی غیرِ کوی مر عاشق کا کھلانا
خبر او سکونہیں اٹھی کیا دل کھلانا
وہ سپر بھی خاتمی ہرین کیا اولٹا زانا
کوئی منظور شاید اور تازہ گل کھلانا
جنازی پر ہارنی ہو لازم شامیانا

رقیبِ سیہ سی ای سحر پہ ہیز بہتر

کہ اس کالی بلا سی آکو لازم سچا

چمن اور ساقی و جامِ مجھی ترکِ شربِ حرام ہے

کسے خشکِ توبہ سی کام ہی مرا ز ابدون کو سلام ہے

تری چشمِ مست سی کام ہی کسی خواہش می وجام ہے

مرا عاقبت لائے کلام ہی یہ حلال ہی وہ حرام ہے

جسے حق سی الفت تمام ہی دم و روح خیرِ انام ہے

وہ شفیعِ روزِ قیام ہی وہ علیٰ عرشِ مقام ہے

مرا ایرِ پیشِ نظرِ نہیں مجھی ہوش آٹھ پہرِ نہیں

سروِ پاکی اپنی خبرِ نہیں کہاں سچ ہی کہاں شام ہے

سخِ بی نقاب ہی جلوہ گر ہوئی خیرہ دیدہ ہر بشر

یہ تجلی ہی سہِ طور پر کہ وہ برق و شلبِ بام ہے

کہیں بغضِ کینہ سی اہل کین کہ نبی کا کوئی وصی نہیں

جو ہی نفسِ افضلِ مرسلین وہ امام ہی وہ امام ہے

تری ابرو و مژدہ دیکھ کر ہوں نگار کیوں نہ دل و سر

وہ ہی دشمن نہ کر تو یہ بیشتر یہ خدنگ ہی وہ حسام ہے
 جسے نامہ تو فی رستم کیا وہ عتاب قہر سی مرگیا
 ترا لطف و قہر ہی جانگزا ترا خطا جہل کا پیام ہے
 کہتے جی سی عاشق لب کد زہلی ای مسیح نفس خنبر
 دم معجزہ وہ گیا کدھر جنت دا عجب کا مقام ہے
 ہوئی نیکد بین نماز ادا کہ ہی شیشے سی مجھی قاتل
 مرا کرنا اوٹھنا بھی نشہ کا یہ سجود ہی وہ قیام ہے
 دل خون شدہ پہ جھانکر اسے پایمال حنا نکر
 اس ادا سی شوخ چلا نکر ترافت نہ خیر خرام ہے
 نہ وہ فوج ہی نہ وہ کرم نہ وہ ملک ہی نہ وہ مال و زر
 نہ سکندرا یا نہ جم نظر نہ وہ آیت نہ وہ جام ہے
 مکی بہت نگاہ نی جستجو نہ نشان پرانکا ملا کہو
 ہی دہن کی ہوئی میں گفتگو تو کمر بن صاف کلام ہے

جسے بخود اپنا بنائی نہ شراب وصل پلائیے

وہ منع منہ نہ چڑائی تیغ نسیم سی کام تمام ہے

لڑین آپ ہمسی نہ ہر گھڑی کہ جواب ہم بھی دین کوئی

ہی زبان منہ میں ہماری بھی مریجان غصہ حرام ہے

نہیں خوب آٹھ پہر کا شر نہ حلال تیغ زبان سی کر

کہیں زہر کہا کی نہ جائیں مر ہی بجا کہ غصہ حرام ہے

کوئی مرغ دل جو کہیں پہنسا وہ غضب میں ہو گیا مبتلا

وہ مرگ تک نہوارا ہی بلا کہ زلف کا دام ہے

یہ جنون عشق مجاہزی یہ بتوں سی راز و نیاز ہے

کہ نہ روزہ ہی نہ نماز ہی نہ درود ہی نہ سلام ہے

یہاں بادہ عشق آغیہ کل ہی ازل سی آب خمیہ کا

می پاک حُسن غدیہ کا مجھی جوش نشہ مدام ہے

کیا خطانی چہرہ سپہ ترا ہو ازل نہ حُسن آشنا

ترا حسنِ عالمِ پُر دینِ مری حق مینِ حاکمِ شام ہے
 نہیں غمِ جی کوئی خاک ہو نہیں رحمِ سینہ جو چاک ہو
 ملے دل جی کہ ہلاک ہو تجھی اپنی کام سی کام ہے
 شفقِ آن ہو دل کو نکو بکرا بختگی ہی دم کو پھر آئی شب
 کہ صبحِ حشر سی پُر تعب کہیں روزِ ہجر کی شام ہے
 مژہ دستہ دستہ پھری او دھر جھکی فوجِ ناز و ادا او

مری ایک جانِ ضعیف پر یہ ہجومِ بلوہ عام ہے
 مین وہ پختہ کار ہوں شیخ جی کہ کرو گاتوبہ نہ جیتی جی
 نہ چھٹی گی بنتِ عنب کہی یہ خیال آپ کا خام ہے

یہ مٹا الفونین ہی مشورہ کہ بلا مین بندہ ہو بہ تمل
 او خبرِ شتاب سی مرضی کہ سحرِ تمھارا غلام ہے

جنان کا حق سی سوال بھی ہی بتوں کا ولین خیال ہو ہے
 نگاہِ سوی مال بھی ہی سحرِ تمہین انفعال بھی ہے

بلا وہ شوخی کی چال بھی ہی وبال کا کل کا جال بھی ہے

او اسی دل پامال بھی ہی قلق سی آشفۃ حال بھی ہے

نگہ فسون چشم عین جادو وبال حسنہ کم گیسو

خندنگ شرکان کمان ابرو بلا می دل خط و خال بھی ہے

ہر ن ہین صیا و چشم جادو قضا کی پھندی ہین دام گیسو

شکار گاہ آئینہ کو کر تو کمٹ رہی ہی غزال بھی ہے

یہ راگ کیسا ہی زہرہ سیا جو ہسی سا زخلاف کو کا

وہ قول اقرار ہو گئی کیا سخن کا اپنے خیال بھی ہے

کھلی پیشی کی رمز قتل نہ جوش مستی سی کرتے نفل

کہ آب انگور بی تامل حرام بھی ہی حلال بھی ہے

نہ کیون ہو ہر بات دین دورنگی و مانع رہتا ہی آسمان پر

وہ شوخ مست شباب بھی ہی غرور حسن و جمال بھی ہے

پس بد آموز فی سکھایا ابھی سی میکش تھیں بنایا

جو رنگ منہ کا ہی تھمایا تو آنکھ ہر ایک لال بھی ہے
 بھلا کہیں مشک و منی ہی چپتی ہزار مکرو کھلی ہیستی
 جو باتیں کرتی ہو بسکی بسکی تو صاف متوالی چال بھی ہے
 فراق اس کج ادا کو چھایا ہزار وعدی کیے آیا
 بڑا ہوا اس دل کی ساوگی کا ابھی مہر وصال بھی ہے
 دیا رقیبوں کو تھنی بوسہ لحاظ جاتا رہا ہمارا
 یہ کون عاشق ہی پاس بیٹھا کسی کا تلو خیال بھی ہے
 وہ خط جو پڑھتا نہیں تو قاصد یہ چند اشعار ہی سناوی
 فراق کا روز نامہ ہی غزل ہی ہی حساب بھی ہے
 وہ گونا گور اہی منہ تھارا ہر ایک ہی گال ماہ پارا
 قمر کی تیلی کا ہی وہ تارا سیاہ جو رخ پہ خال بھی ہے

غزل پڑھو دوسری صبح منوڈ کا ہی سحر یہ موقع

یہ بہم ہی شاعر و کا مجمع ہجوم اہل کمال بھی ہے

عروج جسکو ہی اس جہان میں اویسی کی دنیا ال بھی
 کہ مھر و مہ کو سپہر انضر پر اوج بھی ہی وبال بھی ہے
 خیال دلبر میں حجر کی شب سرور بھی ہی ملال بھی ہے
 بناتی ہیں آپ دل سی باتیں جو پھیلتی ہی سیال بھی ہے
 جو تیغ خدا رہا تھہ میں ہی تو دوش قاتل پہ ڈھال بھی ہے
 ادھر ادھر آفتاب محشر کی بدر بھی ہی ہلال بھی ہے
 وہ رنگ ہو لی میں کھیلتی ہیں گلین پوشاک لال بھی ہے
 ہوا کی بدلی ہی رنگت اوڑتا جویر بھی ہی گلال بھی ہے
 فراق میں یاس نیست سی ہی مگر امید وصال بھی ہے
 اسی سہاری فی ہلکواسد مملک تو رکھا سنبھال بھی ہے
 سپھر کی کجروی تو دیکھو کہ مھرا نور کو ایک دن میں
 طلوع بھی ہی غروب بھی ہی عروج بھی ہی زوال بھی ہے
 اری و غما پیشہ بمرات ستم کی آخر ہی کچھ نہایت

بُرا لگی کہنی ساری غافقت بجلالت بھی انفسال ہی ہے
 غزال شبنمی مین پین چکاری ہی زرد زنگس خیال کی مارے
 ملائی جو آنکھ تجھی پیاری کیلکی اتنی مجال ہی ہے
 دھام دھل کو ہی یاد جب کی کیا فراموش خواب و خور کو
 غضب ہی اوس بیوفا کو مطلق نہیں ہمارا خیال ہی ہے
 فریب ہی بول چال ساری نہیں کوئی حرف تہ سی خاکے
 دغا بھری بات بات مین ہی چلن مین چکاری چال ہی ہے
 کمر کی الفت ہی کا ہش جان تو چشم کا عشق عین جساو
 دل آہ زار و زار ہی ہی ضعیف ہی ہی نہ ڈھال ہی ہے
 پری کو تجھی نہیں ہی نسبت کہان یہ خوبی کہان جلاحت
 نہ یہ مروت نہ آدمیت اگرچہ صاحب جمال ہی ہے
 بہار پر باغِ نوجوانی منہ و غ پر نازلن ترانے
 اُمنگ پر کیوں نہ وہ جانی شباب کا سنِ سال ہی ہے

کھون مین اوس گل کی ناز کی کیا ہوا سی ہوتا ہی رنگ میلا

معاملہ گل ہوا یہ تازہ قلق بھی ہی انفصال بھی ہے

میان مستی شوق ہمینی لیمی جو بوسے وہاں رخ کے

سواب تلک لعل لب ہین نیلے کبود ہر ایک گل بھی ہے

بہائیے خون جب آئی حیمین مزہ نہیں ایسی زندگی مین

خوشی تمہاری بھی ہی آسین حیات محکو وبال بھی ہے

سحر ہی کیسا مزاج عالی کہ آنکھ ہی آنسو و نسی خالی

خوشی سی رنگت پہ بھی ہی لالی کچھ آج چہرہ حال بھی ہے

قدا و سکا طوبا ہی دلنشین ہی تو سلسبیل خان جبین ہے

جو زیر لب خال عنبرین ہی سو مردم چشم خور عین ہے

قدا و سکا شمشاد دلنشین ہی وہ آنکھ زگر سی شریکین ہے

کمر رگ گل سی نازنین ہی بدن سی شرمندہ یاسمین ہے

وہ رشک خوبان جوان عاشق ہوا جو ہی مہیاں عاشق

فضای سخن مکان عاشق مجل کن چرخ چارمین ہے

نہیں وہ نورشید چہرہ برین جہان تاریک ہی نظرین

جنون ہی سر میں طیش جگر میں امید ابے سیت کی نہیں ہے

ہی چشم جلوہ کی پاؤں آفت خیال قامت کا ہی قیامت

تصور زلف پر شرارت بلا سی جان و دل خزین ہے

تو ہی سلیمان پر ہی سریت ہی ملک خوبی کو تجسی منت

جمال کی تجسی شان و شوکت تو خاتم حسن کا لکین ہے

ہی عین فتنہ وہ چشم قمان صفین اولٹے ہین تیر ثرگان

وہ صاف ابرو ہین تیغ بران کمند وہ زلف عنبرین ہے

جمل ہی آنکھوں سی ابرو باران بھرا ہی دامن میں جوش طوفان

رگ سحاب الم ہین ثرگان نہان تیر اشک سب نے میں ہے

پر ہی سی ہی حسن میں زیادہ بشر کا تجہ تک نہیں گذارا

ہی باغ فروس تیرا کوچہ تو فی الحقیقت کہ حور عین ہے

چہا ہی وہ نمکسار عاشق بلا میں ہی جان زار عاشق
 گیا ہی دل سی قرار عاشق ہمیشہ آنکھوں پہ آستین ہے
 ہین رشک مشک ختن وہ کیسو ہی ناف میں لطفِ ناف آہو
 جو جسم گلزنگ میں ہی خوشبو گلون میں بوباس وہ کہیں ہے
 خداسی ڈرامی صنم حنار کینے ہی اپنا گھر بگاڑا
 خراب کیون قصہ دل ہی کرتا کہ اس مکان کا تو ہی مکیں ہے
 کروغین توران کا کیون ارادہ عرب کے جانی سی فائدہ کیا
 وہ زلف و عارض ہون دیکھ آتا ختن یہیں جلب یہیں ہے
 ہین کسکو کہتے نماز روزہ کہاں کا کلمہ درود کیسا +
 ہوا ہون اب ایک بت کا بندانہ فکر ایمان نہ پاس میں ہے
 وہ مانگ کا خط ہی کہکشان سان گھر ہین مثلِ نجومِ نشان
 وہ چہرہ ہی ماہتاب تابان سپہر افشان چنی جبین ہے
 پری کا کیا منہ جو ہو برابر کہ حسن میں عوری ہی بہتر

سہ جہان ہوا پر تو سی تیری انور تو میری وہ سی کہیں حسین ہے

وہ نہ لہن پہچان ہی ماز بہن ہی گوہر گوش سانپ کا من

وہ خال مشکین ہی دل کا دشمن بلای جان خطا عنبرین ہے

پیر ہی ہوش اپنا ہی کم سن آنا کہ اپنی سایہ سی ہی جھپکتا

حجاب ہی آئینہ سی کرتا زبسکہ ناوان و شرکین ہے

مسح لکھی وہ غزل مسج کہ لکھی مطلع سی تا بہ مقطع

تمام اشعار میں مرصع ہر ایک مضمون و دشمن ہے

داع حسرت لکھی شکست مہت لکھی

لالہ آسا اس چین سی داع حسرت لکھی

سب سے اپنی ہی حشوت سی سبقت لکھی

ہاں سہ بی مغر پر بار بلاست لکھی

بیقراری دیکھی آرام و رحمت لکھی

لاکھ قاصد یا تہ خط و کتابت لکھی

کرنہ و گوہر خباں سی ہل و حرکت لکھی

درہم و دینار کسب اتھ اہل شہوت لکھی

چو کرٹی بھولی ہر ان چڑ گیا صرصر لکھی

بجلی سی مانند قارون کیا لکھی

جان کی گاہک حسین باز افست میں لکھی

ایک بھی جیتا نہ اپنی گھر چھوٹا خوا لکھی

کیسی کیسی چٹکی ہر سی حسین کلام	شکریں لب گانی کی حلاوت
رہبری میں تیرہن کہ مرتبہ اپنی قدم	طرفہ متضامین فی قطع حلاوت
گر گنتی کیا کیا سلوک لایا طفلی شہا	اکن تقاہت و گیتی برسوں کی طاوت
رابطہ اول بڑا آخر نہ پوچھی ہا	دل ہمارا ایسی ایسی جبروت
جوش شریقت مضرب قوت محبوب	دیدہ یعقوب کی آنسو بصارت
زندگی بھر دل جلایا دماغ شہوت	بعد مردن شمع مگل وہ سوئی بت
گوہر دندان فی موتی کو کیا بی آبر	لعل لب یاقوت سانی کی عزت
وکیستی ہی مصحف ہی صنم کو جان	مرقی مرقی ہم ثواب ختم سورت

آزرو ہی ہر طرف ہو عرصہ محشر شہر
حیدر صغیر سحر کو سوی جنت

تم اگر بیٹھیہ کی گلشن میں غم کرتے	تورہ زفر مرغان چن کم کرتے
مردی جی اٹھتی ہیں جہدم ہو چکا کرتے	زندہ اعجاز سیما کو ہو چکر کرتے
پان لگر کہانی تو لاکھوں کا خون کرتے	نیز چو کی لہو تیغ تیسرے کرتے

چرخین اشک کی ریاحو تلام کرتی
 محضر خضر کو بنی پر وہ اگر تم کرتے
 موج زن آہی دم ہی دن محشر
 آہی ازل سی پناہی کا حشر
 آسیا وار زمینی ہمیں دشن پی رزق
 بات و ہونٹوں کی رگ گلزار کھان
 دل بھولا شب کا کل مین ہی ناگ کا
 اسی بتو عاشق محزون کی کرو دلدار
 اپنی دیوانی کو نہان اگر جاتی آپ
 داورس کوئی نہیں اور محشر کی سوا
 کلا عمارت ہی قارب کی صفت میں
 قصہ عاشقی و عشق ہوا تھا معدوم
 خاک میں نرطادیتی ہوا مل کی

سطح روی زمین و کش قلم کرتے
 بام کو شک و چرخ چارم کرتے
 باد کی جھوکی ہریں یا تلام کرتے
 کیون نہ آدم طمع دانہ گندم کرتے
 گر نہ آدم ہوس دانہ گندم کرتے
 غنچے دلتنگ ہیں کینہ سنی حکم کرتے
 راہ ظلمات کی سطح خضر کرتے
 لوگ ہیں اہل مصیبت یہ ترحم کرتے
 میری سایہ سی پریش تو ہم کرتے
 کس سی ہی بت تری ظلم و ظلم کرتے
 پھر نکمیں نشانی صوت و دم کرتے
 از سر نو جو نہ پیدا اسی ہم کرتے
 پان کہا کہا کی ہو پر خون کی دم کرتے

بیوفانی تری ہوتی نہ اگر پیش نظر
 آپا ہلکو مجھتی ہون اللہ کی شان
 می ہی ہست کشتی مشرب بن حرام
 بیخودی قبلہ میخانہ میں ہی حای نماز
 شیشے کستی ہین ہین مسکدہ جابی عظم
 چنتی نشان جو وہ پیشانی نورشان
 آپ کلماتی جو سلاک و زبان کتی حک
 اپنی جوتی کی ستاروں کا کلماتی ج
 منحرف ہین فلک میں کچے ہر اک کو کبی

انکسہ کی چلی کا تارا تجوی مہم
 ہمسایہ پاشکنی کا مدیہ ہم کرتے
 نوش جان تاکہ نہ میں دہنہ ہم کرتے
 سجدہ گہست نکبوہ زشت ہر کرتے
 ہین واپردہ قتل میں قیہ ہم کرتے
 صدقی گردون طبق گوہر نجم کرتے
 پھر نہ چشمک فی افلاک اپنے نجم کرتے
 آپ پال حسد جلوہ انجم کرتے
 کیون نوصبت ہ شرع نبی گہ کرتے

سحر انکسوں پہ بھاتی ہین ابابال
 ترک خود بینی اگر صورت مر دم کرتی

گر تری چاندی چہر کی مقابل ہو جا
 می تو ہی تلخ بین جہرین گہر جیا

آینہ جوش ضیاسی مکمل ہو جا
 کام ناکام محبت میں لایں ہو جا

مکتوبه خدمت پادشاهی داسی قانزیم

تجربہ ہو چکا ہے جو ہونا تہ لیلی کا گزر

عشق کامل تو ہوا و کھٹ جاوونی کا پڑ

بہرہ آنا ہو جو اک سات و شاکہ

زلف ہاروت ہی چٹان منو نسا زین

کہ لکب بام مری یار کا ساحل ہو جا

خاک کیا روح ہی گردیں محل ہو جا

عین مریا ہی جو قطرہ کوئی مغل ہو جا

ماہتابی سی خجل ماہ کی منزل ہو جا

کیا عجب چاہہ رخسار ان چہا بل ہو جا

ولمیں بدت سی سحر شوق شہادت ہی

ناخن عقدہ کشا خنجر قاتل ہو جا

پروہ ہی آنکھوں کی فانوس نگر پڑا

گنبد مرقوم اگر کیا کہ آتش خانہ

نیندا وڑجانی یہ خانہ خراب آہ

آدمی کی کاسہ سر کا یہاں چاہے

ماہ نو بجلی تارہ کان کا دروازہ

صبح تسی شام بلبل بات بھر پڑا

نور بخش چشم جو شمع رخ جانانہ

قہر میں جو شعلہ سوز غم جانانہ

وہ نہیں مہر مہر سی جلی ہو جا

سکھین ہر کی ہر شخص ہی ہوتے ہو

موی سر سے شریا سلک زہرہ

روز و شب ان سوانہ ل ہی جہا

ہی مرا پروانہ دل بقیرا رہی
 کار آئینہ ہماری مدیدہ حیران سی
 ہو گیا بخود ہمارا حال دل حبشی
 دن کو بیل ہی اگر او سکی گل خیز
 آدمی تو کیا ملک دیوانہ ہین انی ہر
 پاس اگر تو ہو تو صحرا ہی ہین ای

جب پروین نہایت شمع نہ جانے
 پنجہ مرگان ترسی تھکنہ و کاشانہ
 کم نہیں فسون سی اپنی عشق کا فسانہ
 شمع ساق شعلہ و کاشت کو دل پروانہ
 دلربا سدرہ جہیز انار محبوبانہ
 باغ جنت ترنہ نظر و نمین ویرانہ

کس سیجاسی بھلا دروہ سحر کا ہو سلاج
 سبتلامی عشق زلف یاروہ دیوانہ

ستاروں سے تہی تنکی نسبت تار و کوب
 بھلا ہری سحر پا کو غلی سی ہر سی
 بلای جان خیال و دوا برو سحر کی شب
 مکان سخن غم آرا مگاہ یار شہر
 سپہ حسن و ہوش زلف شیبہ

زمین فنیق مہر غمیت چرخ مکیو کس
 وہ بازوی ہمہ جہ و دست قدرت کس
 ستاری سانی کی چھانہ نو غش غم
 غصہ تیس دن بانی نہل مہر غم
 ہلال بروی کج ہین مانہ چرخ کس

برین با مقنعه جلوه افرا حال غنچه ای
 وادی تریخ و قوت انبوه لبی
 سبب بحر صدور کار حاسد کو بجلای
 نقاب لعلین بنیلین تر اچره بجلای
 حسینو کی ترقی و دیرین منم کی کی
 جگر می آری نسوونکی برعدنا ابرودور
 و ده سبب نقاب آبا شیبی بجلای
 خدا حافظی ابر مع دل ظاهری کان
 بجای می آید هیو هیو کی تسبیح دل
 قصه ری لب گیون چشم مست کاوین
 بختی قریب می و شن کان کامونی
 خطا پر چاهی هوا مقرر گویت
 سبک بار و دهن اسمی تریخ تریخ

ق

فروغ حسن سیاه زرخندان چاه شب
 میسما نوشدارو کاتری نسخی مجرب
 سحر طینت کج دیوانه نشی عترب
 ہی بجلی ابرین بیا دیر دهن شب
 نظر من کی مک شتابی کم می جو کو
 شتاب کی فتنه سی نخن سات کی
 فروغ مهر عارض سی چپتی چشم کو
 بطون ابدان خشک اندازید مرید
 بزرگ نام نگین شمع کی ریش مخضب
 شراب عوانی سی مر اساغ لبالب
 تخی کمین نهو خورشید کی بطلون
 خمیرین آرم آب نسیان می کب
 بزرگ می گل می نسیم صبح کب

خوشی ہی سوال وصل گویا
گستاخا ہی مالدری فرط تار
مرا دست جنون پہنچی گریبان
ز بس صفت لب ندان جانان
می و جام و صراحی ہو مبارک تنگدو
جنم ہی محبای شعله و تجم بن خانیہ

تسلی کیا دل مضطرب کو
شب ز قیامت کہ پہنچی گریبان
کہ پنجه مهر کا جنب سا تادین
قل ہی شایع مر جاکی تو آب مرکب
ہین پر مغان کام ہی ساقی ہی
گستاخا ہی مالدری فرط تار

سحر بعد بنی افضل بن مخلوقات حمید

یہی مین ہی ایمان ہی یلت نہی یہی

دل عشاق کو تلوون ملا کرتا ہی
خون عاشق وہ حنائی کھنپا کرتا ہی
سج رحت ہی مجھی کون کلا کرتا ہی
دل کو آشفقہ نہ لفت و تا کرتا ہی
وعدہ جو مہسی تاغیر نہی کلا کرتا ہی

دیکھ اسی ظالم ہرچم یہ کیا کرتا ہی
یہ چلن آخر ش انگشت نکلا کرتا ہی
تو جو کرتا ہی بُرائی تو بھلا کرتا ہی
یہی سودا تو گرفتار بلا کرتا ہی
یار کیا حق محبت کو ادا کرتا ہی

[illegible]

شمع چلے گی کو اکب سی حیا کرتا ہے
 ڈور خدا سی فلکات میر کیا کرتا ہے
 ملازمہ گروٹ فلک ہرزہ در کرتا ہے
 اکب تری چشم کا بیارو واکرتا ہے
 حق یہ ہی بت بھی کہیں کا خدا کرتا ہے
 فوج کرتا ہی تکر نہ رہا کرتا ہے
 دلوگو گویا کوئی چکی سی ملا کرتا ہے
 مرغ کو داز گز قنار بلا کرتا ہے
 دیکھی کب تلک انصاف خدا کرتا ہے
 شجر خشک محبت کو ہر کرتا ہے
 نہ ملو گناہ ملو گناہ وہ کہا کرتا ہے
 دیکھیں سر سبز سخن کس کا خدا کرتا ہے
 عمر بھر ہر دہن خم ہنسا کرتا ہے

شمر و دلسی ہی لوجہنی لکھانی تجھے
پہلی دیوانہ کیا ابنہیں لپٹی ہو خبر
آہِ مظلوم سی کر ظالم ہر جسم
بخت و آرون فی کھایا نہ مانا او لٹا
جلوہ حسن تہ امہ روش رخ نقاب
جانفرا آکپی زلفونکی ہی جبینی خوشبو
حال مل کیا کہون پاناہیتینا کو
اثر صحبت بدہی وہ عیسافا با
دور ظاہر ہرین بن باطن میں تصویر
پر وہ تاجند و کھا جلوہ رومی با
روشنائیں سے ہوں کیا دیدہ حیران
غنجہ آغوش میں بتا ہی شکر وہ گل
دشگاہ اسکو ہی کیا تفرقہ اندازین

مثل پروانہ فوری جان فدا کرے
یوں کسی سی کوئی ایسا ہی کھاتا
عرش سی پار گذر تیر دعا کرتا
جس سی کرتا ہوں فانی و جفا کرتا
شفقتی شام و سحر رومی اگر تبا
مشک چین انکو جو کتا ہی جفا کرتا
ملکیا ہی تو نہیں وقت و فاکرتا
کہ نشوونکو بھی نائل بختا کرتا
کبھی دین کہی آنکھیں نہیں بھرا کرتا
کہیں میں سون سچا چاند چھا کرتا
چشم آئینہ سی ہی یا رخیا کر ہلا کرتا
ساتھ سونی میں اسد رجا کرتا
آسمان گوشت کو ناخن ہی جھرا کرتا

جستی ایوکی لبان بخش کو چوسا انجی
 ذائقہ پچا شنی شوق کا دیتا نہین
 حس نہیں ہی دال و نی بیابانی
 کو لگو پیرین ہی ہی کعبہ لبرو کی
 بی اثر آہ ہونی وصل کی تدبیر غلط
 کیا و غلٹ ہم ہوتا دگی شہتی
 نہ تسلی نہ دلاسانہ ہسم نہ کلام

کب نظر کوہ طرف آب بقا کرتا ہے
 خوار اٹھان کو طبیعت کا مرا کرتا ہے
 بجایا ہی جو کرتا ہی بجا کرتا ہے
 قدیم شہ کو محراب عا کرتا ہے
 اب تو ہر تر نشانہ سی خطا کرتا ہے
 و انہ پتھر میں کہیں نشوونما کرتا ہے
 یہی دستور محبت میں کرتا ہے

آج پھولا نہیں جامی میں جانا ہی
 واجو نہیں منسکی ترا بند قبا کرتا ہے

جانی کلام ہی کو چہ مطلب و غلمان
 بیابان بیخیزان ہی و خزان کو گلستان
 گھلا میثع سان جل حکمی سوز داغ پنا
 جمل سلک گہ ہی تیری سلک بند

ترا کو چہ ہی بہتر محبو جان باغ و صفا
 نہیں گلین اگر کو نسبت لعلی قیون
 گریبان تک جلا اپنا چراغ زیر آمان
 بجایا ہی باج لکین لعل ملک بخشا

نمایان نہیں میں صحت کی اور
 نظر آتی ہیں خوشقداری میں
 عجب کیا ہی جہان کا واسطہ ہے
 اثر بعد از فنا بھی تیرے سبھی کا نمایان
 لب شاک کیا چشمہ یوسفی
 کہو گینگین کی قتل کر نیکا تاسف ہے
 بست ہنسنا جہان میں کوئی خون لانا

کسی شمس کی تفسیر میں خط ریکھا
 کسینے تہی پھل پاپا کبھی ہو گاتا
 مری حال پریشان تیرے ہاتھ پر
 قدم میں شمع کا کوتاہی غریبان
 شاکہ جی کیوں کر بھلا انسان کیوں
 تیرا رخسار کی باتھ بیٹی ہو جو میرا
 کھلا یہ فردا پر گزرتی غم خندان

سحر اب شعر کہنی سی وٹھانا ہاتھ بہتر
 دماغ گنگو کسوہی ہر طفل ہستان

اسی ہو ظلم تمہاری نہیں کیا کیا
 گرتی حن داو کا جلو آدھے
 خوش نہو تا کوئی لاشہ نہ تر پتا
 فوج کرتا ہی داسی یہ کہی جاتا

سچ ہی اللہ جو دکھائی ہندو
 خواب میں صورت یوسف میں لیگا
 کوئی او س قاتل عالم کا کلیجا
 دم تیرے جو ماری مر مر واد

پیشتی بہت ہر دل خالق نہیں جو
محسوس ہو سچا بند کی ٹانگیں چھڑکتا
یا منتہا ہی مری آہ شرفشان پر
غیر غفلت میں بے خبر گئی طفا و شباب
غنی تھو کہ اب کیا عشا و کول
انکھیں تھیں گئیں اسنگ لانا ہی تو

کیسے بھر ہر کوئی انکا کلیجہ
منہ تو اپنا یہ سپہر ستم آراؤں
بے غصہ کوئی جلی کوئی تماشاد
وہ بیان کیا ہوں کہ خواب ہی گویا
کسی سم میں عقیدہ نہ کہی اور
کب ملک آہ تری مجھ تو مناد

تنگ جینی دنی کسطح سحر ہو ہیات
غیر کی ہاتھ میں جو آپکا چھلاؤں

کلمہ یار نہ ہی شکوہ انجیاں مجھے
واغ دینی لگی کیفیت گلزار مجھے
دل بیجا جی و سینی یا آزار مجھے
انکھ دکھلا کی کیا یارنی بیار مجھے
حسن اور عشق پر دست کیساں میں

کرو یا دل فی مصیبت میں گرفتار مجھے
بی رخ یار ہی فطارت گل خار مجھے
ہنشین آہ نہیں عشق سزاوار مجھے
میر عیسیٰ نی دیاموت کا آزار مجھے
گل بنایا تجھی اللہ فی اور خار مجھے

تب عیادت کو قدم نہ بکھیا سنا
 اک نظر دیکھتی ہی تلخ ہو شہدِ حیات
 پڑ گیا پیچ مقدمین پریشانی
 آنکھ قاتل سی اگر تھی ہی سب کا
 مایوسی کی تصویریں بوجھتا ہی م
 دل نہیں صاف تو مٹی سی ملنا اچھا
 خط میں اوشن کو مضمون کیانی ق
 سامنا جان شکنی کا ہی ہی حالت
 پڑہ کی خط ہنسکی یہ قاصد سی کہا کتنا
 نہ گیا جوش جنونین طبیعت کا
 زندگی شمع صفت اپنی ہی سو گدا
 پا بگل ہون جان پہ کھڑا ہون شد
 ایک یوسف پہ یہ انبوه خریداروں کا

کھو لانا آنکھ ہی جنت ہی شہوار
 ہو گیا زہر تراش شربتِ دیدار مجھے
 و ام کاکل میں ہونا تھا کہ ہوتا
 تیا کتی مہتی ہرین دوست کماندار
 کاٹنی کمانی ہی جدائی کی شہوار
 ہی کہدورت کی ملاقات ہی کھار
 زندگی صد فرقت سی ہی شہوار
 اب تو اچھی نظر آتی نہیں آئنا
 گرنہ تھا صبر تو کس شخص کی کیا پیار
 وجد میں لاتی ہی زنجیر کی چھکار
 عین صحت ہی عیش کا آزار
 جوش حیرت نی کیا صوتِ یوار
 کیا جلاتی ہی گرمی بازار مجھے

شوق دید آنکو نو کو کا نو کو بی تو قیصر
 بوی خون آئی کلام لب پان خورده
 به گیتی دشمن جان سارخی آئی آبت
 بان دل ارد گھادی شر جذبہ عشق
 اوڑ گئی نیند جب پستی نہیں قہقہہ چلک
 کشتی عاشق ابرو کو سمجھ کر ہر بار
 آبدار الفت ندان مین کا امی مضمون
 جلوہ مہ فی شب ہجر جلا یاول کو

چین لبی نہیں فی تی ہن یہ دو چار
 ہوئی اوتہ نیز زبان خنجر خوش چار
 تیری الفت فی کیا سب کا گنگار
 یار بھی میری طرح کرنی لگی پیار
 سخت خفتہ فی وینی ویدہ بیدار
 مہ نو چرخ سی دکھلاتا ہی تلوار
 ملی اس بحر میں کیا کیا ڈشہوار
 آگئے یاد تری چاند سی خسار

ہی سحر کی یہ دعا حق سی کہ حاصل ہو
 صدقہ کیسے عسا بد پیار مجھے

جب سب کی تری کلائی ہے
 آئینہ ہاتھ سی نہیں جھپٹا
 بندگی بھی میری باعث عار

مجبور اب تک نہیں کل آئی ہے
 خود نمائی سی خود نمائی ہے
 اسی بتوشان کبر بانی ہے

وان کھلی بالون ہی وہ خنک مٹھا
 طائر جان کو دایم کا کل سے
 مھر ڈوبا ہی شفق میں سفل
 دیکھ کر یاری تیری رخ کی صفا
 کھل گیا پچ و تاب دل سہی مجھ
 دل دین لکی رنسانی میں
 خون بہاؤن کیونکر آنکھوں سے
 آہ اوس تک نہیں پہنچ سکتے
 دل مرا لکی بت نہ منکر ہو
 حیرتی ہو گیا جو آئینہ
 سب کو بھولا ہوں اور زخو درشت
 کیا تحمل ہی آف نہیں کرتے
 عشق فی ملک دل کو لوٹا ہے

یان گھٹا غم کی دلچہ چھائی ہے
 بی اجل ملتی کب رہائی ہے
 یا ترا پنجہ حسانی ہے
 آئینہ کو بھی حیرت آتی ہے
 زلف دس شوخ فی بنائی ہے
 آنکھ پھر ہسی کیون چرائی ہے
 یاد وہ پنجہ حسانی ہے
 اپنی طالع کی نارسانی ہے
 اس سی آگاہ اک خدائی ہے
 کسکی تصویر دیکھ پائی ہے
 کسکی رفت را یاد آئی ہے
 شاق کو یار کی جدائی ہے
 خسرو حسن کی دوہائی ہے

مے کشی کی بہار ہے ساقی
گیا گھٹا سیکڑے پہ چپائی ہے

زلف چوتما ہوں میں تو کہتی ہیں

کچھ سحر تیری شامت آئی ہے

رفت نہیں گاہ میں تاج و سریر کی
سایہ نہیں شان ہی جسم حقیر کی
الفت ہی آئے گل میں خباب ایر کی
بارش جو دیکھی دیدہ دریا نظیر کی
نکبت سخی لفت حور و شبنم نظیر کی
ابرو کمان ہی سر سبزہ ملکین ہین کی
ساقی بغیر بگیا تیز اب می کا گنوٹ
ہی یاد چشم و زلف رخ و خط سرو
زنگس ہی سنبھل و گل و ریحان و سرو
ہی نیت لباس پہل و دل کو فخر

ہمت بہت بلند ہی تیری فقیر کی
ایسی فراق یارنی حالت تغیر کی
کوثر سی حق نی ہی مٹی خمیر کی
مٹی میں آبر و ملی امطر سیر کی
گرد و قدم میں بو ہی جنان کی عیر کی
وہابی سیر کی نہیں بیان تیر کی
تانا و تالیک خلق سی سیدی لکیر کی
تصویر پیش چشم ہی وس فی نظیر کی
کرتا ہوں سیر اک چمن و لید زہر کی
یان قدر پر نیاں ہی غرت حریر کی

رخت بر تنگی تپ کلفت کلامی
 عالم کا دل نظارہ ابرو سی ہی
 سیر چمن سی ہجر ہون تا ہی دل نگار
 ابرو کمان سی ہجر چمن کھنگاہی کتا ہی
 کیا رہتی بی وزیر شہنشاہ مرسلین
 جب تک ہا وہ قاسم رزق جہاں جاتا
 پھرتی ہی شکل یار کی انکھوں کی سنا
 نوک قلم ہی غیرت نقار عند لب
 کیونکر سبکسرون کو نصیحت اثر کر ہی
 قید فرنگ ہی بت ترسا کند لاف
 دندان صاف یار میں یاروں کی جھک
 بی عشق و عاشقی نہیں ہوتا ہونین ہی

وچپ ہی بہار نقوش حصیر کی
 قاتل تری کمان نہیں محتاج تری
 شاخیں کمان ہن غنچی ہن پکان تری
 پہلو میں دل ہی یاکوئی پکان تری
 موسیٰ فی حق سی کی تھی تھنا وزیر کی
 حاجت رہی بند تھیم و اسیر کی
 دور چین کو پندین مجھی حاجت سفیر کی
 دلکش ہن غم می سی صنیر صبر کی
 نادان ہی جسنی پانی کی اوپر لکیر کی
 تار مرگ ہی محال ہانی اسیر کی
 چہری پہ آہ تب تاب ہی بد نصیر کی
 امی شاہ حسن مجکو دعا ہی فقیر کی

احمد سی پوچہ قدر جناب امیر کی

جو مہر رخ سی لری نو گسری ہو جا
 محیط اشک دین شان وری ہو جا
 ہر شک رہی تو جلوہ گاہ عالمین
 جو بنی نقاب ہو شب کوہ غمی ہر
 ہلال کھن کی ہون بجلیان تو بالی بد
 وہ خوش گلو ہی پر پوش کمز گاتی
 پر کشتی رہی ہین لعل لب دُر وند
 جہان غلام ہو اپار کی گاہوں
 چنی جبین پہ جو نشان وہ غیرت خود
 رکھی جو پھی نگارین وہ چاند کا لگا
 وہ عورتیں دم رقص گرم نازاگر
 گاہ دینا دارا اکھوں میں

سہاسی بدر گشتی ذرہ شتری ہو جا
 بزنک گاہ اگر تن کی لاغری ہو جا
 پڑی جو دیو پہ سایہ ترا پری ہو جا
 ضیاسی چار طرف نو گسری ہو جا
 گہر ہونہرہ کوئی کوئی شتری ہو جا
 یقین ہی فی قلیان ہی ناسری ہو جا
 یقین ہی مردم ہریدہ جو ہری ہو جا
 ادھر ہی اک نظر بندہ پروری ہو جا
 ہر اکینہ کو آخر سی ہسری ہو جا
 رکاب بالہ خورشید خاوری ہو جا
 تو پانیال حسد جلوہ پری ہو جا
 خنک نازنگہ کی لپی سری ہو جا

گرائی رستی ہی ہر توفی سیتن شرب
بہار حسن سی صحن چین ہو سطلی آب
جباب غنچہ گل ہون تو شاخ گل چین
جلادی نزع میں رت کہا کی انعام
ہوای نیست ہی سازای مسیح نفس
نکالی سبزہ خط کاش میر اسروردان

ق

بہی قیب سی بھی جگت گری ہو جا
وہ گل جو نظر میں گرہم شنوری ہو جا
بھنوز گاہ میں پھولونکی ٹوکری ہو جا
وہ مسیح ہر اک ناز دلبری ہو جو
مین جی او ٹھون جو ملاقات سر سخی
ابھی تو کشت نای دل ہری ہو جا

سحر ہو طی رہ ظلمات سحر شک قمر
جو خضر راہ مقدر کی یادی ہو جا

تو نہ آئینگا تو ہم جی سی گزر جائینگے
ای سیج تری کو چہ سی گر جائینگے
خار صحرانی تو عظیم کھڑی ہو جائینگے
ابھی کی تو ہو نہیں کیا ہی بھری
قتل کا اپنی نہیں غم مجھی سوانجے

ایک دن حسرت دیدار میں مر جائینگے
دیکھ لینا کہ تپ سحر سی مر جائینگے
پا برہنہ طرح شت کر جائینگے
ہی تم آپکا کہنا یہ کہ گھر جائینگے
آپکی ہاتھ مری خون سی بھر جائینگے

گر و باد آئینگی یعنی کوہین کی محل
 دل تو دونوں کو مگر یہ خیال آتا
 سپاس ساتھ چھوڑا نہی چھوڑا نہی
 چھوڑا نہی دنیا کی ڈوبنی کو

دشت کی سمت جو ہم خاک بسر جا
 بڑی عیار ہیں وہ صان مگر جا
 ہم ہی جانگی اوہ ہر آپ جد ہر جا
 تھک رہی ساتھ لپی دیدہ تر جا

ہجر جانان کی مصیبت کو کہانتا جھٹلین
 اسی سحر مہی جو کچھ ہو گا وہ کر جائینگے

شمع سان پہلی دل گداز کرے
 بی نیازی پہ یار ناز کرے
 کیا صباحت پہ شمع ناز کرے
 کب ہوا چھامرضیافت چشم
 مثل طنبور کو تسمائی پاسے
 کی بہت کم تو جی ای بیت
 سخن تر ای غیرت یوسف

تب بیاں سخن دراز کرے
 قابل ناز بی نیاز کرے
 سرکٹی جب بیاں دراز کرے
 لاکھ تدبیر چارہ ساز کرے
 تجھی اسی ہر ہوش بواز کرے
 عمر تیری خدا دراز کرے
 ہر حسین کیوں تجھ پہ ناز کرے

خطا تو لکھا ہی پر یہ خوف بھی ہے
حال محمود و کھیل الفت میں
اپنے پر غریب کو جو دی تر جج

ق

نامہ برسی کو مٹی نہ ساز کرے
عشق او نہی بند کیا کرے
عقل کیونکر نہ او نہ کرے

ایسا منصف کہاں سحر کہ جو وہ

حق و باطل میں امتیاز کرے

جدا کیا ہی جو او میں سی حرنج ظلم
سرور و صل بڑا یا فراق عمر
سچی دلی جو الفت میں جان ہی ہم
یہ بحر اشک سائی بہن چشم پر ہم
لبوں کے حسن کی مہی فی قد کی از تو
کیا ہی شاہ غنی یار کی نشانی
جان سی و انہ گندم کی جہم پر
بھائی شکل ہی آئینہ سی کندر کی

جھکا دیا مہ نوا و از کثرت غم
دکھا یا رنگ نیا انقلاب عالم
کیا ہی سایہ سر قبر نخل ماتم
دکھا یا نوح کا طوفان جان پھر ہم
دو چند لعل سی قیمت بڑا ہی نسیم
بنایا رشک سلیمان پتی کی خاتم
بڑا گناہ نہ ایسا کیا تھا آدم
بنائی جام کی نام و بہر من ہم

سیر ملاوی یاد ہم آغوشی صدم بکو

نہ کہ سحر و کما کی بہا یا پنی نخل تو م

چاند ہی چہ تر الا و چاندنی باوے

یہ دل پر داغ تیرنی لفت مانی نوس

تھل صد اپنا کوئی جانان پھر لانا توں

دلی جاتی ہی نہیں جس حسینان کا

ایسی فلک ز جدائی تو نہ دیکھ لانا

ہجرت کی شب میں ہم تہا ہی مان کھینچا

محرش غیر یہ و کو نہ ٹھلا اپنی

ہر کلانی شمع ہی ہر تین فانوس

جای حیرت ہی شمع سانپ طاروس

پانوں کی آہٹ بھی وار کھٹا فوس

ہو گیا ہون پیر پر شوق کنار دوس

دل ہمارا ان جینیون سی بہت مانوس

شور ماتم آہ ہنی لہ صدای کوس

اتقن شمس زحل کا سنتی ہیں سوس

ای سحر مدت سی میری اس مثل شاکو

شوق ویدار مزار بادشاہ طوس

جو ہم یہی گزرتی اللہ جانتا

انسان ہی کر گزرتا جو دلہ ٹھاننا

وہ بت نہیں ہماری بات اتنا

ختم تم بوجان ونگی شکل اپنی مجھ

مجنون کی خاک سنی اوڑھتی تھیں
 زہد ریائی تیرا تجھ کو رہی مبارک
 کچھ فکر سائبان تہت بھی توئی کی
 کرتی ہی قتل قاتل سب کو حسام ابرو

کیلی کی جستجو میں نیجاک چانتا
 کیوں اپنی ساترہ زہد تو محکوم سا تھا
 منعم جو شامیانہ تو گھر میں تانتا
 لوہا ترا زمانہ اسی ترک مانتا

افت میں ہی سیت او س چشم سڑکی
 دل اسی سحر کی کب بات مانتا

شعلہ رخ دکھا دیا کسے
 یہ پیامِ قضا دیا کسے
 ہموں رستہ بتا دیا کسے
 پان مجھ کو کھلا دیا کسے
 نام قاتل سنا دیا کسے
 سرنج جوڑا پنھا دیا کسے
 دام کا کل دکھا دیا کسے

دل ہمارا جلا دیا کسے
 حرفِ رخصت سنا دیا کسے
 اپنی درسی اوٹھا دیا کسے
 یہ مرا خون بہا دیا کسے
 دکھتی ہل کو دکھا دیا کسے
 شجھو غونی بنا دیا کسے
 قدمِ غم میں پہنسا دیا کسے

ز انکشت کر چکی بند
ہے اتنی کلبند پر واری
مست آنکھوں کو اپنی دکھلا کر
نور بخ فی جلا دیا دل کو
مطمئن رہی کیون نہیں جاتا
کل تک تو میں اپنی ہوش میں تھا
کیا کہوں ہاں ہی عشق باری کا

چکیوں پر اوڑا دیا کئے
تجکواؤں کا دیا کئے
مجبور وحشی بنا دیا کئے
پر وہ در اوٹھا دیا کئے
تجکوتا صد پڑا دیا کئے
آج بیخود بنا دیا کئے
روگ محکوم لگا دیا کئے

ای سحر آج ہی سحر سی خوشی
منہ سحر کو دکھا دیا کئے

دلین و لاسی سحر کو شر کا نور ہے
ملتی فراق سنگدل پر غور ہے
اوڑا پری کا رنگتہاری حسن ہے
کافور سجود میں لیں نفوس ہے

شیشے میں اپنی جوش شراب طور ہے
صد می سہی ہیں شیشہ دل جو چور ہے
تلوون کا خال مردک چشم حور ہے
اللہ کس قدر وہ صنم پر غور ہے

ہر دم عتاب سم مروت سی دور
 ہر دم خیال یار نگہ کی حضور
 شمس و قمر چراغ حرم شمع طور
 ہون محو یاد چشمِ نعم ہجر دور
 حسن بشیر کو رتبہ کرب کی حضور
 کب نقش پاپین کم دید بیضی سی نور
 اوس محض روشن کاسیہ دیوار نور
 جو دل ہی دماغ عشق سی لہر زبور
 کیا جسم ہی لطیف فدا جان دور
 کس کو فروغ حسن میں تیری حضور
 دماغ دل آفتاب ہی ہر ناگہ حضور
 وندان یار صاف شہین و گنگم
 دل کی مول لیتی ہر الفت کدور

انصاف کی کی کہ مر کیا قصور
 دل سی کہی جدا بنی نکو کنی دور
 اسما جدا جدا ہیں ہی ایک نور
 عین خمار میں محبی اطف سہ دور
 صورت میں گہری تو سرت میں دور
 بی سایہ سر قدر صفت نخل طور
 جاوے نہ دستہ شہ کاں دور
 سینے میں جلوہ گاہ تجلی طور
 اسی غیرت پر تھی سایہ ہی نور
 ہر ذرہ آفتاب سی تلخ نور
 فرقت کی رات طول میں نور
 موتی وہ آب میر صفایہ میں بلور
 ہمنہ نہادہ کو ان جلالی شعور

سکیت اس طرح کی جھلکیا ضرور
 کم سن ہی پر بہت ہر پیرا و دور
 جو بات ہی فربہ ہی فقرہ ہی زور
 کہتی ہیں سکر کی اوسی کیا شعور

آنی جب پہلے تو لہما آئی غیر کو
 گر اپن جان بچا دینا دان پین جا
 عیاں سارہ عالم باز ہی مشغ
 سنتی کسی ہی شعر مرادین تو ناز

ہین منتشر حواس غزل کیا کہون سحر
 افراط فکر ہی خفقان کا وفور ہے

نیندا اور جاتی ہی شہر نالہ سرخاب
 ربط پہونچا ہی بھم کیا آگ کو سیاب
 قلندر و عمان وان ہین کہینا گرداب
 دین کجرت غشی ضنی شکو مطلب
 بحث لیل سی ہی من بہر خبر
 ول کیا بپنا ہوا نام شراب
 دیدہ آنجم کو شرب بطاہی کجواب

الکھت ہمدین آئینہ کنجین
 گرم صحبت عشق ہی میری دل تیا
 موج زن ہی لشک جوشان فیروز
 جان کا جگر اپنی شش لکھ وی
 چشم شہر سو ہی کیساں بیکہ چوں سحر
 ہر حال کا اون ہن بس جانسور ہی کھلا
 ازل مجلس کا مغل ساپن

خاک دیکھوں چاندنی اور لعل شمس کے چہرے
 جرعه جرعه ہجر میں مجھ کو لگا کھونٹے
 ناکہ کش کمون یا ڈھنگا نہیں تاسا نہ
 سوزش دل بوسہ دندان سے زائل خاک ہو
 آبِ زمزم ہی حیاۃ زرخندان کا عرق
 بوسہ لب مجھ کو ڈیڈا لوز کوٹہ بانجھ جن
 آفتابِ سامانِ حسن ہی سفاک تو
 ہی یہ تاثیر سیہ سختی شبِ تارِ فراق
 شمع پر پروانہ عاشق گلِ بلبلِ چھپہ
 مہروشِ بی پروہ ہو تہی شہِ ہو گیا
 دوہری خارِ ضرسی دہنِ عنایت گزین

فراغ ہو جاتا ہے مزا فری کشتِ مہتاب سے
 سا قیاسِ مہتاب ہوتا ہے شہِ مہتاب سے
 رابطہ تارِ گرِ چاہی کو ہوا سفرِ سب سے
 اگل کتبِ محنتی جلیب کو ہر خوشی سے
 کم نہیں طلاقِ بروعبہ کی محراب سے
 ایک شفقِ لاکھ دوا دود و عتاب سے
 تجھ کو ہی نہ مندہ مالِ حلقہ ہوتا ہے
 روشنی مارو نہیں کم ہی کماٹِ ستاب سے
 مہر سی حرا کو الفت کبک کو مہتاب سے
 چاند تارہ تارہ کتر کتر کشتِ ستاب سے
 باہی تصویر کو کھٹکا نہیں قلاب سے

ای سحر ہر مصرعہ نوز و بان ہستی کی لڑک

مفایہ میر

بنی بہا تر ہی صفائیں گوہرِ نایاب سے

سنخ اوس کچھ جیبت کینہ پر نقاب
 ساتی کی مہکتا زمین جام شراب
 لہر ایک لعل تباہ قوت ناب
 زیبا ہی مہر گر ترپی چھی مزار جہاں
 ساتی بغیر کس کو خیال شراب
 شہد زیر سو کار جو وہ ماہتاب
 گر نہ ہو مری چشم پر آب
 زینبا عرق موی رخ بآبے تاب
 موسیٰ کو ایک جلوہ فی بیوش کر تاب
 چمنی سی تنگتہ ہی گل سی سنخ
 بھر لا کی اشک کچھ مین پی جا باہم
 پٹھے کا ان کی چوٹی مین اب ہی
 سوز و فراق ہی روتا ہوں باقیما

پیمان شفق بین شرم سی آج آفتاب
 یاسوی ہنس نہ نظر آفتاب
 ہر دانت صاف غیرت فرخوش تاب
 تو آفتاب و روہ کل آفتاب
 سوز و فراق سی دل سوزان کباب
 نور قدم سی شک مہ نور کا تاب
 جسم نزار خاک در بو تراب
 لبر نریارون سی طبق ماہتاب
 وکی فی فروغ حسن تر کس میں تاب
 بیشل یار کا دہن لا جواب
 حیرت ہی مان کہ جاؤں یا حباب
 یاد و ذنب مین جلوہ تیر شہاب
 ہر اشک گرم روکش اشک کی تاب

رتبه ملایه عشق ملین پیش حسن کے
 وقت میندگی کا سب سے خیال یا
 برسوں فراق میں مئی نہیں ہم
 کیا نشہ شراب کی پروا بھلا اوست

دیوانہ گر لطف ہی تو وحشی خطاب کے
 تنہائی میں اوس ہی سخی ال جواب کے
 اسی بیوفا تو وہ کل کی شے ہے
 مخمور کیفیت سن مہست شباب کے

موزون کر اس میں سحر دوسری غزل
 ہر چند یہ غزل ہی تری لا جواب ہے

زنگس ہی آنکھ سر و قد لا جواب ہے
 روشن عروج حسن سی جام شراب ہے
 قلزمِ مثال چشمہ چشم پر آب ہے
 صبح بہار گردن جانان ہی چہرہ
 سوداچی لفتا پر جو ساری ہی موبو
 بحرِ جہان میں عینِ عداوت ہی تھا
 ان زہدان خشک کا تقویٰ سمجھنا

ہرین بھول تیوہ کا لپٹنا کلاچے
 کیفیت قرآن مہ و آفتاب ہے
 حیرت یہ ہی کہ منبع دیا حباب ہے
 بجلی ہی برق بھول کل مشکین سحاب ہے
 سنبل صفت رگوں گوری پیچ تاب ہے
 ہر جہل موج دشمن جہاں ہم جاب ہے
 ماطن مثال ظالم ہر زندان خراب ہے

کیا بات خوبی لب دندان باری کی
 دریا میں پانی پانی ہی تھی تو سنگ
 آدمی ال ہوئے لہجہ بخش وقت نزع
 اتہ کیا فرغ ہی ملتی کی جہنم کا
 ہر موج ہی خطوط شاعی کی برق ہو
 کیا دست کش ہی ساقی مہوش مہربا
 نشوونما پہ سبز اور کھل ہی گل
 می ہی طرب فر فرغ بخش دل چم
 اک تو نہیں جو پاس تھی اپنی نگاہ
 دریا میں آنکلی بیک طلائی کی عکس
 کس پر تہ خوبی غضبناک دیکھے
 کامل کی کٹ ہی صفحہ خارج جلو
 درہ رشک ہا ہا غبار میں رہے

وہ رنگ لہریں ہی مہ آتے تھے
 غیرت صحت خون دل باقی تھے
 بر لا مراد مند کی حاجت ثواب ہے
 پر تو فتن جو چھوڑا آب و تاب ہے
 چشمک ن آفتاب پہ جام شراب ہے
 ہو دو و آفتاب شب بہ تاب ہے
 بلب صغیر سنج ہی سر پر تاب ہے
 دلکش ہی نغمہ صحبت چاک و تاب ہے
 گل خار نغمہ نوجہ گلستان خراب ہے
 سوچ بھنور میں برق ہر اک موج تاب ہے
 چیں بین یا ہر جام عتاب ہے
 گلبرگ تریہ طرفہ خط مشتاب ہے
 ای حرج سفلہ طرفہ ترا انقلاب ہے

آپسین اتحاد مقرر ازل سے ہے
مین ہوں سحر وہ شوخ اگر آفتاب

ابر ہی غمہ و مطرب ہی می و ساقی ہے
غمزہ و ناز میں اوس شوخ کو شاقی ہے
شیب مین ہی ہی ہی غفلت ایام ہے
ملک تا راج کی ہزن ایمان تو ہے
خوشنما حاشیہ روی کتابی نہیں
آفتاب رخ روشن ہی جو پر تو ان
مجسدا دنیا میں نہیں بی ہنر و ناکار ہے
ہی قیامت سحر و جادو ہر کا شوبہ صل
ملکہ خاک مین پر سادگی دلخ گئی
زندگی حسرت دیدار مین نہ نقش بر آہ
وہ دیکھ چٹ گئی گرچہ یغانہ دیدم

آمری جان مہجی ملین ہوں باقی ہے
کج ادائی ہی ستم قہر بد اخلاقی ہے
ہو چکی صبح مگر نشہ شب باقی ہے
ختم آنکھو نہ تری پیشہ تو آتی ہے
خط کی شیریں ہی عبارت مگر الحاقی ہے
بچ لیتا یہ بیضی سی کف باقی ہے
رزق دیتا ہی تو اللہ کی رزاقی ہے
رات او دہر کرم ہی دہر جان نہیں باقی ہے
اب تک یاری سی ملنی کی ہوں باقی ہے
متمی مثل حساب آنکھو نہ جان باقی ہے
خاک میخا یہ مضمون مین نہیں باقی ہے

آسرا پر مغان ہی تری تردستی کا نظر اپنی سو دریا دلی ساقی ہے

تلخ ہی عیش فراق لب شیرین میں سحر
زندگانی کی حلاوت نہیں اب باقی ہے

غش بہین عاشق جلوہ گاہ نور ہے	بامِ جانان رشک کوہ طور ہے
ہم بہین عاجز اور وہ بت مغرور ہے	دیکھیں کیا اللہ کو منظور ہے
زیرِ کاگل چھپرہ پُر نور ہے	چاند گویا ابرو میں مستور ہے
چشمِ دل کو ہے تصویر یار کا	پاسِ باطن میں بظاہر دور ہے
کون میری عشق سی آگہ نہیں	یہ تو افسانہ بہت مشہور ہے
تاری او سکی دانت ہیں ابرو ہلال	چاند منہ کا کل شبِ بچور ہے
صد مہ ہامی ہجر ساقی کیا کون	شیشہ دلی صاف چکنا چور ہے
پہ کدورت سوز کی اچھی نہیں	صاف کہہ دیجو کچھ منظور ہے
حق پرست اس عصر میں اجلاف ہیں	جو میانِ حلاج ہی منصور ہے
سوزِ عشق چشم کا دیکھو اثر	جو ہی چھپا لہ داناہ انگور ہے

آعمیادت کو خدا را امی سچ

غیر حال عاشق رنجور ہے

تیر شرکان سی مشک ہی تمام

دل ہمارا خانہ زنبور ہے

دل نہ دو پچھتاؤ کی بانو کسا

بیوفا وہ امی سحر مشہور ہے

دل ہوا تائب تباہ نگدل کی چاہ

اوٹھ گیا باری صنم کا دخل بیت اللہ

اہل الفت کو خدہ بھی ن خلق اللہ

جلتی پروانی نہیں مہی چراغ ماہ

رعد کا دل ہی ہلانا لہجہ کا

برق کا اندام تھرتا ہی میری آہ

جلوہ رخ سی یہ چکی چاندنی کفن

آنکھ نہخوت سلیاتی ہین ستاری ماہ

آبرو وی حسنان کی نکیوں پر

ابتدا ہوتی ہی ہر سورتہ کی بسم اللہ

تازہ عاشق ہوں اگر کچھ خطا کرنا

میں ابھی وقف نہیں الفت کی رسم راہ

تو نکل کر گھری اپنی قدر امی لہر کچھ

بک گئی ہین حضرت یوسف بھلکے چاہ

گراوٹھالی کہر با مجھ تو کیا اسباب

جسم کا ہمدہ زیادہ ہو گیا ہی کاہ

کہہ گیا ہی بار نوحیدی مین ستہ مینا

ای سحر گزیری پھر کر آئینگی در گاہ

چراغ طور برق جلوہ رخسار تو ہی	قد مژگون کا تیری سایہ نخل شبت امین ہے
قد اوس و سہمی قامت کا مژگون چہ پہ	تجلی طور کی بالائی نخل شبت امین ہے
نکینہ بکر حسن جلوہ سرا پونو کی شہی	کہ مبع ہر نگ گل بنجیر پائی مرغ گلشن ہے
ہرین میا کا کل و ایر و شمرگان چشم فتا	کمند و ناوک و خنجر سلاح شرک ہرین ہے
بہار سینہ سوادان تہی ہایع عالم	مراہر و داغ دل گھاہا تر پر نرگس ہن ہے
و فوہرا شک سی یانک سینہ میں چھری کش	کہ امت عشق کی ہی تہاں شیر عین ہے
بھنا جاتا ہی جسم را سوز داغ و رفت	جگا انگر چمن شعلہ ہی سیدہ شک گلشن ہے
نہایتا تو ان مومن چمنی تانہ لارم	کہ اطلوق گم میان مجکو مثل طوق آہن ہے
خیال اوس گل کی باغ حسن ہی کا پھول	کہ اپنا دم لٹا رہ اب گلچید کا دھن ہے
ہرین اک طور کی شعلی فی و ذر رفت	سجای سنگ موسیٰ جوی اپنی لوح مومن ہے
ہماری چشم ترا وہ کہ سر و داغ دل و	بہار ان را بر ہی ٹھنڈی ہوئی ایہی گلشن ہے
سحاب چشم گوہر بار ہی گوہر شان مرم	نخل و مہن مری بر نیانی کا دھن ہے

فروغ قیس فرہاد و فرین ہی شوق کی بات
 چنی افشان حسین پر یکہیکر دل ہو گیا
 نہیں آتا ہی مطلق رحم حال عاشق
 بغل دین لکھو پالا ایک مع اسی ناول
 ہو مجروح ناز ابرو و شکر گانسی کی کیا
 بہار و انعامی دل عیاں سار عالم
 بہن یا حسین چہرہ گل و زلف سبیل
 شبنم ز اپنی فرقت میں نغمہ گزرتی ہیں
 وہ فتاوہ ہوں جس سرکشی ممکن نہیں
 وہ شوقی کم سنی کی اور چین شپاک و زیور
 گزروہن کشان بایں زامی ست غرور
 نمایان نگہ سی کا بیچن ہو ہوا و گل کی
 نزاکت کی وہ پنا جو گلی مدین و منت کا

بجھی شمع حیات اون کی ولیکن نام روشن
 لکھن حیرت ہو زور کا خیر رشید سکین
 بتوں کا دل نہیں معلوم پتھر ہی آہن
 جسی ہم دوست سمجھی تھی ہمارے سخت دشمن
 کہ ہر دم زخم پر پی خرم اور وزن پر وزن
 مرا ہر زخم سینہ و وزن یواہر کاشن
 وہاں تنگ غنچہ قد بالاسر و کاشن
 تصویر تیری چہ کار بس ایماہ پر وزن
 میں شک نشا پھول کچھ ولد ار سکن
 جبکہ کوی چھلاوہ ہی نئی عالم کا جو بن
 قاتل ناز جو تیرا تھا اس جا و سکا و من
 کہ گویا غنچہ گل میں نہاں کن رگ سون
 جھکا جاتا ہی سرواں نہاں کا بار کردن

جہان پروانہ کو سطح آتش شمع عارض کا

کہ اوس کا حسن پر دین چرخ زیندہ اس

سحر کی کجی مشکلائی جلدیائے در

کہ حال اس بندہ درگاہ کاموئی پر پیش

چہرہ دکھلا کی مار ڈالا ہے

عرش کی پار آہ تما لا ہے

حور سی رخ حسین یاد ہے

نتجہ سے ایجان ہجر رہتا ہے

تیری آنکھیں جھپکنا امتی تامل

کیون نہو خط استوا وہ کمر

ہنجر میں اک مسج دور ان کے

نہو ہیرے کی حال کا پرسان

نہ اشارت بہات ہی نہ ہمیشی

لیلۃ القدر گر ہی نہ سیاہ

آپ کا لطف بھی نرالا ہے

تیری عاشق کا بول بالا ہے

سرو فردوس قدر عنا ہے

اب کسی زلیست کی تمنا ہے

ملک الموت کا طمانچا ہے

فلک حسن ماہ پارا ہے

وہم نکلتا ہی وہم نکلتا ہے

یہی اوس یو فاسی شکوہ ہے

اس ملاقات میں مزا کیا ہے

صبح نور و زرخ تمہارا ہے

تیری دوری میں بحرِ حزنِ جمال
چہرہ کعبہ ہی ابرو و شکرگان
جلوہ ماہر و فی قتل کیا
اللہ اللہ صفای عارضِ حسن

جوشِ زنِ آنسوؤں کا دریا ہے
طابقِ محراب ہی مصدا ہے
زخمی کو چاندنی فی مارا ہے
رخ پہ پاپی نگہ بھپساتا ہے

دیگا ساقی مجھی شرابِ سحر
خوابِ مینِ آفتابِ یکسا ہے

خیالِ گردشِ چشمِ تباں ہے
دماغِ سیرِ باغِ اب کسکویاں ہے
جہان کو ابر کا جپر گمان ہے
ستارہ وارِ کفشِ مہِ رخاں ہے
قدم پر نورِ مہِ جلوہ کنان ہے
خیالِ عارضِ مہرِ سی ٹکڑے
تمہیں کیا مطلبِ دلِ مینِ تباؤ

نصیبوں کی جو گردشِ بخیان ہے
ہمیں گلزارِ کویِ کارِ خان ہے
ہماری آہ سوزان کا وہواں
زمینِ تہِ مینِ شکِ آبِ سلاخان ہے
بہارِ ماہِ پامالِ خزان ہے
قبایِ جسمِ مانہ کتان ہے
جو دل کا حال رہی تہِ بخیان ہے

فقط اک بات ہی مومن و نہ
 جلائی آکی اوس کا کوا کشتہ
 ہوا می زلف مشکین ستمین
 عرق آلودہ رخ پر بہر قربان
 اوٹھالی رخ سی پردہ ہو ہم آغوش
 رہا و ز زبان افسانہ حسن
 گلشن کرتی ہی لہجہ جاسد و ک
 مرقع سنی نہ وہو تصویر مجنون
 بسان شمع گوہی بی زبانی
 لگا لیتا ہی وہ باتون میں گل کو
 ہماری دیدہ تر پر ہمیشہ
 نہیں افشلاں چین ماہر و پر
 نگہ بھی ہی تیر ہی قیامت

مگر کیا چیز ہی کیسا دوان ہے
 کمان ہی عیسیٰ مریم کمان ہے
 زمین و آسمان عینہ نشان ہے
 طبق آخسہ کالایا آسمان ہے
 نہیں یہ لہجہ ترانی کا مکان ہے
 دہن مین طور کا شعلہ زبان ہے
 بنی نوک قلم نوک سنان ہے
 یہ نقشہ بی نشانوں کا نشان ہے
 مگر سوز و درون منہ سی عیان ہے
 زبان مین سحر ہی معجز بیان ہے
 سمندر کا زمانی کو گمان ہے
 عیان گویا فلک کپکپشان ہے
 مژہ ہی تیر تو ابرو کمان ہے

سحر فردوس میں دیگاتجی قصر

ترا مجروح قسام جنان ہے

بیا محبت کی دو اکیون نہیں کرتے
 دل قید سی جوڑ کی ہا اکیون نہیں کرتے
 آئینہ کو زانو سی ہا اکیون نہیں کرتے
 راضین رخ پر نور پہ اکیون نہیں کرتے
 انکار جہا ہی تو وفا کیون نہیں کرتے
 انبے عدۂ دیدار وفا کیون نہیں کرتے
 تم غنچہ دہن ہو تو مناسب تمہیں
 اثباتِ وجود دہن کی بات سی کر دے
 دل لیکر جاتی ہو اللہ مٹی ہٹاتی
 کیون جو نہر اتنی کو دکھاتی نہیں ہکو
 بیا محبت تو نہیں ہونی کا چھپا

عیسیٰ لب جان بخش کو اکیون نہیں کرتے
 اعتقادہ سرستہ کو اکیون نہیں کرتے
 اسن بدہ حیران کیا کیون نہیں کرتے
 نازل عاشق پہ بلا کیون نہیں کرتے
 اقرار ملاقات بھلا کیون نہیں کرتے
 چہرہ سی نقاب آج اکیون نہیں کرتے
 گر ہو گل شاداب منسا کیون نہیں کرتے
 صاحبِ تحریر کو اکیون نہیں کرتے
 عیار بتو خوف خدا کیون نہیں کرتے
 قاتل ہو تو سترن چلی کیون نہیں کرتے
 پھر مرنی کی احباب کیون نہیں کرتے

گر آنگتا ہوں لفت کا بوسہ ہن کہتے
کہتا نہیں خلوت میں کیا نہم کا
کیا دل گہی اُن نبی بانسی میں لو

سودا ہی تو سود کی وا کیوں نہیں کہتے
وا وصل کی شب بند کیا کیوں نہیں کہتے
تم ظلم و ستم جو رہا کیوں نہیں کہتے

تا نب ہن اگر عشق و محبت سی سحر آپ
بیٹھی ہوئی قرآن پڑھا کیوں نہیں کہتے

عشق گلہ زمین مست پھر کپڑے
اب محم وفا کو سر کر دے
گردش چشم پستی ہی جبال
تلخی مرگ سی بچون دم نزع
ہمدین میں فرط خوشی سی شادی مرگ
سنگدل کچہ نہیں خیال تجھے
رخ سی گلہ رو اوٹھانی نقاب
غیر ہی دیکھ کر مہر سخن

ساغر لالہ سا قیا بھر دے
ای سحر راہ عشق میں سر دے
کوئی چہاتی پہ کیونکہ تھرو
ایک بوسہ جو مجھ کو دلبر دے
گر جواب سخن وہ ہنس کر دے
جان کو تجھ پہ کوئی مر دے
ماہ کامل کو منفصل کر دے
پڑ گئی آنکھ پر مری پر دے

یا تو وہ گریبانِ وہ صحبت تھی
 زندگی بھر تو ہم سے تو نہ ملا
 کشتہ اوس مہ کا ہون بجا ہی اگر
 کشورِ عشق میں مین کہتا ہوں
 یون پسینا و قرن میں ہی طرح
 تشہ رہتا ہوں آبِ خنجر کا

یا تو اب یہ حجاب یہ پردے
 آنکھیں تھم گئی پردے
 چاندنی سی مرا کفن کر دے
 دل پر حسرتی رخ زرد دے
 شیشہ کوئی گلاب سی بھر دے
 محکمہ سیراب دلر با کر دے

ای سحر شمع رویِ جانان پر

شکل پروانہ جانِ فدا کر دے

سمن بھی شمعِ صباحت میں تن برابر
 اگر صفا میں تن و نستین برابر
 وہ گل جو پائینیں خارِ جوشِ شست
 کھلائی نقشِ کھنڈی بایں گیل
 تمھاری نہ انتوں فی بی آبرو کیا کیا

کلی سی تنگی میں رنگین دمن برابر
 تو غنچہ رنگ گلِ سرخ اور دمن برابر
 مری نگاہ میں دشت و چمن برابر
 فضا خانیانہ و صحرا چمن برابر
 بہا میں شمعِ شمعِ شمعِ شمع برابر

فروغ رخ سی ہونی تابناک گوہر گشت
 حضور رنگ لب لیک لفظ سنی
 طلانی پر تو غور شب رخ ہو گئی بال
 قوت مین یہ مانہ ہی پیش چشم سیاہ
 یہ لاغری کا ہی عالم نظر نہیں آتا
 فرشتی تک کی تو گہری بیج سکی اشہی
 مساوی تیغ شکر فی کی قہمی شخم
 زبان ہی موجہ آب حیات و افرا
 کہان کی شک سہی نسبت و نلف چہر
 یہ کیسی آنکھ کا مژدہ چمن مین لانی نسیم
 کلی کلی عجیب طرح کی ہی گلکاری
 فنا ہو پہلی قدم سہی اہ فقر مین
 جو فرق ہی تو نہ ہو سہی ہر گلی کا

کہ شتری کی سہیل مین برابر ہے
 کہ سنگریزہ و لعل مین برابر ہے
 کہ ہالہ خط سبز اور کرن برابر ہے
 کہ شام غربت و صبح وطن برابر ہے
 میان یاری سی میسر ابدن برابر ہے
 یہ رست ہی کہ نازک راہن برابر ہے
 کہ ہر حراحت تن خندہ ن برابر ہے
 مسیح سی ترا ادنی سخن برابر ہے
 بہت تار و خطا و حقن برابر ہے
 ہر ایک غنچہ و گل خندہ ن برابر ہے
 بہار ہی چمن و پیر مین برابر ہے
 کہ شکل مین کفنی و کفن برابر ہے
 و گرنہ مرتبہ پنچتن برابر ہے

سحرین پنجہ قدرت کی اذگلیان پانچو

ہر اک پہ لطف خدائی سخن جابجا

ہم نفل اور ہوشی شہرت خود کام
یا رب خلی پس یار و خوشا اونکی نصیب
کیونچہ غیاغیر و نکی سہلائی ہوئی ہیں
دل کی لگتی ہجی عالم ہار می کل
کون ہی عاشق کمان ق کسبی شفق
کچھ نہیں مانع ہی یانی رانی کی دہان

سو گیا کس نیندیر سخت فوجا ہم
چین سہی تی ہین ہکو کمان احرام
میر ہی جانب کیسی یہ کیا خیال تمام
عاشقی کا کچھ نہیں معلوم کیا انجام
رہ گیا اغیار کا باقی جہان مین نام
خاک کوئی دست مجھو جائزہ احرام

غیر مرقد جابی آسائش کمان او سکو سحر

جس سیکو اس جہان مین خوشتر آرام

وید کی اوس گل کی خوشتر شہر پیدیا
عشق مازدلف مہ آشفہ شہر پیدیا

بانع ہو پال غیرت دیکھ کر طر و خرام

مثل گس آنکھ جو بالائی سر پیدیا
جو ہر افسانہ مین افسون کا اثر پیدیا

شوق گلست سہی تو اگر پیدیا

طائر زنگ چمن حشت سہمی کر مضطرب
 سرا و چلی پھلو سنگا گجر اتو جو ہنسی ہاتھ
 گر کر وں سوز و گداز ہجر ای گلرو بیان
 وہ کہی موز و تن گمر کی قد بالاکا و صفت
 ہمسرہ کجای ہمارے چشم گریان سہی خیال
 ای تو تھی محبت سخت مشکل امر
 یار کو مجھی محبت ہی طاعت کے سبب
 ہجر کی شکست کی صبح صول مہوش ہو^{لغضب}
 سوئی دون دیکھ کر پینچوں اگر ز قوت
 صندلی رنگوں کی الفت ایسی کہ نہیں

برگ گلبن سی پی پرواز پر پیدائے
 طائر زنگ خا بھی بال پر پیدائے
 شمع سان نوک بان و جگر پیدائے
 جو زبان مثل سنان بالی سر پیدائے
 آبرو کھونیکا منہ تو ابر تر پیدائے
 وہ کہی الفت جو تھکر کا جگر پیدائے
 ہی وہ نہان جو دل انسان چن پیدائے
 آسمان ایسی بھی نیامین سحر پیدائے
 نالہ میرا گنبد بی درین در پیدائے
 آدمی اچھا چلا کیون در دوسر پیدائے

ای سحر یہ تین مفلس کے ہاتھ آتی نہیں

بہر عشق انسان کو لازم ہی کہ ز پیدائے

مطر مباحی ہی مچی باگٹ شائوش

مفصل کلی ہی مچکٹن چٹاں شہی

ہر طرف شور بہاراں جنو نکا جوشی
 اوس کے پر کو تنگ لٹایا جو جی تپ سی
 وہ سہی قامت لب جمع ہی کھڑا سی قمر
 جانستان می الفت کا حافظہ خیا
 ہجر صوری ہی تصور ہی صال معنو
 بلبل و گل کی سی صحبت مجھ میں دگر
 نیمچہ زیب کمر حدیسی ہی اوس کے
 پیش شیم مست تپ ہی جو می بی آبر
 آگی اوجش شیدو کی گیا ہی گنگ
 جلوہ متاب پال حسد کیونکر نہ ہو
 نازنینوں کا حقیقت سین گم کوئی شعا
 سنبہ خط اور لب شیریں سی ثابت ہوا
 عکس نگاہ سی ہی ویزہ یا قوت

آمد آمد جیو دی کی ہی دواع ہوش ہے
 ہالہ مدہ ہاتھ میں فانیوش آغوش ہے
 سرو سی باسی جنت آج شہادوش ہے
 زیر خط چاہہ رخندان صدمہ خوں پش ہے
 یا رظا ہرین جد باطن میں ہم آغوش ہے
 ناکش محفل میں غلیظ وہ بخت خوش ہے
 جسم میں مثل شراب خم لہو کا جوش ہے
 پردہ مینا میں جوش شرم سی وپوش ہے
 شمع روشن پردہ فانوس میں پوش ہے
 چاندنی کی پانوں میں اوس کا پوش ہے
 برگ گل کو ہی ان کی کھل چل پوش ہے
 ایکجا نخل قد جانا میں نشی و نوش ہے
 گوہر عطران جواہر میں گمشوش ہے

ہجرین او بن ہر و کا جلوہ رخ چہ
 سوزشِ عکسِ سحر کیونکہ ہر جگہ کہا
 وہ چمکی ہی رخ پر نور پری برقی
 جو بین عالی ظرف کب بین نہ گو نہ کہ
 ندیوں میں شور بہی کیو سودا شی
 دل کی ہی جب سے غزال چشم ساقی پر گنا
 کسکی آمد کی خبر گلشن میں لانی ہی ہم

خاک بستر چادر متاب لا پوش
 شمع بزم غیر روحی ساقی می نوش
 سانی جسکی چراغ محترک خاموش
 برو باسی بزرگی صاحبان ہوش
 گو محیط طبع مسکون مگر خاموش
 وحشت اگین سے تیرے ہوش
 چشم زکس می ہی گل سرا پوش

ناتوان ہوں ای سحر اکنا زمین کی عشق میں
 رخت ہستی خیم لاغر پر وبالِ دوش ہے

روح بچپن ہی آرام نہیں آتا
 خار خار غمِ فرقت سیلابی شین
 کیونہ سو کہہ کی کائناتیں لا غراپنا
 اوج پر اختر طالع کا ہی سہرہ بھٹ

جب تلک نامہ پیغام نہیں آتا
 خوش کہنی سر و گل اندام نہیں آتا
 نظر او سکارخ کلام نہیں آتا
 خواب میں بھی وہ لب بزم نہیں آتا

یاد آتی ہی تری یا کہ ہی روز آتا
 رات بھر میرا خیال نہ ہی بہا بی نو
 کینچ لاتا دل مضطرب ہی کچھ چین
 عشق پڑی روز روزا رہی نور فزون
 دل کا آغاز محبت میں برانقشہ
 دور میں تیری نہیں کیا مراندہ نشین

اور ایسا جان کوئی کام نہیں آتا
 شمع و تلو جو سر شام پہن آتا
 آپ سی عاشق ناکام نہیں آتا
 سب میں بکھا کوئی کام نہیں آتا
 نظر اچھا نہیں انجام نہیں آتا
 ساقیا میری طرف جاؤ نہیں آتا

بہ مرنی کی سحر اپنی بھی بیگانی ہیں

غیر اعمال کوئی کام نہیں آتا

دیکھو نزاکت اور صنم جانبہ زیب کی
 دریا دلوں کی کیونش تعلی سی ہو گریز
 کہنے یورو لباس کی ہی محترمہ کو فکر
 سوئی نہیں قریب جو درستی م رت
 دامن کھلیج ہو مہ کنعان کا حبیب خاک

نازک شکم میں چھپتی ہی کتنی کریب کی
 مدنگاہ بحر ہی جانب شیب کی
 صورت جو اچھی ہی نہیں محتاج کی
 تاثیر کیا ہی میری نغان کی نہیں کی
 دیکھی جو کل اس صنم جانبہ زیب کی

بیدر و ابتلا کشته فرقت کی لی خبر
 کیا جھلکے کھڑے کڑی ہو گیا پیر
 دل عاشقوں کی چھینتا ہی کیا
 بند فنا بھی قبر مرئی لڑ لہ سینا
 بوی کلابہ ہی جولب لعل سنگین

ہونٹوں پہ جان کی ترغی شکیب کی
 تقریری ہی صابن عیان ہونے کی
 تاثیر دیکھنا سخن لعل سب کی
 کیا بقیہ ریان ہونے لاشکیب کی
 خوشبو و قن سی لری کی آتی ہی سب کی

اک جامہ سیلے رکاشتہ ہون ای سحر
 چادر چڑھی مزار پہ میری کرب کی

ہر عضو خیم سوز محبت سی داغ
 جوش جنون ہی سینہ پہ گلزار داغ
 جلتا ہی طرحی مرئی دل کا داغ
 اک حوروش غزل میں دل بانغ داغ
 کس رگ کھنڈا رکنا غریب میں ہی خیال
 ای داغ عشق شعلہ رخاں ہی گرم

یان زور و شب عقیبت شمع و چراغ
 فصل ہمارے مراول بانغ داغ
 بی رو غریب فقیلہ یہ روشن چراغ
 رشک شستلج مرا خانہ بانغ
 کوشی موج رگیت و اظہر داغ
 مدت ہونی کہ خانہ دل پیر داغ

وہ گل چمن میں آیا تھا گلگشت کو کسی
 کیا کچھی شکایت بہیر صبرم
 شور و فغان بھی یہی کیونکر ہو سکو
 کیونکر نہ زلف نہیکہ کی ہوجو دماغ
 گماں میں تنہا نرسی کشتہ و کی
 ساقی بن اشک سحر بھرتی ہر آنکھ میں
 اسی عندلیب کہ ہی گلریز آب کی فصل
 میری چلن پہ غیر قدم مارنی لگا
 ٹھنڈا دے کس طرحی سپرین دماغ عشق
 تنہا میں قمری قدس و نہی نہیں
 اسی چشم طفل اشک رکھنا نگاہ میں

غیرت سی بات تک جگر لالہ دماغ
 بچکی بندہ ہی ہی فی سی لکھا بفرغ
 بیل کی زفر نہ مٹی گل بدو دماغ
 کالکی سامنی کہیں جلتا چراغ
 ہر زخم دل جو رشک ان اوجاع
 لہر زخون ل سی ہمارا لہجہ
 سخوت سی باغبان کا فلک دماغ
 کبک سی کی چال وڑا تا کلاغ
 ہوتی ہی جیکہ صبح تو بھتا چراغ
 پروانہ شمع حسن کا ہر مرغ باغ
 مردم کی دو دمان کا چشم و چراغ

آدم کی طرح خلد سی نکلا ہون اسی سحر

اب کہنو کمان ہی کمان عشق باغ

حسن افزای رخ مکان کی بانی ہو
خار و شرکان کی تصدیل ہو صحرانوں
اشک و خون و مایا چمن میں بادنگ سبز
خون و رخ سی مثل تجم ہو گئی خشان گہ
میر می آنکھوں سی ہو ایہ جوش طغیان
پہلچان زندہ ہو بین قرب اب محض
بام پر اولی جو قونی و می دشمن نقاب
حکم آتش قت ساتی میں کہتی ہی
پھر بہار آئی جنون عشق پھر تازہ ہوا
اس قدر سوز فراق یارنی دمی لگو
پہلچہ می سی چوٹی ہی آنکھ سی روئی
زلزل کھلا کی کیا آشفہ سحر فی ہین
کوہ ہو جاتی ہی تیری سامنی عین کمال

ایک ماہ چاروہ کی گرد و ہالی ہو
دیدہ خونبار میری پانوں کی چھالی ہو
خونسی لبر زیر سب شجار کی تھالی ہو
غیرت عقد شریا مکان کے جہالی ہو
غیرت جیون عمان شہر کی نالی ہو
آب حیوان کے بھنور اوس کانکی بانی ہو
مثل موسیٰ غش ہزاروں مکین والی ہو
جام حبس سی لگا ہونو نمین تنجالی ہو
زخمہ می داغ کنہ یک بیک کی ہو
تیرا تشہار سان اخگر نشان نالی ہو
قطرہ می اشک کہ آتش کی کرنی ہو
دن پریشانی کی ہمہ پرتی ہی الی ہو
میل بھر حشیم بدسرمہ کی منبالی ہو

لکه گمئی تقدیر بدین دل دوزی تیر نگاہ
جای خون شمشیر شریک سچی وقت
اگیا مردونکی بھلی خواب راحت میں
ہجر میں ہی بسکہ یاد کا کل مشکین پا
جاگزا ہی بسکہ کالی ات ہجر پیا

نیزہ خطی تری سر نہ کی دہنالی ہو
بدلی جوہر کی علیا بن اورین چاکی ہو
شوہر عشر زاتری عشاق کی نالہی ہو
رات سی فزون می نظر ویندن کل کو
میری نظر ویندن سی سانپ کے چاکی ہو

جرم الفت پر کیا جنسی کہ اک عالم کو قتل
ای سحر اب ہم ہی وکی چاہنی والی ہو

الفت لب و قامت کے زون میں چلی ہے
افسون جن ای تری جلوہ گری ہے
ہیں اختر تابان عیان کا کھشان ہے
شاو اب ہی ہر زخم مہل گل تر
ای غیرت خورشید تر حسن ہی مثل
دو دو دل عشاق کیون عود کی بود

پتھر مری مرقد کا عقیق شجری ہے
آئینہ میں ہی عکس ک شیشہ میں پری ہے
یا گوہر غلطان تھی ہی مانگ بھری ہے
کیمیتی مری آ ب ہم خجری ہری ہے
جنت میں خجل حد پرستانیں پری ہے
زینت بدن یار لباس لکری ہے

تو راغ ہی نال غاؤ ز بندر کی صورت
 فرقت میں نہ قسما کی ہی عانیہ
 یہ عاجز کلرنگ کی سرخی کا ہی عالم
 گوی کل بادِ سحر اب ہی سحر دم

زمنور ہر اک تیر شکر کی سری ہے
 ہر چند کہ بل صبر کی چھاتی پہ دہری
 گویا کہ گلابی مین می ناب بھری ہے
 اک خلق جہان گذر نہی سفر ہی

گردش سی فلک کی ہین سحر ازل سنو
 اس عصر میں عزت کا سبب نہری ہے

جو فکر خود فروشی بجو اسی شک پہ ہوتی
 تبھی کیا چاہی تھی کی لڑائی قاتل عالم
 میں جو عاشق تر اسی آفتابِ حسن بیبا
 نہ مثلِ باوصہ خال اور اتار سر پہ چھتا
 ولاخوش ہو نہ گروہِ سیر غیر نوی ہی بھٹا
 اگر دل میں خیال اور غیرت باقیں کا ستا
 خرام ناز جہان سی او شیبہ ہم دیتے

ز زور شید لا کر زہر تیری شہری ہوتی
 دلونسی عاشقوں کے تو فی مانگ اپنی بھرتی
 نہ او کو دیکھتا ہر گز جو قابو میں ہی ہوتی
 ملاقات اور سمنبری جو حاصل سر ہی ہوتی
 قیوبیادین باہم ہی جنگ کر ہی ہوتی
 سلیمان کی قسم ہی بدیشہ میں ہی ہوتی
 تر حال ایسی تانہ جو ہی کبک ہوتی

سحر اوس غیرت گلزار کی صولت سی چکر
اگر شلخ نہال آرزوی دل ہری ہو

قاتل مری سچ کی تقریر ہو گئی
دریا مدین کس باریسی تنویر ہو گئی
سودان ریح نغمہ مطرب ہی ہجر
ہم تو اونھیں بکارتین اغیار کی
قاصد پھر انہ لیکلی مری نامہ کا جواب
رسوا کیا خراب کیا اسی ستم شعا
پہنان ہوا ہی ہ نقاب حجاب میں
خط ہی نمود مصحف رخسار پر
برہم میں آپ بوسہ کی سو پہ کیوں
کیونکر میں یا بحر شہادت کو پیرتا
قاتل سی ایک دن مری جب نے کہا

ق

آب بقایں زہری و شیر ہو گئی
بجلی ہر ایک موج کی تخریر ہو گئی
اک درد سر صدای مرامی ہو گئی
اولیٰ ہمارے نال کی تاشیر ہو گئی
برگشتہ کی قلم مری تفتیر ہو گئی
لے اب تو جرم عشق کی تخریر ہو گئی
بی پردہ کسکی چاند سی تصویر ہو گئی
مردم حاشیے پہ تفسیر ہو گئی
اچھا معاف کیجی قصہ ہو گئی
بہر عبور پل تری شمع ہو گئی
عاشق کی تیری موت گلو گیر ہو گئی

تم ایسا دیکھی ہو کہ کتنی ہی رہے

یاں قبر بھی غریب کی تعمیر ہو گئی

سے لے اسی سحر وہ زلف مسلسل کھلی ہاں

اب تیری قید موہنی کی تدبیر ہو گئی

بیوقوف شمعسا جہا نہیں بنیں پیدا کوئی

سوی جو تشبیہ پر سی تو بڑا مان گئے

یہ چہرہ ہی کہو نہ کچھ چرانا کتب

یار اتا ہی تری کلبہ احزان کی پٹ

جھوٹ ہی لاں محبت نہیں تیا کوئی سنا

ہونہ آرزوہ اگر سرو سی قید کو مشا

اطمی بیہوشی بیکار و واکرتی ہو

مر گیا یوں تپ فخت سی میں اچھا ہو

ایسا افسوس نہیں ابھی خریدار نوکا

سی پر خیاں ہر اک شے کے چاہی

با وفا مجھسا نہو گا ترا شید کوئی

لو مر حیاں نہیں آپ سے اچھا کوئی

ننگہ لطف کی رکھتا ہی تن کوئی

جھوٹوں اتنا نہیں تیا ہی لاسا کوئی

سچ تو یہ ہی نہیں دنیا میں کسی کا کوئی

سیدی سی بات پہ ہو جاتا ہی ٹیرا کوئی

مرض عشق سی ہوا نہیں اچھا کوئی

جس طرح لیتا ہو بیمار سنبھالا کوئی

مفت دل جیتا نہیں نہیں لیتا کوئی

تیری دیوانہ سی چھوٹا نہیں صحیح کوئی

ای سحر شکری اتنا تو وہ فرماتی ہے

تم سے اچھا ہی مرا چاہئے والا کوئی

جیمین آتا ہی واندہ چشم سی خون کچھ
نجد سونا ایک ت سیڑ پا ہی سجوں
سیر گراب وان کی ہی صنم نہ نظر
گرنہ تھا منظور ملنا تو ادایہ کون بھی
بہر شبیہ قد و لہار چکر چھپائیے
غش چشم یار میں برکایوں بیٹی

سنگ کو ہستان و خالیست گلگون کچھ
جنمیں ہی آباد چکر چاہی خون کچھ
دیکھی رونامر ایسیہ جیو کچھ
چہرہ دکھلا کر ہمیں باقی کو مفت کچھ
سر و کی مصراع نامو و کمو و کچھ
جیمین آتا ہی کہ وروسورہ خون کچھ

ای نگار شوخ کیسے کہا تھا آپ

دل سحر کا ملکہ ہاتھوں میں خاتون کچھ

صاف نگار کدورت سی سینا ہو جا
کری گلشت چمن گروہ مر گل اندام
پہونچی ای کاش مے عرش معلیٰ پناہ

دل سلیمان کی انگوٹھی کل نیکسہ ہو جا
برگ گل نیر قدم ریزہ بینا ہو جا
مجھ کو معراج مری مامہ کا زینا ہو جا

بوسه ملجای تو کچھ خنجر سی مخم نہیں کم
 نہ ملی اکی کلی سی ہلال بروگر
 اوس سی لکھو نیامہ میں لکھا ہی نہیں
 پھر وہ کافر کہہ بی صاف ہو جی کر
 از تیرے بل نفا ہو جو خدا ناکر وہ

آب حیوان لب جان کا پسینا ہو جا
 عید کا چاند بھی خالی کا مینا ہو جا
 تم جو آجا تو جسے کا قرینا ہو جا
 او کی دل میں جو مری ہمت کینا ہو جا
 سہل مر جانا ہو مشکل محبی جینا ہو جا

اثر سرمہ ہی خاک در جان میں تھر
 دیدہ کو میں پیر جابی تو بینا ہو جا

غصہ جی بہت بوسہ ابرو جو کیا
 جلا دون میں قاتل بڑی شرم کی جا
 دل سے چھینند کی طرح جب تیرا
 ہم خوف سی چپ بھی ہیں نچو تسکات
 نہ وصل میری نہ اب لمین ہا خون
 خطایار کو کیا لکھوں کہ نایاب قاصد

کہتے ہیں مری ہاتھ سی آج قضا
 تسمہ تو ابھی گردن بجل میں لگا
 امی بت تیری فتاری باقی خدا
 ہی بزم خوشان صد ہی نہ خدا
 شدت ہی مرض کی تو واپسی غذا
 ان زبون کہو تیر بھی غم قاسی سوا

عارض کی تشریح کان کا موتی ہی جھپٹا
 مدت ہی دکھاتا نہیں وہ گل رخ نگین
 جاو نہ ابھی پاس بیٹھو کوئی دم
 مرقی ہی سی یارنی سب باتوں کو چھوڑا
 کرتا ہی تھم عاشق ناشاد و خیرین پر
 بیجا نہیں ہم صند فرقت کو اوٹھا

دل یار کو دیتی ہو جس پر یہ سجدہ

بتن می گلشن میں ہر گل شعلہ بی دوڑا
 آتش نگاہ ہر دم ہی گرم و ستبر
 دیکھتی ہوئی کیا اوست صفائی کیل
 جھک کی چلنا کیونہ مخلوق و خالق کو

کچھ کوئی فی مراد مہر بھی اسی

یا جاو نہ نما بدھ کی پہلو میں سہا

اک خون کا لیا مری آنکھوں میں سہا

تھم جاو ذرا درویش جین لہ لٹکا

غمزہ ہی غشوہ نہ کر شمع ادا

اوست تجھی مطلق نہیں کہہ دے

جو کچھ ہی یہ سہا لکھ لکھ لکھ لکھ

خالی لگا وٹا نہیں ہو کا ہی غما

وہ یہ جو پھولوں کا ہی سوا آتش منرو

صاف ساعشع پنجہ شعلہ بی دوڑا

اب تو رہا نام نہ پڑے مسدود

کشتی کی جھٹی شیطانی طرح مہر

جو عجبید کا ہی مہر مہر

تمام شد

رباعیات

ہی جگر تیرے کا غصہ جگر سے	دستِ حق و بازوی پیمبر سے
ہی دل میں تمنا کہ قیامت کے دن	کہتا میں اٹھوں قبر سے حیدر سے

ایضاً

احمد کی جو بستر پہ بستر ات کے	یوں کون ادھاق ہوا خات کے
اللہ رحی مواہبات کے جسکے اوپر	اللہ ملائک سی مباحات کے

ایضاً

گو بجائیں نوسی سندن تھی حیدر چھوٹے	رتبی میں بڑی تھی ہین اکثر چھوٹے
کو عمر میں تھی خوردی تھی سب بزرگ	نبیوں سی تھی جسطح پیمبر چھوٹے

ایضاً

ہی عبد خدا جہان کا معبود علی

خود سا جہ حق خلق کا مسجود علی

ہی ذات ید اللہ سی ہلام کا

کعبہ صدف و گوہر مقصود علی

ایضاً

کیا اور میں وقت میں بجلا کرتا ہوں

ہر دم کہنا افسوس ملا کرتا ہوں

سوز غم فرقت سی جو ہی سوز و گداز

ہر شب صفت شمع عجب سبک کرتا ہوں

ایضاً

بن آپ کی بیوش با کرتا ہوں

ہوں نزع میں جیتا ہوں میں متا ہوں

آنکھوں میں ہی دم جسم ہی بی تاب توتا

ایجان میں اب سیت کے دن بھرتا ہوں

ایضاً

ہر وقت نگر چاک گریبان بس کر

بیہودہ نگر ناکہ کو افغان بس کر

عالم تری آہوں سخی جلجلی کہیں

بس کر سحر فی سر و سامان بس کر

ایضاً

ای ہرزہ درانی قیامت چپ
آفتاب کہیں از ہوتھام انہی ہاں

اس شور و فغان سی کہ نہ آفت چپ
چپ چپ نہ کر قیامت چپ

ایضاً

آہ پرانہ ہو عشق میں مسکن اپنا
بہترین شہنشاہی چھوڑی اور چھوڑی

کاہیدہ ہوا کاہ صفت تن اپنا
الفت میں تنی جہان ہی دشمن اپنا

ایضاً

ما چند یہ راز عشق پنهان کیجے
یہ رویی یاد کر کی دندان سنم

کب تک بھلا چاک کریاں کیجے
لب نہ زور اشک سی دامن کیجے

ایضاً

کیون شق مجھی ضعیف کمزور کیا
ہی کرد و غبار میں اٹا جسم مرا

کاہیدہ مثال کمزور کیا
اسی خانہ خراب زندہ در گور کیا

ایضاً

خود دل کہ اسیر ہجر و لہار نہو

آگاہ مری حال نہی خفا نہو

کیا جانی وہ لذت پریشان کا

جو زلف کی دامن گرفت از نو

ایضاً

افسوس کہ تقدیر فی ناسازی کی

بیزنگی عالم فی دغنا پیزی کی

اوسنہ لقا سی کرو یا محکو جدا

ای چرخ عجب سنہ تو پروازی کا

ایضاً

ای عشق مرا چین نہ بھایا تبکو

کچھ میرا ستا نا ہی خوشی تجھ کو

دیکھی تری دوستی بس اینجا نہ خراب

جیسا کہ سنا تھا ویسا پایا تبکو

مخمس

لذتِ پنج سفر کرنا کہیں ہے	سرسی اس وہ دینِ قیوم مردانہ مارا چاہیے
جلالتِ چلندر و ضلہ اقدس چہ وارا چاہیے	سرورِ عالم کی مرقد کا نظارہ چاہیے
خاکِ پلکوشی مدینی کی بہار چاہیے	
یتیمِ بیمبرسی اسی قاتل نہ مارا چاہیے	قلبِ عاشق تیغِ عشوہ سی دوپارا چاہیے
تیرِ مژگان سی مشکِ دل ہمارا چاہیے	دو دونوں ابرو کا تری ہلکا اشارہ چاہیے
قتلِ کہو عشاق کی خنجر دو دہارا چاہیے	
یا دحق دل میں نہان ہوا شکار چاہیے	ماسویٰ المحبوب عالم سی کنار چاہیے
کبر سی نفرتِ فقیرون سی مدار چاہیے	پشتِ پاہر دم سرِ سخت پہ مارا چاہیے
بھوتِ نفس کشتنی کا یون اوتا مارا چاہیے	

دل کی صورت ہو اور جس بہترین
تجربہ رستم دیو اکوان اور شی بہن

وہم کوئی مرض ہو وہا کوئی نہیں
نفس کشش تیغ الا اللہ بن مرتا

اک سکندر بھر سر کو بی دارا چاہے

پیش نہ ہر عاشقی تریاک بی تاثیر
کامرو کی ساحرون کی ہسی یہ تقریر

عقل جالینوس ہی یاقین قابلِ تقصیر
طراز لفظی ہر کلمہ کا ٹٹی کی کیا تجبیر

چشم افنون گری اسکا استشارا چاہے

رات دن کھیلی جہان کی قصہ انی کچھ
الغرض سب عشرت نیافانی کو

لذت بزم وصال یار جانی دیکھ
لطیف طفلی ہو چکا سیر جوانی دیکھ

اب تو پیر مہن ولا سبے کنار اچاہے

بسکہ طفلی سی تپنے قوت کا ہو مہن
کیونکہ راویں کو حسین جاوے اوٹھکی بستر

کہ دیا بار محبت فی مرا تامل و تما
آہ ہوا اک نوجوان کی عشق مہن مثل عصا

صنف پیری کی لی کیچہ سہارا چاہے

جس و فرقت مین کہی عتی کہی مہن

صورت پروانہ جانبا نہ کا دم بھر مہن

او کھلی مین سر و یاد نکلو سی کشتی بی مری	از عشق ستم پریشان کنی کنی
--	---------------------------

عشق اوس پریشان کا آشکارا چا	
-----------------------------	--

کیا دکھاتا ہی بھلا شمشیر تانل مبد	جلد اس ناخن سی کر عقدہ کشائی
و کیسا سفاک کیا ہی جلد گردن ک قلم	سر مرادت سی تیری تیغ کی گئی ہی خم

نکھو گھر سی مری اب تو اقرار چا	
--------------------------------	--

خوب سمجھا ہی سحر تحصیل دنیا کفر ہی	غیر حق کرنا طلب مطلب ہر اک کفر ہی
ہاتھ دامان توکل سی وٹھانا کفر ہی	عرض حاجت اپنی مہم صورت گویا کفر ہی

ہر مصیبت مین خدا ہی کو پکارا چا	
---------------------------------	--

مخمس برغزل شیخ امام خمین بنام مرحوم	
-------------------------------------	--

مین سخت دل قطرہ خون چکیدہ ہو	خشک تر زمانہ سی مہر گشتیدہ ہو
ہستی عذاب نزع ہی نہ آفریدہ ہو	ہوش میدہ ہوں تیج حواس پیدہ ہو

وحشت مین مہر جدای گلوی پیدہ ہو	
--------------------------------	--

مثل شراب سنج بہا کر لہو مرا	بی خمت یار ساقی سفاک منہ پرا
-----------------------------	------------------------------

حیرت ی کچھ رحم مر حال پر کیا
کیون میرا سرتا کی موت خوش ہوا

کیا مین ہی مثل شیشہ می سر بریدہ ہوں

کیون مکر ہوا جناب خرابات ہرین
لاؤن کمان ستیاب خرابات ہرین
ہوں سرخوش و خراب خرابات ہرین
مثل خم شراب خرابات ہرین

زادہ برای بادہ کشی است سبیل

یہ ضعف سی سبک تن لاغری اتبواہ
مرکب ہی دوشن بادہ مثل بر بگا
بانگ چرس طر ح بلا شک و شتبہ
لنگامین سبکو چوڑ کی ملک عم کی

ہر چند قافلے میں ہیں لیکن جبریدہ ہوں

دل سپک یا ہی شوخی رفت ایار پر
ہو تیا ہوں چان نرگس بیار یار پر
قدخم ہی شاخ کیسوی طار یار پر
طاقت ہی طاق ابروی خدا یار پر

محراب کعبہ حاج کہین وہ خمیدہ ہوں

بندہ ہی تیری حسن کا آفاق نازین
نہرہ جبین سی ماہ ہی چہرشی شکرین
ہر دل عزیز خاتم خوبی کا ہی نگین
تیرا غلام کچھ مہ کنعان فطین

کتابی شتری ہی مین تیرا خریدی ہو

بی صبح آفتاب ہی کھل گیا

سہر و سحر مین بطور کچہری سوئی

او آفتاب نہ افق بامی دکھا

خوشی طلوع صبح کیا ہوتا ہی تھا

مانند صبح مین بھی گریبان دیدہ ہو

ہر شب سیاہی محکوم باقی ہی نہ ہو

عاشق سیاہ کا دین نہ لہ سیہ کا ہو

تھا چاک جیب صبح تو شہواری جو

ہی بچ منقلب مین مرا اختر زبو

مین تیرہ بخت شام گریبان دیدہ ہو

ہی دخت زکی دیدی کا منہ صبا

ساتی کی سحر مین ہی ل مضطرب

کسکو خبر کہ شیشہ کمان ہی قلع کما

چہر سی نگ سری وڑی چوین سی

فی یار بزم بادہ مین ہوش پریدہ ہو

ہی رشتہ گستاخان بار و پو غیر

وحدت کی مائلوئی ہی مخفی نمود غیر

ہرگز نظر نہین محبی آتا و جو غیر

چہا یا جو نہین نہا نہین نہین ہٹ جو غیر

عالم تمام ایک بدن ہی مین دیدہ ہو

تار نفس ہی لون سی وابستہ ہندو
امحساں کی محبتی تکلیف تابندہ

قالب تہی کروں جو رہوں چپ پائین کو
ممکن نہیں ہی ضبط فغانِ حشر ہوں

بی نہتیاں صورت عبور و میدہ ہوں

نازناں ہین گلرخانِ جہان افسردہ
یہاں ہی نظر دورنگی حیرت کبودہ

کب انکسہی وقوفِ بیاں اور سوچد
بہنستا ہوں نہیں کمال کی نسبت اپنی بود

باغِ جہانمیں مثلِ انار رسیدہ ہوں

لازم ہی آدمی کو دوسری چال کو اوجھا
اوستا کی یہ بات دیکھو نہ کسر کجھا

جس سی وقارِ دیدہ اہل جہانمیں پا
گوجاں جابی غم نہیں لیکن نہ بات جا

ناسخ وہ کچھ رہا ہی تو میں بھی کشیدہ ہوں

مخمس بر غزل مرزا سنخ صاحب مرحوم

تصویر ہی جو ہر دم لالہ خشاں خود بین
چمن امی عنایت بونگھ میں چھو لانی سن

تو داغونسی ہی سینہ شک گلابی ستین کا
گل دیدار پایا ہی جو باغ حسن بنگین کا

مرا نظارہ دامن ہی تو کمانِ گلچین کا

یہ حشمتِ اہی سنگ کا کل اوس ہندو دیکھیں
لکڑی پنی میں سی ساری ہی ہوا بیوی

ہی شکستِ چم آہو داغ عشق حیرت گیر
تصور ہی ہو ہر دم سنگ بونی لطف چرین

سیریل سرخون ہی اب پہلو میں نافہ آہو چین کا

کمانی داغ سینہ حلقہ اوس خلیان میں
رخ جگر کے پیر باد میں شمشاد نمن

جگر کرتا ہی لکڑی لکڑی عالم لعل نوشین
روا تا ہی جو خون دل خیال اوس گنگن

مرا داماں پخت جگر دہن ہی گلچین کا

سرام گیا جب ساین لطف عجب لکڑی کا
زبس محو تصور تھا میں حسن خود میں کا

ہر اک اختر ہو معلوم نافہ آہو چین کا
خیال آ یا جو روی روشن قطرات میں کا

تہا شاکو دیکھنا صبح تک متاب ہو میں کا

نظر بکھر جو دیکھ میں موی وشن کی صفائی کو
شعل مہر ہوتا نظر ساری خدائی کو

مثال آ یہ معیت ہو عشاق اتنی کو
دکھائی مہراج حسن لکڑی گنگائی کو

تو عالم ہو ہر اک مرغ نغمہ میں غزین کا

لال ہی نہیں دل مجروح تیری شمشاد میں

کیا عالم کو مینی اضطرابِ نالہ سی ماہر

ہوا ہوں ہے اولیٰ وک بیدار سی خبر

تیر پناہ خاک منو نہیں مجھ سی کچا ہی اک طائر

میں پہل ہوں شکار افکن تر ہی ہر شہد کا

ہی رہے غنہ فقیہ چاندنی آؤ گد ہوں

ہوا ہو گا پناہ کا مکتا ہی کساں

زمین ہی شکار خیز اور آسمان غنہ فشاں

بنا ہی غنہ ترا سی صبا مغر ہواں

کھلا ہی آج جوڑا کسی جو غنہ گن کا

جلایا خرم ہوش و خرد کا نو لکی جلی

جگر لکری ہی تیغ سا قہقہہ صفائی

نکیو نگر گرم تر ہوا آتش بار بجلی

طلائی رنگ فی مارا جی برق بجلی

میں یار و کشتہ ہوں اک دھڑلے کی

نہیں آرام کی جادو ہر سونا عین جامی ہی

تلاش عیش یان تضییع اوقات گرامی

رہ بیدار مغر بین محال نیک نامی

شب ہستی کی غفلت میں جانا حکامی

صبح حشر کو دیکھ لطف اخلاقی

بیان موج صفت کیا او غنہ گل کی

چہ بین کا نہی سو تنہا فرشتہ

پنی گلگشت لگے مسکیش گل سپرین

کہی پال کیا مینا می لکھا پنی

که خاستان ہی آؤ زیر پا گلزار تالین کا

ہی لک بقی تجالیں ہی چشمیں سے محکم
جبین عارض عقد و قطراتِ خیز

مشابہ ہونے اوس گری می خور و آدم
کہوں کیا جلوہ منہ با پس سپر کراؤ

تماشا ہی مہ و مہر و نبات اللہش و سون کا

ہی خوت باغبان و دشت صیاد ائی بلبل
ہنسے کیونکر نکل سکر تری فریاد ائی بلبل

ہوا کی باغین ہی آشیان بر باد ائی بلبل
تخمی ہی اہ پر درواثر کب یاد ائی بلبل

سناو سنی نہیں نا دل عشاق غمگین کا

ہی ال چنگ فی مویہ کرا ویدہ اشخو
صرحی چکیان لیتی ہی چشم جام ہی پر خون

ہوئی بزم طرب اتم سر سر خوش مین محزون
سر جم کاسہ ہی خشت سر خم خا کا افاطون

گلزار و گیاہی دور میخوارانِ شبنم کا

کہ دو و آتش یا قوت ہوتا ہی مرد کرب
جلای کیونق مہر ایشمع کا فور کور و زرب

نکسب و حیرت فراہو خطابہ نشیت لعل
ہویش وی وشن بد جیش ل شب

دکھو رسوخ اوس نیچہ مر جانی و ساق بلورین کا

بہنیں محتاج زیبائی کا تو ایسی شرمی طبعیت
بتان آؤری کیواسطی درکار ہی نہ

ترا حسن جهان افروز ہی اللہ کی قدرت
جو ہی حسن خدا واد او کو شاطہ کی گنج

کہ بی ست عروس نہ کر محتاج تشریف کا

جوانی کی تو شب بخود بڑا ہی مست و دامن
ہی کیا کیفیت اب کہ ہر خمی و شہ

ہوا کا فور شکستہ گی براق موی
سیکھ لسی پیر میں تو چہ کا لیں موم

کہ صبح کوچ کو غافل نہیں چٹن خواندہ نشین کا

نہ پوچھا ہی بت تو اپنی بے سنگت حق کا عالم
پڑی کر کوہ پاریہ تو قارون کا وہ ہونہم

اوٹھا اوٹھو سکین کہا تا بسا م طوق تسم
زمین پر ٹیک ہی سنی کو پیل آسمان کو

جو حامل ہو ترخی لیت گزین کی بار تکلین کا

اجل بھی آب سایش مجھی ہی ہر سپہین
اثر شہد لب شیرین کا ہی ہی شمع و روشن

جنازہ تخت گہ عشرت مکہ ہی گونہ فتن
مجھی ہی شربت آئینہ گی کا تلخی

مزا ہی کام جان میں جو ہا ہی لعل نوشین کا

بجا ہی گزراں اوس دھین تن کو خوش کنی

میری پامال کیا مینا ہی لکھا ہی

تبی جیسی جانغز پیر اہن پیر دین بوسی	گل مضمون بازک میں جو اوس نازنین کی
نکدین ہو شوق کدو کو مری شانزگین کا	
کہوں کہ مطلع دلیہ حسن بزمی کبر	تو سمجھوں کہ مطلع خوشید انور کو
خواہش موزونی خوشین کدو بڑ	کرون ضم باہم آہ و سحر شاد و صندوبڑ
اگر یہ قصد صراع قد موزوں کی تضمین کا	
فلک حکبر شہر نشان نہیں کہ کہ سوز گ	کہ ہی طاووس آتش بارہ شب کہ سوز گ
عیان لاجل کا ہوتا ہی مطلب کہ سوز گ	نہ بجا گین کیونکہ اغیار شہر آہ سوز گ
کہ یہ تیر شہا آب سہمی ہ لشکر شیا طین کا	
ہی کیا شرم نام رنگ می خاکستار	ملین جب سلطنت کی نہ جنگ کو خیا گسار
ہی ناچا تم ہر اک رنگ کو خیا گسار	ہی تخت و تلج خاک و سنگ کو خیا گسار
ترا کو چہ ہی اتکا ہ شاہی تیر می سکین کا	
لعل و انوار تن افروز ہی خلعت ہامی مجر	ہی قدر سایہ دیوار برتر چتر ہامی
دلکو سوسن مشجر	نہین ہی مسند مغل ہی خار او کی تیر

تصدی بالش بال بها کوشت بالین کا

شہید تاج جان خندہ جاہ پیدی کو
کفن کو چادر سج او پی غسل آب جانا

جنارہ ہی رنات لاشیں مراک نخل تامل
لب چلتی ہوئے غلام روح انرا کا جوتہ

میچ و خصر فی سامان کیا تہنہ تکفین کا

سحر ہی ست صہبایان حسن کا فرخ
اثر و یکہ وس گل نازک مانع حسن کا فرخ

دل بیتاب پروانہ چرخ حسن کا فرخ
لکھا ہی مصف نگین حسن کا فرخ

قلم ہی بلبل خوش لہجہ گلزار مضامین کا



پامال کیا مینا می لکھا ہی

واسوخت

یا وایام که کچھ غمسی سر و کار تھیا	دل کسی زلف پریشان کا گرفتار تھیا
غمزہ نرگس بیار کا بیار نہ تھیا	روکش سلک گھر آنسو و کھار نہ تھیا

روز و شب شام و سحر عیش و طرب ہوتا تھا
اس طرح بیخیز و بخواب میں کب ہوتا تھا

بہی اشک سی آنکھوں کو نہ آگا ہی تھی	نالہ کیا چیز ہی کا خون نے سنا تھا نہ کبھی
مضمکہ جاتی تھی عشق کو ورنی کو	کچھ نہ واقف تھی کہ ہوتی ہی محبت

ہنگ و ناموس کا اک پاس ہا کرتا تھا
دلکو رسوائی کا وسوسا پاس ہا کرتا تھا

خود فراموش کہتی تھی کسی شخص کی طبع مٹی بند تعلق سی ہمیشہ آزاد	عشق کو جانتی تھی فتنہ و شہوتِ فنا سرسری جانتی تھی قصہ قیس و فریاد
	آشنا ہوٹو نسلی فغانِ کبھی مٹی تھی صحبتِ دستِ گریبانِ کبھی مٹی تھی
گر کسی شخص کو سنتی تھی کسی پرشیدا ولین کہتی تھی الہی یہ محبت ہی کیا	خوب ہنستی تھی کہ سو جانی بھی دیونا ننگ رسوائی کا جسدِ نہیں ہے اصلا
رونا اور نالہ و فریاد کا کرنا کیسا زندگی بہر لبِ جہنمِ پنا کیسا	
دیکھ کر ہلکو کوئی منہ چھپا لیتا تھا نازیبا سی طبیعت کو تفر تھا سا	آنکھ اوٹھا کر نہ او نہر کہتی تھی صلا خوش آتی تھی کسی شخص کے بیہوش اولہ
	میر می رہتی کسی خنجرِ ابرو کی تھسا بل کیا کرتی تھی چچ و خم کیسیو کی تھسا
لال انگبین تھیں تب غشی چہر تھازو اسطح کا ہیکو رہتا تھا دلِ ابرو	

هر نفس لب په باکرتا انتها یون م شمر
هر زه گرومی سی جمی تهی نه سراپا پر گرو

که اشک و هن په کبھی کرتی نه تھے
دشت مین یون شنگولی کیطرح پھرتی تھے

رابطه کو تهی تهی لب شکی کبھی کو تھان
چشم حیران تهی نه آئینه تصویر تیان
نالہ گرم نه تھان حله فشان صبا عقیان
تھا رک ابر بهاری نه سر هر قرگان

حال آشفته نه تھا کاکل سونبل کیطرح
جامه صد چاک نه تھا پیر مین گل کیطرح

اول مین غار قره رہتا تھا غلش انور باک
متر و دوتی روز او متر فکر تهی شب
آشنا ناله و فریادی مطلق تهی لب
جیکو غم جسم کو کا هیش تهی تها و لکون

کو بکو پھرتی نه تھی کثرت بیابی سے
رات بھر تار ی نه ہم گنتی تهی سنجو ابی سے

و مبدم رہتا تھا کث کر صنم و روز بان
برق سان تها دل پر سوز نه سینی مین طیان
بات دن مھر خوشی تهی یون فصل بان
چھرہ فوق بی ظاهر تھا و نور خفکان

رنگ رخ صدہ دل سی نہ اوڑا کرتا تھا

اشک خونیں سی دہن کہی یوں بھرتا تھا

خلد تہی بزم طرب عیش کی شادابی

چہن سی سوتی تھی آگہ نہ تھی چو آبی

دل تھا آرام میں واقف نہ تھی تباہی

اشک مثل دُرِ نہاں بے تھی نمایاں

اشک گلزنک سی دہن مرا گلگون کب تھا

لا لسان داغ انیس دل پر خون کب تھا

دشت پامی مصیبت تھی ہر روز قدم

پامی پر آبلہ سی خار نہ کیس تھی بسم

نگی سر کوہ و بیابان میں بھرتی تھی ہم

اپنی ہر سایہ میں شست میں کھرتی تھی ہم

ہم کو دیوانہ نہ انبای زمان کہتی تھے

لڑکی تھری گھیر جی نہ ہمیں تھی تھے

یہ نہ سمجھی تھی کہ ہم پر یہ بلا آئیگی

دوری راحت جان و ح کو تڑپا

رنگ یہ گردش افلاک نیا لائیگی

جیتی جی عیسیٰ بخشش ہی چھڑوائیگی

دشت مجنون دل شوریدہ گو و کھلائیگی

عشق دیوانہ بنائے گا غضب لائے گا

اب جو دیکھا تو بلا عشق کو پایا ہمنے
گل یہ کہانی کہ چین تازہ کھلایا ہمنے

دماغ پر دماغ دل زار پہ کھایا ہمنے
نالہ گرم سی جھلی کو جلایا ہمنے

عشقم ششم سہم اک جوش جنوں لے آیا
وہ مرض جس سی کہ پرہیز تھا اگی آیا

مضطرب معن کہوں کیا حال دل خارجہ
جالی شک آنکھوں سی خطہ ہی خارجہ

سینے میں پارہ سیاب صفت ہی مٹیاب
زندگی بحر فنا میں ہی نفی نقش ہر آب

جوش گریہ جوہر کی تانہیں خج آب نکھوین
دم ہی ٹکا کوئی دھڑل جاب آب نکھوین

پہونکی دیتی ہی بد کو تپ زان فرق
دل ہی سینی میں طپان وصل صنم شگفت

بیٹھنے میں ہی قلع صفت اٹھنا ہو
دھڑل عقل کی ہر دم و برہم اور

یاد و قمار میں دل غم سی ہی پاپاں اپنا
عشق کامل میں پریشان بہت جان اپنا

صح کرتی ہین ہر اکرات کو لنگر تار تاری بخاتی ہین سب پیش نظر آکا	ننڈا آتی نہیں فرقت میں قلق کی صاف یاد آتی ہین دانت جو پیا پیا
شعلہ رخ کی تصویر میں جلا کرتا ہوں رات دن میں کت فسوس ملا کرتا ہوں	
جان کیوں اپنی میسر کی نہ اندازہ دو دیکھو یوں سو کو تو کیا نام با نسی بھی کو	اپنی محبوب کس طرح نہیں شیدا ہوں حسن میں مثل ہی کو ان سکا نہیں چاہوں
غم جھراوس میں خوبی سی کنار انکرو حور بھی سامنی آئی تو نظار انکرو	
اپنی عاشق کی خوشی میں ہو مصر و کج ادائی کو سمجھتا ہو بد اور زاریا	ایسا محبوب فاکیش ہی کسکو ملتا بازی جاسی نہ آگاہ ہو وہ صلا
زنگ عاشق کا جو فوق کوئی حیران ہو جا پانی آشفستہ سر مو تو پریشان ہو جا	
منہ پہ منہ کی لکھی لکھی کی فہم ہو چکا	چشم عاشق کو جو مناک کسیدن کھی

زنگ بوق چہرہ کا ہر چہرہ سہاگت ہے
سج میں کیوں چوٹا کوئی ہوئی کیا

دونا موقوف کروں تو مگر مری کی قسم
تھنڈی آہیں بھر توں مگر مری کی قسم

سج عشق کو نہ ہی جبر گوارا نکرتے
کوئی مانع ہو محبت ہی کنارا نکرتے
یہ جیسا ہو کہ کسی نہ نظر انکری
مرین حسرت ہی قیاب و شہر انکری

شہر گردی نہ اوس میں جہانی ہو
نہ تو خود کام ہو نہ محو خود آرائی ہو

پارسا ہو نہ منہ ہی کی طرف مائل ہو
ایک بیل کی سو سب سے گل غافل ہو
رحم ہو شرم مروت ہو نہ سنگین دل ہو
ذمی لیاقت ہو وفا دار ہو اور عاقل ہو

خود سر و منو ذمی شفاک و ستم گاہ ہو
دلریا دلبر و دلکش ہو دل آزار ہو

ہم جو ان ات نہ سوئیں نہ سوئی دو
تسخ کا منو تہی شرم ہو و شہر لب
نہ گوارا کر می عاشق کا غم و رنج خوب
دلہین ہو طبیعت میں نہ غم و غضب

جلوہ حسن میں ہو بدر نہ فائق اوس
منہ او تر جانی آزرده ہو عشق اوس

حسن الیسا کہ زمانی میں پیدا ہو نظیر
ہی جہن نصیف نہ اور بدر ہی خیاں تر
مہر کو زرد کمری چاند سی اوسکی تصویر
ستون چرخ ابرو کج لہر قرہ غور تیر

شمع گردن کا دھوان ہی چلیا کاکل
گو شواہی ہین شیا شب یلدا کاکل

کان اوس کا صبا حست ہین شک گل تر
ہی ہر اک چین چین کو ش خط محو
لب علیہ ہین جو یاقوت تو دندان گوہر
چشم شہلا وہ کہ شرمندہ ہو جس چشم

سر سیا چشم بلای لہ جان عاشق
لب جان بخش مسیحا ہی ان عاشق

غنجی سی تنگ ہین غیرت گلبرگ لب
دیکھ کر جلوہ زلف لب رخ ہی عجیب
غیرت کو لب نشان ہین دندان
حسن آباد ہین کیا چین منہ چلے حلب

مشک و یاقوت و قمر سی کہین ہین بند ہین

سنبل و غنچہ و گل باغ میں شرمندہ

ہو بہو ابرو خم دار ہے تداہو
بالون میں غنچہ ساراسی پادہ خوشبو

آکھڑہ ویدہ آہونی جو دیکھی نہ کہو
غیرت سنبل تر گونگر و والی گیسو

بجکڑہ موبات سی پھی کی ہی سیاچو
دوونب سی فروز زندہ دو بال لاچو

صدمہ رشک سی صبح کی چٹائی پہنچا
نور سی چشم تاشائی میں پانی بھرا

گورا گورا وہ گلا صاف گرد دیکھنی پا
شمع کا نور گھلی جلیکی یہاں تک بترکا

مہر شرمندہ ہی فوق روی رہے شبنم
واہ کیا چہرہ پر نور ہی کیا گردن

شاخہای شجر طور میں اوپر قربان
منفعل دست خنائی سی ہی شاخ مرجان

ہاتھ ہاتھ فدا جن سے چکدست جہا
پنچنی پھیر دیا پنچ نہ مہر تابا

مرتبہ طالب دیدار کو مہی سی کا
نور پید اہی ہتھیلے سی ید بیا کا

لوح سینک صبا میں نون سینه صفا
سخت حیرت کہوں چہا تو کیا اٹھا

بہتر آئینہ سی بلور سی افرون شفا
دل پھر کتا ہی جسمی کیکی تقصیر معاف

فلک حسن کے ہیں کو کب نشان فزون
نخل قامت سی ہیں سیابان فزون

شکر نرم کی خوبی کا کہوں کیا عالم
آنکھ پڑ جابی تو حیران ہو سارا عالم

دیکھا نخل میں شکر آئینہ میں مویا عالم
ایک نظاری کی رکتا ہی تمنا عالم

ناز کی شکم صاف کی دل شیدا
پای نظارہ پہلستا ہی نشان پیدا

ناف آہو سی ہی وہ ناف کہیں خوشبو
دیدہ جو حبان ناف کمر تا نظر

اور نزاکت میں کمر ہی گبر گل
یا کمر بال گرہ بال کی ہے ناف کمر

گل نش گفتہ فردوس یا ناف او
سنبل خلد کا ہی تار کمر صاف او

کنبہ اکت سی کمر او کی نظر آتی ہی

مثل مویجہ معبر میں لپٹ جاتی ہی

لکھ باریک ہی وہ بال کو شرتانی ہو
جنبش ناز سی نقارین بل کھاتی ہو

باؤ کی جھوکی سی ہر گام چک جاتی
چشم عشاق میں بجلی سی چک جاتی

بائیں ایسی کئی صفائی میں نخل بنی ہو
اونکی نرمی و لطافت کا کروں کیا ہو
خارجہ کو صبا میں ہی کم کروں جو
ہی شب وصل عمودِ بحر میں پر ہو

زانو کب چشمِ قصور سی جدا ہوتی ہیں
مہر و مہ کاسہ زانو پہ فدا ہوتی ہیں

ساقِ پاشمع کہ شاخِ شجرِ امین ہے
پشتِ پاسرخِ یاقوتِ چشماں ہے
صورتِ مدِ شہابِ ایک اسی روشن ہے
کفِ ناز کے خجلِ برگ گل کا شن ہے

سرورِ عنا کو کیا سیدہ با قدر با لائے
پیسے دل کبک کی قیامت لائے

نہر سی آبی تا بقدّم نور کا پتلا ہی ہو
شعلہِ طور ہی یا آتشِ موسیٰ ہی ہو
سر بسر حسنِ مجسم ہی تماشا ہی ہو
قدرتِ خالقِ انوارِ سراپا ہی ہو

گویا سانچی مین ہی ڈھلا ہوا تن اوچے کا
کوئی بی رونہیں غصہ بدن اس کا

جہاں انصاف ہے جس شخص کا انصاف ہو
کیونکہ دو پریشان دنیا کام ہو ہر نکتہ پر
وقتہ وصل سی ہو جہاں اوق آؤ گے
جیتی جی مرد سخی ہر تر ہو کیونکہ غریب

ایسی محبوب کا جو صدیہ فقرت ہے
نار و شادی مخ آرام کی صورت دے

تلخی مرگ جدائی ہونے کی سطح سی شاق
وار و وصل سوا اسکا نہیں ہی یا
ہو گیا ہر گ و پی مین اثر زہر فرشت
مبتلا طرفہ بلاؤ نہیں ہی عاشق شاق

اک طرف صفت ہی اور حیرت سکیتا ہو
شوق دیکھ کر طرف حشرت و سودا ہو

ہر شب اس رخ کی تصویر بن ہوئی ہے
استین آٹھ پہر شکوہ نسی تر ہوئی ہے
کثرت آہ و فغان شام و سحر ہوئی ہے
دل کی حالت مری ہر ذریعہ تر ہوئی ہے

زیست کی اس ہی ہرقت بکا کر لیا ہو

طلب وصل کی خالق ہی عاکر تارہوں

کیا کروں طاقوت پرواز اگر میں پاتا
تیزی میں مرغ سلیمان کو بھی میں شرماتا

اپنی بلقیس کے میں شہر کو اوڑھ کر جاتا
ساری عالم میں سلیمان جان کہلاتا

روز اوٹھکر نہ اوٹھتا میں جفا وقت کی
سر شوریدہ پراتی نہ بلا وقت کی

الغرض وقت و لدا قیامت بھی مجھے
ناتوان ہوں نہیں قنار کی طاقوت بھی

دوری اہت جان قمر ہی آفت بھی مجھے
سد یا جوج غرض بعد مسافت بھی مجھے

کوئی صورت نہیں جو وصل کا سامان ہو جا
ہاں خدا چاہی تو مشکل مر آسان ہو جا

ای سحر شکوہ ہمیری گردون کتب
راز مکنون کی تجھ پہم غلطی ہر یک

عرض کر حق سہی کہ امی خاتون انسان و ملک
تجھ سے انجاء مطاہ بلا شبہ و شک

مرض حسرت اب جلد شفا دی مجھ کو
پھر مری رشک میحاسی ملا دی مجھ کو

تاریخ بنامی مسجد جامع مصطفیٰ آباد

مسجد جامع بنا فرمود سلطان بن
گنبد او همسراه از کمال ارتفاع
حلق هر محرابش از جوش صفایش^{لال}
تجه گنبد مد از تیرگی سمان
هست صحن با فضایش شک^{صفا} افزا
صحن او چون صحن گلزار جهان بنوشت
در حریش وز شب غول طاعتی سیاه
میشود هر دم گمان صبح از جوش صفا
قبه او شعله طور است که ز نظاره اش
نخم محرابش مثال بر وجود جهان
هست هر طاق بلندش سکه و آفاق^{طاق}

و دیده حق بین ندیده ثانی او در تمام
پای بنیان یافته از پشت پای انضمام
هر ستون پر ضیائیش شمع نبره مرام
بر مناره هاش قطبین سماوی اقیام
هر ستون و هر صدار کوش کن مقام
حوض پر آبش مثال مزین بیت الحرام
در رکوع و در سجود و در قعود و در قیام
مرد شب بیدار از شام آغاز بام
میشود بخود ملک چون موسی عالمقام
عارض غلمان صفا از مراد و کرم
از نظیرش عقل عاجز شد بوقت اتمام

نقد تاریخ پیمایش ششم و نهم
ناگهان ملهم شدم از فیض نوب اکرم

پای محرابش گزیدم از برای عین
گفتش اینست بیشک ثانی بیت الحرم
۱۲۵۵ هـ

تاریخ عروسی حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاه

صاحبقران عظم سلطان خلیف عالم	کز جلوتش بلرزوار و دم تاپه
اسفندیار جرات نوشیوران	در حسن رشک و عیفت عالم مثل آید
گرد و فلک بجاش محکوم حکم عالم	تیر و زحل مد و خور بهرام زهره بر
عهد سعید او کرد احکام مل مل	شد هم خواص حیوان بشیر شکل نکس
خاصیت کو اکش پاک از سحوت	ترنج منجم بهم جحان هد به تسد
در ساعت هایون آهنگ عقد فرود	ناهید شد مشرف از اقتران بریا
در وجد پیر گزودن از نغمه عوا	زهره بر قصص آید بر چرخ لیل آید
گلزار بخیران شد مهر از خلع گلگون	بانع جهان فیض شد غیرت آید

خالی بخرش او کردند کان و دریا

سائل لعل و گوهر پریانست کاس و نعمت

فلک سخن چنعت بنوشت سال تاریخ

در حسره سلیمان آید مهد بلقیس

۱۲۶۷

تاریخ شادی مرزا ولیعهد کج در

شاه کشور بهت سلطان عالم سکندرشکوه و سلیمان عالم

بعد از سیاست نگهبان عالم جهان بان و خاقان و قان عالم

فلک تبه و احد علی شاه عادل و کل هی من آل فرشی عنادل

جهان گریه قالبی هی بادشاهان سجا هی و سی گریدین جان عالم

پی وصلت و ذرة التاج شاهی خباب طلیح طل الی

بیابان هی ماه سی تا بهای چراغان فضا شی شبستان عالم

سلیمان کو وصلت هوئی هی پری سی قمر متصل شی خاوی

قران نه هره کو هو گیا مشتری سی سعادت سی ملوئی مان عالم

بنای و بیکصد خوشید سیما بنا باشکوه نردیون مجازا
 کرن کاہلی سہری کی لڑیون پہ جلو انخ پر ضیا مہربان عالم
 طرب نیز از پس ہوا می جہان ہی جہان عشرت گلشن بجزان
 لکھن خان سی ہری باغ ہندوستان ہی فضا پر نہا گلستان عالم
 پری جن ملک حور النساء و غلمان لگی کہنی یون شمع بت باج
 ہمیشہ رہی عیش و عشرت کا سامان سلامت ہی شاہ شاہان عالم
 ہزاروں کی برین ہن ملبوس گلگون ہوا رخوان زار پی نیر گردو
 چمن ہی شقائق کا بزم ہایون گل عیش ہی نیل مان عالم
 حجب لگا کر فی تاریخ موزون عایہ ہاتھ فی بتلایا مضمون
 یہ عید تیران حرم نجوم چالیسین المی مہرک سلطان عالم
 ۱۲۶۶

تاریخ ولادت یکی از شائہزادگان عظیم الشان

حضرت سلطان عالم کل شاداب باغ نوجوانی

کند رشوک و وار سپید
 بآئین تازه ساز سم پوشنگ
 خدا و او شن بمن جسته سعد
 خجسته بخت و فرخنده نژاد
 هایون فطرتی یوسف جلال
 شهنشاه جهان گردید سرور
 متاع کان و دریا کرد ایشان
 بصنعت بست کلام نقش تاریخ
 بزبر و بنیات آنگاه گردید
 سحر ملهم شد ماز عالم غیب
 بشه باد و امباران گفت باق
 هزار و دوصد و هفتاد و یک

سلیمان جنت حمزه شید
 شاعرش نصرت نوشیروانی
 گزین و نیرنگ باقر کیا
 چرخ و دودمان کامرانی
 بلال ابروی ماه مصر شانی
 ز نو آراست جشن خسرو انور
 دم ز پر پاشی و گوهر فشان
 محمود صفی را از رنگ مان
 طبیعت و نمون نکته دانی
 بتعالیم و بغیض خسروانی
 طلوع گوید صبا حیرانی
 علم شد رایت کشور ستانی

شب یکشنبه سی و یکم شعبان

منو داین ماه نوپر تو فشاے
قطعه

تایخ ولادت با سعادت شاهزاده عالم مرزا قمر قدیر باد

تولد شایسته و سعادت چون شاهزاده عالم
ز فیض تقدیر سر نیزه گشت میراد
فی تایخ هر کرم شهسوار فکرت شایسته
بطینت خواجه بر خواند با تفت مطلع روشن

بفر و شوکت جیش میا قبال سلیمان
جهان از جلوه نورالش گشت نورانی
بضمار بلاغت مینمود آهنگان
کز یکر و اختر سال ولادت نورشانی

بذولتخا و سلطان عالم ظل سبحانی
برامد ماه نواز مطلع فضال رحمانی
۱۲۶۰

ایضا

عبدالمجید اکبر و علی اعلی
عبدالمجید جهان جوان لیون الملک

فرزند جوان بخت طفیل حسنین
ابو طالع آری بخت کفنان و علین

اقطار ممالک از قدوشر آباد
و کتراینج همچو مو لو وید

مصر اقبال یافتند نیت زین
ورند مهربان بنگی بود فرضین

هاتف سحر از سر شربت گفتار

مه پاره تحب قران سمدین

۱۲۶۸ م

ایضا

فرقدان جاده شهنشاه سکنه آیین

نیز برج شرف یوسف مصر قبال

دور کند رجشید سلیمان بگذشت

گوی عشرت بر بود دست زبهرام

داود خلاق دو عالم کمال حمت

نور اقبال اطراف جنبش ساطع

چشم بدو ورندید سستی گهی خشم فلک

آسمان کو کعبه جم قدر سلیمان تکلیف

احترام سعادت قمر منزل دین

بسیر وند با فایده و جام نگیلین

سینه شش خرم و پر و زو کثیر شین

پسر مهر و شوی ناه رخ نه جفا

چون خنده از جرم نجوم رخ سطر

بهر هر و له شهنشاهه چنان شایسته

گشتیای پیوسته و نه بخش جان میسر

یا آگهی شده و شد اود سلامت بنا

فکر تاریخ و ملا و چ از خوش شایط

بیل کلک سحر غنی منقار کشان

عالمی نرسد نو یافته زیر زمین

یک عالم از من از روح این صلیب

گوهر مقصود آمد کفین زمین

کرد و کلبانگ طربت از بجن شیرین

و اود خاسته

پس باین نغمه رنگین تر نم گردید

نوکل گلشن اقبال شده سونی مین

۱۲۶۸

ایضا

موسلا و شهر اوده ماطلست

هم آغوش عشرت شده جان عالم

دوم سکر تاریخ گفته دل من

سحر و خونی کلک ساطع عالم

۱۲۶۸

ایضا

سحر و خونی کلک ساطع عالم

آمد کفین ز بحر شرف گوهر آید

تقویم نو بزم سکر سحر گفت اود

تاریخ تازہ گفت بود اختر امید

ایضا

کیا سلطان عالم کو عنایت
سکندر طالع و بشید شوکت
ہمایون درۃ المستاج خلعت
منراوان اختر اوج سعادت
فروغ نیسہ ماہ چشم سے
لگے ذرے ملا فی مہر سی آنکھ

خدا نے شاہزادہ پیارا پیارا
بجائے بہمن وقت بہر سال وارا
عروس سلطنت تمسکین
پدر کی آنکھ کی بہت سی کاتر
منور ہو گیا آفاق سہارا
نہیں کے بخت کا چمکا ستار

کما ہفت فی وقت فکر تاریخ

شعاع آفتاب عالم آرا

ایضا

از فضل خدا چو یافت تشریف جو

شہزادہ خورشید نوح سلطنت

تاریخ نذر زب و نباشہ جستم

ول گفت زہی زہی سلیمان سچمن

ایضا

چو گشت روزگار ز نوین ولادت شاهزاده عالم
بها سیاق قبایل شاهزادگان مرادش پیکر شاهزاده آمد

و ادخال تخمین این ولادت زنببر و هم بنیات جسم
برون زبطن حروف لفظ ولادت شاهزاده آمد

ایضاً

عنایت حق سی ہوا جب تولد
 قمر در شہزادہ ماہ طلعت

پہونے شاد و مسرور سلطان عالم لگی بے سخن ہر مت شادی کی توت

اساتذہ شایہ الکائنات فی سلیمان نکالی غلاموں فی سبھی کمی حست

بسا از زرو و کج و بکشت

نروزیوروملک جاگیر خلعت

ہوئی فشک ترا سنج کیف طہرین

بهم زبرا و ربنیات آکته جب

کماول فی ہی بزرم جشن لاوت

تایخ ولادت فرزند نواب الدوله سید علی نقی خان بهادر جنگ

از عنایات خداوند کرم و انعام

جدا مولود مسعود و بهایون و شید

شمع مشکوی زارت نو چشم و الدین

آفتاب برج دولت شتری و عقل

یافت نواب الدوله سال دارا

نوکل شاخ تنما میوه شکر

نوحیای دو دمان تانم یحان

گوهر دریای شوکت لعل کان

میشود پیدانیک صرع و تاسیج سعید

اختراع میس باوی بانعمر او

۱۲۶۶ ۱۲۶۶

ایضا

خلف صاحب کل سعادت

ماه رخسار ثریا خشم و خشم

ماه رخسار ثریا خشم و خشم

ماه رخسار ثریا خشم و خشم

حق عطا کرد و کتاب ارالدو

شتری جاه فلک تبه عطار تو نیم

مهر برج شرف اختراع میس

مهر برج شرف اختراع میس

روح دوید و ز ذوق رقم او شاد
صفحه بر خورش بناید و بالید سلم

مشقب کلک سحر کو هر تاریخ بهفت

کوکب کوکب ایچ حضور عالم

ایضا

و ادعا نمر ز حسین نج ایاب الدود

کلک سحر تاریخ تولد کرد بطر تازده

یافت ز این دو چار شرفین چار شرفین پنج

حسن یوسف ملک سلیمان عمر خضر مهت جم
۱۲۶۶

ایضا

حق فی نواک جب چاند سا بیجا

یوسف کشور اقبال عزیز دل خلق

سیر هر سی آمار امارت و شن

جسطح آینه ماه مین هی جلوه مهر

روشن تکمین بودن آفتاب کی و دل

مصر دولت مین کیا پیر کینان فی

جلوه گر صاف و تقیاسی مین انوار

یون حسین هی عین کوکب اقبال کانور

فک تاریخ دم صبح جو کی مینی

تایخ عروسی فرزند نواب ارالدوله بھادر وزیران

امیر سرفراز و دستور عظم
مدار الملک و وزیر الممالک
وزیر شہنشاہ عاقل که دار
بتدبیر آصف بدش ارسطو
بجرات زبون ساز سہرا پی رستم
جوان بخت فرزند اقبال مند
چو ابر بہار ان شب روز بارو
بسال ہمایون و تاج حسن
بہ کہ بانو حسن کہ ان شرافت
بیانغ تمنابر افراخت قامت
بسک شریعت بھرم عقبتند

شجاعت مجسم سخاوت مصور
مخاطب لبہ آب جگر آن دلاور
شکوہ سیمان و جاہ کند
ز تیغش تن شیر گردون و بیکر
سبق برودہ در چو دار معنی جعفر
باوج وزارت فرزندہ اختر
ز سر کار دولت مدارش فرور
یہ نیروی اقبال متا ئید و اور
شدہ کہ خدا باشکوہ و کبر و فر
چو شمشاد پہلوی سر و صنوبر
دو لعل درخشان و پاکیزہ گوہر

فلک شایمانین قرآن مبارک
سحر خوات تاینج انجری و فصله
ز روی طرب و ادوات بشارت
چوبی تعمیه گیر ای اعدا و مصرغ

جهان خوش ازین جشن عشرت اسرار
زمصرع و حد چو قند دگر
قرآن همسر فرمود با سعید
شود سال فضلی بودی اسرار

تاینج وفات دختر جناب سید علما ابو لوی سیدین صاحب محبت

جناب سید امام سوم
وحید زمانه بعلم و عمل
گفون نائب صاحب العصر است
گزین دختر ی دشت مریم صفات
چهارم ز ماه صفر و جزیره
سروش مقدس بگوشش سناس
ازین خاکدان غمت بیرون کشید
نمودد خور و ملکان و سنین

که هم مجتهد است و هم متقی
خلیق و صبور و شکور و سخا
بترویج دین سنج و سلا
گلی بود از گلشن جعفر
دو ساعت چو از صبح شد منقضی
ندای اسرار ربان ارجمند
شده بر سینه چنان مشک
خوشامر جا گفت بنت بنی

بشارت رسیدن ز پیش خدا

که اینک جزای کوبت

بایسان کامل چو کروی بر جوع

قطوب لک و او غلی جسته

۱۲۷۱ هـ

از جهان کرد سفر سیده پاک نزا

حضرت مجتهد العصر ستمی شیر

و من افشاند ازین غمگده و عین شبا

گشت ازین واقعه مخزون دل ایلا

گفت ضوان پی تاریخ که بجناب

و خضر فضل احفاد علی و اب

مقتدای علما کامل میان و خرد

سر کشید از سر غنبت بگریبان حد

نیست چشمی که از و شک عارض نخک

نوبت بگشتن بچان سون ا

تاسخ وفات شیخ امام نجف تاسخ محرم

ژولید مویدین نبل و سون سایه پر

هر نخل نخل ماتم و از ان بین آبشار

شبنم سی اشکیا بین استجار بوستان

از پس وفات حضرت تاسخ هی جانگزا

ماتند لایع بین بین و انغ و انغ گل

منع چمن بزم یه گروید باغ گل

دلنگ مثل غنچه بین بین باغ گل

کسب این هی تاسخ و امم و امم

بجولای و ندیب کو اب نغمہ طرب

بیل کی زمری سی ہی بیدار گل

مع یہ اب مرغ چین کج زبان

قلیم شاعری کل ہو ای حرائع گل

تاریخ وفات جناب یسین مکان سید علما مولوی سید حسین صاحب مجتهد الزما

قبلہ و کعبہ ابراہیم بن ابن علی

اندرین غیبت کبری امام ارشاد

رفت از عالم و ز عالمیان بردار

زینت منبر و محراب و مصلی برجات

که نظیرش نتوان یافت بیستی ایوا

آیتی بود ز آیات الهی ایوا

ما تم رحلت آن عالم حاوی ایوا

جایی کرد دست بلبها می مصلی ایوا

نحوست تاریخ و فاش چو سحر گفت

شرف المجتهدین نام مهدی ایوا

سید علما حسین رشتہ زندگی

عیسی آسمان نشین خاک غراب فرق

صالح آل مصطفی صاحب الزما

ما تم او گران گذشت ببول حرم

سال چنین مصیبت نحوست سحر گفت

ز دست ز دست ز دست ز دست

دین رفت ز عالم بسوی غلامین
بحسن سابق بسان حسن بن خلق
نقاب چهره آفاق گشت ظلمت جمل
لوامی شوکت اسلام سرگون گریو
بصدق زهد و تقاوت بفضل علم
بنوک کلمک پی حل مشکلات علوم
غزای اوزده آتش بجان بینداز
سحر چو چوخت دل ضبط سال تار

مکن رایغ علی سر و گشتن هرا
بصبر شهره عالم چو پای
فرغ علم نماند و گرفت بدرج
نقاد رکن کین شریعت غرا
درین زمانه چو آبای خویش بی همتا
بسان حیدر کرار بود عقده کشا
فراق او شده سوبان وح و فقر
رساند لطم غمی بگوش بوش ندا

اضافه کن عدد نام او حسین بن نجوان

جناب مجتهد العصر سید العلماء

۱۲۴۳ هـ

تألیف بنای کوتهی خان نظام علی بن ارضا

مکانی بنا گشت در سپینه پور
لزو کما گیتی گنج و انوار

ز چشمش صفا عکس آید نظر
 سپهر مگوک بنقشش و نگار
 قصور بهشت اندکاشانه باش
 یکسایان است آنحضرت
 زار رنگ مانی بهارش فزون
 نظیرش محال است زیر فلک
 چه از طاق کس اش نسبت کنم
 بآنندک زمان طاق او شد خراب
 چو دیدیم من آن بقعه و لکشا
 بگو شمع خور و آواز غیب

درو بام او هست آئینه خام
 مه و نور و دو گنج بام او هست نام
 ز جنت مرا و است تشبیه نام
 جلو خانه اش شک و السلام
 نقش مقرر مصور تمام
 ز تعمیر نعمان فزونش احترام
 که از ذره و محضر فرقیست تمام
 مرا این را بود تا قیامت قیام
 پی سال تاریخ شد اهتمام
 چه زمینده قصر فلک احترام

تاریخ بنای باغ

یکستان باغ خلد صفت با شربت پاک
 تاریخ آن نباشد شکر شربت پاک

و بهشت نظام علی بن پتی
 تاریخ آن نباشد شکر شربت پاک

تاریخ تفویض نظامت خیر اباد فیقیر محمد خان گویا

جا پرا دائرۂ ابج ترکیب نہ ہیا

منتقل اس سے عناصر جو کبی ابج کے

۱۱۱۱۱

قرعۂ تاریخ کل جب مل میں مینی

صاف پانی عدد سال قدم گویا

قطعات تاریخ فی تعمیدہ وفات مصنف مغفور از فکر وارث علیخان رحم
شاگرد جناب بحر سبلہ اللہ تعالیٰ

بود تاریخ نهم چونکہ فرماہ رمضان

گفت ای فہم چنین سال و فاش ضو

روح پاکش ملک الموت سو خلد

راجہ نواب علیخان بعد م کوچ نمود

ولہ

نهم تاریخ از ماہ صیام آنروز چون

نماز و در شین اتقا لش فہم این ہا

فغان بہر سحر و خلق از تہا بہا شد

سو فردوس پانیدہ مقیم الاولہ را شد

ولہ

پیمان تا سہ ماہ مبارک فرغ آمد

نین فوت صدوی معنوا این فہم ہا

سحر فرمود چون حلت دنیا آہ

ہزار و دویست و ہشتاد و ہشت

از جهان رفت چو دغلم مقیم الدولہ	بود تاریخ نهم از رمضان بہر طلال
فہم شد شام غم آرزو چو فہم این سال	بود نواب علیخان صبح جمال

۱۱۷۴ھ

پنچہ مہر دید از دانش خب سحر	شام پوشید یہ خست پی ماتم شان
گفتم این سال فنا فہم دم فوت سحر	آہ اسی آہ نهم بود ز ماہ رمضان

۱۱۷۴ھ

آئی اپریل کی بستی مودوم ایسی جا بکاہ + ہوی بجایان سحر آہ
 بادۂ اشک سی ہر آنکہہ کا چھلکا دولہ غم پایہ موج
 عیسوی سال تحسیر ہوا رحلت کا + فہم ہنگام بکا
 راجہ نواب علیخان مقیم الدولہ + سوی جنت گئے آج

۱۱۵۸ھ

شر بلا غنت شاخسر و اقلیم مضامین معانی منشی محمد انوار حسین
 سلسوانی مع وائزہ عجیب وغریب نسخہ بہت اعداد و

بعد خالق که باو شاه بحر و برست و مبین صانع و اعدل و اورست
 ۶۳۱ ۶۳۱ ۱۰۵ ۲۱ ۱۰۵ ۲۱

شب را از نور ماه منور ساخت و روز را از پر تو مهر از مهر + عدد و است
 ۳۰۲ ۲۱۳ ۲۱۳ ۵۳۰

و یگانه نادانی تسلیم سه سوانی + حرف جوهر و از بهشت شامی نگار و
 ۱۹۲ ۵۳۰ ۱۹۲ ۴۰۰ ۴۰۰

نشان نمایش کار نوزبان آوری بدست می آرد و پیشی این مقدمه و
 ۲۰۱ ۲۰۱ ۲۰۱ ۲۰۱ ۲۰۱

بحرث یوان پسند زبان تر نماید و زمره و بحسب آهنگ و دیده و شنید
 ۹۹ ۹۹

میسر اید که درین فصل نفع سیان و زمانه طرب بیان و یوان کان فکرت
 ۲۰۰ ۲۰۰ ۱۰۳ ۱۰۳ ۴۱ ۴۱

کلام کمال مسرت ریزش قلم معنی نگار جوش بهار طبع امید گاه روزگار
 ۹۱ ۹۱ ۴۰۰ ۵۱۴ ۱۴۰ ۵۱۴ ۵۱۴ ۵۱۴

طلاقت زمان و فطانت دل مزه دار یک قلم کلام موزون مهر و
 ۵۳۰ ۵۳۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰

شاعر پیشال عطیات و تنگناه ناظم رنگین خیال مسیح اعجاز سلیمان جابه
 ۵۴۱ ۵۴۱ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۹۹۱ ۹۹۱

گلبن وفا معنی چیا روح کالبد گویانی + زینت ساده دانانی + تمیمه
 ۱۸۹ ۱۸۹ ۵۴ ۵۴ ۴۹ ۴۹ ۲۹۵ ۲۹۵

ضمیمه فیروزی + شمع انجمن دولت + نور با صرة صولت + زبدة الصالحین
 ۲۹۵ ۵۵۲ ۵۵۲ ۴۳۳

و شیرین بیان دوستدار هوا خواهان طمطراق عتلا طنطنه استیلا + باو شاه
 ۶۴۵ ۶۴۵ ۵۰۲ ۵۰۲ ۴۳۳

کشور صولت که یوربایتین عز و دولت شکوه خاوندی شان برست
 ۵۲۶ ۵۲۶ ۲۲۲ ۲۲۲ ۶۴۱ ۶۴۱

جلوه عنایت نشان سیاست سر پایۀ نفس قوت کروفر کام همت امام
 ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱

هوا جوان نامۀ نکوئی زمان قوت بازوی اعانت احتشام رفعت
 ۹۶ ۹۶ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲

بانیۀ باز خاندان سترگ جاه مخلصان نیر و آبر و اوج خیر قبله وفا امان
 ۸۲۰ ۸۲۰ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶

مقیم الدو کب طبع نفیج علیجان بهادر قیام جنگ که نیک کنه دار و چون
 ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶

بود پسندیده اخلاق و فلاطون فطرت اوج تمکین بهرکت دان بود
 ۸۶۵ ۸۶۵ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰

وقبله ایمان جلد فصیحان امیر شهرستان دلاوری بود بلکه ریس
 ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹

جهان دلاوری آستان او قبله مقصد عالم بود نیر تابان فلک کرم
 ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰

آب رنگ یاحین باغ سخن کلام او نوری دیده عروج سپهر فن نام او
 ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹

آن صبح نفس و گردون اوج که یگانه آفاق بود در غزل سحر خلص آمد
 ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰

وسینه فتم هر پره در او شام طبع را ازین داغ داغ میگرد چون روان
 ۱۲۵ ۱۲۵ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲ ۲۲۲

پاکش روح بلیل و پیرانه گل باغ ارم شد و جسد مطهرش سندیستی عدم
 ۲۶۸ ۲۶۸ ۲۶۸ ۲۶۸ ۲۶۸ ۲۶۸ ۲۶۸ ۲۶۸ ۲۶۸ ۲۶۸

فرزند دلاور مصفا جلوه هنر خدیو کرم شکینی شیم و سنخ تبار فخر و یا
 ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵

نیک سیر کرم خود را زری عمر گفت و گو پیرایه صواب منهل علم امان دهر
 ۲۶۰ ۲۶۰ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲

افج عظیم نمودن بعلی جناب فرزند امیر الدوله سعید الملک حاجه محمد امیر

سپاه ممتاز جنگ با آنکه خود در کشور متنان کار فرماست و نگو کای ناموری

ازوش و نشو و نماست الا چون ذوق خاطر شورش کرد و جوش دل آشوب

در میان آورد و تعمیل ارشاد وقت بانهایت حسن و خوشی خواش بر خست

و باندا که وصل طبع طبع و یون سودا سواد و اندخت

این مربع روست خود را و نمود

با و در تیش همیشه نغمه ریز

با و در بزم دل فروزش مدام

با و در درگاه او مدحت طرا

با و یارب و زو شب شام و سحر

چهار جا از بهر تاریخ و عسا

خوشه و غیره و رسم و عا

رو و ساز و مند و قوت و غنا

صبا پر و حیران و غلطان و نوکا

و شمنش را جین و غم لیت و ظما

چمن باغ
تسکین
لست از دور
که حصول آن
کن با شد
و نشسته در آن

موجودہ اینین طراز شمع انجمن اوبہ نگاری گل چمن نوکاری شانت

نشان حق پذیری خدا علی عیش مقدمہ بخشش معبر کہ گیرے

وزشهرستان معنی بحر نامجموعی موصوف و در حلیه حساب

بنفای خیر و برکت و غایت ممتازی صحت پوشانید

و شاہ مضمون ^{۹۳۶} مختص ^{۹۳۶} نشان گردانید ^{۵۶۶} دروشنی این

اداکاری خاطر خواہ کنسایان ست حسن اہتمام تمام

چندین لعل و کستوری لعل صاحبان
۱۹۲

ابیات تاسیخ

بہر سائنس حوت و دیو و سنبہ
۶۱۸۶۹

در توالی کرد و سر را به

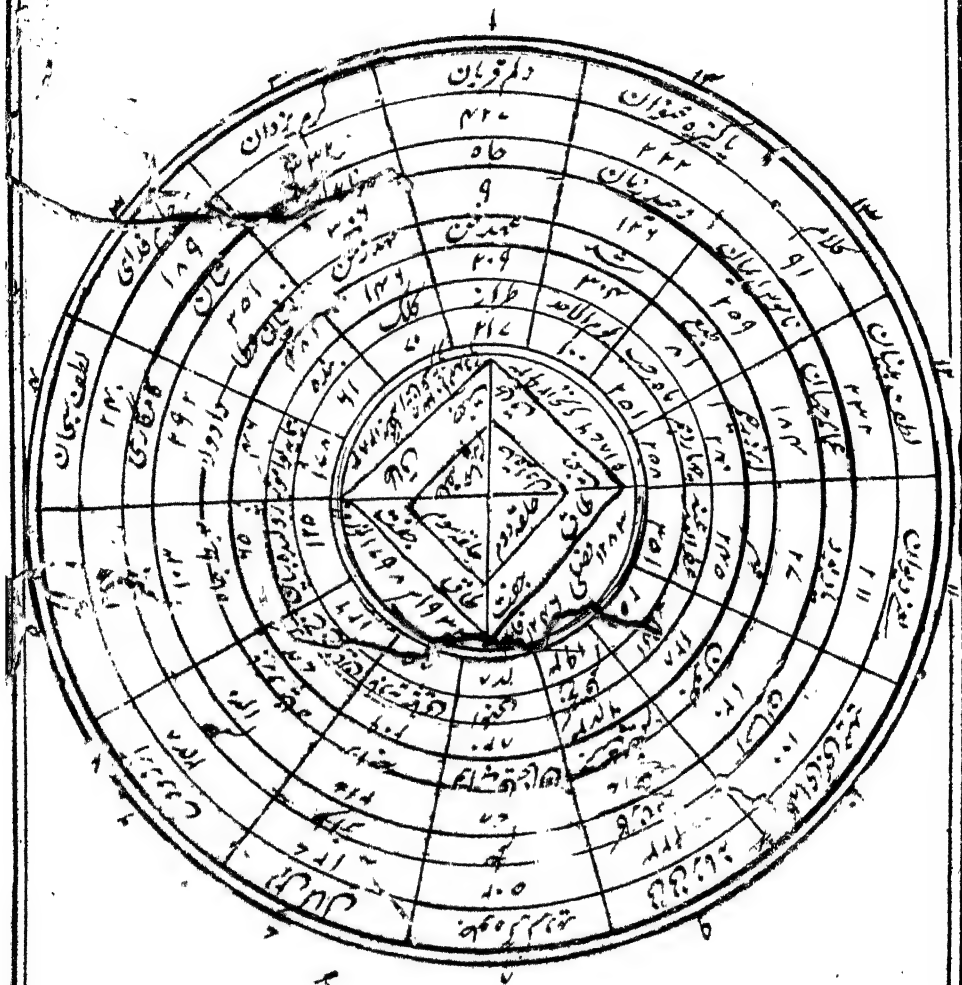
کروختر شید و شریا و قسیم

راہ مکتوبی حسن اطمینان

ہم حب سیدوہم فوجہب یا قوت ہم
۱۱۹۳ھ

کرد و تاریخ لفظ سحر بم

حلقه تاریخ طبع جان مندا پذیرای طبع هر سخن پیرا



خاتمه الطبع منظوم من کلام فصاحت نظام نشیانی صبا عیش

بنام خالق لفظ و معانی

کیا جسے سخنور ہر بشر کو

عطا فرمائی کج نکتہ و اسرار

مکالاد من شب سے سحر کو

کیا ہے مطلع کو نین موزون	یہ ظاہر ہے نہیں باریک مضمون
مخمس یا قصیدہ یا غزل ہو	یہ کئے اور کئے مضامین شاعر و نگو
اوسے نے عشق گل بلبل کو بخشا	اویا چھ حسن کا عاشق کو سوسا
فراق و وصل کی لذت سی گاہ	ایک کس کو با مالہ و آہ
ہوئی جیسے زلیخا دل سے شیدا	وہ یوسف کو حسن پاک ایسا
اوسے کا عشق کو عاشق بنایا	جہان میں حسن کا جاوہر کہلایا
کچھ کو ہما می سنخ و خضر	کریل کو تھماں و گاہ و دست و تر
عدم کچھ جانب ہستی یہ آئے	بشیرین و ملک اوسے بنائے

تسلیت حمید خاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ احمد سدا دیا جگو پیو	نیر اران حمد و شکر و سب اکبر
شہنشاہ رسولان مجنوں	سب سب سب سب سب سب سب
کبھی پیدا ہوئی مہفت افلاک	شاہ لولاک
وہی بین باعث ایجاد عالم	وہی بین باعث ایجاد عالم

شفیع المذنبین ختم الرسل ہیں
 نہ ہی اسد از شاہنشاہ کوئین
 ہوئی معراج جسمانی نبی کی
 نہ ذرہ بھی گئی گرمی بستر
 نہ ہی عجاز شاہ انبیاء کے
 علی سے لیکے سبب نبی تک

محمد باوی کل سبیل ہیں
 گئے معراجین باقار
 رہی دروازہ رکبہ طہا
 رہا اب جو حجابیں بستہ ہیں
 گئے گئے تھے تھے مہمان خدا
 ائمہ حجت حق ہن نہیں شک

سبب نظم خاتمہ الطبع

مجھے پیری میں پہنچا پیش جوان
 کروں تحسیر حال طبع و یوان
 مقیم الدولہ ہیں جسکی مصنف
 سحر اوکا تخلص بلیقین ہے
 امیر الدولہ جلالہ کی خلف ہیں
 او نہیں کے حکم سے چہا گیا ہی

پلا ساقی شہر آباد چھوٹے
 وہ دیوان ہی منصاحت حسین
 عدید دوست اوکے سبب معرفت
 کوئی استاد ایسا اب نہیں ہے
 عیان آفاق چمکتے دانہ فی
 مرقع مایہ نے وہ ہزاروں سحر کو

یکم زلف تهاپه پشيان

دیا ترتیب خود با حسن شپان

دوایم کسری فی توقیر والی هایون بنیادوار است محمود

چهارم کشته اقبال دولت

م

مهرامج سپهر جاده و شمت

پنجم کنی کلا سینه شمشیر

ر

رسوین مین بهی عالی همین

ششم امارت خانان در خاندان

ل

لیاقت هی کنیز پستان

هفتم در کتای بحر فضل و اجلال

و

وحید الدهر و شمع بزم قبال

هشتم پیوسته مین فین سبب رفیق

ه

مهرامج فرق هایون بر تصدق

نهم سخاوت میر کیمین جاتم سی پلیم

ع

عدالت مین کیمین کسری سنی

دهم قدرت فی بابا اغرلز واکرم

د

دیا انکو لطاف و خلق کام

یازدهم امیر و نین بی انجکون هم جم

ل

لشیق و فضل و سر دار عالم

بیستم ازل مین صاحب فر

ل

لوای جابه سر بر سایه گستر

سی و دوم خلق و فرو

ر

بهی تیره ریاض جابه و شمت

سی و سوم جهانمین صاحب و واکرم

ج

جهانمین صاحب و واکرم

۵ همیشه بین رضا جوی آ
 ح حمایت خلق کی پستی ہی منظور
 و در دولت ہی مرجع اک جهان
 م معین اہل عالم بین مشوکت
 ر رہن جاوید دنیا میں با قبا
 س سخی و صاحب شہمت ہی
 خ خدیو کشور زہد و عبادت
 ن نہیں ایسا سخنور فی تحقیق
 ۵ ہمیشہ سی رہیں شکر و خوش
 و ویا حق فی نہیں ذہن عالم
 م معین ہر شریف ذوی ہمت
 ت تخلص سخن ہی معجز بیان
 ز زہی عرب ہی سطوت ہی جا

م مکین سند عالم پاسبان
 م محامد انکی مساعی
 ا ادب ہی شک مسلم
 ح کسب خیر و ہر حق میں جملہ اعمال
 ن نکین خاتم دولت ہی بین
 ا امین دراز دارست
 ب بلا کی عاشقانہ ہی طبیعت
 ا اسیر و صابر و سمدی خوش
 ر ریری جبر تصدق روح عالم
 م مقیم الدولہ کی سخت حکمران
 ا اسیر الہی و کمال
 ج جملہ وافی

ان بنو خالی زمانہ انکی دم

کے ہر پہلو کی صنعت سی ماہر

نہا چہر تو براج کو اکدن بلا کر

ماہن کی بکلی سے نہ کھینچا دیوان

ہیقیم الدھلہ فرود کا حسن منزل

امیر غنم ہندوستان تھے

خداوند ہی تھی وہ طبع گرامی

بلاغت عاشق طبع روان تھے

ہمین کہیں سے جنگ حد

عجب دیوان کہا ہی حشیم بدو

عیان جوش بلاغت ہر غزل

ضمیمہ جو پیش جہاد

کے یہی تھے

کے یہی تھے

کے یہی تھے

گ اگدا ہون بادشاہی کرم سے

خطاب نام ہو گا اونپہ ظاہر

کیا ارشاد با صد شوکت و فر

فراہم تم کرو چھپنے کا سامان

تھے فن شعر میں استاد کامل

وہی فخر رئیسان جہان تھے

کہ تھے استاد سعدی و نظا

فصاحت و انکی قربان زبان تھے

تخلص ہی اس طرح ازل سے

مضامین بہن کہ بہن درہامی

پلکتی ہی فصاحت ہر غزل

خزانے سے اسیدم جاکی لی

کہ جسے عقل گردوں کھامی

کے یہی تھے

کے یہی تھے

اشاری سی پھری ہر کل ہر اک
مرا فرمان او نہیں جا کر سنا
ہو کا تب مثل نور اللہ اسکا
ورق کا نغذ کا ہو چاندیکا تر
سیاہی طبع ہونی کی روان ہو
معطر پڑہ کی مغز دوستان ہو
بہم ہون مصلحان سنگ استا
نہ بھولی تلمو یہ فرمان ہے یاد
قلم ہو بہر حسامہ شاخ طو
بہت عمدہ ہو خوش خط ہو جی ہو
وہ دیوان پیر صد سالہ جو دیکھ
بزرگ چہرہ آئینہ رویان
سنا یہ حکم جب او کی زبان سے

بزرگ گردش چشم حسینان
جو اچھا چھا ہے ہون
ہر اک صفحہ ہو رشک علم
بیاض کا ہے ہر
سواد و دید ہو رحمت ان ہو
نقطہ پرشکنا فون کا گمان ہو
وہ ہون خاکیں ہون
ہر اک نقاش ہو اتا و ہزار
نیاسا مان کہ جا کر مہیا
ہر اک غمبلی سی دیوان سلی ہو
خود فرشتہ کو بی صحت کہ
کہین جہانین کہ
ہو ہی کہ کہ کہ کہ کہ

او دہر نکلا زبان سی نام سامان
 زبان کی منشی کی منستی ہوئی آ
 پھر تو برابر چھپنے دیوان
 اس کی کل سے بے چارہ
 جو کوئی دیکھتا کہتا یہ کیا ہے
 حقیقت میں نہایت خوب چہا پا
 جو کافی کہنا حسد میں فقط ہے
 حضور راجہ صاحب جوہ لا
 زمانہ کیوں نہوا سکا شاخون
 خموش اب ہریان ہی تیرا کدہر ^{عیش}

اوہر گویا چہا رکھا تھا دیوان
 مکان پر شب کو دیوان سحر لا
 او سی صورت ملا ج طرح فرمان
 باقبال ایسا لکھو لہ چہا پا
 یہ دیوان ہی کہ آئینہ رکھا ہے
 اب اچھا نام آگے ہے خدا کا
 کہ نقطہ تک نہیں اس میں غلط ہے
 زبان پر کلمہ احسن آئے
 پسند طبع اللہ میں ہی یہ دیوان
 دعا پر خاب تے کو ختم کر عیش

الہی یہ کلام پاک استاد

متبذل خاطر اہل سخن باد

خانم الطبع حمیدہ ابرقلم مشکین رقم و بیر عطار و نظمیر شاعر و سحر پیا
سخن و مرہ و ان نقشی فد علی صاحب و احب و متب و بن عین

بیاض سحر کے مطالعہ سے صادق طبعان صبح نفس اکاہ بین کہ چرخ خانوں
ماہ و مہور جاعل الظلمات والنور انسان ضعیف و بلیغ

چھوٹا منہ بڑی بات ہی الرحمن علی العرش استوی کے مضمون فیضِ مشن سے صاف روشن و ہویا ہی کہ ذاتِ فائق الاسباح رفیع الدرجات،

مقران بساط احدیت جس مقام پر ماویہ بیٹھی ہوئی تھیں وہاں کسی مجال
کر لب محمد الہی کہیں بہشتا و گنایہ سر پر صدیت جس جگہ پر دستار

بستہ سر جہان کے گھرے ہوں وہاں کسی کتاب و طاقست ہی کے
مقولہ کم و کیف میں کچھ نہ سی بولے اگر قیامت تک طائر و ہم اور اک

اور اگر کتبہ کاغذ عظیم و کمال تک پہنچے سب سے بہتر ہے
کہ ہر فرد بشر صنائع بدائع خداوندی جہہ ہزار عالم کو خلوص شکر پہنچاؤ

وکیما کرے کہ خاصان و دین رہ فرس اندہ اندہ بلا صحتی نگنض اندہ اندہ

مفت حبیب خدا اشرف انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کما ہی
 مثل حمد الہی سخت مشکل و دشواری آئی ہے کہ نہیں پہچانا محکمہ کیسے مگر
 خدا نے اور علی نے ارشاد پاک رسول مختار ہی جب اس طرح حدیث صاحب
 لہ لاک میں یہ کیا ہوا ہے قرآن مجید و فرقان حمید میں خداوند عالم نے
 ایک لعلی خلق عظیم اس شان سے فرمایا ہو تو اب فرمائیے کہ ہم کس منہ
 سے رسول مقبول کی نعمت کا دعویٰ کریں سوا اسکے کہ اوس دورہ التاج
 فرق نبوت اور یتیم بحر ملاح رسالت کی مدح مبارک میں یہ شعر پڑھا کر

خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس محمد حامد حمد خدا بس

اب منقبت زبدۂ اولیاء سر دفتر اصغیان زوج بتول عذرا وصی بلا فضل احمد
 امیر المومنین یحییٰ ب لیدین انزع البطین قائد غر الجلیلین غالب کل غالب
 علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کیا کریں جسکو بیخ خدا اور رسول کسی نے
 نہ پہچانا ہوا و سکی تعریف کس دست و قلم سے ادا کریں شعر

علی کے رتبہ اعلیٰ کو کوئی کیا جائے خدا کے بعد رسالت اب سمجھیں

اسی طرح گیارہ فرزند ارجمند او کے یکے بعد دیگرے سب حجت خدا ہیں
 کل مخلوق خدا کے امام و پیشوا ہیں بقول مرزا محمد رفیع باؤل علیہ الرحمۃ

بسم و سخاوت ہمہ متلا
 ہمہ چون محمد ہمہ چون علی

اما بعد ننگ نام خدا علی معروف بہ اچھی صاحب کتاب سہ ماہی الامم عیش
 برای نام خدمت ارباب سخن میں گزارش پرواز ہی حضور پنج نوبت نوازاں
 ملک معانی بصند سرت و سرور مد عا طراز ہے کہ قبل ازین دیوان فصاحت
 بنیان بلاغت عنوان انقلاب آسمان سخنبدانی شہنشاہ کشور مضامین و
 معانی خدیو اقلیم سحر بانی کیک تاز عرصہ فصاحت فارس مضمار بلاغت
 درۃ التاج فرق سخنوری استاد فردوسی والوری سرآمد شعرائی ہجرت
 سخیل سخن سخنان زبان غیرت امیر اپس حسان رشک جریر و سجان
 خلاق معانی و سخن تازہ فرامی مضامین نو و کونن ہمپایہ سعدی و صاحب
 صاحب فکر صاحب ذی المجد والکرم ملک الشعرائی عرب و عجم
 رئیس اولو العزم و عالیجاہ امیر ذی توقیر خورشید کلامہ شریخی خصال

میخ جلال کیوان علم پر حبیب شیم گوهر موج مروت و سخا آفتاب برج محمد
 و عتلا کان کرم ابر عطاء الدلت شعار شجاعت و تمار حق پروردگار شکو
 نسکن در بخت سپهر سخت اعنی جناب مستطاب معالی القاب عظیم الاولیاء
 ثواب علیحکم صائب بہادر قیام جنگ متخلص سحر برداشتہ مضجوعہ
 ہمایون بنیاد محمود آباد جو ہوم بہ بیان سحر ہی محض بی ترتیب و پریشان
 پڑا اتساق تو یہی کہ ایسا دیوان لا جواب کہ جسکی ہر غزل عیدم المشا
 و ہر شعر انتخاب ہی نظیر فرایابی جسکا معروف نظیری بی نظیر جسکا معروف
 کمال اسماعیل جسکے جمال عروسان مضامین پر قربان و شیدا آتش
 آتش بیان شعلہ زبان ناسخ اعجاز فکر سحر لسان فی جسکی مضاحت و
 بلاغت کالہ ہا مانا انسان تو کیا آج تک چشم و گوش فلک فی دیکھا نہ تھا
 ہر چند جناب مرحوم و معذور کو خود منظور تھا کہ میں اسکو مرتب کر کے
 چھپوا دوں مگر معذور تھے اذاجار حلیم لای تاخرون ساعۃ و لا تقدرون
 کے مضمون سے مجبور تھے ایام غدر میں یہ سانچہ جا بگزا حادثہ روح فرسا

نوین رمضان المبارک ۱۳۸۵ هجری کو مقام سیو تہ پیش آیا جا کہ یوم کلمہ
 سلطان آیت مخ فی الصور فی بشوق ملاقات حوران عین بہشت برین
 یاد فرمایا آخر محمود آباد خاص میں اپنی کر بلائی تعمیر کردہ مین مدفون ہو
 عزیز و اقارب ملازمین و متوسلین معنوم و مخزون ہو سب حکم آنکد اگر
 پذیر نتواند سپر تمام کند ایک زمانہ دراز سے عالیجناب مستغنی عن الملج
 والاوصاف المشہور فی الآفاق والاکناف غرہ ناصیہ دولت اقبال
 قوہ باصرہ شوکت واجلال نہنگ سحر شہامت و بسالت ہنر آجام
 سطوت و ایالت نور حدقہ ابہت و کامکاری نور حدیقہ شہامت و بختیا
 گوہر مرج سخا و کرم نیز برج اقبال حشم صاحب حلم و جفا مخزن فتوت
 و اتقا حامی دین مبین مرج شہریت ختم المسلمین پیر و ائمہ اطہار
 شیعہ حمید رکب ارشاع طلیق اللسان سخنور فصیح زبان بلب شیا و زبان
 گلزار فصاحت طوطی شکرین مقال بوستان بلاغت و برعت استاد
 ہمدان سحر کلام اعجاز بیان صائب فکر نظیری نظیر امیر کبریا فی توفیر

امیرالہولہ سعید الملک اجمہ محمد امیر حسن خان بہادر ممتاز جنگ تخلص سحر
واما اقبالہ کو منظور تھا کہ عروس دیوان والہ ذیشان زیور طبع سے
ہر ہفت ہو کر مقبول خاطر عاشق طبعان انام ہو پند طبع وقاد و نوین
شعرا می یزدی الاحترام ہو باوصف تشیت امور ریاست کثرت کار ہا
سترگ حکومت خود بنفس نفیس فراہمی و ترتیب دیوان مین توجہ تبلیغ
فرماتے رہے جو غزلین اور قصائد کم تھے ان کو جاہ بجا سے منکواتے
رہے با اینہمہ دلسوزی و عرق ریزی پھر بھی بہت کلام مجرب نظام
مثل ثنویات وغیرہ ہاتھ نہ آیا جب کسی طرح تصانیف باقی ماندہ کا نسخہ
و نشان نہ پایا اس کو بحسن ترتیب مرتب فرما کر منشی کشوری لال شتر ^{انجمن} دہلی
و منشی چند لال مہتمم مطبع او دہ پریس واقع ^{انجمن} یحییٰ کنج کو طلب کیے کہ حکم مطبع صادر
فرمایا ان دونوں خیر خواہان دولت نے تھوڑے زمانے میں چھاپکر
گلدستے کی صورت حضور راجہ صاحب بہادر متشمم الیہ رکھ دیا خدام
عالی مقام نے پسند فرما کر ہر ایک کو خلعت فراخ و حال عنایت کیا

نہایت مسرور ہوئے بہت تعریف فرمائی کہ تم نے اس قدر جلد ہی پتیلی پر پہنچا
 جانی سبحان اللہ و بحمدہ عجب حسن کا دیوان چھپا ہے ہر حرف سے عشق
 طرح کا جو بن چکا ہے یہی جو لفظ ہی خاتم حسن و جمال کا نگین ہی جو حرف
 وہ ایک محبوب کرسی نشین ہی نوک پلک حرفوں کی تیر و تار گمان بار گمان
 کی صورت دل عاشق کے پار ہی ملک دل پر لشکر زنگ شجوں مارنے کو
 طیارے سیاہی مین سواد ویدہ حور جل ہے یا سیہ چشمان بست باوہ حسن کے
 نشیلمی آنکھوں کا کاجل ہے دلربا بیان الفاظ سے ایک شب کی دھن کا
 حجاب پیدا ہی مداد تحریر میں شاید پانی کے بدلے عطر عروس بلا ہی
 نقطے سویدامی دل عاشق یا عنبرین خال رخسار پر پرویاں مہوین
 چمکے مک میں آسمان حسن و جمال کے نجوم زرخشان ہین دو آنر بیضا و
 تفسیر آفتاب فلک حسن و صورت ہین نہیں نہیں حلقہا می کسند
 زلف عنبرین مویان جان نراکت ہین خطوط جدول کو موٹکا فان
 باریک ہین تار نگاہ شاہان خلج و شکول سے باریک تر جانے ہین

بین اسطور کو کہم نشان سپہر عز و شرف انہار کو شرو تینم سے بھی صفائی
 و شغافی میں بہتر جانتے ہیں خطوط باریک مسطر پر تار شعاع مہر کا یقین ہے
 ہر صفحہ کا غذبایں سحر اقبال یا عارض صاف سیمران ماہ جمال سے
 زیادہ دلکش و دلنشین ہے ہنگام تحریر کا تب نے بہر قلم یک قلم شاخ
 طوبائی جنت قلم کی ہے جس نے تیزی قوط سے سر میدان نیزہ خطی شعاع
 آفتاب عالم تاب سے بھی نوک کی ملی ہے کاغذ خوب تقطیع خوش اسلوب
 خطاط غیرت حداد خوشنویس رشک میر عمار نے اس حسن سے لکھا ہی کہ
 سواد خط اور قلم مشکین رقم کی لاگ پر یاقوت رقم خان فی ہیر اکھا کیا
 مصلح سنگ فرہاد چنگ شیخ محمد عسکری شاگرد و حیرت علی و صفونین جملہ
 عیوب سے برے جو تقدیر معکوس حروف کو سید ہا بناتے ہیں او وضوح
 ہر تپہ ایسا عمدہ و صاف بنایا کہ بیان شکل نے منہ دیکھنے کیواسطے
 حیران ہو کر آئینہ سکنہ کہ جو کھلایا نقاش لاثانی غیرت ہند
 شکافی نے لوح چین بوان میں وہ زور قلم دکھایا کہ کبھی موشگافان

باریک بین کے وہم و خیال میں ہی نہ آیا بیل بٹا پھل تپا ایسا نازک
 بنایا کہ خطرِ یحان و قطعہ گلزار کو بھی شرمایا ہر چید عیب جوئی کی مگر ستر
 نظر نہ آیا پسیمینون فی احسن سی کاپنی جانی کہ تھر پر وصلی وار وصال
 عاشق و معشوق کی صورت نظر آئی جب پروت اوٹھانہ چھنا نہ بھرا
 ہر نقص و عیب سے مبرا کوئی حرون اپنے خدا اعتبار سے سرورِ زیادہ نہ بڑا
 جب تھر پر سیاہی دی بیلن نے بے لن ترانی بات نہ کی جو فرمان کل
 نکلا آج تک و سکا ہمسرد کیا نہ سنا آئینہ حلیت عذارا ہر ویاں کو شایا
 چٹا مک میں مہر جہان تاب نظارہ نہ لایا آخر گوشہ مغرب میں چسپایا
 صحت فی اپنا وہ جلوہ دکھایا کہ حرون و لفظ تو کیا کہیں نقطہ کا غلط
 نظر نہ آیا الہی جب تک چرخ دوار کے کل جی بیکل کرنے والی طہی ہی
 یہ کارخانہ پایدار ہے ایسا امیر کبیر میں عالی حوصلہ تا قیامت برتر ارکا
 قطعات تواریخ طبع دیوان لای تصانیف شعرا می شرف
 و نازک خیال و سخنوران زوی فہم و زوی کمال الی

تایخ طبع من تصنیف عالیجناب مستطاب معالی القاب سید الدوله
سعید الملک اجه محمد امیر سن خان صاحب بدو ممتاز جنگ نام و قباله
والی ریاست بهایون بنیاد محمود آبا و خلف الرشید جناب مصنف حرم و

راجہ نواب علیخان مقیم الدوله
آفرین باد بامیان مقیم الدوله
ای خوشا و صف زبانی مقیم الدوله
خلق بین جو و فراوان مقیم الدوله
ہین جو و کردہ احسان مقیم الدوله
ابر جو و گہرا نشان مقیم الدوله
ہمہ تن تابع فرمان مقیم الدوله
واہری مرتبہ و شان مقیم الدوله
ہین ملک حاجب و ربان مقیم الدوله
ای زہری طبع ہمہ دان مقیم الدوله

ناظم ملک سخن خسرو تسلیم کمال
تھی محمد سی محبت تو علی سہی لفت
عادل باؤل و ذی فہم و سخن سنج
بخشش حاتم طائی سہی یادہ مشہور
عارضت کشی اہل دول سہی ہی او نہیں
ابر نیسان سہی زیادہ تہاسد اگو ہر
نگینگی بین ہی اقران و امثال ہر دم
دہرین صاحب ملک و علم و فوج رہ
پہن خدمت ملی فردوس میں جو علم
تاہر ہر فی و دانندہ ہر علم و ہنر

چہرہ فروختی از بسکہ من شعر من
 ناطقہ بیل شیر از کا کر تا تہبہ
 شاخ طوبی کی قلم ہو تو رقم ہو شاید
 اونکی شاگر و کن اب عوی ستادی
 مصرعہ قامت شمشاد چمن کے قبا
 کچنہ کچنہ منی مزہ شعر من ای و سکی پایا
 جنکو اللہ فی دی جودت طبع فیض
 شکر صد شکر کانی لگی محنت کہ ہوئی

اہل جہر من شتا خوان مقیم الدولہ
 عندلیب چنستان مقیم الدولہ
 صفت کلاک قلمدان مقیم الدولہ
 پیرین طفل بستان مقیم الدولہ
 مصرعہ دست گریبان مقیم الدولہ
 جو ہوا ذلہ بر خوان مقیم الدولہ
 ہین وہ سب امل فضاں مقیم الدولہ
 جمع اوراق پریشان مقیم الدولہ

سحر تاریخ لکھی از سر جودت عینے

خوب نگین ہی دیوان مقیم الدولہ
 ۱۲۹۳ھ

از جناب نواب احمد حسن خان صاحب خوش صنعت و خوش

قاعدہ سی ہی افضل رب جهان

مطہج باوقار مین دیوان

مین تو کیا خوش تمام ہیں شعرا

یا دگار زمانہ طہج ہوا

اوسمین ہی حسن بھی فصاحت کجا
 اول کی آنکھوں سی میکی کرشاعر
 ملو لویشا ہوار نقطے ہین
 روشن از آفتاب لوح مبین
 جوہی مضمون وہ عاشقانہ ہے
 نام اس نظم کا بیاض سحر
 اب مصنف کی ہوصفت مسطور
 عابد و ہرزا ہر عالم
 یاور دین احمد محنت سار
 ابراہان گلشن عالم
 صاحب جود و ہرین ممتاز
 حاتم وقت رتبہ دان ذی قدر
 بادشاہ و پار طرز سخن

لطف کی ساتھ ہی بلاغت بھی
 والدہ شفیقتہ ہو ہر شاعر
 ہیری کی ٹکڑی حروف ساری ہین
 اور جدول شعاع نور آگین
 ہر سخن گوہر گمانہ ہے
 ویرا ہل زبان کو ستراسر
 بندہ پرور جوتی بہت مشہور
 لطف فرمایا بکیان ہر دم
 خادم خاص خیر گزار
 نیر اتیان جنلق و کرم
 اہل دل باحت دا غریب نوا
 بانی جود خوش بیان ذی قدر
 ہفت کشورین شہرہ نادر فن

افضل و اکرم و رئیس و امیر

رہبر راہ حق خدا دان تھے

یم مواج بخشش و الطاف

سبج جوہر و معدن شفاق

نکست گلشن ریاست تھے

بیس اشعار یہ جوہرین مرقوم

سر مصرع سی لی جو حرف انکا

فلک شاعری کی اختر تھے

حیف صد حیف جا کی دنیا سے

ہو یہ تقریر مختصر اب جو شش

حسب ارشاد راجہ دیجاہ

من شعر و سخن وہ پایا ہے

سحر ہے جو تحنص نایاب

و ادب فنیش بخش و خوش تقریر

قاسم روزی ہر انسان تھے

آبرو بخش گوہر انصاف

جامع جملہ علم و ذی حسیلاق

گوہر بحر فیض و مہمت تھے

اعین صنعت ہی ایک کر معلوم

نام ممدوح صاف ہو پیدا

کیون تنخلص سحر نہ وہ رکھتے

بادشہ کشور عدم کے بنے

رقم احوال اور کرا ب جوش

ہین جو مشہور شکل مہر و ماہ

شاعری میں بلند پایا ہے

ہی وہ پر نور صورت مہتاب

حاکم اوسجا کے ہین فیض نہاد
 تمام مین اوسکی مجکو خوب ہی بنا
 فکر تارینچ کی جو مینے جوش

خاص علم و ہنر کا ہے جو بلاد
 لفظ محمود اور ہے آباد
 آئی گردون سی یہ صدای سرو

طبع کا سال لکھ یہ خوش سہلوب

شاعر لاجواب دیوان خوب
 ۱۲۹۳ھ

نشتی اشرف علی صاحب شرف

مقیم الدولہ کا دیوان چہا خوب
 اگر اشرف ہی تملو فکر تارینچ

بہار آگین و رشک صدچین ہے
 لکھو گلہ سہتہ بزم سخن ہے
 ۱۲۹۳ھ

از جناب نشتی سید اختر علی صاحب اصغر

بفضل خداوند لوح و قلم
 قلم نے دم نہ کر اصغر لکھا

چہا خوب دیوان بلطف و صفا
 سراپای خوبان و لکشن ادا
 ۱۲۹۳ھ

از جناب نشتی سید باقر علی صاحب تحصیلدار بہر و ضلع الود

کجائی اسی سامن یرین بار بہر شہر تیرین

کہ کلیات لکھا اکیطیع آمد و رفت

بجای این اسختم دشمن بیا چشم نظارستان
 چو بیت ابرو ماه سیاه بشمار از دود و دما
 و میکہ بنیز گاہ ز فرشتہ چکا از زلف
 ز فیض آن استا و دوان صوفیہ شد
 ہمین نوعی زور داشت قبیل لہاس ساز
 بختم آمچو این موقع ز روی کشا و

کہ جلوہ گرفت چنان چون ہم صبح بنگار
 بیا کہ خال رخ بر می انمایم سپید چشم
 تو گوئی آمد بر دوش من بان شیرین ساز
 بخوان عشق نیر ارمغان بان غمشن نزار
 صدای تحسین بود بہر لب من عا و خلق
 نوشت چار کن مطلع چہا تاریخ کلاک

ز شوق ممنون بطبق تحسین کلام و رشک نظم پروین
 ۱۲۹۳ ۶۱۸۷۶

محیط مضمون شکر و نگین بیان شیرین مضامین
 ۱۲۹۳ ۱۲۹۳

جناب سید تجل حسین صاحب تجل تخلص استاد جناب جہ صبا و قلم

عجب شاعر تھایہ دیوان ہی جسکا
 مقیم الدولہ نواب علیخان
 سحر مروج ناسخ سے تملک
 رہا آخیرین نسخہ سی بھی شوره

بس اوسکی وصف میں قاضی بان
 خطاب و نام نامی کا نشان ہے
 کہ جہاں سکن و ماوا جناب ہے
 اب وکی روح ہی خلد آشیان ہے

رئیس قصبہ مسود آباد
 فنا خود اور کلام نظم باقی
 بقیہ طبع کی بندش سی ظاہر
 مزہ اسمین زبان مافی کا یہ ہے
 نکیوں مطبوع ہو دیوان مطبوع
 بحر جس شعر کو سوز درون سے
 مضامین درو کی جس عارفہ میں
 جنون کی جس جگہ مضمون لکھے
 طریق نظم ناسخ ہے جو اسمین
 کہلاوا سوخت کی بندش سی مجہر
 تجل فی سر بدین کو توڑا

مضافات او وہ سی یہ مکان ہے
 یہی لطیف حیات جاودان ہے
 زمین شعر ہفتہ آسمان ہے
 کہ بالکل میر کی گویا زبان ہے
 کلام نکتہ پرور نکتہ دان ہے
 طریق سوز سی خالی گمان ہے
 مذاق درو کا دل کو گسا ہے
 طرازش نظم سودا کی عیان ہے
 تلمذ کی رعایت بی گمان ہے
 طریق حضرت آتش نہان ہے
 مسلم اب تیشہ فرا دیان ہے

سینین ہجرت احمد کی تاریخ
 مبتدا ۱۲

کلام شاعر شیرین بیان ہے
 ۱۶۹۳ ہجری

از جناب نشی جو اہر سنگ صاحب متخلص بہ جوہر

مخزن لطیف یو ان پانی ہر	جو غزل آہین ہی اک سلک کمر چھپی
روی انصاف فوراً ہر کس کی	دل فی میری یہ کہا نظم سحر چھپی

از جناب سید حسن صاحب متخلص بہ لطافت خلف میرا منتظم

راجہ نواب علیچان سحر
نسل نواب باقران مہشال
شیعہ خاص و عمنہ ادا زین
عابد وقت سحر شب بیدار
صوت تملیل و قیام آن مرحوم
شد مخاطب ببقیم الدولہ
شاعر کامل و خوش فکر و فصیح
منتشر بود کلامش رنگین
پیر صاحب اقبالش سحر

دین و دنیا پی ان شد مجموع
رعب و جاہ و شہم آمد بوقوع
زاجہ و متقی و اہل نضوع
این تخلص پی ذاتش موضوع
محمود و سحر و تسبیح و رکوع
عزت افزو و عبادات و نشوع
طبع عالمی و کلامش مطبوع
در گلستان جہان مثل فروغ
ہر صفت نیک بنداشن مجموع

خوش خطاب ست امیر الدولہ
 جمع دیوان پدر راسد بود
 کہ مسمیہ بیاض سحر ست
 خوش خط و خوش روش و خوش تقطیع
 چومہ و محمدر دوان پر نور
 مادہ یافت لطافت فوراً
 مصرعہ روشن تاریخ نوشت

صاحب خلق و مروت ز شرف
 بہر اعلان فی طبع و شیوع
 طرفہ نام ست برائش موضوع
 جامہ حسن فی آن مقطوع
 چو شب قدر سوادش مصنوع
 شد طبیعت چو فی سال رجوع
 چہ بیاض سحر از طبع طلوع
 ۱۱۹۳ھ

از جناب میر سعادت علی صاحب رئیس سید شاہ پور متعلق دہلی

سید آمد بعد رنگین سخنما
 و لم یبکفہ سال طبع و تصنیف

بہارین کلیات فیض آگین
 چو گل برزد ز ہی رنگین مضامین
 ۱۱۹۳ھ

از جناب مولوی سید صادق علی صاحب ببراہر سید صغریٰ علی صاحب

خوب دیوان سحر کا طبع ہوا
 بولا ہفت جو بدون کمر ہوئی

جسکے مشتاق ناظرین تہی تمام
 سخن میں بیشال کر ارقام
 ۱۱۹۳ھ

از جناب مولوی سید روق علی صاحب خلیف مولوی سید باقر علی صاحب

چو دیدم کلیات شک آتش	بحسن بندش و الفاظ نازنین
موشتم بدر این تاریخ طبعش	ز سه گلزار و گل های مضاین

از جناب حکیم سید عطاء اللہ صاحب حکیم

صد شکر چپا سحر کا دیوان	بمیشل تمام یہ سخن ہے
تاریخ لکھی حکیم مینے	دیر یا مضمون کا موعج زان ہے

از جناب مولوی عبدالوہاب صاحب تائب

راجہ راجگی نظم مقیم الدولہ	آن فلک مرتبہ نواب علی خان سحر
بایہ اہل نو کا قوت روان بلغا	رشیہ کلاک بنان گہ افشان سحر
راجگی باعث قدش بچان بود	شاعری ہم سبب فعت ایوان سحر
لوحش آمد کہ شد از جودت طبع پاش	ہمہ تسلیم سخن تلح فرمان سحر
گر دیدی غزلیات و قصائد کریم	حافظ و عرفی او ادب حلیوان سحر
مشنونی کہ بود علم کلاش موعج	منہ مرتبہ قوت ایمان سحر

طرز شیرین همه الفاظ و معانی
 طرفه انداز فصاحت عجیب لطف کلام
 حمد حق لغت نبی منقبت مر ترضوی
 خوان الموان بغیم سخنش دیوانست
 وادش از طبع وین عهد صفا و گداز
 و وجه کاشاق بال امیب لیل و
 والدش بیت تخلص سحر و سحر و سحر

جان فرادش از وجد بقران سحر
 جمله عشاق سخن شیشه فنا خوان سحر
 هست از حسن تو لایمک خوان سحر
 همه از باب مذاق آینه همان سحر
 خلف نامور از شد و نشان سحر
 شاعر سحر باین نسل بدیشان سحر
 اوست الحق جهان کلین بستان سحر

سال آن طبع طرب خیر رقم زد تاب
 عجب این طبع ز سحر است بدریوان سحر

از جناب نشی فدا علی صبا عراف چچی صاحب تخلص

سحر کا جو دیوان چپا نور نشان	هر اک شعر ضو بخش شمش و قمر
نقط پر نجوم فلک کا ہی دھوکہ	هر اک دائرہ مهر کا تاج سحر
صفائی بین هر صفی صبا	هر اک لفظ خورشید سان جلوه گر

خط نوظطان خط جدول ہی گویا	نشان تارسطر کا سلاک گہرا ہے
ہر اک مدیہ قوس قزح کا گمان ہے	ہر اک حرف مردم کا نور لطر ہے
سیاہی مین ہی ظلمت لعل حورا	سفیدی نہیں ہے شب طالع سحر ہے
لکھو عیش چہنے کی تاریخ یونقم	یہ دیوان عالی بایض سحر ہے ۱۲۹۳ھ

ولہ

ہوا کلیات سحر چپ کے عیش	پسند دل ہر وضع و شریف
لکھی طبع کی ہمئی تاریخ صفا	ہی اچھا کلام بلنغ و لطیف ۱۲۹۳ھ

ایضاً

چپ گیا جب سحر کا یہ دیوان	دل شگفتہ ہوا برنگ چمن
بے سرو ہم عیش تم لکھ دو	عیسوی سال فی ظلیہ سحر ۱۸۰۶ھ

ایضاً

لگا چہنے جب کلیات سحر	ملی مثل اعجاز تاریخ طبع
نہیں کمر ہی اسی عیش الکاسم	ہی تاریخ آغاز تاریخ طبع ۱۲۹۲ھ

کمال نوبی و حسن خط سی سحر کا دیوان چہ چکا جب

نیم گلشن شگفتہ ہو کر نوید تازہ چین سے لائی

اوٹھا کے تب دفتر مضامین جو دہو ہو تھی تاریخ عیش

..... بیاض عاشق ہی سال فصل عجیب تاریخ ہاتھ آئی

از جناب نشتی فضل رسول صاحب تعلقہ ارجلال پور ضلع دہر وئی مخصوص

ہست ہر نقطہ اش حکایت عشق

جب نذا نظم شاعر خوشگو

گفتم اسی واسطی کتابت عشق
۱۲۹۳

پتی تاریخ سال طبع او

ایضاً

درون فرش بہار باغ جنان

صبح شد نظم تازہ و نگین

گفت دل نے تھیل گل دیوان

ونکر کردم چو بہتر تاریخش

۱۲۹۳

ایضاً

ہوا قلع دل سے جسے دیکھا

عجب دیوان یہ چہ پایا گیا ہے

ہوئی تاریخ کی جہاں طغی کر
کہا یہ دل نے نطفہ موج افرا

ایضاً

کیونکہ کی اس نظم کو ہونست سبب
تاریخ کی طبع کی یہ دل فی مر

جو دائرہ اسکا ہی وہ ہی صاعن
اشعار سحر سحر ہین گویا بالکل

از جناب منشی کشوری لال صاحب رشتہ دار آجین منہ

واہل علی بیاض سحر
بولا از روی واد ہاتھ غیب

دلکش و دلپزیر دیوان
لکھ دو کیا ہے نظیر دیوان

از جناب منشی گو بند پر شا و فضا

چہا سحر کا یہ خوب دیوان کہ دل ہی شتاق جان ہی تو
ہین شعر سب بیل غزل خوان کہ جنکے ہین یہ ترانے رنگین
کمال شیرین جو یہ زبان ہی کہ پُر حلاوت مذاق جان
فضایہ لکھ سال طبع ہجری زبان ہی شیرین بیان ہی شیرین

ایضاً

سحر لے یا سحر کا دیوان ہے

لکھ فضا سال بی سہ اداو

ہر منزل جسکی نیت و بگو

کہ یہ لے بلبل سحر خوشگو

۱۲۹۳ھ

ایضاً

دیوان چوبیچ شذیہ سحر تازہ آباد

باقی بگفت بی سہ اداوی فضا

طرز فضا شش شدہ مطبوع و روزگار

تاریخ ختم طبع بیاض سحر بار

۱۲۹۳ھ

از جناب شیخ محمد حسن صاحب تصانیف تخلص

دیوانی طبع دیوان نواب علیخان کا

سہ اداوی چوبیچ ہی گنزار مضامین

گلو نہیں نہ اکت ہی کیفیت گلستا

نہیں کاتب فی لکھن کا غنڈ گلزار سطر

پیشانیخ سال طبع دیوانی حیرت ہی

سن سحر ہی بلبل لکھی فضلی سحر گویا

لکھا یہ طبع دیوان سحر کا مضمر نگین

تصدیق کعبی ہر شعر پر سدا غلط

فدا نہیں یا سچ جان میں بلبل بن قربان

مضمر عیان وہ طبع علی جوتی ہی پنا

نہ محبوب پر کبری ہی میں گیسو چا

صدای غیب آئی ہندو تلو ہی میں حیر

ہر وقت نہ استخراج میں جسکی کعبی

بہا نظمی ہی شگفتہ گلشن دیوان

۱۲۹۳ھ

۱۲۸۳ھ

ایضاً

عجب با جہتی نواب علی گن سحر ایل
 امیر اکبریت فیض میں جا تم سی فروز
 سخن فہم و سخن دانشا عربی و لکشا
 مزیدی عشق کی کوئی غزل غالی نہیں کرے
 نیکہا لیلی و محبوبان کا قصہ پراثر لہیا
 ہوا ہی طبع ہو کر انجمن افروز دیوان
 پنی تاریخ و سن حیرت محفل ناز تہی ناگ

لسان مہر و شش ششیت میں ان کی
 تہمت سی سوا آفاق میں شہوت
 جمل سحبان ہوا و کا وہ کلام چست
 اوٹھا تا ہی ہ لذت گلہ خوشی کی بولت
 عیان نام خدا اشعار سی حلی طافت
 کہ اک مدت سی جلی دید کی ششاق
 کہ ادا دل تے زانی میں اب اس دیوانی شہ

۱۲۹۳ھ

ایضاً

چہا ہی وہ دیوان رنگین سحر کا
 ورق رشک و راق گل میں سراپا
 غزل جو ہی خوبی میں نہیں ہلے وہ
 ہوا می مضامین رنگین سی سحر

لطافت میں فوق و سکو گلہ آریہ
 ہر اک صفحہ سخن گلستان اگر ہے
 ہر اک شعر روشن لسان قمر ہے
 شگفتہ گل نظم اب سر سبز

عقیدہ الی بنوش کا جن طبع لکھا

ولامام دیوان بیاض سحر ہے
۱۲۹۳ھ

از جناب میر محمد علی عرف میر میر عبدالرشید شاعر تخلص

واد کیا شیرین کلامی ہی سحر کی

طبع روشن سہی او کی منفعل ماہ منیر

مختار تاریخ خیامہ فی فصلی دین لکھا

کم ہی شاعر ایسا دیوان فصیح و لہجہ

نکاح سال طبع ہجر دین فی جہدم

آئی ہاتھ کی صد ہی کلام فی نظیر
۱۲۹۳ھ

از جناب شیخ محمد جان صاحب شاویر

راجہ محمد روح تخلص

گوہر کیتای بیاض

ہر سخن زینت در گوش او

زیور سیما بیاض

معنی رنگین ہر خورشید تاب

چون گل عینای بیاض

طبع بگشت آن سخن فی نظیر

رونق آب زمزمی بیاض

باہر و پا آمدہ فصلی سنین

دفتر زیبای بیاض
۱۲۸۳ھ

از جناب نواب محمد مرزا خان صاحب

آپ کے حکم سی دیوان سحر طبع ہوا

خط و تقطیع سی ہی نسخہ فرغوا

غیب گنج سرای پادیه آگهی و از

چپ چپ کا چپ چپ کا دیوان سخن خراب

از جناب میر وزیر علی صاحب انجمن

رینے مجھ سو دآباد بود

امیر اولوالمسلمین عالمی کبر

تخلص سحر و شست و زفن شعر

شرف بہر خواش شمشیر و قمر

رباعی قصیدہ غزلما شست

بد مینان تو کوئی کہ سلک کمر

چورفت جهان سوی خلد برین

امیر ریاست شد اور پاپ

تخلص منودہ بہ سحر این رئیس

کہ تجنیس بود ست خط

عجب معدن جود و بحر سخا

خذف پیش و کایہ سرم

باز و ز سام و نریمان قوی

نزد بر دست از رستم و زال زر

در آوازہ ز نور سبب خجہ اش

نہد شیر در غار و بابہ سر

ہلال فلک گردہ آفتاب

خدا شن عطا کرد تیغ و سپر

ملقب شد از زاجگی در جهان

باقیان و دولت پدہ ہم پر

عجب ترک تقوی و زہد و ورع

باین مال و دولت باین کروش

عیدل و نظیر شنیدم کسے
چہ یار اسی تحریر اوصاف
بہم کرد تصنیف مرحوم را
چو دیوان شدہ بعد ترتیب طبع
سن طبع اخگر چو من خواہم
کہ فی تہیتہ نہ جب کہ رسم

بصوم صلوٰۃ و بعلم و ہند
سخن را وینجا کلمہ مختصر
کہ صناع نگرد و کلام پر
نہ سال تمنا شدہ بار و
بگو شمر رسیدہ زجن و بشر
زہے عمدہ دیوان بیاض

از جناب میر وزیر علی صاحب

عزیز محبت بیاض سحر
ندای خردنی چہ چاہب نیو

نہ کس طرح ہر بیت محبوب دل ہو
کہ نور کی تاج مرغوب دل ہو

از جناب ارث علیخان صاحب

فہم فی مشرقی خوش چین
طبع کا کما گیا روشن پہل

نور کا چل لایا ریاض حسن
مطلع کو کب ہی بیاض حسن

ایضا

چست بندش نمی مضمون فصاحت افزون کیا عمده موزون
 حرف زن وقت رقم یون هوا کلک دوزبان بهوشناکس
 سال مطبع بین میصرع جربسته کہا ختم کا ذکر کیا
 فہم نواب علیخان صاحب کا دیوان بی بہا طبع ہوا
 ۱۲۹۳ھ

ایضاً

بی مثل و لا جواب چو روشن کلام ہو
 گفت این سر و ش فہم چین بیان انطباع

نشان تہ سپہ شد صورت قمر
 شد طبع کلیات سیحان زبان بحر
 ۱۲۹۳ھ

ایضاً

قرطاب نو یافت نجم حروف نظم
 مطبوع دل شورش چین سال فہم گفت

تار شعل مہر چو شد سطر وقت دید
 از جود امر طبع باض بحر دید
 ۱۲۹۳ھ

از جناب سید واجد علی صاحب اور دیگر بہادر سالہ نمبرہ شخص واجد
 سنطبع گردید و یوں شک یوں کلیم
 ای زہنی لطف خد او نذرین کور سما
 طبعین اجرا شد مطبوع طبع جہا
 ۱۲۹۳ھ

از جناب بنتی باوی حسن صاحب مختار عالم ریا محمود آباد

سخن سنج نامی جناب سحر
 سخن آفرینے دقالتی سے
 منہ از منہ رایت شاعری
 چه معجز بایں که بر نظم او
 چو فرودوسی و عسکری عنصری
 زہی لفظ ثواب پیش علی
 بدل حامی دین و مخدوم خلق
 شعیبی ملک خود ملک اقتدار
 کہیں کہ ہر دم کفشت ریختے
 جگر حنہ گاہان را از دم ہنہ
 نمود شجاع عرب از روزاں کہ بود
 شجاع و حبسری عادل و دادگر

کہ بود آفتاب سپہر سخن
 سخن را در آئندہ جان بہن
 ہلک سخن گستر ہی سکہ زن
 نظامی کند و جب زیر کفن
 بزیر نگین و شست ملک سخن
 بنامش ز روی ادب سرنگن
 بجان خاوم و عاشق پنجین
 کہ بود انتخار اسرار زمین
 بر اہل جہان لعل فردوسین
 علاج مرصیان درد محن
 ز حرف رام سلطان خیر شکن
 شد ہی بہ پیش مرگ جو رفتن

بدانش فلان طوطی که دانا نشد
 بهمه دان و سلامنه روزگار
 سخن را نم از داور یگانه او
 که محمود آباد محمود و جاس
 در ولتش آنکه قبال و جاه
 بملک بقارفت او برگزید
 نه مروا که نندمست نامش بدهر
 زهی نیک پوش که دزنام او
 خدا ترین و دین پرور و حق شناس
 رئیس معتمد اسماعیل کبیر
 بشوکت و جلال و بجاه و حشم
 به تمیز و رفعت بلند اخترش
 چو خواهی باز خوانش نشان

به پیش پی دانش آموختن
 که بودش تبحر بهر علم و فن
 ارم را به یاری دهم زان چمن
 ریاست که خاص مدوح من
 بدر بانش داد پیوسته تن
 بخلد برین جان پاش و وطن
 پر رحمت ایند و ذوالمنن
 نخستین امیرست و آخر حسن
 پرستنده خالق جان و تن
 عظمت و آفاق شهر فکین
 نباشد چو او سحر و جادوی من
 سبق بر دهر چرخ کهن
 شتابند اقبال و دولت که من

گفت اوز نسیان گنهر بار تر
 به چشمش چو مردم چو ایمان بدل
 بنفشش کلاه عسلو هستی
 دلیر و بهادر در پیش و جبری
 سر لشکرش فتح و هنگام جنگ
 در طعنه داشت اسکندر بغیرم
 سخنور سخن سنج جاد و بیان
 فصیح که نازد فصاحت برو
 ریاض کلامش به از بوستان
 نوازنده اهل معنی به خود
 سخن آفریننده باین نو
 گرانسان کلام پیر
 یاز باب معنی به برود قوت

دلش بهر چو دو کرم منوج زن
 گزیدند محسوس و مروت وطن
 ز اخلاق بر قاتمش پیرهن
 دم رزم شیر افکن به صف شکن
 ستور گوید یکسر و بزن
 چو نو شیر و امن ظلم را پنج کن
 که سحرش تخلص سرود سخن
 بیلغی که بانگته با حسرت کن
 گلستان سعدی از ان یک
 من را بنده کلامی علم و
 نوی بخش کلام کهن
 که گنبد داشت آن مغفرت مقدر
 که تا بهره یابن ر اهل سخن

کلام بلوغ جناب سحر
 فلک گفت حسن ملک گفت
 بهاری بگزار معنی رسید
 پتی سال طبعش هاتف ندا
 بگو سال دیوان آقای خوش
 و اگر سال فصلی چو خواهی بگو

چو خورشید روشن بر آئین
 بنحو بی طبعش حسن سخن
 زمین سخن گشت رشک همزین
 بگو شمر رسیده که دوستی حسن
 که دیوان مهر سحر سخن
 که محبوب دل نطفه آقایی
 ۱۲۹۳ هـ

ایضا

چو شد کلیات سحر منطق
 بتاریخ طبعش نمودم چون که
 که با وی کن از روی فسون تم

بنامید سحرش بایض سحر
 چنین داد هاتف رسالتش خبر
 چه بود طلسم بایض سحر
 ۱۲۹۳ هـ

ایضا

جناب سحر کا جو دیوان چپا
 ندا آتی گردون هی صدم چپا

گنی حسن خیم پشان سخن
 یہ مطبوع ہی دکنستان سخن

یہ دیوان ہے بحر روان سخن	ہر اک شعر موج گہر خیز ہے
تو ہو خوب روشن جہان سخن	جو تابندہ چہر سال سچ
زمین سے سو آسمان سخن	تا آسمان سنکے شہباز فکر کا
یہ بولی دم آتھیں سخن	غرد و پروں کے ہادی اکھٹا



عجب تخریب دلیبر مہر ہے
بیاض سخن ماکہ جان سخن



عظیم

میرزا قلی

الکلی

جانباصدوقی



صحیح نامہ دیوانِ بحر

[illegible]

نمبر	سطح	غلط	صحیح
۳۲۹	۱۰	حول	ہول
۳۵۱	۵	دل آندا	دل زار
۴۱۳	۹	توجہ	نوحہ
۴۵۸	۱۱	رہتی کسی	رہتی ہئی کسی
۴۸۶	۱۳	پنیے پور	پیٹے پوز